UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232759
UNIVERSAL
LIBRARY

مجموعۂ قوانین وضوابط لگان

یعنی شرح ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

مولفۂ

جناب رای بالمکند صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ایٹہ

بہ اعانت

منشی رگھبر دیال صاحب اسٹیٹیسٹک رائٹر

سررشتۂ کلکٹری ضلع ایٹہ

سنہ ۱۸۶۹ء

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپا

مجموعۂ قوانین وضوابط لگان

یعنی شرح ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

مولفۂ

جناب رای بالمکند صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ایٹہ

بہ اعانت

منشی رگھبر دیال صاحب اسسٹینٹ کلک رائیٹر

سررشتۂ کلکٹری ضلع ایٹہ

سنہ ۱۸۶۹ء

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپا

فہرستِ اول باب وار مجموعۂ قوانین وضوابط لگان یعنی شرح ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

مضمون	صفحہ
تمہید	۱
دیباچہ	۱
باب اول حقوق مالک وعیت	۲
باب دوم اقسام نالشات	۳۳
تعریف معاہدہ	۵۵
تقسیم	″
تمثیلات	″
قاعدۂ قرارداد معنی	۵۶
باب سوم کارروائی سرسری	۷۲
باب چہارم حد سماعت	۸۷
باب پنجم ذکر مقدمہ تا ذکری اخیر	۹۳
فصل اول قواعد نسبت بجمع مقدمہ	۹۲
قاعدہ تشخص مالیت دعوی	۱۰۴
فصل دوم اجرای سمن موسومہ	۱۱۰
مدعا علیہ اور اوسکی تعمیل	
بیان نالشات موسومہ سرکار	۱۱۴
فصل دوسری اجرای حکمنامہ اگر فریقین	″
قبل فیصلہ اور اوسکی تعمیل	
ذکر بازدعوی تصفیہ فیمابین مخالصین	۱۱۷
ذکر وفات وشادی مدعی یا مدعا علیہ	۱۱۹
فصل پنجم قواعد نسبت انفصال	۱۲۰
مقدمہ بغیر تقرر تاریخ تنقیح	
فصل پانچویں امور تنقیح طلب	۱۳۱
امور تنقیح طلب مقبولہ فریقین	۱۳۴
بیان اسکا کہ امور تصفیہ طلب قرار دی	۱۳۴
کا ثابت کرنا کس فریق کی ذمہ ہو	
فصل چھٹی قواعد نسبت انفصال	۱۳۵
مقدمہ بعد از تنقیح	
قسم اول در باب عذر شہادت	۱۳۶

مضمون	صفحہ
تفصیل تاوان	۱۴۱
دستاویزات واجب الرجسٹری	۱۴۲
دستاویزات جائز الرجسٹری	۱۴۳
قسم دوم در باب حاضر کرانے	۱۴۵
گواہوں کے جو فریقین مقدمہ سے ہوں یا نہوں	
قاعدہ حاضری قیدیان بغرض	۱۴۷
ادائے شہادت	
قسم سوم پیش کرانے دستاویزات	۱۴۹
قسم چہارم در باب ادائے شہادت گواہوں کے	۱۵۲
قسم پنجم در باب ولایت ہر جہ گواہان	۱۵۷
قسم ششم در باب سزا دہی گواہان	۱۵۹
فصل ساتویں مشعر اسکی کہ احکام	۱۶۲
ایکٹ ہذا کے کاروبار پر کہانتک مؤثر ہونگے	
فصل آٹھویں معافی اظہار	۱۶۳
فصل نویں مشعر اسکی کہ مختار دکیل	۱۶۳
تقرر کس نہج پر ہوگا	
ذکر اشخاص بحیثیت مامور محکمجات	۱۶۶
مال میں مختاری کرسکتے ہیں	
فصل دسویں التوای مقدمہ	۱۷۴
فصل گیارہویں تحقیقات موقع	۱۷۴
قواعد محاربہ عدالت دیوانی در باب	۱۷۷
تحقیقات موقع	
فصل بارہویں اختیار ادخال	۱۷۸
زر بخیانت مدعا علیہ	
فصل تیرہویں میعاد پرتہ	۱۷۹
فصل چودہویں طریقہ تحول	۱۸۲
تخصص ثالث کا فریقین مقدمہ میں	
فصل پندرہویں نالش اجمالی	۱۸۶
بقایا مع بیدخلی	

مضمون	صفحہ
فصل سولہویں تجویز ودیگری	۱۸۷
باب ششم اجرای دیگریات	۱۹۶
فصل پہلی ضوابط نسبت ذات	۱۹۷
وجایداد مدیون	
قاعدہ عام تشخیص عدالتہای دیوانی	۲۰۴
فصل دوسری طلبیہ اجرای دیگری	۲۱۰
اول جایداد منقولہ	″
دوم جایداد غیر منقولہ	۲۱۳
اول وہ حیثیت شکمی جو بالعوض	″
اپنی مطالبہ لگان کے نیلام ہو	
دوسری وہ حیثیت شکمی جو دوسرے	۲۱۵
کے مطالبہ میں نیلام ہو	
قواعد نیلام حیثیت شکمی	۲۱۶
قابل بیع	
ذکر دعوی نسبت جایداد	۲۱۷
مقبوضہ	
ذکر نیلام	۲۱۸
قواعد نیلام حال مالگذاری	۲۲۵
سزاوان جرائم کی جو نیلام سے	۲۲۹
پیدا ہوتے ہیں	
باب ہفتم قرقی باختیار مالک	۲۳۰
فصل پہلی ضوابط قرقی	″
فصل دوسری قواعد نیلام	۲۳۴
وبیان سزات وعذرات	
باب ہشتم حکمنامجات	۲۴۵
سزای تمرد یا بزاحمت حکمنامہ	۲۴۶
عدالت دیوانی	
باب نہم اختیارات	۲۴۷
باب دہم اپیل	۲۴۸

مضمون	صفحہ
فصل اول اپیل عدالت مال	۲۴۸
فصل دوم قواعد سماعت اپیل	۲۵۷
محاربہ عدالت دیوانی	
میعاد ...	″
طریقہ ارجاع	۲۵۸
ذکر التواء اور اجرا اوسکا	۲۵۸
ذکریات کا جو زیر اپیل ہوں	
ذکر کارروائی متعلقہ اپیل	۲۵۹
ذکری اخیر	
ذکر اپیل بسارا بعی احکام	۲۶۶
درمیانی	
ذکر اپیل خاص	۲۶۷
باب یازدہم احکام متفرقہ	۲۶۹
حصہ دوم ایکٹ ۱۰	۲۸۱
سنہ ۱۸۵۹ عیسوی	
باب ششم مجموعۂ ضوابط	۲۸۵
دیوانی	
ذکر تفویض مقدمہ بثالثی	″
دوم ثالثی بموجب اقرارنامہ	۲۹۵
فریقین جنکا مقدمہ دائر نہو	
سوم ثالثی جو بلا مداخلت	۲۹۸
عدالت پنچایت خانگی ہی ہو	
ضمیمہ	۳۰۰
اول مستذکرۂ ایکٹ ۱۰	″
سنہ ۱۸۵۱ء	
دوم مستذکرۂ متعلقات	۳۰۳
ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء	
تمت	

فہرست دوم بہ ترتیب حروف تہجی

جزو اعظم		دفعہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۱ء		نمبر متعلقات وغیرہ		جزو اعظم		دفعہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۱ء		نمبر متعلقات وغیرہ
اضافہ	۳	۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۲۳		۱۲ و ۱۳ و ۱۰ و ۴۶ و ۵۳ لغایت ۵۵، ۵۷ و ۵۹ و ۶۲ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۸ لغایت ۱۱۹	۱۱	احکام		-	۰	۳۱۷
استعفا	۰	۱۹	۰	۱۲۰ و ۱۲۲	۰	اطلاعنامہ	۰	۱۳	۰	۴۵ و ۴۷ و ۵۲ لغایت ۵۶ و ۵۸ و ۵۹ لغایت ۶۴ و ۸۶ و ۱۳۳ و ۱۳۷ و ۱۸۸ و ۲۲۴ و ۲۷۸ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱
اعتراض اضافہ لگان	۳	۱۴ و ۲۳	۰	۵۹	۰					
اقبال	۰	۵۵	۰	۴۵۵ و ۵۶ و ۴۵۴	۰	اظہار	۰	۶۰ و ۶۱	۰	۴۷۴ و ۴۷۸ و ۴۳۸ و ۵۹۹ لغایت ۶۲۵
اجرای سمن	۰	۴۳ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷	۰	۳۲۹ و ۳۲۰ و ۳۳۱ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۸ و ۴۶۰ و ۴۶۱	۰	امانت	۰	۷۴ و ۷۵	۰	۶۹۴ ۰
						امور تنقیح طلب	۰	۶۵	۰	۴۸۴ لغایت ۴۹۹
اجرائی ڈگری	۰	۸۰ لغایت ۹۰	۵	۲۳۵ و ۷۷۵ لغایت ۸۰۶	۰	انتقال	۰	۰	۰	۳۸ و ۲۹۶
ایجنٹ مال	۰	۰	۰	دیکھو مدمختار	۰	اپیل	۰	۱۵۲ لغایت ۱۶۱	۰	۳۰۵ و ۳۱۳ و ۳۱۷ و ۴۶۳ و ۹۱۳ لغایت ۹۹۹ و ۱۰۱۵ —
استحقاق	۰	۲ و ۵	۰	۲۲ و ۲۴ و ۳۳ و ۳۶ و ۴۴ و ۷۵ و ۷۲ و ۱۳۲ و ۱۴۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۲۱۸ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳	۰	اپیل خاص	۰	۰	۱۷	۹۳ و ۱۰۰۰ لغایت ۱۰۰۸ —
ازالہ استحقاق	۰	۰	۰	۲۹ و ۷۴ و ۷۸ و ۲۸۸ و ۳۰۷ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۸	۰	اجمالی	۰	۷۸	۰	۷۱۳ لغایت ۷۱۸
اخذ شہادت	۰	۰	۰	دیکھو مد شہادت	۰	انکار	۲	۱۰ و ۲۳	۰	۰
اجرای حکمنامہ	۰	۰	۰	دیکھو مد حکمنامہ	۰	بیشی	۰	۰	۰	دیکھو مد اضافہ
استمراری بندوبست	۰	۳۴ و ۱۵	۰	۱۳ و ۱۴ و ۶۶ و ۱۶ و ۵۳۵	۰	بقایا	۴	۲۰ و ۲۳	۱	۵۴ و ۱۵۵ لغایت ۲۳۷
اختیار	۰	۱۱ و ۱۴	۰	۱ لغایت ۱۰ و ۲۵ و ۲۷ و ۲۰۰ و ۳۱ و ۲۰۰ و ۱۸۲ و ۲۰۰ و ۲۰۶ و ۹۰۶ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱	۰	بنائے دعوی	۰	۰	۰	۳۵ و ۱۵۹ و ۱۸۱ و ۲۵۵ و ۳۶۳ لغایت ۳۶۶ و ۳۷۴ و ۳۷۵
التوام	۰	۷۲ و ۷۳	۰	۰	۰	بیان تحریری	۰	۵۹	۰	۴۶۴ لغایت ۴۶۶ و ۴۷۶ الف
اسسٹنٹ	۰	۱۶۵	۰	۹۰۹ و ۱۰۱۲	۰	بازدعوی	۰	۰	۰	۱۹۲ و ۴۳۵ الف لغایت ۴۴۶
اراضی	۰	۱۶۳ و ۱۶۶	۰	۰	۰	بیضا بطگی	۰	۰	۰	۳۷۸
آبکاری	۰	۰	۰	۱۵۴ —	۰	بیع	۰	۵ و ۶	۰	۳۱۹ و ۱۰۱۸
ارجاع مالش	۰	۰	۰	۳۶۰ لغایت ۳۹۳	۰	بید خلی	۵	۲۱ و ۲۲ و ۲۳	۰	۱۷ و ۲۲ و ۳۴ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۲۲۵ و ۲۳۹ لغایت ۲۶۸
اوسط	۰	۰	۰	۷۷ و ۷۰۷ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶۲ و ۱۳۴ —	۰	بیان دعوی	۰	۳۵	۰	۰
اسٹامپ	۰	۰	۰	۳۹۸ و ۴۹ لغایت ۴۰۸	۰	بیجائیت مطالبہ	۰	۱۳۵ و ۱۴۵	۰	۰
اخراجات میعادی	۰	۰	۰	۱۰۱۴ (الف)	۰	بورڈ	۰	۱۵۱	۰	۰
اشتہار	۰	۰	۱۸	۰						

جزو اعظم		دفعہ ایکٹ ۱۸۵۵ء		نمبر متعلقات وغیرہ			نمبر متعلقات وغیرہ			جزو اعظم
بنائی	۰	۰	۰	۱۳	۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵		۳۳ و ۵۱ و ۶۷ و ۹۵ و ۱۵۹ و ۱۸۰ و ۱۸۷ و ۲۴۶ و ۲۷۲ و ۳۰۰ و ۳۴۴ و ۱۰۴	۰	۰	ٹھیکہ
بار ثبوت	۰	۰	۰	۰	۱۶۳ و ۲۴۷ و ۲۴۹ و ۲۷۱					
پٹہ	۱	۲ و ۳ و ۵۰ و ۹۰ و ۲۲۳ و ۲۷۶	۰	۰	۴۴ و ۲۳۳ و ۶۹۵ الغایت ۶۹۷		۱۴	۰	۰	ثالثی
پٹی دار	۰	۰	۰	۷	۱۹۰ و ۲۳۷ و ۲۷۰					ثبوت
پیمایش	۰	۲۶	۰	۰	۰		۰	۰	۰	جایداد منتوالہ
پنچایت	۰	۰	۰	۰	دیکھو مد ثالثی		۰	۰	۰	جایداد منتوالہ
پرچوٹ	۰	۰	۰	۰	۱۹۴		۰	۰	۰	جبر
پیشگی	۰	۰	۰	۰	۱۰۷		۰	۰	۰	جوابدہی
تجویز	۰	۷۹	۰	۰	۷۱۹ الغایت ۷۷۵		۰	۰	۰	حصہ دار
تجویز ثانی	۰	۵۸ و ۵۴	۰	۰	۰		۰	۰	۰	حد سماعت
تحقیقات	۰	۷۳	۰	۰	۶۸۳ الغایت ۶۹۳		۰	۰	۰	حساب
تخفیف	۳	۱۰ و ۲۳	۰	۳ و ۱۱	۱۰۴ و ۱۰۶ الغایت ۱۱۲ و ۱۴۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۴		۹۹ و ۱۴۶ و ۱۴۷	۰	۰	حکمنامہ
تصفیہ و تصفیہ ساتھ	۰	۰	۲	۱	۲۸۴ و ۱۰۲۴		۴۷ و ۴۸ و ۴۷۹	۰	۰	حلف
			۴				۴۳ و ۶۴	۰	۰	حاضری
تصدیق	۰	۳۰	۰	۰	۳۹۳ و ۳۹۷ آیت ۳۹۶		۳۳۴	۰	۰	حق شفع
تشخیص	۰	۰	۰	۰	۶۴ و ۶۷ و ۹۲ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۱۰۱		۸۵ و ۸۷ و ۸۳ و ۸۳۲ الغایت ۸۳۲	۰	۰	حویلی
تعیین وعوی	۰	۰	۰	۰	۴۰۶ و ۴۰۷		دیکھو مد نیلام	۰	۰	خسارہ
تعہد	۰	۱۶۸	۰	۰	۰		۱۲۰ و ۱۴۰ و ۲۲۷ و ۲۳۲ و ۲۳۲ و ۲۹۵	۳	۲	خوراک
تحصیلداران	۰	۰	۰	۰	۳۷۹ و ۳۸۲ و ۹۱۰ و ۹۱۱		۰	۰	۰	خرچہ
تقسیم	۰	۰	۰	۰	۲۹ و ۳۴ و ۳۳		۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۷۲ و ۳۱۱ و ۳۱۶ و ۷۱۶ و ۷۸۶ و ۱۹۷ و ۱۰۱۹	۰	۰	خرید از نیلام
تمرد	۰	۰	۰	۰	دیکھو مد اجرائے ذکری		۳۰۰ الغایت ۳۱۰ و ۳۲۶ و ۳۳۲ و ۳۹۷ و ۴۰۲ و ۸۰۶ الغایت ۸۰۶	۰	۰	درخواست
تاریخ	۰	۴۴	۰	۰	۴۲۷		۴۹ و ۵۳ و ۵۸ الغایت ۵۹۸	۰	۰	دستاویز
تعلقہ دار	۰	۱۵ و ۱۶	۴	۱	۶۶		۴۳ و ۱۹۴ و ۴۳۵ الغایت ۴۴۶	۰	۰	دست برداری
ترمیم	۰	۴۲	۰	۱۶	۰		۳۰ و ۱۶۴ و ۴۴۷	۰	۰	دعوی
تہمد	۰	۷	۰	۰	۰		الغایت ۹ و ۱۰۳	۰	۰	دیباچہ
تعطیل	۰	۰	۰	۰	۳۷۳ و ۹۰۷		۲۶۹ الغایت ۲۹۳	۰	۶	دخل

جزو اعظم	ضمن			نمبر متعلقات وغیرہ
وبائی پولیس	۰	۰	۰	۱۵۷
دشمن	۰	۰	۰	۱۹۲ و ۲۴۲ و ۲۷۳ و ۳۰۳ و ۴۰۳
ذکری	۰	۶۳	۰	۳۰ و ۳۴ و ۳۷ و ۷۹ و ۸۹ و ۲۰۶ و ۲۳۵ و ۲۱۹ و ۲۷۱ لغایت ۲۷۴ و ۷۷۹ و ۸۰۷ و ۸۲۲ و ۸۴۷ و ۸۷۸ و ۹۱۷ و ۹۲۱ و ۷
ڈپٹی کلکٹر	۰	۱۹۴	۰	۱۵۰ و ۹۰۶ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱
ذمہ داری	۰	۵۵	۰	
رعیت	۰	۴۰۳	۰	۱۰ لغایت ۱۵ و ۹۳ و ۱۵۰
رعیت متحق مقابضت	۰	۶۹۲	۰	۱۰
رجسٹری	۰	۲۷	۰	۳۱۹
رہائی	۰	۰	۰	۸۰۲ لغایت ۸۰۶
رہنما	۰	۰	۰	دیکھو مددستہ برداری
	۰	۰	۰	۱۰۹ دیکھو مدحنارہ
سپید				
زمیندار	۰	۴۰۴	۰	۳۴۵ و ۳۷۲
زیادہ ستانی	۰	۱۰	۰	۵۰
زادراہ	۰	۰	۰	۶۲۶ لغایت ۶۲۸
سرائے گرداوران	۰	۰	۰	۶۴۹ لغایت ۶۵۰
سود	۰	۰	۰	۱۲۳ لغایت ۱۲۷ و ۲۳۵
سرپنچ	۰	۰	۰	دیکھو مدنالثی
سیر	۰	۷	۰	۲۲ و ۲۹ و ۲۹ و ۳۲ و ۳۴ و ۲۹۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۸
سزا مجرمان	۰	۰	۰	۸۱ لغایت ۳۹۱ و ۳۹۳ و ۴۱۳ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۹۷ و ۵۰۹
سوال	۰	۰	۰	۴۰۰ و ۴۸۲ و ۴۹۶
شہادت	۰	۶۷	۰	۱۰۳ و ۲۱۴ و ۲۵۷ و ۴۲۵ لغایت ۴۵۶ و ۱۰۴۰
شرکاء	۰	۰	۰	۲۲۵ و ۲۳۳ و ۲۷۶ و ۲۹۱ و ۲۷۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۸ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۷
شمول	۰	۰	۰	۲۰۳
شخص واحد	۰	۷۷	۰	۲۱۰ و ۶۹۸ لغایت ۷۱۲
ضامن وضمانت	۰	۰	۰	۱۶۹ و ۲۹۸ و ۷۷۷

جزو اعظم	ضمن			نمبر متعلقات وغیرہ
ضلع	۰	۰	۰	۴۰
طلبی	۰	۰	۰	۴۲۳ و ۴۳۴
عہدہ داران بندوبست	۰	۰	۹۰۰ و ۱۰۰	۹۱۲ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱
عدالتاں	۰	۰	۰	۱۴۲ و ۱۷۱ و ۲۵۴ و ۲۷۰ و ۲۷۳ لغایت ۲۷۵ و ۲۷۷ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۷ و ۲۸۹ و ۲۹۲ و ۲۹۵ و ۳۰۹ و ۱۰۲۴ و ۱۰۴۶
عدالت دیوانی	۰	۰	۰	۲۴۴ و ۲۵۴ و ۲۶۵ و ۲۷۳ لغایت ۲۷۵ و ۲۸۴ و ۲۸۷ و ۲۹۰ و ۲۹۵ و ۳۰۸ و ۳۱۱ و ۳۱۲
عدالت صدر	۰	۰	۰	۱۰۲۹
غدر داری	۰	۰	۰	۷۷۸
عرضی نالش	۰	۰	۴۶۰ و ۴۸۱ و ۴۸۳	۳۷۲ و ۳۷۳ و ۴۱۴ لغایت ۴۲۱
عدم پیروی	۰	۰	۵۵	۴۶۹
غیر مستحق مقابضت	۰	۰	۰	۱۷ و ۲۲ و ۲۹ و ۳۳ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۶ و ۴۷ و ۹۹ و ۵۵ و ۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۸ و ۲۸۸
غیر حاضری	۰	۰	۶۰۵۴	
یقین	۰	۰	۶۶	
فیولیت	۱	۰	۹ و ۲۳	۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۶ و ۲۳۳
قبضہ	۰	۰	۶۰۴	۳۴
قرقی	۷	۰	۲۳ و ۱۱۲ لغایت ۱۱۲۱ و ۱۴۳	۸۲۳ و ۸۴۳
قسط	۰	۰	۰۰	۷۰۰ و ۷۰۸
قید	۰	۰	۹۲ و ۹۳	۱۰۱
قارق	۰	۰	۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۹	۵۶
کاغذات بندوبست	۰	۰	۰۰	۸۴ و ۹۷ و ۱۰۹ و ۱۱۳ لغایت ۱۱۵ و ۱۳۸ و ۱۵۲ و ۱۷۶ و ۱۷۹ و ۱۸۳ و ۱۹۰ و ۲۰۰ و ۲۰۵ و ۲۱۴ و ۲۲۴
کلکٹر	۰	۰	۱۵۱	۳۹۷
کاشتکار	۰	۰	۰	۳۹ و ۳۱۶ مدرعیت ملاحظہ طلب
کارندہ	۰	۰	۲۴	۱۷۸ و ۲۹۹ و ۱۰۴۱

جزو نمبر	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نمبر مقدمات وغیرہ
کمیشن	۰	۰	مختیارات کبھی جاہیے
کوٹھا	۱۱۴	۰	۶۳۵
کمشنر	۱۵۱	۰	۰
کچہری	۱۴۸	۰	۰
گواہ	۴۷،۴۴	۰	۵۵۷ لغایت ۵۸۴
گماشتہ	۶۹	۰	۶۴۲
گرداوری	۴۹ لغایت ۵۳ و ۳۰	۱۲	۰
گورنمنٹ	۰	۸	۳۳۰ و ۳۳۹
لگان	۱۰۴ و ۱۰۱ و ۲۳	۰	۳۶ و ۴۲ و ۵ و ۶ و ۱۳۳ و ۱۳۶ و ۱۴۰ و ۱۱۴۷ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۴ و ۱۷۶ و ۱۹۱
مقدمہ	۱۶۳ و ۱۶۴	۰	۱۰۰۹
میعاد سماعت	۱۴۴	۲	۲۰۵ و ۲۰۸ و ۲۱۲ و ۲۱۷ و ۲۲۱ و ۲۳۴ و ۳۴۳ لغایت شرح ذیل بعضہ ۳۴۳ و ۱۰۱۷ و ۱۰۲۶ و ۱۰۴۷
مدیون	۹۴	۰	۲۹۰ و ۷۷۵ و ۷۹۰
معاد اجرا ڈگری	۰	۰	۷۹۴ لغایت ۸۰۰
مرتہن	۰	۰	۳۰۷ و ۳۴۳ و ۶۹۹ و ۲۱۳ و ۲۶۰ و ۲۶۵ و ۲۷۳ و ۲۷۶ و ۲۹۰ و ۲۸۲ و ۲۸۷ و ۳۰۰ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۳
مختار	۱۶۴ و ۱۶۷ و ۱۲	۰	۶۴۳ لغایت ۶۸۲
مراجعت بکنام	۰	۰	دیکھو مد حسکنامہ
مراجعت قبضہ	۱۴۵	۰	۰
معاوضہ	۵۳	۰	۰
مقابضت	۱۶۶ و ۱۷۵	۰	۲۱ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۷ و ۵۹ و ۶۳ و ۶۷ و ۲۰۱
معاہدہ	۲۳	۰	۲۳۸ لغایت ۲۶۸
معافی	۲۸	۰	۶۱ و ۶۶ و ۷۰ و ۹۲ و ۹۵ و ۱۱۳ و ۱۷۰ و ۱۷۶ و ۲۱۰ و ۲۱۶ و ۲۲۸ و ۲۴۷ و ۲۹۱ و ۳۲۰ لغایت ۳۳۷
معافیدار	۰	۳	۱ ۱۰۴۳ دیکھو مد معافی
مستورات	۷۰	۰	۰

جزو نمبر	صفحہ نمبر	سطر نمبر	نمبر مقدمات وغیرہ
منافع	۰	۲	۱ ۱۲ و ۲۵ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۶
منسوخی	۰	۰	۹ ۱ و ۷۵ و ۷۱۷
مہمان ارانی	۰	۰	۲۹ و ۹۹
مدعی	۰	۰	۳۶۰ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۱ و ۳۷۹ و ۳۷۶ و ۳۸۳ و ۳۸۵ لغایت ۴۵۴ و ۴۴۸ و ۴۶۰ و ۴۹۸
مدعا علیہ	۰	۰	۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۶ و ۳۷۱ و ۳۸۰ و ۳۸۲ لغایت ۴۵۴
مستحق	۰	۰	۲۱۰ و ۲۲۱ و ۲۴۲ و ۲۶۲ و ۳۷۰ و ۸۴۳ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۲۳۱ و ۲۵۱
مستاجر	۰	۰	۲۰ و ۲۲ و ۴۲ و ۴۴ و ۱۷۱ و ۱۹۳ و ۱۹۰ و ۲۰۲ و ۲۱۰ و ۲۲۳ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۵۱ و ۲۹۴ و ۳۰۰ و ۳۱۱
محصول انہر	۰	۱۵	۱۱۳۹ و ۱۱۴۰
نمبرداری	۰	۱ ۱۷۰	۳۳ و ۳۶ و ۶۱ و ۶۳ و ۶۴۳ و ۲۷۳ و ۲۷۶ و ۲۸۲ و ۱۰۱۴ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۹ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ —
نالش	۲۳	۰	۱۳۰ و ۱۳۱
نفاذ	۱۷۷	۰	۰
ناظر	۴۶	۰	۰
نائب	۶۹	۰	۰
نیلام	۱۱۱ و ۱۱۹	۶	۱۱۹ و ۱۲۲ و ۱۲۶ لغایت ۱۲۸ و ۱۳۷ و ۷۸۳ و ۷۸۳ و ۷۸۵ و ۸۰۷ لغایت ۸۸۹
وکیل	۰	۰	دیکھو مد مختار
وراثت	۶	۰	۲۳ و ۲۵ و ۳۰ و ۳۶ و ۳۸ و ۴۳ و ۲۰۶ و ۲۷۱ و ۲۹۳ —
ہرجہ	۱۴۱ و ۱۴۳	۰	دیکھو مد خسارہ
بکطرفہ	۵۶	۰	۴۵۷ لغایت ۴۵۹ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۷۹ و ۶۴۱ —

تمہید

بعد ادائے ہزاران ہزار شکر عادل حقیقی کے شائقین قانون کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ فی زمانہ بیشتر اصحاب کو قانون لگان ایکٹ ۱۸۵۹ء کی مطالب فہمی مین اس جہت سے کہ جملہ احکام و سرکلر و نظائر و قوانین متعلقہ اپنے اپنے موضع خاص پر میسر نہین آسکتے دشواری کمال عائد حال ہے لہذا راقم نے واسطے رفع دقت عوام و استفادۂ جمہور انام بہ محنت تمام مجموعۂ حاوی جملہ قوانین متعلقہ و جامع کل نظائر نافذہ مرتب کیا اور سلسلہ دفعات اصل قانون کا اس غرض سے کہ اوسکی ہیئت مجموعی مین تغیر واقع نہ ہووے قائم و سلامت رکھکر اوسکی چند ابواب اور فصول پر تقسیم کردی اور بنظر آسانی تلاش طالبین کے نمبر نظائر وغیرہ کا جداگانہ قائم کیا گیا اور اوسی کے حوالہ پر فہرست حروف تہجی تیار ہوئی اور قانون جدید اسٹامپ دستاویزات کو (جو یکم جنوری ۱۸۷۹ء سے نفاذ پذیر ہوگا) داخل کتاب کرنا مقتضای مصلحت سمجھا امید کہ یہ مجموعہ خلائق پسند اور ناظرین اسکین کو فائدہ مند ہو۔ مخفی نرہے کہ لالہ رگھبر دیال صاحب اسٹیٹک رائٹر سررشتہ کلکٹری نے اسکی تالیف مین غایت درجہ محنت و کوشش کرکے کمال لیاقت ظاہر کی اگر اونکی طرف سے اسقدر کوشش نہوتی تو اس

حسن و لطافت کے ساتھ تھوڑے عرصہ مین بوجہ عدیم الفرصتی راقم کے کار سرکار سے
اختتام اوسکا نہوتا بس مین اونکا شکور ہون دعاے دلی یہ ہے کہ خداوند کریم اونکو
حسب اونکی لیاقت کے کامیاب کرے اب ارباب ہمت و کرم سے یہ التجا کرتا ہون
کہ جہان کہین سہو و خطا کو پائین تقاضاے عالم بشریت سمجھکر دامان عنایت سے
چھپائین (کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود) فقط

راقم
بالمکند ڈپٹی کالکٹر

اشتہار

حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ عیسوی اس مجموعہ کی رجسٹری ہوگئی ہے کوئی صاحب
قصد طبع نفرمائین اور راقم نے بنظر احتیاط آخر کتاب مین مُہر اپنی ثبت
کردی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ کتاب باجازت راقم چھاپی گئی فقط

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۵۹ء

جو لیجس لیٹف کونسل ہند سے نافذ ہوا اور جسکی منظوری حضور سے
نواب گورنر جنرل بہادر کی ۲۹ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء کو عمل مین آئی

دیباچہ

ازانجاکہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ شرائط قوانین سابق مشعر استحقاق رعایا بابت حصول پٹہ اور دخل اراضی اور قوانین متعلقۂ انسداد تحصیل ناجائز اور زیادہ طلبی بادۂ مطالبہ زرلگان اور قوانین متضمن دیگر مراتب زرلگان ترمیم ہوکر از سر نو نفاذ پاوین اور ہرگاہ یہ بات مناسب ہے کہ اختیارات صاحبان کلکٹر کے وسعت پاوین اور قواعد متعلقۂ تجویز مقدمات زرلگان اور دیگر نالشات وصول بقایای لگان اور نالشات متعلقۂ قرقی جایداد بعلت بقایای مذکور جاری کیے جاوین اور ترمیم قانون متعلقۂ قرقی عمل مین آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

۱ وقت نفاذ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء سے جملہ احکام شعر ترمیم جمعبندی مصدورۂ سنہ سالہ کو نہ بحیثیت تجویز حاکمانہ بلکہ بصیغۂ متفرقہ تصور کرنا چاہیے پس واسطے تصفیۂ تنازعہ حسب شرائط ایکٹ ۱۰ کے مانع نہین کیونکہ دفعہ ۲ قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء بموجب دفعہ اول ایکٹ ہذا منسوخ ہوگئی۔ چید العل۔ بنام۔ شیو دیال۔ منفصلہ ۳۰ جون سنہ ۱۸۶۲ء۔

۲ وقت نفاذ ایکٹ ہذا سے جملہ نزاعات مابین زمیندار و کاشتکار در باب حقوق واقع اراضی قطعاً قابل سماعت محکمۂ مال کے قرار پائی۔ رام دین سنگھ۔ بنام۔ شیخ پیر بخش۔ منفصلہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء۔ اجلاس کامل۔

۳ قانون ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء متعلق ہے صرف اون تنازعات سے جو مابین زمیندار و کاشتکار اراضی خالصہ یا معافی کے واقع ہون اور اوسکے رو سے قوانین سابقہ متضمن اختیار سماعت متہمان بندوبست از سر نو ترمیم و زائد کیگئی گنیش رام جوشی۔ بنام۔ جوکھو رام۔ منفصلہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء۔

۴ قطعہ اراضی معافی منضبطہ جسکا بندوبست علیحدہ ہوا تھا غلطی سے کارروائی مابعد مین شامل اراضی لگانی سے کہ ہوگیا تجویز ہوئی کسیوقت پر حکام مال بشرطیکہ قبضہ مخالفانہ ثابت نہ کیا جاوے تصحیح غلطی و رفع نقص مذکور کے مجاز ہین۔ کمچید رای بنام۔ کودی رای۔ منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۳ء۔

۵ عدالت مال پر فرض ہے کہ تنقیح اپنے اختیار سماعت کی کرین محض جو ابدعوی واسطے عدم اختیار کے کافی نہین۔ امام علیخان۔ بنام۔ ہرکہ سنگھ۔ منفصلہ ۳ ستمبر ۱۸۶۴ء۔ اجلاس کامل۔

۶ نالش واسطے تجویز حق خریداری کسی حقیت کے جواز قسم حقیت قابل انتقال تصور کیجاتی ہو محض قابل سماعت صاحب کلکٹر کے نہین۔ راجہ مہیشر بخش۔ بنام۔ بخاور۔ منفصلہ ۲۶ ستمبر ۱۸۶۴ء۔

۷ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء جملہ اراضی واقع حدود محال شخصہ سے متعلق ہے نہ اون اراضیات سے جو قصبہ یا شہر مین واقع ہون اور جنکا بندوبست نہ ہوا ہو۔ تفضل حسین خان۔ بنام۔ ماتادین۔ منفصلہ ۲ مارچ ۱۸۶۵ء۔ اجلاس کامل۔

۸ تجویز ہوئی کہ محکمہ جات مال کو اختیار تنقیح اون جملہ امور کا حاصل ہے جو بصیغہ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء درباب حقوق اراضی باہم فریقین کے نالشات قابل سماعت اونکے مین متنازعہ فیہ ہون اور حاکمان مال کی تجویز نسبت ایسے امور کے سوای طریقہ محکومۂ ایکٹ مذکور اور کسیطرح لائق اعتراض نہین۔ دریاو سنگھ۔ بنام۔ الشیری سنگھ۔ منفصلہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۵ء۔ اجلاس کامل۔

باب اول حقوق مالک و رعیت

دفعہ ۱۔ منسوخی اور بیم قوانین کی +

قوانین اور ایکٹ اور اجزای قوانین و ایکٹ مندرجۂ ذیل باستثنای اوسقدر عبارت کے جس کی رو سے کوئی اور قانون یا ایکٹ منسوخ ہوا ہو اور نیز باستثنای جملہ نالشات اور عمل درآمد عدالت جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا ظہور مین آئی ہون منسوخ کیے جاتے ہین۔

قانون ۷ ۱۷۹۳ء جسمین مالکان اراضی کو اختیار قرقی و نیلام جایداد منقولہ رعایا کا عطا ہوا ہے

اسقدر عبارت قانون ۴ سنہ ۱۷۹۴ء متضمن تجویز نزاع بابت تحریر پٹہ بنام رعایا وغیرہ جو ہنوز اثر پذیر ہے۔

قانون ۵ سنہ ۱۷۹۵ء مشعر اسکے کہ بقایای لگان یا مالگذاری کی تحصیل مین لوگون کو سہولت ہووے۔

قانون ۴ سنہ ۱۷۹۵ء جسمین مالکان اراضی واقع ضلع بنارس کو اختیار قرقی دیا گیا ہے۔

دفعات ۹ و ۱۰ قانون ۱ سنہ ۱۷۹۵ء درباب پٹہ رعیتی جو ضلع بنارس مین جاری ہے۔

دفعات ۱ لغایت ۴۰ قانون ہفتم سنہ ۱۷۹۹ء متضمن اسکے کہ مالکان اراضی کو وقت پر زرلگان تحصیل کرنیکا اختیار دیا جاوے۔

دفعات ۱ لغایت ۴۰ قانون ۵ سنہ ۱۸۰۰ء مشعر اسکے کہ مالکان اراضی واقع ضلع بنارس کو وقت پر لگان تحصیل کرنیکا اختیار دیا جاوے۔

قانون ۲۸ سنہ ۱۸۰۳ء متضمن اسکے کہ مالکان اراضی واقع ممالک مفوضہ کو اختیار قرقی دیا جاوے۔

دفعات ۹ و ۱۰ قانون ۳۰ سنہ ۱۸۰۳ء متضمن اجرای قواعد درباب عطاے پٹہ بنام رعایا واقع ممالک مفوضہ۔

دفعہ ۴ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ء متضمن تقرر حد سماعت نسبت بعض نالشات کے۔

دفعہ ۱۹ قانون ۸ سنہ ۱۸۰۵ء درباب متعلق کرنے بعض قوانین کے ممالک مفوضہ و مفتوحہ کے۔

دفعہ ۵ لغایت ۴۳ قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ء مشعر ترمیم بعض قواعد مجاریہ متعلقہ تحصیل مالگذاری اراضی

دفعات ۱۵ و ۱۶ قانون ۱۹ سنہ ۱۸۱۷ء متضمن ترمیم بعض قوانین مجاریہ متعلقہ حکمنامہ بابت تحصیل بقایاے زرلگان۔

دفعہ ۲۷ قانون ۲۰ سنہ ۱۷۹۳ء متضمن تمرد جو بروقت قرقی بعلت بقایای لگان وقوع مین آوے۔

دفعات ۱۸ و ۱۹ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۹ء درباب تعلقہ جات پٹنی اور ذکر اوس انتظام کی جو عموماً واسطے تحصیل زر لگان کے مقرر ہوا ہے۔

دفعہ ۴ قانون ۲ سنہ ۱۸۲۱ء درباب کام متعلقہ صاحب جج شہر و ضلع کے۔

دفعہ ۴۲ اور اوسقدر عبارت دفعہ اور دفعات مابعد قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء کی متعلقہ بندوبست اراضی مالگذاری واقع ممالک مفوضہ اور ممالک کٹک کی جو نالشات زر لگان اور نالشات زیادہ طلبی اور بیجا گیری لگان سے یا عدم تحریر پٹہ اور رسید سے متعلق ہے یا جو اون نالشات سے جو بابت زر یا حساب کے کارندون کے نام رجوع ہو دین یا جو اون نالشات اور شکایات سے متعلق ہو جو بوجہ نزاع مابین مالکان اراضی یا مستاجران اور رعایاے شکمی بابت بیج یا دخل اراضی کے پیدا ہوتی ہین۔

قانون ۱۴ سنہ ۱۸۲۴ء متضمن تصحیح قواعد مجاریہ جنکی بموجب نالشات سرسری بابت بقایا یا زیادہ طلبی لگان کے صاحبان کلکٹر کو سپرد ہوتے ہین۔

قانون ۸ سنہ ۱۸۳۱ء متضمن تصحیح شرائط مجاریہ درباب تجویز نالشات سرسری اور دعاوی بقایا یا زیادہ طلبی لگان۔

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۳۹ء درباب تقرر اشخاص بغرض نیلام اوس جایداد کے جو بعلت بقایاے لگان کے قرق ہوئی ہو۔

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۶ء متضمن قرارداد انتظام متعلقہ بعض مقدمات قرقی جو بعلت بقایاے لگان کے عمل مین آوے۔

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۴۸ء متضمن تبدیلی شرائط دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ء مجموعہ بنگالہ کے۔

دفعات ۱۴ و ۱۵ قانون ۹ سنہ ۱۸۳۳ء جہانتک کہ وہ دفعات احاطہ گورنمنٹ لفٹننٹ بنگالہ سے متعلق ہین مشعر اسکے کہ انفصال بعض مقدمات کا زیادہ جلد ہوا کرے اور حساب موضع جبرًا داخل کرایا جاوے۔

اسقدر عبارت قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ عیسوی کی جسمین قواعد درباب بندوبست دوسالہ اراضی مالگذاری بنگالہ اور بہار اوڑاوڑیسہ مقرر ہوئے ہین اور اوسقدر عبارت قانون ۳۰ سنہ ۱۸۰۳ء کی جسمین تجویز تاوان بعوض عدم تحریر پٹہ اور رسیدات لگان اور بغرض لینے رسوم بجا بنام نہاد ابواب بازدیاد اوس مبلغ کے جو اقرارنامہ مالگذاری مین مندرج ہو اور اسقدر عبارت دفعہ ۲۶ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۴۵ء کی جسکی رو سے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۴۱ء ترمیم کیا گیا اور جو واسطے ترمیم مجموعۂ بنگالہ متعلقہ نیلام اراضی بعلت بقایای مالگذاری نفاذ پایا ہے جس عبارت مین ذکر اضافہ لگان اور بیدخلی کاشتکاران از جانب خریدار محال جو بعلت بقایای مالگذاری سرکار نیلام ہو مندرج ہے اوسمین حسب ذیل ترمیم کیجاتی ہے۔

۹ جملہ ہدایات و احکام سرکلر مصرحۂ ذیل منسوخ کیے گئے۔ دفعہ ۲ سرکار صدر بورڈ مغربی ۳ اگست سنہ ۱۸۵۹ء نمبر ۲ صدر بورڈ کے چھپے ہوے سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء کی فصل ۲ دفعات ۱۴ سے ۵ تک

ہدایت نامہ بندوبست کی دفعات ۲۹ و ۱۳۰۔

ہدایت نامہ مالگذاری کی فصل ۴ دفعات ۲۵۴ سے نہایت ۲۷۸ اور دفعہ ۲۸۰۔

سرکلر حکم نمبر ایک مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء۔

ایضًا نمبر ۹ مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۳ء۔

ایضًا نمبر ۷ مورخہ ۴ جون سنہ ۱۸۴۵ء۔

دفعہ ۳ سرکلر حکم نمبر ۲ مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۸۴۶ء۔

سرکلر نمبر ۱۰ مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۴۸ء۔

سرکلر نمبر (ج) مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۵۰ء۔

ایضاً نمبر ۶ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۵۱ء۔

ایضاً نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۵۱ء۔

ایضاً حرف (و) مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۵۴ء۔

ایضاً حرف (ر) مورخہ ۱۴ فروری ۱۸۵۴ء۔

ایضاً نمبر ۶ مورخہ ۲۹ ستمبر سنہ الیہ۔

ایضاً نمبر ۱۴ مورخہ یکم دسمبر سنہ الیہ۔

اشتہار مورخہ یکم جون ۱۸۵۵ء۔

دفعہ ۷ و ۸ و ۲۶ و ۲۷ سرکلر نمبر ۱ مورخہ ۴ جنوری ۱۸۵۶ء۔

سرکلر حکم نمبر ۱۵ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۵۶ء۔

اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۶۷۸ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۵۶ء۔

سرکلر حکم نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۵۶ء۔

دفعہ ۲۔ رعیت مستحق پٹہ پانے کی ہے + ہر رعیت مستحق اس بات کی ہے کہ اوس شخص سے پٹہ باندراج مراتب ذیل لکھوا کر حاصل کرے جسکو زر بہیج اراضی مقبوضہ یا مزروعہ اپنے کا دیا جاتا ہو۔

۱۔ مقدار اراضی اور اگر ہر کہیت پر بذریعہ پیمایش سرکاری نمبر پڑا ہو تو نمبر ہر کہیت کا۔

۲۔ تعداد زر لگان سالانہ۔

۳۔ مقدار اقساط جسکے بموجب زر لگان دیا جاوے۔

۴۔ اگر کوئی خاص شرط قابل اندراج پٹہ ہو تو اوسکا حال۔

۵- اگر بیہج بذریعۂ جنس کے دیجاتی ہو تو یہ کہ کسقدر پیداوار کس کس وقت پر اور کس کس طرح حاضر کیجاویگی

شرح-۱ واسطے نفاذ اس دفعہ کے ضمن ایک دفعہ ۴۳ مقرر ہے۔

۲ رعیت سے یہان عموماً کاشتکار مراد ہے جو کسی قسم کا حق مالکیت نرکھتا ہو خواہ کاشتکار مستحق قبضہ خواہ غیر مستحق دفعہ ۳ و ۵ و ۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ملاحظہ طلب۔

۳ مستحق کی لفظ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر مالک پٹہ نہ دیوے تو کاشتکار بہ رجوع عدالت لے سکتا ہے ضمن اول دفعہ ۴۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ملاحظہ طلب۔

۴ اگر بیہج بذریعۂ جنس کے دیجاتی ہو تو پٹہ مین اقسام اجناس اعلیٰ یا ادنیٰ جو کاشت کی جاوینگی اور مقدار حصۂ حاکمی وغیرہ اور یہ بات کہ وقت اور کسطرح غلہ کھلیان مین جمع ہوگا اور کیونکر بٹائی ہوگی لکھا جاوے۔

۵ اور اگر رواج اداے لگان کا فصل کے ایک حصۂ معین کے عوض مین جسکی مقدار کنکوت سے ٹھہرائی جاوے نقد روپیہ لینے کا ہو تو طریقۂ کنکوت اور وقت تعین قیمت اور روپیہ ادا کرنے کا مندرج ہونا چاہیے۔

دفعہ ۳ - جو رعیت بموجب شرح مقررہ اراضی پر قابض ہو وہ پٹہ حاصل کرسکتی ہے ✦

وہ رعایاے ساکنان ممالک بنگالہ و بہار و اوڑیسہ و بنارس جو بموجب شرح مقررہ اراضی پر قابض ہین اور جنکی شرح ایام بندوبست مستمری سے تبدیل نہین ہوئی ہے مستحق اس امر کے ہین کہ اوسی شرح پر پٹہ حاصل کرین۔

۱۰ — ایک جمعبندی مرتبہ ہنگام ترمیم بندوبست پر اٹھارہ برس تک ایک معاملہ مین عملدرامد نہ ہوا اور رقوم مندرجہ اوسکی مخالف حکم صاحب متہتم بندوبست کی تھی جو تاریخ مابعد رو بکار شعر منظوری جمعبندی مین درج ہوا اور اوس حکم مین صاف ہدایت تھی کہ مورثان مدعی مستحق قبضہ داری بطور مقرری ہین۔ تجویز ہوئی کہ جمعبندی سر جو ایسی حالت مین مرتب ہوئی ہو کوئی غیر محدود اور پیشتر کا استحقاق قبضہ بشرح رعایتی محصولہ مدعی ساقط نہین ہوتا

سدھاری دوبی - بنام - ہرسیوک - منفصلہ ۲۱ فروری ۱۸۶۳ء - اجلاس کامل -

۱۱ - دفعہ ۳ کسی نہج پر رعایاے اون ممالک سے متعلق نہین ہے جہان بندوبست دوامی نہو - کرامت علیخان بنام - ولیل سنگھ - منفصلہ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء -

۱۲ - دفعہ ۷ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء رعایاے متذکرۂ دفعہ ۳ و ۵ سے یکسان متعلق ہے - محمد ایزد بخش بنام - سینوا ہیر - منفصلہ ۲۴ فروری ۱۸۶۶ء -

دفعہ ۴ - اگر زر لگان اراضی مین بیس برس تک تبدیل نہو +

جب کسی مقدمہ متعلقہ ایکٹ ہذا مین یہ امر ثابت ہووے کہ شرح لگان جسکے بموجب رعیت ساکن ممالک مذکورہ اراضی پر قابض رہی ہے شروع مالش سے پہلے بیس برس تک تبدیل نہین ہوئی ہے تو اُس اراضی کی نسبت یہ گمان کیا جائیگا کہ قبضہ اراضی ایام بندوبست استمراری سے برابر اوسی شرح پر چلا آتا ہے الا اوسکے برعکس حال پایا جاوے یا اوس شرح کا ایام مابعد مین مقرر ہونا ثبوت کو پہونچے -

شرح - یہ ضرور نہین کہ جس رعیت کا لگان بیس برس سے تبدیل نہوا ہو خواہ مخواہ داخل رعایاے متذکرہ دفعہ ۳ بموجب دفعہ ہذا تصور کیجاے بلکہ جس صورت مین قبل از بیس سال و مابعد بندوبست استمراری کسی وقت پر تبدیل ہو جانا لگان کا ثابت ہو جاے تو اوس رعیت پر مضمون دفعہ ۴ کا صادق نہ آئیگا -

۱۳ - عرصہ ماقبل نیلام حق حقوق مالک سابق کا جو بدستور کاشت کرتا رہا ہو شمار میعاد بیس سال مین محسوب نہوگا - راجہ نرائن سنگھ - بنام - کلیشر - منفصلہ ۱۰ جنوری ۱۸۶۱ء -

۱۴ - محالات بندوبست دوامی مین اگر یہ امر ثابت نہو کہ لگان بعد بندوبست مذکور مقرر ہوا تو واسطے استحقاق مقابضت حسب دفعات ۳ و ۴ ایکٹ ۱۰ کے ثبوت اسی امر کا کافی متصور ہے کہ کاشتکار شرح مقررہ پر عرصہ زائد بیس سال سے قابض چلا آیا گو جمعبندی مابعد مین اوسکے خلاف مندرج ہو - سدھاری دوبی - بنام - ہرسیوک - منفصلہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۵ء - اجلاس کامل -

۱۵ — ایسا کاشتکار جو پشت ہا پشت سے یکسان شرح ادا کرتا ہو اور پٹہ زمانہ مابعد سے جسکا تعین خراج نہ چلتا لگان سابق بلکہ نسبت میعاد پٹہ کے ہوا ہو مستحق استفادہ قیاس دفعہ ۴ ایکٹ ۱۸۵۹ء کا ہے۔ شیونرائن سنگھ بنام رای شیوسہائے۔ منفصلہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ء۔

دفعہ ۵ — رعیت جسکو استحقاق مقابضت حاصل ہے لیکن جو بموجب شرح مقررہ قابض نہین ہوا تو اوسکو پٹہ بانداج شرح مناسب ملسکتا ہے۔

وہ رعایا جنکو استحقاق مقابضت حاصل ہے لیکن جو بموجب شرح مقررہ حسب مفصلہ دفعات سابق قابض نہین ہین مستحق اس امر کے ہین کہ پٹہ باندراج شرح مناسب اور منصفانہ اونکو لکھدیا جاوے اور درصورت تکرار کے وہ شرح جسکے بموجب رعیت نے پہلے بیج دی ہو مناسب ومقتضاے انصاف سمجھی جاوے گی الا اوس صورت مین کہ کوئی فریق بموجب شرائط ایکٹ ہذا حال راست بالعکس اسکے ثابت کرے۔

شرح ۱ — دفعہ ۶ مین صفت کاشتکاران مستحق مقابضت کی درج ہے اور دفعہ ۷ ابھی ملاحظہ طلب۔

۲ — شرائط ایکٹ ہذا سے وہ شرطین مراد ہین جنکا ذکر دفعہ ۱۳ سے لغایت ۱۸ ایکٹ ہذا مین آیا ہے۔

۱۶ — مالکان سابق جو کاشت بھی کرتے تھے اونکی حقیت بعلت اجراے ڈگری نیلام ہوئی اور بعد نیلام بھی وہ زمین کو لگان سابق پر کاشت کرتے رہے بزمرۂ اون کاشتکاران کے داخل ہین جنکا ذکر دفعہ ۵ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین آیا۔ رام نرائن سنگھ۔ بنام۔ کلیشر پاٹھک۔ منفصلہ ۱۰ اگست ۱۸۶۱ء۔

شرح نظیر نمبری ۱۱۶ و ۱۴۱ کتاب ہذا ملاحظہ طلب۔

دفعہ ۶ — قبضۂ کاشت دوازدہ سالہ سے استحقاق مقابضت حاصل ہوسکتا ہے۔

ہر رعیت جس نے اراضی پر بارہ برس تک کاشت یا قبضہ کیا ہو اوس اراضی مقبوضہ اور مزروعہ اپنی پر حق دخیل کاری رکھتی ہے عام اس سے کہ اوسکی بابت اوسکو پٹہ حاصل ہوا ہو یا نہین اور اسیقدر کافی ہوگا کہ وہ بیج مقررہ اوسکی برابر ادا کرتی رہی مگر ملحوظ رہے کہ یہ قاعدہ مالک محال یا حقیت سے اراضی خمار یانج جوت یا اراضی

سیر سے جو برائے چند سال یا سال بسال مستاجری پر دیجاتی ہو متعلق نہو گا اور نہ اوس اراضی سے متعلق ہو گا جسکو کسی رعیت مستحق قبضہ داری نے برائے چند سال یا سال بسال بطور جوت درجوت دیا ہو یعنی قاعدہ مذکور ایسے جوتا سے متعلق نہو گا اور حقیت باپ یا اوس شخص کی جسکی وراثت رعیت کو پہونچتی ہو جسب مراد دفعہ ہذا اوس رعیت کی حقیت متصور ہو گی۔

شرح — سنین متذکرۂ دفعۂ ہذا سے مدت دوازدہ سالہ مراد ہے نہ حساب سال فصلی۔

۱۷ — کاشتکار ذیلی اراضی سیر کا زمیندار کے دعوی بیدخلی پر اعتراض نہین کرسکتا۔ گنپت رای۔ بنام۔ نتھو دوبے۔ منفصلہ ۳۰ جنوری ۱۸۶۶ء۔

۱۸ — کاشتکار مستحق مقابضت پر اضافہ لگان جائز ہے۔ جواہر۔ بنام۔ گھسیٹا۔ منفصلہ ۲۴ فروری ۱۸۶۶ء

۱۹ — حق کاشتکاری ضلع غازی پور مین قابل نیلام ہے۔ مہیسر بخش۔ بنام۔ مہاراج دوبے۔ منفصلہ ۱۲ مارچ ۱۸۶۶ء

۲۰ — اراضی متنازعہ کو مستاجرون نے چند روز پہلے جوتا تھا اسلیے وے اس قسم کے کاشتکار جنکا ذکر دفعہ ۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین آیا نہین ہین۔ نظیر نمبری ۴۴۴ منفصلہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۶ء

۲۱ — کاشتکار بذریعۂ پٹہ در پٹہ جو ابتداً ایک پٹہ دار نے واسطے تین سال کے بشرط تجدید بعد انقضاے میعاد دیا تھا عرصۂ زاید بیس سال تک علی الاتصال قابض اراضی رہا مگر نوبت حسب ضابطہ تجدید ہونے کی نہین پہونچی تجویز ہوئی کہ ایسے کاشتکار کو حسب دفعۂ ۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء حق مقابضت حاصل ہو جانا متصور ہے اور شمول کاشت کرنا بھائی چچازاد کا ساتھ پٹہ دار کے جو بود و باش مشترکہ رکھتا تھا مستلزم انتفادہ اوسی حق کا ہے گو اوسکا نام ابتداے پٹہ تین سال مین مندرج نہو۔ گنیش سنگھ۔ بنام۔ سنبو ناتھ۔ منفصلہ ۳ مئی ۱۸۶۶ء۔

۲۲ — کسی میعاد کی مقابضت سے کاشتکاران سیر زمیندار کو استحقاق دفعۂ ۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کا حاصل نہین ہوتا۔ ہنگن۔ بنام۔ گلزار۔ منفصلہ ۱۰ مئی ۱۸۶۶ء

۲۳ — جو کاشتکار نے بقائم مقامی اپنے برادر متوفی کے دعوی اراضی کاشت کا کیا اور زمیندار نے

دخل نہ دیا تو اوس سے ضمناً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیدخلی کا شتکار منجانب زمیندار بسبیل ناجائز عمل مین آئی لہذا نالش حسب ضمن ۶ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء قابل سماعت ہی۔ رام دین سنگھ۔ بنام۔ شیخ پیر بخش۔ منفصلہ ۳۱ جولائی ۱۸۶۴ء۔ اجلاس کامل۔

۲۴۔ ٹھیکہ دار کو کچھ استحقاق مقابضت حاصل نہین ہوتا گو زائد بارہ برس سے دخیل رہا ہو کیونکہ حقیت ٹھیکہ دار کی مابین زمیندار اور رعایا کے ہے۔ راجہ شیکم سنگھ۔ بنام ہرلال۔ منفصلہ ۱۱ مئی ۱۸۶۴ء۔

۲۵۔ جس معاملہ مین بحث قبضہ بربناے وراثت معرض نزاع مین ہو اوسمین حق وراثت کی تجویز کرنی چاہیے منشی بینی لال۔ بنام۔ گوردیال پاسی۔ منفصلہ ۱۲ مئی ۱۸۶۴ء۔

۲۶۔ جو کاشتکار مالک سابق علی الاتصال اپنی اراضی سیر سابق پر عرصۂ بارہ سال خواہ زائد تک قابض رہا ہو اوسکو حق مقابضت از سر نو حاصل ہے۔ چوہارجا دیال تواری۔ بنام۔ درگ پال سنگھ۔ منفصلہ ۲۰ مئی ۱۸۶۴ء۔

۲۷۔ تجویز ہوئی کہ جملہ معاملات منجانب خواہ بنام کاشتکار مرتہن درباب قبضہ قابل ارجاع محکمہ جات مال کے تھے۔

۲۸۔ زمیندار جس نے ایک مرتبہ استحقاق مقابضت قابل انتقال تسلیم کر لیا ہو آیندہ اوس سے منکر نہین ہو سکتا ہی۔ انکار استحقاق خریداری حق مقابضت واقع اراضی جو قابل انتقال متصور ہو دعوی دار کو مستحق ارجاع نالش کا کرتا ہے مگر ایسی نالش محض قابل تجویز صاحب کلکٹر کے نہین۔ مہیپ بخش سنگھ۔ بنام۔ بخاور سنگھ۔ منفصلہ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء۔

۲۹۔ قابض ایسی اراضی سیر کا جو بذریعہ تقسیم دوسرے کے قرعہ مین پڑی ہو اوس قسم کے کاشتکاران مین داخل ہے جو برضامندی مالک کاشت کرتے ہین اوسکا کچھ حق مقابضت باقی نہین رہتا ہوشیار بنام۔ کانجی مل۔ منفصلہ ۲۸ اگست ۱۸۶۵ء

۳۰۔ رعیت متوفی کا سسر اور سالا شاستر کی رو سے وارث نہین ہو سکتا۔ بھیرون دین۔ گنیش دین

بنام - کتا رام - منفصلہ ۱۸ مہ جون ۱۸۶۶ء -

۳۱ - گو ثابت نہین ہوا تاہم آخر ثبوت اس امر کے کہ زمین متنازعہ وہی ہے جسکی نسبت مقدمہ سابق مین مدعیون نے مالکانہ بیان کیا تھا ایسا اظہار اس امر کا قطعی مانع نہین ہو سکتا کہ اپنا استحقاق موروثی بہ نسبت اوس زمین کے بیان کرین تا کہ عدالت تجویز حق واجب کی نہ کر سکے - رام سہای مصر وغیرہ - بنام - ہنس راج منفصلہ ۲۵ مہ جولائی ۱۸۶۶ء -

۳۲ - جو زمین سر نو توڑ کر کوئی رعیت کاشت مین لاوے تو ایسی زمین سیر زمیندار کی متصور نہین ہوتی اور نہ اوس رعیت پر اطلاق محض کاشتکار ٹکمی کا ہوتا ہے اور نہ یہ کہ وہ حق مقابضت اراضی کا حاصل نہین کر سکتا ہے جھگڑو وغیرہ - بنام - لوٹ پانڈے - منفصلہ ۳۱ مہ جولائی ۱۸۶۶ء -

۳۳ - تجویز ہوئی کہ مدعی نی جو ٹہیکہ واسطے کاٹنے گھاس یا دوسرے خودرو یہ پیداوار زمین کے مالک سے حاصل کیا تھا صرف اسوجہ سے کہ بہت عرصہ تک اوسپر عملدرآمد رہا کوئی حق مقابضت حاصل نہین کیا یہ حیثیت حسب دفعہ ۶ ایکٹ ۱۸۵۹ء قبضہ زمین متصور نہین ہے اور اگر کوئی شرط صریح پٹہ مین نہو تو یہ قبضہ سال بسال حسب رسمی زمیندار کے متصور ہوگا - گوردیال وغیرہ - بنام - رام دت - منفصلہ ۱۸ مہ اگست ۱۸۶۶ء - اجلاس کامل

۳۴ - ایک رعیت مستحق قبضہ کی طرف سے مدعی مرتہن ہے زمیندار کا بیٹا جسکی زمینداری شخص ثالث کے پاس رہن ہے مدعی کے بیدخل کرنیکا مجاز نتھا - خوشحالی - ولد بوسنگھ - بنام - بلجیت منفصلہ ۱۸ مہ جنوری ۱۸۶۷ء

۳۵ تجویز ہوئی کہ مقدمہ سابق جس مین یہ امر متنازعہ تھا کہ مدعا علیہ نے اپنی کاشت سے استعفا دیا یا نہین مانع نامش حال کا نہین ہے جو اس دلیل پر رجوع کی گئی کہ یہ زمین سیر کی ہے اور مدعا علیہ حق مقابضت نہین رکھتا اور اس وجہ سے مستوجب بیدخلی کی ہے علاوہ اسکے یہ بھی تجویز ہوئی کہ شمار قبضہ دوازدہ سالہ مین جس سے استحقاق قبضہ کا کاشتکارانہ حاصل ہوتا ہے جملہ ایسے ایام منہا ہونے چاہین کہ جس مین اراضی کاشت کی نسبت تنازع رہا ہو - سہال سنگھ - بنام - نراین سنگھ - منفصلہ ۲۳ مہ جنوری ۱۸۶۷ء -

۳۶ — رشتہ دار بعید مثل اون شخصون کے جو سپنڈ سانودک کہلاتے ہین استحقاق وراثت اراضی کاشت رعیت موروثی کا نہین رکھتا چنانچہ بحوالہ اسی اصول کے تجویز ہوئی کہ نواسہ جسکو قیاساً اراضی کاشت پدری وراثتاً ملے گی اسقدر رشتہ دار بعید ہے کہ اوسکو حق مقابضت کاشتکاری اراضی مقبوضہ اپنے نانا کا وراثتاً نہین پہونچتا — رام سرن سوکل — بنام شیورتن کورمی — منفصلہ ۱۱ — نومبر ۱۸۶۸ء —

۳۷ — یہ تجویز قرار پائی کہ بموجب دفعہ ۱۴ ضمن ۱ قانون ۱۱ ۱۸۶۵ء کاشتکاران کا حق اوس اراضی پر ہے جو اونکی کاشت مین برآمد ہو اور اگر کاشتکار کو اپنی اصلی اراضی کاشت مین حق مقابضت حاصل ہوگیا ہو تو وہی حق اوسکو اراضی دریا برآمد مین حاصل ہوگا گو وہ یہ امر ثابت نہ کرسکے کہ اراضی دریا برآمد اوسکے قبضہ مین بارہ سال سے رہی ہے — اودیت رام — بنام — رام گرسنگھ وغیرہ — منفصلہ ۱۸ — دسمبر ۱۸۶۸ء —

۳۸ — بصورت عدم موجودگی شہادت بہ نسبت خاص رواج کے یہ تجویز قرار پائی کہ بھتیجا حق کاشتکاری مین چچا کا جس حالت مین کہ اوسکے بیٹے ورثا موجود نہ تھے مستحق وراثت نہین اور نہ بیٹے اوسکے اپنا حق وراثت اپنے چچازاد بھائی کو منتقل اور نہ حق مذکور باظہار رضامندی اپنی نسبت قبضہ اوسکے عطا کرسکتے ہین — امراؤ سنگھ اپیلانٹ — بنام پرتاب سنگھ — منفصلہ ۱۸ — مارچ ۱۸۶۹ء —

۳۹ — وصول کرنا لگان کا کسی ایسے شخص سے جو دوسرے کی جانب سے عمل کرتا ہو تبنزلہ تسلیم اس امر کے نہین کہ وہ بحیثیت کاشتکار متصور ہو — منشی نبی لال — بنام — رام بہروس چوبے — سپانڈنٹ — منفصلہ ۲ — فروری ۱۸۶۹ء —

۴۰ — استحقاق مقابضت کسی کاشتکار کا محض اس اقرارنامہ سے کہ وہ کسی مدت خاص کے واسطے لگتہ مقررہ ادا کرے گا زائل نہین ہوجاتا الا اگر وہ کسی اراضی کثیر کے بدل مین اپنے حقوق سے دست بردار ہو تو البتہ اوسکا حق مقابضت زائل ہوجاوے گا — درگ سنگھ — بنام — فرصت — منفصلہ ۱۷ — مئی ۱۸۶۹ء —

دفعہ ۷ - شرائط اقرارنامہ تحریری کی حفاظت ۔

اگر کوئی اقرارنامہ بابت کاشت اراضی مابین مالک اور رعیت کے تحریر پایا ہو اور اوسمین کوئی شرط خاص خلاف مضمون دفعہ ۶ ایکٹ ہذا درج ہوئی ہو تو شرط مذکور کو دفعہ مزبور کی کسی عبارت سے نقصان نہ پہونچیگا ۔

شرح - یعنی اگر کوئی شرط متضمن استحقاق قبضہ داری کا شکارمندرج ہو تو اوس شکمی کاشتکار کو بھی استحقاق دخیل کاری حاصل ہوگا ۔

دفعہ ۸ - رعیت مستحق قبضہ کو مرضی مالک پٹہ لکھنا ہی

جن رعایا کو استحقاق قبضہ داری حاصل نہین ہے اونکے پٹہ جات صرف اس شرح کے بموجب لکھے جائینگے جو برضامندی اونکے اور اون اشخاص کے جنکو زر لگان دیا جاتا ہو قرار پاوے ۔

۴۱ - کاشتکاران غیر مستحق مقابضت کو لازم ہے کہ بعد اجرائے اطلاعنامہ جائز کے لگان مطلوبہ زمیندار ادا کرین - غوث بخش - بنام - ندہا منفصلہ ۱۹ - مارچ ۱۸۶۲ء ۔

۴۲ - مستاجر کو حق مقابضت حاصل نہین ہوتا نظیر ایضاً

۴۳ - زمیندار کاشتکار غیر مستحق مقابضت پر بغیر اجرائے اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۱۳ - اضافہ لگان نہین کرسکتا ہردیال - بنام - جیت مل سنگھ - منفصلہ یکم نومبر ۱۸۶۲ء ۔

۴۴ - جبکہ ٹھیکہ دار جس نے پٹہ بلا میعادی حاصل کیا اور کبھی زمیندار کے علم مین دعوی دار قبضہ دوامی کا عرصہ زائد بارہ سال سے نہوا تو ایسی صورت مین شخص مستحق وراثت اوسکا بربناے پٹہ مذکور اوعارحق مقابضت کا نہین کرسکتا بلکہ حیثیت اوسکی مثل کاشتکاران اختیاری کے ہے جو سال بسال کاشت کرتے ہین کیونکہ مقاطعہ ٹھیکہ اصلی مستاجر کی ذات تک محدود تھا - راجہ بکرماجیت سنگھ - بنام - سرلال - منفصلہ ۱۱ مئی ۱۸۶۳ء ۔

۴۵ - دفعہ ۱۳ متعلق ہے کاشتکاران مستحق مقابضت اور نیز غیر مستحق مقابضت سے - بھوج سنگھ بنام بھیکم سنگھ - منفصلہ ۲۷ جون ۱۸۶۴ء - اجلاس کامل ۔

۴۶ — واسطے مبنی لگان کاشتکاران غیر مستحق مقابضت کے یہی بیان کافی ہے کہ مدعی کو لگان زائد بہ نسبت لگان مقررہ کے مل سکتا ہے — اوتم سنگھ — بنام گماسنگھ — منفصلہ ۵ ر جولائی ۱۸۶۴ء —

۴۷ — جبکہ زمیندار کسی کاشتکار غیر مستحق مقابضت پر بغیر بیدخل کرانے اوسکے صیغہ سرامری سے اطلاعنامہ اضافہ لگان کا جاری کرانا چاہے تو اوسپر اطلاعنامہ مین وجوہ مبنی کا لکھنا واجب ہے — جنگ سنگھ — بنام رشید الدین خان — منفصلہ ۱۵ ر اگست ۱۸۶۴ء —

دفعہ ۹ — پٹہ دینیوالا مستحق قبولیت پانیکا ہے ۔

ہر ایک شخص جو پٹہ لکھنے مستحق اس بات کا ہے کہ جس شخص کے نام پٹہ لکھا گیا ہو اوس سے قطعہ قبولیت باندراج مضمون اور اقرار اور شرائط مندرجہ پٹہ لکھوالے اور جب اس قسم کا پٹہ جسکے پانے کی رعیت مستحق ہو کسی رعیت کے روبرو حاضر کیا جاوے اوسوقت وہ شخص جسکو پہنچ پانیکا استحقاق ہے مستحق ہوگا کہ اوس رعیت سے قبولیت حاصل کرے —

شرح — اس دفعہ مین بھی مستحق کی لفظ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کاشتکار قبولیت نہ دے تو مالک برجوع عدالت لے سکتا ہے — ضمن اول دفعہ ۴۳ ملاحظہ طلب —

دفعہ ۱۰ — اخذ لگان بالجبر اور رسید پانیسے جبراً محروم رکھنا ۔

ہر ایک قابض تنکمی یا رعیت جس سے جبراً کوئی رقم باضافہ تعداد لگان مندرجہ پٹہ یا اوس تعداد سے زیادہ لی جاوے جو بموجب شرائط ایکٹ ہذا اوس سے واجب الادا ہو خواہ وہ رقم بنام نہا ابواب یا اور حیلہ سے اخذ کیجاوے اور ہر ایک قابض تنکمی یا رعیت یا کاشتکار کو جسنے روپیہ بابت لگان ادا کیا ہو اور رسید پانے سے جبراً محروم رکھا گیا ہو اختیار ہوگا کہ شخص تحصیل کنندۂ لگان سے اسقدر زرخارہ حاصل کرے جو تعداد وصول کردہ بالجبر یا اداشدہ کے دوگونہ سے زیادہ نہو اور رسید در لگان مین تفصیل سنہ یا سنین

جسکے لگان کے وصول کا اقرار ہو لکھی جاوے گی اور اگر مالک اوس تفصیل کے لکھنے سے انکار کرے تو یہ سمجھا جاوے گا کہ اوس نے رسید لکھنے سے انکار کیا۔

شرح — ۱ — واسطے نفاذ احکام دفعات ۱۰ و ۱۲ کے ضمن ۲ دفعہ ۴۳ مقرر ہے۔

۲ — اس دفعہ کے بموجب دعوی زرخسارہ کا ہو سکتا ہے نہ دلاپانے رسید کا۔

۴۸ — لفظ رسید مین ہر نوشتہ داخل ہے جسکے ذریعہ سے کوئی شخص اپنے دعوے سے جو کسی دوسرے شخص پر یا نسبت کسی جایداد مصرحہ نوشتہ کی ہو دست بردار ہو جاوی — ایکٹ ۸ ا ۱۸۵۹ء

۴۹ — رسید یا دستاویز بیباقی جو کاشتکار کو بابت لگان اراضی مالگذاری سرکار کی دیجاے قابل محصول اسٹامپ نہین دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۸ ا ۱۸۶۹ء۔

۵۰ — مدعی کاشتکار نے نالش زرہرجہ بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۰ ا ۱۸۵۹ء کی اس بنا پر دائر کی کہ زمیندار نے میری اسامیان خشکی سے زرلگان تعداد مصرحہ پٹہ سے زیادہ وصول کر لیا ہی۔ تجویز ہوئی کہ زیادہ ستانی نہ مدعی سے بلکہ اسامیان خشکی مدعی سے عمل مین آئی اور حسب منشا دفعہ مذکور اختیار نالش زیادہ ستانی کا اونہین لوگون پر محدود ہے جنسے زرلگان زیادہ وصول کیا گیا اسلیے نالش قابل سماعت نہین — مارٹن صاحب — بنام — راوہے سوکل — منفصلہ ۲۷ مئی ۱۸۶۲ء۔

دفعہ ۱۱ — مالک اراضی رعایا کو واسطے تصفیہ زرلگان یا اور غرض سے جبراً حاضر نہین کرا سکتا ہے ادای زرلگان صرف بموجب شرائط ایکٹ ہذا عمل مین آسکتا ہے۔

وہ اختیار جو زمیندارون اور دیگر مالکان اراضی کو حاصل تہا اور جسکی رو سے وہ اپنی رعایا کو واسطے تصفیہ زرلگان یا اور غرض سے جبراً حاضر کراتے تہے ساقط کیا گیا پس اشخاص مذکور کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ کوئی فعل جابرانہ بغرض ادا کرنے زرلگان یا فتنی اپنے سوائے اُن طریقون کے جو بموجب شرائط ایکٹ ہذا جائز قرار پائی ہین عمل مین نہ لاوین —

دفعہ ۱۲ — خارہ اوس نقصان کا جو بذریعہ نظر بندی جبرًا وصول لگان سی عائد ہوا ہو

اگر کوئی زمیندار زر لگان عام اس سی کہ وہ قانونًا واجب الادا ہو یا نہو کسی قابض شکمی یا رعیت سی بذریعہ قید ناجائز یا دیگر قسم نظر بندی جبرًا ادا کراوی تو قابض شکمی یا رعیت مذکور مستحق ہوگی کہ اوسیقدر زر خسارہ جو معاوضہ کافی اُس نقصان کا معلوم ہو جو اس جبر سی اسپر پہونچا ہو مگر جسکی تعداد کسیصورت مین دو سو روپیہ سی زیادہ نہوگی حاصل کرے اور جو حکم متضمن معاوضہ دہانی بموجب دفعہ ہذا صدور پاوے وہ مانع اس امر کا نہوگا کہ اور کوئی تاوان یا سزا جسکا شخص جابر قانونًا مستوجب ہووی اوسپر عائد کیجاوے

شرح — یعنی اگر وہ جبر ایسی حد کو پہونچا جو آئین فوجداری کے مطابق جرم قابل سزا ہے تو علاوہ اس تاوان کے مجرم کو عدالت فوجداری سے بھی سزا مل سکتی ہے —

دفعہ ۱۳ — اضافہ لگان کا اوس رعیت پر جو بغیر حصول اقرارنامہ تحریری یا گذر جانے میعاد وغیرہ کے اراضی پر قابض ہو

اگر کوئی قابض شکمی یا رعیت بلا حصول ایسی اقرارنامہ کے جسمین میعاد منسلج نہو کسی اراضی پر قابض یا کاشت کرتا ہو یا جسکی اقرارنامہ کی میعاد منقضی ہوگئی یا اقرارنامہ بوجہ نیلام ہو جانے اس حقیت یا محال کے جسمین اوسکی کاشت واقع ہو بعلت بقایای لگان یا مالگذاری کی منسوخ ہوکر اقرارنامہ جدید تحریر نیا یا ہو تو جائز ہے کہ اوس قابض شکمی یا رعیت سی بمقابلہ اوس زر لگان کے جو سال ماسبق مین دیا جاتا تھا لگان زائد لی جاوی الا اوس صورت مین کہ اطلاعنامہ تحریری باندراج تعداد بیگھ جو سال رواں مین اوسکے ذمہ رہی گی اور وجوہ اضافہ بیگھ مطلوبہ بہینی چیت کے اندر یا اوس سی پہلے قابض شکمی یا رعیت مذکور پر جاری کیا جاوی اطلاعنامہ مذکور بر طبق گذرنے درخواست کہ سادہ کاغذ پر جائز ہے از جانب شخص طالب لگان بموجب حکم صاحب کلکٹر جاری کیا جاوی گا اور جہانتک ممکن ہو اوسکو قابض شکمی یا رعیت کی ذات پر جاری کرنا چاہیے اگر کسی وجہ سی اجرای اطلاعنامہ اوپر ذات قابض شکمی یا رعیت کے غیر ممکن ہو تو اوسکو اوسکے مسکن معمولی پر آویزان کرنا چاہیے اور اگر اوسکا مسکن

اوس ضلع مین نہو جسمین اراضی واقع ہی تو اجرا اسکا بذریعۂ اویزانی اطلاعنامہ اوپر کچہری مال متعلقۂ اراضی یا دیگر نظرگاہ عام واقع اراضی مذکورہ یا اوپر چوتری یا چوپال واقع موضع یا اوپر اور کسی مناسب اس موضع کے جس مین اراضی واقع ہو عمل مین آویگا۔

۵۱ — یہ دفعہ متعلق ٹہیکہ سی نہین ہے ماۃ نجیب النسا بنام محمد ہادی یار خان۔ منفصلہ ۶ نومبر ۱۸۶۱ء

۵۲ — لازم ہے کہ وجوہ بیشی اطلاعنامہ مین درج کی جاوین۔ گنیش رام چوشی۔ بنام۔ جوکہو رام منفصلہ ۱۳ جولائی ۱۸۶۲ء

۵۳ — کوئی زمیندار سال ماقبل کی لگان ادا نشدہ سی بلا اجرای اطلاعنامہ دفعہ ۱۳ بیشی نہین کرسکتا۔ ہردیا۔ بنام جمعیت سنگہ۔ منفصلہ یکم نومبر ۱۸۶۲ء۔

۵۴ — بلا اجرای اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۱۳۔ ڈگری بیشی کی نہین دی جاسکتی۔ جیکابیں۔ بنام۔ گنگا بشن منفصلہ ۷ جنوری ۱۸۶۳ء۔

۵۵ — جو رعایا بذریعۂ اقرار زبانی کے قابض ہوا وسپر قانوناً بلا اجرای اطلاعنامہ۔ دفعہ ۱۳۔ کی اضافہ نہین ہوسکتا۔ ہمچل۔ بنام۔ رگھناتھ سنگہ۔ منفصلہ ۱۲ جنوری ۱۸۶۳ء۔

۵۶ — جبکہ قارق کی کارروائی مین مطالبہ بیشی لگان پر مبنی ہو تو ضرورت اطلاعنامہ دفعہ ۱۳۔ کی ہے۔ جگت سنگہ۔ بنام۔ ہرسیوک سوکل۔ منفصلہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۳ء۔

۵۷ — جوکہ از روی اقرارنامۂ خاص فریقین کے سابق سی ادا ہونا لگان زائد کا تسلیم کیا گیا تہا لہذا وقت رجوع نالش بقایای اضافہ کی یہ رای قرار پائی کہ جس حالت مین عدالت ماتحت نے تجویز کیا ہی کہ الفاظ اقرارنامۂ خاص کی صاف ہین اور اطلاعنامہ بیشی کا بہی مدعا علیہ پر جاری نہین ہوا تو مدعیان مستحق وصول بقایا بشرح متدعویہ نہین ہین۔ دوندہا چودہری بنام۔ منوہت رای۔ منفصلہ ۳ دسمبر ۱۸۶۳ء۔

۵۸ — لازم ہی کہ اطلاعنامہ رعیت پر اندراج خواہ قبل مہینے چیت کے تعمیل پاجاوی یہ امر کافی نہین کہ درخواست بیشی لگان کی کلکٹری مین اندراج خواہ قبل ماہ چیت کے داخل ہوگئی۔ جیون۔ بنام۔ خواجہ محمد حسن منفصلہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۴ء

۵۹ — دفعہ ۱۳- رعایای سخق اور نیز غیر مستحق مقابضت سے متعلق ہے اور رعایای آخرالذکر پر بہ تقاضای احد الوجوہ مصرحہ دفعہ ۱۷- یا کسی اور وجہ معقول یا واجب سے اضافہ ہو سکتا ہے جس حالت مین انپر کارروائی دفعہ ۱۳- کی تعمیل پا جاوے تو اونکو اختیار ہے کہ اوسپر اعتراض حسب دفعہ ۱۴ یا دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۰ کی کرین اور لازم ہے کہ اطلاعنامہ مجاریہ مین وجوہ بیشی مندرج ہون - بھوج سنگھ - بنام بیگم سنگھ منفصلہ ۲۷ جون ۱۸۶۴ء -

۶۰ — واسطے استقرار لگان اراضی کے ابتدأ قبل دعوی کے اطلاعنامہ جاری کرنا ضرور نہین - رای مانک چند - بنام - جمکر و لال منفصلہ ۱۵ - مارچ ۱۸۶۵ء -

۶۱ — معافی منضبطہ کا بندوبست مالکانہ باداے جمع معینہ سرکار بعد ضبطی کے اس شرط سے ہوا کہ مالگذاری بذریعہ نمبردار کے ادا کیا کرے تجویز ہوئی کہ ایسا معافیدار کاشتکار معمولی متصور نہین ہے کہ جسپر نمبردار جسکو کسیقدر فیصدی ملتی ہے اطلاعنامہ بیشی جاری کر سکے اور مقدمہ حسن رضا خان منفصلہ ۶ اپریل ۱۸۶۴ء اس سے متعلق نہین کیونکہ اوسمین ضبطی مطلق تھی اور مقدمہ ہذا مین ضبطی حق معافی ہے — سید وزیر علی - بنام - پاترک دن صاحب منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۶ء -

۶۲ — اطلاعنامہ بیشی کا نسبت جزو اراضی کے درست ہے جو جب درخواست اوس شخص کی جسکو لگان جزو مذکور کا واجب الادا ہو جاری کیا جاوے - گبد ہول - بنام - ہولاسی منفصلہ ۲۸ مئی ۱۸۶۷ء -

۶۳ — جب کہ تحصیل مشترکہ جانب نمبرداران سے ہوتی ہو تو دونون کو اطلاعنامہ بیشی لگان مین شریک ہونا چاہیے رام پرشاد - بنام - محمد ہاشم منفصلہ ۲۹ مئی ۱۸۶۷ء -

۶۴ — ہرگاہ مدعیون نے اطلاعنامہ اضافہ لگان بابت کل رقبہ مقبوضہ مدعا علیہم کی جاری کیا تھا اور مدعا علیہم نے عذرداری نسبت واجبیت اوس اضافہ مقصود المیعاد کی بذریعہ نالش کی کہ جسمین اونپر ڈگری صادر ہوئی کہ تو اب نامبردگان کو اس کہنے کی اجازت نہین مل سکتی کہ تشخیص اراضی دیگر کی علاوہ اراضی بیالیس بیگہ کے نہین ہوئی - راؤ گوبند سنگھ وغیرہ - بنام - سندر مل وغیرہ منفصلہ ۲۲ نومبر ۱۸۶۷ء -

شرح - دفعات ۱۷ و ۱۶ و ضمن ۴ دفعہ ۲۳ ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۴ - طریقہ اعتراض کا زیادہ طلبی لگان پر ۔

ہر ایک قابض شکمی یا رعیت کو جسپر اطلاعنامہ حسب مرقومہ بالا جاری کیا جاوی اختیار ہوگا کہ اعتراض اپنا درباب جواز اداے لگان اضافہ یافتہ مطلوبہ اسطرح سی ظاہر کری کہ حسب مندرجۂ ذیل نالش زیادہ طلبی لگان پیش کری یا جب نالش طرف ثانی بابت وصول بقایاے اضافہ لگان اسکی نام دائر کیجاوی اپنے جواب مین اوسپر اعتراض کری -

۶۵ - مقدمہ جو واسطے بندوبست لگان کے دائر ہوا تھا وہ اسوجہ سی ڈسمس کیا گیا کہ کہیت متنازعہ کی قرب جو کہیت واقع ہین اونکا لگان فرد جمعبندی مین لگان متدعویہ سی کم مندرج ہی یہ تجویز ناقص متصور ہوئی اسوجہ پر کہ ممکن ہی کہ زمین اون کہیتون کی جو قریب کہیت مدعا علیہ کی واقع تہی زمین مدعا علیہ کی نسبت ناقص ہو یا آنکہ وہ کہیت کاشت مین اوس قسم کے کاشتکاران کی ہون جو لگان کم ادا کرتے ہین اسلیے اصل لیاقت زمین کی بہ تعیناتی امین یا اور طرح پر دریافت کرنی تہی - مسماۃ رحمان بی بی - بنام - چوکہو - منفصلۂ ۱۹ مارچ ۱۸۶۲ء -

دفعہ ۱۵ - تعلقدار ہاے تحت وغیرہ جو ادائی پیشہ بموجب لگان معین وقت بندوبست استمراری سی بغیر تبدیل رکہتا ہو مستوجب اضافہ لگان کی نہوگا +

کوئی تعلقدار ہا تحت یا دیگر شخص جسکو استحقاق مستقل قابل انتقال جایداد مین حاصل ہو اور جو ماہین مالک محال اور رعایا کی ممالک بنگالہ اور بہار اور اوڑیسہ اور بنارس مین بموجب شرح مقررہ کی تعلقہ یا حقیت پر شریطیکہ اوس حقیت کا میعادی نہو قابض ہو اور شرح مذکور ایام بندوبست استمراری سی تبدیل نہوئی ہو مستوجب اس امر کا نہ ہوگا کہ اوس سی اضافۂ لگان طلب کیا جاوی گو دفعہ ۱۵ - قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ء یا کسی اور قانون مین اس دفعہ کے خلاف حکم ہو -

شرح - یہ دفعہ اضلاع بندوبست استمراری سی متعلق ہی -

۶۶ - ضلع جونپور مین پیشکش دار سا تہ زمیندار دیہ کا جسمین اوسکی حقیت واقع ہو وی وہی منصب رکہتا ہی جو تعلقدار کو بمقابلہ بسوہ دار کے حاصل ہی - شیوودت رام دوبے - بنام - سید تفضل حسین - منفصلۂ ۱۸ اگست ۱۸۶۳ء -

دفعہ ۱۶ - لگان تعلقدار زبردستی

جب کسی نالش مین جو بموجب ایکٹ ہذا رجوع ہوی یہ امر ثابت کیا جاوی کہ

نسبت جسمین بیس برس سی تبدیل نہوئی ہو یہ متصور ہوگا کہ قبضہ بندوبست استمراری اوسی شرح پر چلا آتا ہی۔

شرح لگان جسکے بموجب تعلقہ یا حقیت واقع مالک مذکور پر قبضہ چلا آتا ہی تاریخ نالش سی پہلے بیس برس کے عرصہ مین تبدیل نہین ہوئی ہی تو یہ تصور کیا جاویگا کہ قبضہ اوس تعلقہ یا حقیت کا ایام بندوبست استمراری سی اسی شرح پر چلا آتا ہی الا اوس صورتمین کہ اسکے بالعکس واضح ہو یا اوس شرح لگان کا ایام مابعد مین مقرر ہونا ثبوت کو پہونچے۔

۶۷ — یہ دفعہ صرف مالک بندوبست دوامی سی علاقہ رکھتی ہی ٹیکہ سی متعلق نہین۔ سماۃ نجیب النسا۔ بنام۔ ہادی یار خان۔ منفصلۂ ۶ نومبر ۱۸۶۱ء۔

دفعہ ۱۷۔ وجوہ جن پر کوئی رعیت جسکو استحقاق دخیلکاری حاصل ہی مستوجب اس امر کی نہوگی کہ زر لگان زیادہ اوس تعداد سی جو وہ پہلے دیتی ہوا لا بتقاضای وجہ مبین الوجوہ مذکورۂ ذیل اوس سی طلب کیا جاوی۔

کوئی رعیت جسکو استحقاق دخیلکاری حاصل ہی مستوجب اضافہ لگان کی ہوگی

۱۔ اسوجہ سی کہ وہ شرح جسکے بموجب رعیت بیج دیتی ہو اوس شرح سی کم ہی جو اوس قسم کی دوسری رعایا اوسی قسم اور حیثیت اور منفعت کی اراضی کے بابت گرد نواح مین ادا کرتے ہین۔

۲۔ اسوجہ سی کہ مالیت پیداوار اراضی کو یا استعداد اراضی کو بحق پیداواری سوای بذریعۂ مشقت اور صرف رعیت کے کسی اور ذریعہ سی افزایش ہوئی ہو۔

۳۔ اسوجہ سی کہ پیمایش سی ثابت ہوا ہی کہ مقدار اراضی جسپر رعیت قابض ہی بمقابلہ اوس مقدار کے جسکے بابت پہلے بیج دیجاتی تہی زیادہ ہے۔

شرح۔ ضمن ۱ و ۳۔ دفعہ ۴۳۔ ملاحظہ طلب

۶۸ — مالک سابق جسکے حقوق بذریعۂ نیلام ازروی ڈگری عدالت زائل ہوگئے ہون بدین دلیل اضافہ لگان سی بری نہین ہوسکتا کہ مدت بیس سال قبل نیلام کے قابض رہا ہون۔ رام نرائن سنگھ۔ بنام کلیکٹر منفصلۂ ۱۰ اگست ۱۸۶۱ء

۶۹ — جس حالت مین کہ فیصلہ صاحب مہتمم بندوبست پر عدالت دیوانی مین اندر میعاد اعتراض نہین کیا گیا اسلئے جو لگان واجب الادا مرتہن زمیندار کو وقت بندوبست کے قرار پایا اوسمین بیشی نہین ہوسکتی — اودسان سنگھ بنام — الوپی دین — منفصلہ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ء —

۷۰ — گو کاشتکار موروثی ہو لیکن اضافہ لگان ہوسکتا ہے الا جس صورت مین زمیندار کی کوئی اقرارنامہ بمضمون سند رج کاغذات بندوبست کرادیا ہو کہ تا حین قبضہ رعیت شرح مقررہ کی اینز مین انحراف نہوگا تو وہ نالش نہ دیاد لگان نسبت کاشتکار متذکرۂ بالا کے نہین کرسکتا — جواہر — بنام — گھیٹا — منفصلہ ۲۴ — فروری ۱۸۶۲ء —

۷۱ — جس صورت مین مستاجرون کو مثل کاشتکاران حق مقابضت حاصل نہین ہوتا اسلیے اونپر پابندی لگان مطلوبہ زمیندار کی واجب نہی معہذا بعد پہونچنے اطلاعنامہ باضابطہ کے بدستور قابض اراضی رہے اسواسطے ذمہ دار زر بیج متدعویہ کے ہین — غوث بخش — بنام — کڈہا — منفصلہ ۱۹ — مارچ ۱۸۶۲ء —

۷۲ — کاشتکاران مستحق مقابضت متوجب بیشی لگان بتقاضای وجہ من الوجوہ متذکرۂ دفعہ ۱۷ — کے ہین اور حاکم مجوز پر تجویز کرنا استحقاق مدعی نسبت اضافہ کرنیکے لازم — امرت لال — بنام — بال کشن — منفصلہ ۸ مئی ۱۸۶۲ء —

۷۳ — رعایای غیر مستحق مقابضت شرائط دفعہ ۱۷ — کا دعویدار نہین ہوسکتا — ہردیال — بنام جمعیت سنگھ — منفصلہ یکم نومبر ۱۸۶۲ء

۷۴ — جس صورت مین کوئی پٹہ نہ اقرارنامہ خاص موجود تہا تجویز ہوئی کہ رعیت کو کاشت چند سالہ بشرح رعایتی سے استحقاق برابر کاشت کرنیکا اوسی شرح پر پیدا نہین ہوتا — کرمت علیخان — بنام — دلی سنگھ — منفصلہ ۲۴ — دسمبر ۱۸۶۲ء —

۷۵ — رعیت کو کاشت چند سالہ شرح رعایتی سے استحقاق برابر کاشت کرنیکا اوسی شرح پر پیدا نہین ہوتا جملہ دعوی اضافہ لگان بلحاظ اور رعایت دفعہ ۱۷ فیصل ہونی چاہیے — مولچند — بنام — ڈہانکن سنگھ — منفصلہ ۲۴ — دسمبر ۱۸۶۲ء —

۷۶ — وہ اراضیات معافی جو حسب دفعہ ۱۰ — قانون ۱۹ سنہ ۱۷۹۵ء معافیات ناجائز متصور ہوکر منضبط ہوئین بلا تحقیقات حاکمانہ درباب جواز امر عطا لائق بازیافت و بموجب شرح پرگنہ قابل تشخیص لگان قرار پائین — دوکمت باندی بنام — رامیشر رای — منفصلہ ۱۴ — اپریل ۱۸۶۳ء —

۷۷ — تجویز اضافہ لگان مین نہ صرف اوسط شرح اراضیات قرب وجوار پر بلکہ حالات اور حیثیت زمین پر بھی لحاظ ہونا چاہیے — میر مدد علی — بنام — چھتولال — منفصلۂ ۱۲ مئی ۱۸۶۳ء —

۷۸ — معافیدار کو جس صورت مین اوسکی اراضی نیلام ہوکر شامل دیگر اراضیات کر دی جاوی کچھ استحقاق مقابلت کا بشرح رعایتی حاصل نہین — ہرسہای — بنام — بندا پرشاد — منفصلۂ ۱۱ جولائی ۱۸۶۳ء —

۷۹ — ڈگری اضافہ بربناء احد الوجوہ مندرجۂ اعلانعامہ محکومہ دفعہ ۱۳ — کی ہونی چاہیے نہ وجوہ خارج اعلانعامہ پر — پنچم سنگھ — بنام — شکر اللہ — منفصلۂ ۱۶ اپریل ۱۸۶۴ء —

۸۰ — قابضان اراضی معافی منضبطہ مستوجب بیشی کی ہین — محمد حسن رضا خان — بنام — چندن سنگھ منفصلۂ ۱۶ اپریل ۱۸۶۴ء

۸۱ — ایک مقدمہ مین عدالتین ماتحت نے دعوی مدعی بدین وجوہ ڈسمس کیا کہ کاشتکاران موروثی پر جس قدر تہین تھوڑا سا اضافہ مطلوب ہو ڈگری نہین ہوسکتی کیونکہ اطلاق اضافہ کا قلیل بیشی پر کرنا خلاف منشاء دفعہ ۱۷ کے ہے عدالت صدر نے یہ قاعدہ غلط قرار پاکر یہ تجویز ہوئی کہ انفصال مقدمہ کا روئداد پر بلحاظ جملہ شرائط دفعہ ۱۷ کے ہونا چاہیے امر متنازعہ فیہ یہ ہے کہ آیا زمیندار دعوی بیشی کا بابت کل یا جزء اراضی کے بلحاظ دفعہ مذکور عائد کرسکتا ہے یا نہین — خوشحالی رام — بنام — مادھو سنگھ — منفصلۂ ۸ اپریل ۱۸۶۴ء —

۸۲ — مالک محال نے اپنی حیثیت اپنے بیٹے کے ہاتھہ بشتناء کسیقدر اراضی کے جسپر وہ اور بیٹا اوسکا قابض رہے منتقل کردی اور حق حقوق منتقل الیہ محال بعلت اجرای ڈگری نیلام ہوی ایسی صورت مین یہ تجویز قرار پائی کہ خریدار پر پابندی اون شرائط رعایتی نسبت کاشت کے جو مابین باپ بیٹے کے مرعی تھی لازم نہین آتی بلکہ برعایت قواعد اضافہ بیشی پانیکا مستحق ہے — غلام حیدر خان — بنام — حسو — منفصلۂ ۱۸ اپریل ۱۸۶۴ء —

۸۳ — دفعہ ۱۷ — اون کاشتکاران سے متعلق نہین ہے کہ بموجب قرارداد باہمی یا فیصلہ عدالت کی بشرح مقررہ اضلاع غیر مستمرہ مین قابض ہین — شیخ قربان احمد — بنام — سماۃ مگری — منفصلۂ ۴ جون ۱۸۶۴ء — اجلاس کامل

۸۴ — جس حالت مین کوئی خاص شرط نسبت نہونے اضافہ لگان کے قرار نہ پائی تھی تو صرف یہ امر کہ رعیت

کاغذات بندوبست مین موروثی بشرح معینہ لکھا گیا تہا اوسکو مستحق اس رعایت کا نہین کرتا کہ اوسی شرح پر علی الدوام کاشتکار رہے - کرمت علیخان - بنام - دلائل سنگھ - منفصلۂ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء -

۸۵ — عمدہ مقدمہ سے بیجا موقوف ہونا مدعی کا ناشی اضافہ لگان مین کماحقہ کارآمد نہین ہوسکتا لہذا اوسکو کم شرح پر کاشت کرنیکا کوئی استحقاق نہین - غلام حسین خان - بنام - تیمر سنگھ - منفصلۂ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء -

۸۶ — فریقین کو اطلاعنامہ باضابطہ جاری ہونا تسلیم تہا لیکن بنای روئداد مناز عہ تہی ایسی صورت مین نامنظوری دعوی اسوجہ پر کہ تکمیل اطلاعنامہ قانوناً عمل مین نہ آئی نادرست قرار پائی - جب اطلاعنامہ اضافہ برنبای وجہ اول مندرجۂ دفعہ ۱۷ جاری کیا جای تو اگر تعداد مطالبہ اور وجوہ اوسکے حسب شرائط دفعہ مذکور مندرج ہون تو اطلاعنامہ بلاتفصیل وجوہ جداگانہ جنپر مطالبہ مبنی ہو کافی متصور ہی - بہاگیرتہہ - بنام - کہانا - منفصلۂ ۲۵ جنوری ۱۸۶۵ء

۸۷ — دعوی اضافہ برنبای وجہ اول دفعہ ۱۷ دائر ہوا تجویز ہوئی کہ صرف اون اراضیات کا اوسط جو اوسی قسم اور منفعت کی کاشتکاران ہم قسم اور ہم حیثیت کی قبضہ مین ہو لینا چاہیے نہ اوسط اراضی قرب جوار کا بینی - بنام - حسو - منفصلۂ ۲۵ فروری ۱۸۶۵ء

۸۸ — دعوی اضافہ مبنی بر وجہ دوم دفعہ ۱۷ مین بلحاظ دفعہ مذکور اور برعایت امتیاز قوم کرمابین شریف و رذیل تعین شرح کرنی چاہیے مگر اقوام شریف کے درمیان ایک دوسری مین تمیز کرنیکا کوئی رواج نہین اور جب کہ وہ زرلگان جو دوسری کاشتکاران قوم شریف دیتے ہین معرض نزاع مین ہو تو شرح لگان مدعی کی تجویز بلحاظ اونکے نہ ہونی چاہیے - وارث علیخان - بنام - بہوجن سنگھ - منفصلۂ ۲۵ مارچ ۱۸۶۵ء -

۸۹ — عدالت ماتحت نے ڈگری اضافہ اس شرط سے صادر کی کہ زمیندار رعیت کو کہات دیا کری پیشگاہ حکام صدر سے نفاذ اوسکا بمقابلۂ زمیندار حد اختیار رعیت سے خارج اور اسوجہ سے ناممکن الاجرا قرار پاکر منسوخ ہوئی - کیسری سنگھ - بنام - لیکھراج - منفصلۂ ۱۲ اپریل ۱۸۶۵ء -

۹۰ — جبکہ استحقاق زمیندار کا نسبت اضافۂ لگان برنبای وجہ اول دفعہ ۱۷ قائم ہوگیا تو درصورت عدم واجبیت تعداد بسبب بحوالۂ خاص صورتون کے ثابت کرنی لازم ہوگی کہ لگان متدعویہ بموجب ایسی شرح مروجہ کے ہے

جو اوسی قسم کی رعیت بابت اراضی قرب و جوار قسم و حیثیت واحد کے دیتی ہین - جب لگان متدعویہ بعض اراضیات کا حسب تجویز مرافع اولی بمقابلہ لگان ادا ہی اوسی قسم کی اراضی و کاشت کار قرب و جوار سے بہت زیادہ پایا گیا صاحب جج نے لگان مذکور کو ان وجوہ پر قائم رکھا کہ واجبیت لگان مفہوم ہوتی ہی کیونکہ زمیندار بنظر اپنے فائدہ کے اوسقدر لگان مقرر نہین کر سکتا تھا کہ ادا نہ ہو سکے عدالت صدر نے یہ رای قرار پائی کہ اصول محکمہ مرافع اولی معقول اور مطابق مقصود قانون کے ہین تاوقتیکہ وہ نظیر پائدار بنیاد پر نہون منسوخ نہون چاہیے - لوکس - بنام - ذوالفقار علی - منفصلہ ۱۵ جون ۱۸۶۵ء -

۹۱ - جبکہ کماتہ کے ہر کھیت پر شرح یکسان مقرر کرنا نہ محکومہ قانون نہ ظاہرا از روی دستور پرگنہ کے مروج تھی لہذا بتنسیخ فیصلۂ ماتحت یہ قرار پایا کہ اضافہ کا تصفیہ بلحاظ شرح مروجہ جو اوسی قسم کی رعایا واسطے اوسی قسم و منفعت اراضی کی قرب و جوار مین ادا کرتی ہون کرنا چاہیے اور ہر ایک قسم کی اراضی پر مطابق حیثیت کے لگنہ قائم ہووی - صاحب رام - بنام - اوی بال - منفصلہ ۳ جون ۱۸۶۵ء

۹۲ - قطعہ اراضی معافی جو حسب منشاے دفعہ ۵ ضمین ۲ - قانون ۱۳ سنہ ۱۸۶۳ء معرض ضبطی مین آیا اور معافیدار قابض سے صاحب مہتمم بندوبست نے لگان تجویز کیا یہ رای قرار پائی کہ ایسی معافی منضبطہ پر اضافہ نہین ہو سکتا گو جمع معرفت زمیندار کے ادا کی جاے کیونکہ معافیدار سابق قانونا بصورت عام مالک ہو سکتا ہو اور جمع اراضی مذکورہ پر بموجب اون قواعد کے قابل تشخیص ہے جو اراضیات مالگذار سرکار پر جمع لگانی کے بابت مقرر کیجائین صرف اس امر سے کہ اراضی معافی حصہ مین مالک جزوی موضع سابق کی جو محال جدید قرار دیا گیا ہی ورای حق ملکیت معافیدار کا جزو زمیندار سابق نہو زائل نہین ہوتا اور نہ زمیندار محال علحدہ کو جمع مقررہ صاحب مہتمم بندوبست پر جو حسب شرائط قانون ضبطی مقرر کی گئی ہو دست اندازی کرنیکا استحقاق ہے کیلیے کہ قوانین سابقہ مین کوئی حکم مثل دفعہ ۵۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء کے جسکی رو سے بعض صورتون مین معافیدار کو شرح مقررہ کا استحقاق ثابت کرنا لازم ہی پایا نہین جاتا - گرودیال - بنام - پراگ نراین - منفصلہ ۱۲ اگست ۱۸۶۵ء -

۹۳ - عذر جدید بابتی اخراجات سیرابی کا مقدمہ منسوخی اطلاعنامہ بمبئی کی اپیل خاص مین قابل سماعت نہین ہی اور جبکہ اوسی قسم کے کاشتکار موضع یا اوسکے قرب مین نہ ملین تو مقابلہ مدعی کی شرح کا سانہ دوسرے درجہ کے کاشتکارون کی تعدیل مناسب باعتبار ترجیح قوم کے جائز ہی - کنجن سنگھ - بنام - کہن راج کارندۂ چودہری جی چند - منفصلہ ۵ جون ۱۸۶۵ء -

۹۴ — اگر کئی قسم کی اراضی رعیت کی کاشت مین ہو تو اضافہ لگان کی تجویز کے لیے ہر قسم کی اراضی کا مقابلہ اوسی قسم کی اراضی قریب وجوار کے ساتھ جو کاشتکاران ہم قسم کی کاشت مین ہو کیا جاوی گا اور جو شرح کہ حق مقابضت رکھنے والے کاشتکارون سے وصول ہوتی ہے اوسکی اوسط کیجانب سے وہ اضافہ قائم نہ کیا جاوی گا — منولال — بنام — سیتارام منفصلہ ۱۳ اگست ۱۸۶۶ء

۹۵ — سافیدار قدیم جسکے ساتھ بندوبست علیحدہ اراضی کا تبقور خراج کے اسطرح پر ہوا تھا کہ زر مذکور جو سل زمیندار کے ادا کیا کرے محض رعیت اوس قسم کا متصور نہین ہو کہ اوسپر مبنی ہو سکے — کیدار پوری — بنام — کلیان خان منفصلہ ۲۶ نومبر ۱۸۶۶ء

۹۶ — جس زمین پر شرح مبنی لگان کی مطلوب ہے اور اوسی قسم اور منفعت کی زمین گرد و نواح مین موجود نہ ہو تو ڈکری مبنی لگان کی بموجب شرح اوسط لگان اراضی گرد و نواح کے ناجائز نہین ہے — نبی بخش وغیرہ — بنام — رام سہای وغیرہ منفصلہ ۱۸ دسمبر ۱۸۶۶ء

۹۷ — ایسی شرط خاص جس سے اختیار اضافہ زمیندار ساقط متصور ہے مندرج واجب العرض تھی — تجویز ہوئی کہ چونکہ زمیندار نے اوسپر انبا العبد کیا ہے تا وقتیکہ برجوع عدالت دیوانی شرط مسلمہ نامبردہ منسوخ نہ کرائے اوسکی پابندی لازم و واجب ہے — خیالی رام وغیرہ — بنام — محمود علیخان — منفصلہ ۸ دسمبر ۱۸۶۶ء —

۹۸ — لفظ قرب وجوار کی ایسی محدود معنی نہ ٹھہرانا چاہیے جس سے تحقیقات صرف اراضی ہم سوانہ یا ایسی اراضی کی جو قریب اور متصل ہو عمل مین آوے اور مقدمہ ہذا مین فاصلہ ڈیڑھ کوس سے ڈھائی کوس تک داخل قرب وجوار سمجھا گیا — تیجا مل وغیرہ بنام — امراو وغیرہ — منفصلہ ۱۱ دسمبر ۱۸۶۶ء —

۹۹ — گو ترقی حیثیت اراضی کی بلا محنت کاشتکار کے ہوئی ہو تو بھی زمیندار مستحق نہین ہے کہ زائد از شرح مناسب و واجب کے جو بمقابلہ دیگر کاشتکاران ہم قسم قرار پاوے کاشتکار مذکور سے دعوی کرے — جمنا پرشاد — بنام — بھوانی وغیرہ منفصلہ ۳ جنوری ۱۸۶۷ء

۱۰۰ — بمقدمہ دعوی لکمانا نے قبولیت کے بشرح مظہرہ اس بنیاد پر کہ یہی شرح مجاریہ دیہ کی ہے یہ تجویز قرار پائی کہ ایسا بیان واسطے اظہار اس امر کے کافی ہے کہ مطالبہ مبنی لگان بموجب دفعہ اول دفعہ ۱۷ ایکٹ کے ہے — بہانا وغیرہ اپیلانٹ بنام — ہرسکھ منفصلہ ۴ جنوری ۱۸۶۷ء —

شرح نظیر بہانا وغیرہ — بنام ہرسکھ وغیرہ — منفصلہ ۴ جنوری ۱۸۶۷ء مندرجہ تحت ضمن اول دفعہ ۲۲ — ملاحظہ طلب

۱۰۱ — رعایا مستحق منہائی محصول نہر اذکر وہ واقعی اور نیز دیگر اخراجات کا جو کمیتون تک نہر کے پانی لیجانی مین عائد ہوی ہون مع سود اوپر اوس سرمایہ کے ہے جو واسطے مصارف مذکور اور ادای محصول کے صرف کرنا پڑا ہو واجب طریقہ واسطے تنقیح زرلگان واجب الادا کے یہ ہوگا کہ زرلگان جو اس قسم کے کاشتکار بابت اراضی قرب وجوار جسمین اسطرح کی آسانی بحق پیداوار ادا کرتی ہون بطور پیمانہ لیا جاوی — مہپت سنگہ — بنام — لوک اندر سنگہ — منفصلہ ۷ مارچ ۱۸۶۷ء —

۱۰۲ — وہ خریدار نیلام جسنی حق مرافق ایسی شخص کا جو بحیثیت کاشتکار شرح ملائم اور رعایتی قابض اراضی تہا خرید کیا مستحق محفوظی از دیاد لگان سی نہین کیونکہ یہ حق ذاتی اوسکی اور اوسکے خاندان کی تہی — مسٹر بی فلومسٹ صاحب — بنام — قطب حسین وغیرہ — منفصلہ ۲۰ جون ۱۸۶۷ء —

۱۰۳ — جب کوئی معاہدہ جائز واجب التعمیل مابین زمیندار و کاشتکار اس نہج پر ہوا ہو کہ میعاد بندوبست یا دوسری میعاد معینہ کی اندر لگان اضافہ نکرین ایسی صورت مین زمیندار کو از روی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء حق انحراف معاہدہ مذکور سے نہین — سب سنگہ و رتن سنگہ — بنام — بہوپ سنگہ — منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۷ء —

۱۰۴ — کاشتکار دعوی برارت اضافہ لگان سی اس بنیاد پر نہین کرسکتا کہ مالیت پیداوار اراضی یا استعداد اراضی کو بحق پیداواری بجز منشت اور حق رعیت کے بذریعہ آب پاشی نہر افزائش ہوگی البتہ محصولی اخراجات از قسم تعمیر نالی اور محصول نہر کے دعویدار ہوسکتا ہے — پران سکہہ — بنام — رحیم بخش — منفصلہ ۲۶ اگست ۱۸۶۷ء —

۱۰۵ — نظیر دیوان پیتم رای — بنام — بہادر خان وغیرہ — منفصلہ ۲ نومبر ۱۸۶۷ء مندرجہ تحت دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء —

۱۰۶ — محض رشتہ داری داخل اقسام کاشتکاران مین نہین ہی اور وہ زمیندار جسنی بعض اپنے رشتہ دارونکو بشرح رعایتی قابض رہنے دیا ہو اوسی قسم کی رعایت دیگر کاشتکاران کے ساتہ کرنے پر جو اوسکے ساتہ مساوی رشتہ رکہتے ہون مجبور نہین کیا جاسکتا — دیبی سنگہ — بنام — پنچم سنگہ — منفصلہ ۱۰ دسمبر ۱۸۶۷ء —

۱۰۷ — بتائید فیصلہ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۱ء و ۲۵ مارچ ۱۸۶۵ء تجویز ہوئی کہ از روی سمن ۱ دفعہ ۱۷ مطابقت رعایا ہمقوم کی کرنی چاہیے — مینی پرشاد — بنام — محمد اکبر حسین — منفصلہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۸ء —

۱۰۸ — جبکہ دعوی معافی کا بنا بر وجہ اول منجملہ وجوہ دفعہ ۱۰۷ کے ہو تو ڈگری ٹھیک ٹھیک اسیوجہ پر مبنی ہونی چاہیے نہ اور کسی وجہ پر جو ذہن سے مستخرج کی گئی ہو اور مطابق اراضی متنازعہ اوسی قسم کی رعایا اور کاشت سے خواہ اوسی موضع مین ہو یا دیہات قرب وجوار مین کیجاوے — بہیم سین — بنام — ہرگوبند — منفصلہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۸ء —

۱۰۹ — برخلاف شرائط خاص واجب العرض کے دعوی اضافہ لگان جائز نہین — نتھارام — بنام سکھ رام منفصلہ ۱۱ فروری ۱۸۶۸ء

۱۱۰ — بفرو گذاشت تجویز ایک امر اہم مبنی نکرنے تمیز مابین رعایا مستحق مقابضت و غیر مستحق مقابضت کی فیصلہ عدالتین ماتحت کا ناقص قرار پایا — لچھمن — بنام — جوگل کشور — منفصلہ ۲۴ فروری ۱۸۶۸ء —

۱۱۱ — اگر استعداد اراضی بحق پیداواری بذریعہ صرف رعیت افزائش ہو جاوے تو جو صرف اسطرح پر ایک مرتبہ کیا جاوے وہ واسطے دوام کے مانع بیشی کا نہین ہو سکتا مگر بعد انقضای اوسقدر زمانہ کے جو واسطے وصول ہو جانے صرف مذکور منافع مناسب کافی متصور ہو بیشی لگنہ کی کسی وجہ جائز پر ہو سکتی ہے — مجلس — بنام — مہر وغیرہ — منفصلہ ۹ اپریل ۱۸۶۸ء —

۱۱۲ — معافیدار سابق جسکے ساتہ بندوبست اراضی معافی منضبطہ کا ہوا ہو کاشتکار مستحق مقابضت مفہوم نہین ہوتا بلکہ حیثیت اوسکی مثل مالک اداکنندہ مالگذاری سرکار کے قرار پائی — حمید اللہ خان — بنام — پران سکھ وغیرہ منفصلہ ۱۱ جون ۱۸۶۸ء

۱۱۳ — شرط خاص مندرجہ واجب العرض دربارہ حفظ رعایا بیشی لگنہ سے تا میعاد بندوبست قابل نفاذ ہے — لچھمن شاہ — بنام — دیبی داس — منفصلہ ۴ جنوری ۱۸۶۹ء —

۱۱۴ — جبکہ درخواست اضافہ لگان نسبت کسی کاشتکار مستحق مقابضت کے کیجاوے تو احتیاط رکھنا چاہیے کہ مقابلہ اوسکے لگنہ کا ساتہ لگان اداشدہ کاشتکاران ہمقسم گرد و پیش کے کیا جاوے گو وہ اوسی موضع مین نہون لیکن ہر حالت مین اوسی قسم کی منفعت کے ساتہ کاشت کرتے ہون — اسمٰعیل خان — بنام — بہوندو — منفصلہ ۱۴ جنوری ۱۸۶۹ء —

۱۱۵ — دعوی اضافہ لگان کا بلا تجویز کرنے واجبیت بیشی لگان کی اون وجوہ کے لحاظ پر جنپر دعوی مبنی ہو فیصل نہونا چاہیے — ہردیال اوپدہیا وغیرہ — بنام محمد معین — منفصلہ ۱۳ فروری ۱۸۶۹ء —

۱۱۶ — جبکہ امر متنازعہ در باب شرح لگان کے ہو اور دعوی تخفیف یا بیشی کا مبنی اسپر ہو کہ لگان مروجہ کم یا زیادہ

بہ نسبت کاشتکاران واراضی ہم قسم قرب وجوار کے ہے تو ایسی نشانات مین جب تحقیقات موقع کرائی جاوی و نقشہ شامل تحقیقات آیا کرینگے دفعہ ۴ - سرکلر صدر بورڈ نمبر ۱۳ - مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۴ء و دفعہ ۷۳ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب -

نام و قوم رعیت یکمیت متنازعہ کی قابض کا	موقع اراضی	تعداد اراضی	نوعیت زمین	جنس فصل جو عموماً پیدا ہوتی ہے	شرح لگان حال فی بیگہہ

نام اور قوم رعایاے قابضان اراضی مقامات قرب وجوار	موقع اراضی	تعداد اراضی	نوعیت زمین	جنس فصل جو عموماً پیدا ہوتی ہے	شرح لگان فی بیگہہ

یہ نقشہ اوس یادداشت خلاصہ اظہارات مین داخل کیا جاویگا جسکے واسطے ازروی دفعہ ۶۰ - ایکٹ مذکور کے حکم ہے

۱۱۷ - اس قسم کے مقدمہ مین نوعیت جداگانہ اور کاشتکاران کے اقسام مختلفہ کی تمیز کرنے مین چاہیے کہ کوئی امر جسپر ذاہی لگان کی تجویز منحصر ہو تحقیقات سی فروگذاشت نہو مثلاً جس صورت مین کہ بنظر نوعیت مقدمہ اور سوال و جواب طرفین کے مصلحت ہو تو قبضہ کے حالات سابقہ پر اور اس بات پر کہ لگان جو ادا ہوتا تہا اوسمین کیا کیا کمی بیشی ہوتی رہی اور بشرح حال کب سی ادا ہوتا ہی اور بیشتر کون سی اجناس بوئی جاتی تہی اور نیز اس امر پر کہ لگان کے باب مین بروقت بندوبست کچہ کارروائی عمل مین آئی تہی یا نہین غور کرنا مفید ہوگا اور بالاخر تجویز کرنا شرح واجب کا ایسا امر ہے کہ اوس سی زیادہ اور کسی چیز کی تجویز مین حاکم مجوز کی فکر و تمیز کا صرف درکار نہین ہی دفعہ ۵ - سرکلر صدر بورڈ نمبر ۱۱ ایضاً

۱۱۸ - تصفیہ ثالثی واسطے تجویز ہی قسم کی مقدمات کے بالخصوص مناسب ہی اور لازم ہی کہ جہانتک حسب قانون ممکن ہو ہر نہج سی اوسمین طریق تصفیہ کی ترغیب کیجاوی دفعہ ۶ - ایضاً

۱۱۹ - جہان مالیت پیداوار کی بجز محنت یا خرچ رعیت کے کسی اور وسیلہ سی ترقی پذیر ہوئی ہو وہان مالک اراضی مستحق ہوگا کہ لگان کی بیشی کرکے گو شرح لگان کی جو اسطرح بڑہائی جاوی قرب وجوار کی شرح سی کہ اوسی قسم کے واسطے

مروج ہو زیادہ ہو جاوی بہر حال تعداد کی تعین مین نظر اس بات پر کرنی چاہیے کہ قرب و جوار مین اوسی قسم کی اراضی پر جو لگان مقرر ہوا اوسی کے مطابق اور اوسی حساب سے قرار پاوی - دفعہ ۷ - سرکار ایضاً

دفعہ ۱۸ - رعیت دعوی تخفیف لگان کا کر سکتی ہے

ہر رعیت جسکو استحقاق ذیل کا حاصل ہے مستحق ہوگی کہ اگر رقبہ اراضی بوجہ دریا برد یا دیگر وجوہ کم ہوگیا ہو یا اگر بالیت پیداوار یا استعداد اراضی بحق پیداواری کسی وجہ سے کم ہوگئی ہو جو رعیت کے اختیار سے باہر ہو یا اگر پیمایش سے ثابت ہو کہ مقدار اراضی مقبوضہ حال اوس مقدار سے کم ہے جسکے بابت پہلے دیجاتی تھی تو نالش تخفیف لگان سابق کی رجوع کرے -

شرح - بموجب دفعہ ۳ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء رعایا کو اس بنیاد پر ہی دعوی تخفیف کا پہونچتا ہے کہ لگان ادا کردہ اوسکا شروح مروجہ رعایا کے گرد و پیش سے بابت اراضی قسم اور حیثیت واحد کے زائد ہے - ضمن ۲ - دفعہ ۴۳ - ملاحظہ طلب

۱۲ - نالش تخفیف لگان مین جو بربنای دریا برد ہونے کسیقدر اراضی کے پیش ہوئی - یہ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۸ دونون قسم کی رعایا سے متعلق ہے خواہ وہ حق مقابضت رکھتی ہون اور شرح مقررہ پر کاشت کرتی ہون خواہ وہ حق مقابضت رکھتی ہون اور شرح مقررہ پر کاشت نہ کرتی ہون اور اس قسم کی رعیت کو جسکا اصل رقبہ اراضی کاشت کا ایسی وجہ سے جو اوسکے اختیار سے خارج ہو کم یا قلیل المحاصل ہو جاوے تخفیف دی جاوے گی اور نظیر نمبری ۲۴۶ - مورخہ ۳ - اگست سنہ ۱۸۶۴ء شعر عدم تعلقی دفعہ ۱۸ - اون رعایا سے جو شرح مقررہ پر کاشت کرتی ہون قابل ترمیم ہے -

۲ - جس جریب سے سابق اراضی کاشت پیمود ہوئی تھی اوسی سے اب بھی پیمود ہونا چاہیے اور بیان درباب گر پڑنے کوئین اور فاصلہ پر ہونے کوئین اور بنجر اور خراب ہو جانے اراضی کا غیر کافی ہے کیونکہ کاشتکار شیوع رعایتی سے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ بصرف ضروری حیثیت اپنی کاشت کی درست رکھیگا - منشار دفعہ ۱۸ - یہ ہے کہ بحالت کمی اراضی خراب ہو جانے زمین کے بسبب ایسی مصیبت یا آفت کے جس سے حفظ ممکن نہو منہائی دینی لازم ہے - نظیر نمبری ۱۵۶ منضمہ ۱۸ مئی سنہ ۱۸۶۶ء

دفعہ ۱۹ - رعیت کو بعد اطلاع دہی اپنی اراضی چھوڑ دینی جائز ہے

اگر کسی رعیت کو اپنی اراضی مقبوضہ یا مزروعہ کا ترک کرنا منظور ہو تو اوسکو اوسکے چھوڑنے کا اختیار ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ارادہ اپنا بذریعہ اطلاع

تحریری اس سال کے مہینے چیت کے اندر یا قبل جو اس سال سے پہلے پڑتا ہی جسمین اراضی ترک کیجاوے شخص مستحق لگان خواہ کارندہ مجاز پر ظاہر کرے اگر رعیت شخص مذکور کو اطلاع نہ دیوے اور وہ اراضی دوسرے کاشتکار کو نہ بجاوے تو رعیت مذکور پر ذمہ داری ادای زر بہیج قائم رہیگی اور اگر وہ شخص جو مستحق وصول زر بہیج ہی یا اوسکا کارندہ اطلاعنامہ کے لینے سے انکار کرے اور رسید متضمن اطلاع یابی اپنی لکھدیوے تو رعیت مذکور کو اختیار ہوگا کہ صاحب کلکٹر کے حضور کاغذ سادہ پر درخواست گذرانی کہ صاحب موصوف اطلاعنامہ کو حسب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا شخص مذبور یا اوسکے کارندے پر جاری کریگا۔

۱۲۱ — دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۰ - ایسی ٹھیکہ داری متعلق نہین جسنے ایک زمانہ معین کی واسطے بہ نسبت استحقاق زمین کے ٹھیکہ کا معاہدہ کیا ہو اور جو تعلق درمیان ٹھیکہ دہندہ اور ٹھیکہ دینے والے کے ہی اوسکا تصفیہ کیا بہ نسبت شروع اور قیام استحقاق کے از کیا بہ نسبت خاتمہ کے معاہدہ مذکور کی رو سے ہونا چاہیے - دوارکا داس - بنام گوکل داس منصفہ ۱۶ جولائی ۱۸۶۶ء

۱۲۲ — کاشتکار ایسی کاشت کا استعفا جسکو نامبردہ فی ذمہ نے رضامندی زمیندار سے رہن کردیا زمیندار کو نہین دیسکتا گو معاملہ انکا رہن زمیندار کے اختیار مین دیوے مگر تاوقتیکہ رہن منفک نہو مرتہن مستحق قبضہ کا ہی - سیوامبراہی بنام شیونگہ رای منصفہ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۹ء

دفعہ ۲۰ - موجب ایکٹ ہذا کے باقی لگان کسکو تصور کرنا چاہیے +

اگر کوئی قسط زر بہیج کی اوس تاریخ پر یا اوسکی قبل جو بموجب پٹہ یا اقرارنامہ کے اوسکی ادا کی واسطے مقرر ہوا ادا نہ کیجاوے یا درصورت عدم تحریر اقرار خاص وہ باب تاریخ ادای قسط اوسوقت پر ادا نہووے جو حسب رواج ملک و قت معمولی ہو تو اوس صورت مین قسط غیر مودی حسب مراد ایکٹ ہذا بقایای لگان تصور کیجائیگی اور اگر کوئی اقرار نامہ تحریری سود کی باب مین نہوا ہو تو قسط مذکور پر سود بحساب بارہ روپیہ سیکڑا سالانہ چڑہتا رہے گا۔

۱۲۳ — لگان پیش کردہ کے لینے سے انکار کرنا وجہ عدم دلانے سود کی ہی - رام سرن داس - بنام سیتا رام منصفہ ۱۲ جون ۱۸۶۱ء

۱۲۴ — دعوی لگان مین سود حسب دفعہ ۲۰ - ایزاد کیا جاسکتا ہی - غلام حسین - بنام - ساہ کندن لال منصفہ ۳۰ جولائی ۱۸۶۱ء

۱۲۵ — دعوی لگان قبل نفاذ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء مین سود نہین دلایا جاسکتا - انرودہ سنگھ - بنام - سماۃ تبان جی صدر امین منصفہ ۱۲ مئی ۱۸۶۲ء

۱۲۶ - نالش بقایای لگانمین جو بابت ایام قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۵۹ء کی دائر ہو دعوی سود کا حسب نظیر عدالت صدر نمبری ۱۹۰ منفصلہ ۱۱ اگست ۱۸۵۹ء خارج قرار پایا جس صورتمین ثابت ہو کہ زمیندار کیجانب سے کچھ تدبیر قانونی بصیغہ سراسری وصول بقایا لگانکی بعد واجب الادا ہونیکے اوسکی عمل مین نہین آئی تو عدالت کو نہ دلانا سود کا بابت عرصہ دراز کی بحالت نہونے شرط خاص کے بابت سود کے لازم ہے - اموال - بنام - بیکاری منفصلہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۳ء

۱۲۷ - توقف رجوع نالش مین سود نہ دلانے کا باعث نہین ہو سکتا - مساۃ دولہن بجہت کنوری - بنام - پنڈت گوربخش رای منفصلہ ۲۱ نومبر ۱۸۶۳ء

دفعہ ۲۱ - جب رعیت کے ذمہ باقی پڑی تو وہ بیدخل ہو سکتی ہے +

جب کوئی بقایای لگان سال بگالہ کی آخر پر یا سال فصلی یا ولایتی کی ماہ جیٹھہ کی آخر پر جیسا موقع ہو کسی رعیت کی ذمہ باقی ہے تو رعیت مذکور اس امر کی مستوجب ہوگی کہ وہ اوس راضی ہے جس سے بقایا متعلق ہے بیدخل کیجاوے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رعیت جسکو استحقاق قبضہ حاصل ہے یا جسکے پٹہ کی میعاد منقضی نہین ہوئی ہے سوای بصیغہ اجرای ڈکری یا اجرای حکم جو بموجب شرائط ایکٹ ہذا صادر ہوا ہو بیدخل نہین کیجاوے گی -

۱۲۸ - ہرگاہ کاشتکار مستحق مقابضت ذی اقرارنامہ تحریری ان شرائط سے لکھدیا کہ نامبردہ باقی لگان ایک وقت معین پر ادا کریگا درصورت وعدہ خلافی زمیندار کو بیدخل کرنے اور اراضی کو خود جوتنے یا دوسرے کاشتکار کو دینے کا اختیار حاصل ہے - تجویز ہوئی کہ اقرارنامہ مذکور مین قبول مساوی بزات متذکرہ دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء ایک مساوی نہین خاص شرط اس شرط کی ہے کہ ایک صورت خاص مین بابت کاشت مدعی کی کیا عمل ہونا چاہیے لہذا مرعا علیہم پر واسطے بیدخلی کے ضرورت اختیار طریقہ جزو آخر دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء کی نہین - خوشحال سنگھ - بنام - امنت رام منفصلہ ۱۳ مئی ۱۸۶۴ء

۱۲۹ - بلحاظ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء صاحبان صدر بورڈ ہدایت طرف احکام اون نامشون کے فرماتے ہین جنمین حکم ہے کہ اگر اسامیان قابل بیدخلی کا کہتی ہون تو جس مقدمہ مین صاف دعوی بیدخلی کا ہو وہ چاہیے کہ بموجب ضمن ۵ - دفعہ ۱۲ - کے علیحدہ دائر کیا جاوے خواہ بجہت دفعہ ۷۸ - باقیات لگان کی نالش کے شامل ہو اور صاحبان ممدوح کو بوجوہ بادر ہوا کہ بعض اضلاع مین یہ دستور جاری ہے کہ بیدخلی اسامیان و خیلکا کی صرف باقیات لگانکی ڈکریکا اجرا کی روی عمل مین آتی ہے لیکن یہ دستور خلاف قانون ہے - سرکلر بورڈ نمبری ۱۳ - محررہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۴ء - دفعہ ۸ و دفعہ ۹ ضمن ۵ دفعہ ۱۲ ملاحظہ طلب

دفعہ ۲۲ - ستاجر کا ٹھیکہ بعلت بقایا فسخ ہو سکتا ہے +

جب کوئی بقایای لگان بہ تجویز حاکم مجاز کسی متاجر یا ٹھیکہ دار کی ذمہ جسکو حقیت مستقل قابل انتقال اراضی مین حاصل نہو قرار دیا جاوے تو جائز ہوگا کہ ٹھیکہ اوس ٹھیکہ دار کا فسخ ہو کر ٹھیکہ دار بیدخل کیا جاوے مگر شرط یہ ہے کہ سوای بصیغہ اجرا ڈکری یا اجرای حکم جو بموجب ایکٹ ہذا صادر ہو وے کوئی ایسا ٹھیکہ فسخ نہوگا اور ٹھیکہ دار بیدخل نہین کیا جاویگا

دفعہ ۷۸ - ونمن ۵ - دفعہ ۴۳ - ملاحظہ طلب -

باب دوم اقسام نالشات

۱۳۰ - نالشات محکومہ ایکٹ ۵۹ سنہ پر اطلاق نالشات سرسری کا نہین ہوسکتا اور نہ وہ تابع اوس اصول تجویز کے ہین جو بموجب قانون سابق کے ایسے مقدمات سے متعلق تھے بلکہ ایسے مقدمات جو بغرض انفصال جملہ تنازعات ہمدگر زمیندار و رعیت کے دائر ہون نالشات نمبری جوانی متصور ہین - زبردستگہ بنام - رشید الدین خان - منفصلہ ۲۰ اگست سنہ ۶۲ع

دفعہ ۲۳ اقسام مقدمات ایکٹ ہذا

اقسام نالش مندرجہ ذیل قابل سماعت صاحبان کلکٹر مال کے ہونگے اور تحقیقات اور تجویز اونکی بموجب شرائط یکٹ ہذا ہوگی اور سوای بصیغہ اپیل حسب مشروطہ ایکٹ ہذا نالشات مذکورہ کسی طرح پر کسی دوسری عدالت یا اہلکار کو سماعت کی لائق نہونگے -

۱۳۱ - ایسی شرط جسکے رو سے اختیار سماعت کا کسی عدالت غیر مجاز کو دیا جاوے قانوناً قابل نفاذ نہین ہوسکتی اور نہ اوسکے رو سے اعتراض ممنوع السماعت ہونے کا نسبت کسی ایسی نالش کے پیش ہوسکتا ہے جو کسی عدالت مجاز مین رجوع ہوئی ہو - مسترجی جی کرانی - بنام - لکھی ای - منفصلہ یکم اگست سنہ ۶۶ع

قسم اول نالشات دربابت قبولیت و تنقیح شرح لگان

جملہ نالشات بابت دلا پانے پٹہ یا قبولیت یا تنقیح شرح لگان جسکے بموجب پٹہ یا قبولیت کا تحریر پاکر حوالہ ہونا مناسب ہو -

دفعہ ۷۶ ملاحظہ طلب

شرح یہ نالشین پیدا ہوتی ہین اوس استحقاق سے جو رعیت کو بموجب دفعہ ۲ - اس ایکٹ کے اور مالک کو بموجب دفعہ ۱۰ اضافہ حاصل ہین

۱۳۲ - دعوی تقرر لگان باغ مین یہ قرار پایا کہ بار ثبوت بلا ادای لگان ہمیشہ قابض رہنے کا ذمہ مدعا علیہ کے ہے - دیبی سنگہ بنام بازبہادر سنگہ - منفصلہ ۲۴ جنوری سنہ ۶۲

۱۳۳ - نالش دواسطے استقرار استحقاق پیشی لگان کے وجوہ حسب ضمن ہذا رجوع ہوسکتی ہے ۲ - دعوی تنقیح شرح لگان مین دعوی دلا پانے قبولیت کا شامل کرنا ضرور نہین لیکن مدعی پر سوای اسکے کہ وہ حسب نتیجہ اس تجویز کے ایک نالش بنظر اصلاح و ترمیم نقص مذکورہ کے دائر کرسکے قبل اجرای ڈگری کے واجب ہوگا کہ رعایا مین پرحسب مشار دفعہ ۱۳ - اطلاعنامہ جاری

کرسے الامد عالیہ کو بوجہ صادر ہونے اوس ڈگری کے منصب اعتراض کا نسبت ادای بیشی ڈگری شدہ کے حاصل نہوگا کیونکہ یہ امر اب سطے ہوچکا اور اگر اب مدعی کو بہ لحاظ مراتب دفعہ ۶ قبولیت واسطے میعاد معینہ کے حاصل ہوئی ہوتی تو جاری کرنا اطلاعنامہ کا حسب مراد دفعہ ۱۲ بعد تنقیح ہوجانے شرح مناسب لگان از روی نالش نہری کے محض غیر ضروری متصور ہوتا جیسکہ بنام چھیدا سنگھ منفصلہ ۳۱ مارچ ۱۸۶۳ء

۱۳۴ ۔ دعوی دلایا نے قبولیت بشرح زائد مین صرف شرح اوسطا اضیات گرد و پیش کے لینا کافی نہین بلکہ حالات و حیثیت اراضی و قسم رعایا وغیرہ پر بھی لحاظ ہونا چاہیے میر مدد علی بنام لالہ ہزاری لال منفصلہ ۱۲ مئی ۱۸۶۳ء

۱۳۵ ۔ ہرگاہ اراضی متدعویہ پر قبضہ تاریخ بندوبست دائمی سے بصورت لاخراجی چلا آتا ہی لہذا بعد یکم جنوری ۶۲ء روز نفاذ قانون حد سماعت یعنی ضمن ۱۴ دفعہ اول ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء کے نالش ضبطی و تشخیص لگان قابل سماعت نہین شیخ چراغ علی بنام ریاض الدین منفصلہ ۲۲ دسمبر ۱۸۶۳ء

۱۳۶ ۔ محض یہ امر کہ پہلے لگان کبھی ادا نہین ہوا وجہ جائز واسطے عدم تنقیح شرح واجب الاداء کے نہین ہے نہ یہ امر کہ مدعیہ نے مدعا علیہ کو عدالت دیوانی کے حکم سے بیدخل نہین کرایا کوئی وجہ اس تجویز کی نہین ہی کہ اراضی مذکور پر لگان نہ ادا ہونا چاہیے امراؤ بیگم بنام بنارسی داس منفصلہ ۲۳ جون ۱۸۶۴ء

۱۳۷ ۔ ابتداء دعوی تشخیص لگان مین ضرورت اطلاعنامہ دفعہ ۱۲ کی نہین ایسے دعاوی بموجب ضمن اول دفعہ ۲۳ رجوع ہونی چاہیے رای مانک چند بنام جگرولبل منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۵ء

۱۳۸ جبکہ کاغذات بندوبست مین کوئی شرط نسبت تشخیص سوم متدعویہ کی نہو تو نالش تنقیح شرح درختان خلاف مقصود ضمن دفعہ ۹ قانون ہفتم ۱۸۲۲ء و دفعہ ۹ قانون ۹ ۱۸۳۵ء ناجائز و ناروا متصور ہوکر ناقابل سماعت ایکٹ ۱۰ کے قرار پائی بھگوان سنگھ بنام مسماۃ للو منفصلہ ۱۸ اپریل ۱۸۶۵ء

۱۳۹ جبکہ مدعا علیہ کا استحقاق ملکیت نسبت زمین پر درختان وقت بندوبست تسلیم ہوچکا تو بوجہ نکل جانے درختون اور مزروعہ ہوجانے اراضی کے دعوی تقرر خراج کا منجانب زمیندار بموجب ضمن اول دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء کے

مدعا علیہ پر نہین ہو سکتا۔ جادو رای وغیرہ۔ بنام۔ سید محمد تقی وغیرہ۔ منفصلہ ۹ جولائی ۶۶ء

۱۴۰ حاکمان مال مجاز سماعت ایسی نالش کے نہین جو منجانب ایک حصہ دار بنام دوسرے حصہ دار بغرض تنقیح شرح لگان اراضی سیر پیش ہو۔ جودھا سنگھ۔ بنام امید سنگھ۔ منفصلہ ۹ جنوری ۶۷ء

۱۴۱ - چونکہ مدعی اپنا استحقاق حصول لگان بذریعہ نالش نمبری ۱۸۵۳ء ثابت نہ کر سکا لہذا یہ نالش بابت لگان ناجائز قرار پائی کیونکہ اوس روز سے نہ لگان ادا ہوا نہ کسی طرح کا استحقاق مدعی تسلیم کیا گیا۔ سکھانند۔ بنام نند و سنگھ منفصلہ یکم اپریل ۶۷ء

۱۴۲ . عدالت مال وصاحب جج جو اپیل سماعت کرین مجاز تجویز اس امر کے ہین کہ آیا حیثیت مدعا علیہ کی زمیندارانہ ہی یا نہین گو نامبردہ بطور کاشتکار کاغذات مین مندرج ہوتا تھا اور اراضی مذکور پر باوای پڑتہ مالگذاری قابض رہا ہی یا نہین کیونکہ قانون مین کوئی امر مانع تجویز اس امر کا نہین ہے۔ کیسری وغیرہ۔ بنام سیتا رام۔ منفصلہ ۲۱ دسمبر ۶۷ء

۱۴۳ - دعوی دلا پانے قبولیت نسبت ایسی اراضی کی جسپر مکان تعمیر تھا جو بطور بود و باش یا کارخانہ یا دوکان کے استعمال مین آتا ہو قابل سماعت حکام مال نہین اگر اراضی مدعا بہا جزو آراضی کاشت کی ہوتی یا کہ واسطے او سکی آسایش کی مدد دیتی تو کہانہ کاشت کا جزو متصور ہوتی اور زمیندار ارجاع نالش دلا پانے قبولیت نسبت کل کہانہ کے بلا استثنا اوس اراضی کے جسپر مکان تعمیر تھا مستحق ہوتا اور بھی قابل عدم نالش دلا پانے پر جو بت بطور لگان مین دی رہے گا۔ جمنک پانڈا۔ بنام میرزا عنایت علی منفصلہ ۸ فروری ۶۸ء اجلاس کامل

۱۴۴ - خریدار نیلام حق حقوق زمیندار واقعہ باغ کو زمیندار مذکور اپنا رعایا تصور نہین کرتا اس وجہ سے کہ آراضی باغ کی اندر رقبہ بندوبستی دیہ کے جسکا وہ زمیندار ہی واقع ہی لہذا دعوی زمیندار واسطے تشخیص لگان باغ اور دلا پانی قبولیت کا قائم نہین رہ سکتا۔ جھولی وغیرہ۔ بنام روڑہ وغیرہ منفصلہ ۲۱ مارچ ۶۸ء

۱۴۵ - کسی قدر اراضی سیر ایک مسلمان زمیندار نے اپنی دختر کو وقت شادی دیدی اس غرض سے کہ وہ اسپر بطور

پیشوا۔ بلاادای لگان نہ بلاادای مال گذاری قابض ہو ایسی صورت مین یہ تجویز قرار پائی کہ زمیندار کو ایسا عطیہ کرنے کا اختیار حاصل تہا اوسکا یہ فعل خریدار نیلام پر واجب التعمیل ہی اور نا ہر وہ مستحق پاسنے پڑتہ مالگذاری کا عطیہ دلا سکے ہے احمد اللہ۔ بنام مٹہولال۔ منفصلہ ۲۷۔ مارچ ۱۸۶۸ء

۱۴۶۔ کوئی نالش عدالت مین واسطے دلانے قبولیت کے نہ سماعت ہوگی تا وقتیکہ مدعی ثابت نہ کردیوے کہ وسطہ زمیندار و کاشتکار کا اونکے باہم ہی یا تسلیم کیا گیا ہے کیسریا۔ بنام جیولو منفصلہ ۲۔ اپریل ۱۸۶۹ء

ضمن ۲ نالشات خسارہ | جو نالشات خسارہ بابت اخذ لگان بالجبر یا عائد کرنے ابواب یا محصول ناجائز یا بابت انکار یا بندہ لگان کے تحریر رسید سے یا بابت جبراً حاصل کرنے لگان بذریعہ قید یا دیگر اقسام نظربندی۔ یا کسی دوسرے ذریعہ سے جو قانوناً جائز نہو دیکھو دفعہ ۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۳ء

شرح یہ نالشین پیدا ہوتی ہین احکام دفعہ ۱۰۔ و ۱۱۔ و ۱۲۔ سی ۲۔ دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۳ء و دفعات ۱۴ و ۱۷ و ۱۸۔ ایکٹ ۱۰ ملاحظہ طلب

۱۴۷۔ نالشات خسارہ بباعث بیدخلی ناجائز اراضی سے جسپر متخاصمین کاشتکارانہ قابض ہون قابل سماعت ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے نہین۔ بہولا رای۔ بنام سنیو کی بعل منفصلہ ۱۳۔ اپریل ۱۸۶۳ء اجلاس کامل

۱۴۸۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء خواہ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ایسی نالشات خسارہ سے متعلق نہین ہے جسمین زمیندار نے قابض حقدار اراضی کے ایام بیدخلی ناجائز مین منافع اراضی بطور نارواتصرف کیا ہو کیونکہ اس تصرف بیجا و اصلات پر صحت اطلاق اخذ لگان بالجبر یا ابواب یا محصول ناجائز یا جبراً حاصل کرنے لگان بذریعہ قید یا دیگر اقسام نظربندی یا کسی دوسرے طریق خلاف قانون کا نہین ہوسکتا گنگا پرشاد بنام مہارسنگہ منفصلہ ۲۴ جون ۱۸۶۵ء بتائید نمبری ۱۰۲۔

ضمن ۳ دعاوی اضافہ و تخفیف بہیج | جملہ نالشات بابت زیادہ طلبی لگان و دعاوی تخفیف بہیج

شرح یہ نالشین پیدا ہوتی ہین احکام دفعہ ۱۰ و ۱۸ ایکٹ ہذا سے۔

۲ — جو شکایتین بابت تحصیل ناجائز رسوم دیہاتی پولیس مصرحہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۵ء کے مالکون کے نام رجوع ہون اونکا تصفیہ اوسی طرح ہوگا کہ گویا وہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے دفعہ ۲۳ کی ضمن ۳ سے متعلق تھین

۱۴۹ — ضمن ۳ کو شامل دفعہ ۱۸ کے پڑھنا چاہیے اور دعاوی تخفیف صرف اوس بنیاد پر جو دفعہ مذکور مین جائز قرار دی گئی قابل سماعت ہین۔ رام کشن۔ بنام جانکی پرشاد۔ منفصلہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء

۱۵۰ — دفعہ ۱۸ کاشتکاران متذکرہ دفعہ ۳ و دفعہ ۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء سے یکسان متعلق ہی۔ محمد ایزد بخش بنام سیتو اہیر۔ منفصلہ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۶۶ء اجلاس کامل۔

۱۵۱ — جس حالت مین کہ بموجب حکم حاکم بندوبست مدعی کی زمین پر ایک جمع پٹہ نمبر سرکار کی مقرر ہوکر زمیندار کو مقدار معین فیصدی بابت خرچہ تحصیل وغیرہ مقرر ہوئی تھی مقدمہ بیشی مین یہ تجویز قرار پائی کہ ایسے قابض اراضی پر بیشی نہین ہوسکتی۔ موسیٰ۔ بنام محمد تقی وغیرہ منفصلہ ۲ جون سنہ ۱۸۶۶ء

۱۵۲ — رعیت بابت شرائط مندرجہ واجب العرض کے جسکی تحریر مین وہ شریک نہین ہے پابند نہوگی۔ منفصلہ جون سنہ ۱۸۶۶ء

۱۵۳ — خاص شرائط پٹہ مانع مطالبہ واجب وجائز زمیندار کے نہین۔ مسماۃ علی النسا۔ بنام لوکل سنگھ۔ منفصلہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء

۱۵۴ — یہ نالش بنام نہاد تخفیف لگان گرداقع مین واسطے تنسیخ اوس حکم صاحب کلکٹر کے دائر ہوئی جسکو حاکم موصوف نے بحیثیت مہتمم بندوبست درباب تعین لگان بنای فیصلہ ثالثی صادر کیا تھا چنانچہ اپیلا نہوی بمقتضای فیصلہ سابق منفصلہ ۸ فروری سنہ ۱۸۶۴ء حسب ضمن ۳ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ناقابل سماعت قرار پاکر عدالت دیوانی مین رجوع ہونے کی لائق تجویز نہوا۔ نالش تخفیف منجانب ایسے کاشتکار کے جو استحقاق مقابضت رکھتا تھا اور بیدخل ہوکر بدستور قابض اراضی رہا اگر ابتدای بیدخلی سے اندر میعاد دوازدہ سالہ دائر ہو پذیرا نہین ہوسکتی کیونکہ اوسکا حق مقابضت جاتا رہا۔ تسلیم کرنا اس امر کا بیجا نہین ہے کہ جو شرحای کاشتکاران قدیم اودھ

دستخطین مقالبت بابت اراضیات ہمقسم وہم مفاد کے ادا کرتے ہین وہ بطور بنای حساب اوس شرح کی جو آیندہ کوئی کاشتکار قوم اعلی ادا کرے سمجھی جاے گی بیک سنگھ وغیرہ۔ بنام غلام جیلانی منصفہ ۲۶ جولائی ۱۸۶۸ء

ضمن چہارم نالشات بقایا لگان۔

جملہ نالشات بابت بقایاے لگان متعلقہ اراضی خراجی یا لاخراج یا بابت حق یافت چراگاہ اور یافت بنکر و جلکر وغیرہ۔

شرح یہ نالشین پیدا ہوتی ہین بموجب اوس معاہدہ کے جو اسامی نے بابت ادای زرلگان مالک کیا ہے اور بموجب دفعہ ۲۔ اس ایکٹ کے وہ زرلگان باقی مین شمار ہوا ہی یا بموجب اون حقوق مالک کی جو اقرار نامہ بندوبست مین حق مالک قرار پایا ہے۔

۱۵۵۔ چٹھی سکرٹری صدر بورڈ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۱ء ہدایتاً بدین مضمون درود ہوئی کہ جہان کہین رواج بٹائی کا ہووے تو اُس حال مین نالش صیغۂ سرسری مین ہوسکتی ہی یا نہین چنانچہ صاحبان بورڈ کی یہ رای ہے کہ کوئی بندوبست درباب کن بٹائی یا کنکوت کے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ء مین نہین ہوا صرف دفعہ ۲ مین اسقدر ذکر ہے کہ پرچہ مین تعداد بٹائی اور وقت سپردگی لکھنا چاہیے مگر چونکہ دفعہ ۲۳ مین حکم ہی کہ جملہ مقدمات متعلقہ بقایا لگان بموجب ایکٹ مذکور کے قابل سماعت ہونگے پس اس قسم کے مقدمے بھی اوسمین شامل ہون گے اب تنقیح اس امر کی چاہیے کہ بموجب قواعد ایکٹ مذکور کے حق رسی زمیندار اور رعیت کی باجرای ڈگری ہوسکتی ہی یا نہین۔

۲۔ قسم اول کے مقدمے اونکو تصور کرنا چاہیے کہ جہان کاشتکار کنکوت یا کن بٹائی مین شریک نہوتا ہو دوسری قسم کے مقدمات وہ ہین کہ جس مین زمیندار متوجہ نہون واضح رہے کہ اول قسم کے مقدمے مین زمیندار کو اختیار حاصل ہی کہ از روی قرق یا نالش سرسری وہ شرح اپنی وصول کرے اور جس مقدمہ دفعہ ۱۲ کی قرقی ہوسکتی ہی بقایا کی تصریح دفعہ ۲ مین کی گئی ہی لحاظ کرنا چاہیے کہ معاملہ کنکوت یا کن بٹائی کی وقت معینہ کو وہ وقت تصور کرنا چاہیے جسمین کن یا بٹائی ہوتی ہی اور اگر کاشتکار کن یا بٹائی مین شریک نہوا یا کنکوت مین حارج رہا تو زمیندار کو اختیار قرقی کا ہی از روی ادسکی کن یا بٹائی کرکے اگر حال نفاذ کا ہو تو بموجب

دفعہ ۱۱۹ صاحب کلکٹر اعانت کرے گا۔ دفعہ ۱۱۶ کا یہ منشا ہی کہ قبل از قرقی ایک فرد وصولباقی کی کاشتکار کو دی جاوے تو ایسے مقدمے کن بٹائی مین صرف اسیقدر لکھنا کافی ہوگا کہ مقدار حصہ کا مطالبہ ہوتا ہی ایسے مقدمات مین تحقیقات موقع مناسب ہوگی اور مدعا علیہ کی طلبی ضرورتاً حسب ہدایت دفعہ ۴۳ ہوسکتی ہی بعدد کنکوت اور غلہ بٹائی کی زرباقی ہوگا اوسکی قیمت ڈکری مین لکھی جاے گی اگر بعد دروہو جانے جایداد کے زمیندار نالش کرے تو ازروی اجرای ڈکری کچھ نتیجہ حاصل نہ ہوگا ایسی حالت مین قاعدہ مجاریہ دیوانی پر کاربند ہونا چاہیے

۳ - دوسری قسم کے مقدمہ کا جسمین کاشتکار نالشی ہو کہ مالگذار کن نہین کرتا تو ایسی نالش سماعت نہین ہوسکتی۔

۱۵۶ - ستاجر آبکاری کو اسبات کی اجازت ہی کہ اونہین قاعدون کے مطابق باقی ٹکس یا محصول اج اوسکو کسی فروشندہ مجاز سے پاتی ہو وصول کرے جنکی مطابق اراضی کے زمیندار اور ستاجر اپنے ماتحت کے پٹہ دار دسنے باقی مالگذاری وصول کرتے ہین دفعہ ۸۴ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۶ء

۱۵۷ - رسوم دیہاتی پولیس جو ہر مکان کے رہنے والے پر بموجب ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۹ء مشخص کیجاے مطابق اوسی قانون کے وصول ہوسکے گی جو اوسوقت اوسی قریہ، وجوار مین زرلگان کے وصول کی بابت عمل پذیر ہو مگر شرط یہ ہی کہ بسبب عدم ادای ادس رقم تشخیص کے جو دفعہ سابق مسئلہ کے بموجب واجب الاخذ ہو کوئی شخص اپنے گھر سے بیدخل ہونے کے لائق نہ ہوگا۔

۱۵۸ - زرباقیات محصول آبپاشی کا اون اراضیات سے کہ جن مین پانی دیا گیا ہی یا تو ماتند باقیات مالگذاری اراضی کے وصول کیا جاے گا یا بند کرنے پانی سے اون اراضیات مین دفعہ ۴۸ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۵ء و دفعہ ۱۵ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۳ء ملاحظہ طلب

شرح لفظ وغیرہ کو جو دفعہ ۲۳ کے ضمن ۴ مین واقع ہی اونہین حقوق پر منحصر رکھنا چاہیے جو ہم

زمیندار و کاشتکار کے ہو اگر کوئی نالش یا دعوی حقوق زمینداری کا شتکار کے سوای دوسرے شخص پر ہو تو اس سے غیر متعلق ہوگا۔

۱۵۹ — چند مدعا علیہم پر بذریعہ نالش واحد کے دعوی بقایا لگان کا جائز نہیں کیونکہ ہر ایک دعوی جداگانہ ہی معہذا ایک شخص پر ذمہ داری نتائج طریق عمل دوسرے کی عائد نہیں ہو سکتی — رام ہٹور — بنام — ہگوا کے منفصلہ ۲۳ — جولائی ۱۸۴۴ء

۱۶۰ — بربناء ایسے اقرار نامہ تحریری کے جو درباب مطالبہ لگان فریق واحد کی جانب سے تسلیم و تصدیق کر لیا گیا ہو دعوی بقایا لگان کا شخص غیر شریک وثیقہ مذکور پر پیش نہیں ہو سکتا کو کہ نامبردہ دہ اراضی جسپر لگان واجب الادا ہو کاشت کرتا ہو — ہر پرشاد — بنام — صادق علی — منفصلہ یکم اکتوبر ۱۸۵۰ء

۱۶۱ — جبکہ استحقاق ادائے لگان امر مابہ النزاع ہو تو بدون تقدیم تجویز اوسکی الفصال دعوے لگان کا نہیں ہو سکتا — بھائی کولاپوری — بنام — نور علی — منفصلہ ۱۸ — جنوری ۱۸۵۰ء

۱۶۲ — زمیندار مندرجۂ کاغذات بندوبست کا استحقاق اخذ لگان مقدم ہی — راجہ رام سرن سہائے بنام — ہنسراج — منفصلہ ۲۸ — ستمبر ۱۸۵۳ء

۱۶۳ — مالک ایسی اراضی کو جو قبضہ میں دوسرے کو ہو بادی النظر میں استحقاق اخذ لگان کا حاصل ہے اگر قابض وجہ برات ادائے لگان پیش کرے تو اسکا بار ثبوت خود اوسی کے ذمہ ہوگا — مسماۃ حکیم النسا بنام — ساندرس صاحب — منفصلہ ۱۸ مئی ۱۸۵۴ء

۱۶۴ — لگان کا دعوی ہمیشہ از سر نو پیدا ہوتا ہی — دلیپ سنگھ — بنام — دھرم سنگھ — منفصلہ ۱۰ جنوری ۱۸۵۴ء

۱۶۵ — خریدار نیلام محال جو بعلت بقایائے مالگذاری عمل میں آوے صرف تاریخ نیلام سے مستحق لگان کا ہی شیو غلام سنگھ — بنام — بھاگیرتھ — منفصلہ ۱۹ — جون ۱۸۵۴ء

۱۶۶ — ذمہ داران ایسے لگان کے جو بروقت خواہ بعد نیلام بعلت اجرای ڈگری عدالت کے واجب الادا

ہو اگر لگان کو سوائے خریدار مندرجۂ رجسٹر کے اگر دوسرے کو دے دیوین تو خود متحمل ایسے نقصان کے ہونگے

مہیسر بخش - بنام - مہادیو مصر - منفصلہ ۲۸ - اگست ۱۸۵۵ء

۱۶۷ - یہ ضرور نہین کہ ہر جمعبندی مرتبہ وقت بندوبست وثیقہ جائز و ناقابل اعتراض حسب مراد و معنی ضمن ۱ دفعہ ۹ قانون ہفتم ۱۸۲۲ء کے سمجھا جاوے بلکہ نسبت صحت و واجبیت رقوم متنازعہ مندرجہ جمعبندی بلحاظ ضمن مذکور تجویز کرنا عدالت کے اختیار مین ہے گو کہ جواز اوسکا صاحب مہتمم بندوبست نے تسلیم کرلیا ہو مگر ہمیشہ شرط یہ ہے کہ بذریعہ اظہار استحقاق یا نفاذ ذمہ داری متنازعہ کی صورت مرقومہ جمعبندی کی اصلیت بندوبست کے بعد مستحکم نہوگئی ہو - دیندیال - بنام رنجا سنگہ - نمبری ۵۵ - منفصلہ ۳۰ - اپریل ۱۸۶۰ء ونظیر نمبری ۱۹۰ ملاحظہ طلب

قبضہ بالاستقلال و قابل انتقال بوجہ باقیداری کے برخاست نہین ہوسکتا البتہ زر باقی از روی نیلام جایداد بقبوضہ سے مل سکتا ہی - نظیر منفصلہ - ۳۱ - دسمبر ۱۸۶۰ء

۱۶۹ - دعاوی باقیات ٹہیکہ بنام ٹہیکہ دارین اوسکا ضامن بھی فریق مقدمہ گردانا جاسکتا ہی - غلام حسین بنام - شاہ کندن لال - منفصلہ ۳۰ جولائی ۱۸۶۱ء

۱۷۰ - منجملہ ۲۰ بیگہہ کے ۱۶ بیگہہ اراضی معافی بلا صراحت اس امر کے تھی کہ کون سی معافی اور کون سی خراجی ہی ایسی صورت مین یہ تجویز ہوئی کہ حاکم مجوز کی رای در باب دعوی لگان نسبت للعہ بیگہہ بر بناء عدم واقفیت اس امر کے کہ کون سی للعہ بیگہہ لائق ادا ے لگان کے ہین بنیاد غلط پر قائم تھی بعد غور و ملاحظہ ڈگری معافی و بذریعہ تحقیقات موقع فیصلہ کرنا چاہیے تھا - حیدر حسین - بنام - جیل سنگہ - منفصلہ ۳۰ - نومبر ۱۸۶۱ء

۱۷۱ - عدالت مال جبکہ بحیثیت حاکم دیوانی کسی دعوی کی تجویز کرتی ہو مجاز اس امر کے ہی کہ تصفیہ شرح لگان متدعویہ کا بہ تنسیخ حکم صیغہ سررشتہ صاحب کلکٹر کے عمل مین لاوے - مرلیدہر - بنام - نرائن سنگہ - منفصلہ ۴ - جنوری ۱۸۶۲ء

۱۷۲ - اختتام پٹہ سے دو سال تک اگر نالش بقایا لگان دائر نہ کیجاے تو اس وجہ سے وہ دعوی جو بر بنا پٹہ مذکور ہا مین میعاد قانونی پیش ہو ممنوع السماعت نہو گا - گنگا پرشاد - بنام - سندر - منفصلہ ۱۳ - جنوری ۱۸۶۲ء

۱۷۳ - مطالبہ رقوم سوای کا بابت درختان مثمرہ بموجب ضمن اول دفعہ ۹ قانون ہفتم ۱۸۲۲ء ناجائز ہی تاوقتیکہ کاغذات بندوبست مین درج نہوئی ہون - رام جیاون - بنام مسماۃ املاکہہ کنور - منفصلہ - ۱۱ - فروری ۱۸۶۲ء

شرح ضمن اول دفعہ ۲۳ ملاحظہ طلب

۱۷۴ - نالش بقایا لگان جبکی تجویز از روی ڈکری عدالت ہو چکی ہو قابل سماعت ایکٹ ۱۸۵۹ء کے ہی دیہی دین - بنام - بلوسنگہ - منفصلہ ۱۲ - فروری ۱۸۶۲ء

۱۷۵ - ایکٹ ۱۸۵۹ء ایسی نالشات سے کلیتاً غیر متعلق ہے جو بابت لگان اراضی مشمولہ حدود بحال مالگذاری یا اراضی لاخراجی کے دائر ہون - گنیش رام جوشی - بنام - جوکہو رام - منفصلہ ۳۱ - جولائی ۱۸۶۲ء عیسوی -

۱۷۶ - یہ امر کہ زر لگان ایام ماسبق مین ادا نہین کیا گیا استحقاق وصول مین ایک خاص مقدار لگان کی موثر نہین ہو سکتی اور نہ میعاد حد سماعت دعوی لگان سے متعلق ہی کیونکہ وصول لگان ایک ایسا حق ہی کہ ہر سال از سر نو پیدا ہوتا ہی اور گو اوسکے وصول مین کتنے ہی عرصہ تک تغافل یا تاخیر ہوئی ہو مواخذہ اوسکا ہر وقت ہو سکتا ہے -

۲ - جمعبندی جسکو مہتمم بندوبست نے منظور کیا کاشتکاران پر اس جہت سے واجب التعمیل متصور ہی کہ حسب ضابطہ قانون مرتب و مشتہر ہونا اوسکا بحالت نہ پیش ہونے کسی وجہ تردید اوسکی کے تسلیم ہونا چاہیے اور نیز اس جہت سے کہ فریق مقدمہ نے باوجود واقفیت اپنی جمعبندی مزبور سے نالش نمبری اوسکی تنسیخ کی دائر نکی زبرسنگہ مدعا علیہ - بنام - رشید الدین خان - منفصلہ ۷ - اگست ۱۸۶۲ء

نظائر نمبری ۱۶۷ و ۱۸۶ و ۱۹۰ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۵ و ۲۲۴ ملاحظہ طلب

۱۷۷ - بقایا لگان کی بابت وقت واجب الادا ہونے کے تمسک لکھا گیا - تجویز ہوئی کہ نالش بقایا بربنا تمسک ازروی کیٹ ۱۸۵۹ء رجوع نہین ہوسکتی کیونکہ تمسک سے واسطہ زمیندار و رعایا کا نہ تھا بلکہ معاہدہ عموماً مثل قرضہ دیوانی کے ہوگیا - سعید الدین احمد خان - بنام - احمد علی شاہ - منفصلہ ۱۱ - اگست ۱۸۶۲ء

۱۷۸ - مالک نے درباب جواز ٹھیکہ جسکو بمجانب اوسکے کارندہ نے عطا کیا تھا انکار کیا - تجویز ہوئی کہ ایسی حالت مین دریافت کرنا اختیار کارندہ کا نسبت عطای ٹھیکہ کے لابد تھا اور آیا اس صورت خاص معاہدہ کارندہ کو مالک نے منظور کرلیا تھا یا نہین - ماتا دین - بنام - دہومی سنگھ - منفصلہ ۸ - دسمبر ۱۸۶۲ء

۱۷۹ - چار شخصون نے اقرارنامہ مشعر ادای لگتہ معین بابت اراضیات جس مین پانچوان شخص بھی حصہ دار تھا لکھدیا تجویز ہوئی کہ ایسی حالت مین پانچوین شخص پر کہ جو نہ اقرارنامہ مین شریک ہوا اور نہ اوسکی رضامندی لی گئی ایفای شرط مندرجہ وثیقہ مذکور کی لازم نہین آتی - جی پال سنگھ - بنام بہوندو - منفصلہ ۱۱ - دسمبر ۱۸۶۲ء

۱۸۰ - جبکہ ٹھیکہ دار نے تحصیل و تشخیص اپنے کنکنہ دار کی منظور کرلی تو محض اس امر سے کہ اقرارنامہ مابین اونکے معاہدہ زبانی پر مبنی تھا نالش لگان بمجانب کنکنہ دار ناجائز نہین قرار پاسکتی - جانکی پرشاد - بنام کرن سنگھ منفصلہ ۷ - جنوری ۱۸۶۳ء

۱۸۱ - سابق مین مدعی نے بطور مشتری نیلام حقوق مالک سابق کے جو بیدخل تھا نالش کی تھی اور بعد مہ مذکور بدینوجہ تین سنہ ہوگیا کہ وہ استحقاق جسپر نامبردہ نے دعوی اپنا بالآخر منحصر کیا تھا خلاف اوس استحقاق کے تھا کہ جسکی رو سے اوسنے نالش مذکور ابتداءً دائر کی تھی اور مقدمہ ہذا مین مدعی نے بطور کنکنہ دار یعنی ایسے استحقاق کے نالش کی ہی جو اوسکو بمجانب مستاجر کے ہی تجویز ہوئی کہ ایسی حالت مین نالش سابق مانع ارجاع نالش مدعی متصور نہین - جانکی پرشاد - بنام - کرن سنگھ منفصلہ ۷ - جنوری ۱۸۶۳ء

۱۸۲ - جس شخص کے نام کوئی قرضہ یا حق یا دعوی منتقل کیا جاے اوسے خود اپنے نام سے بابت شی منتقلہ کے نالش کرنے کا اختیار ہی بشرطیکہ دعوی منتقلہ مین کوئی امر محض متعلق ذات شخص انتقال کنندہ یا منافی مصلحت عام یا خلاف

نمبو - قمرالدین حسین مدعی - بنام اکبر علی - منفصلہ ۲۹ جنوری ۶۳ء

۱۸۳ - وہ فرد حقوق جو بحکم گورنمنٹ بابت دیہہ معافی مرتب ہوئی ہو بمنزلہ کاغذات بندوبست محال مالگذاری کے متصور ہے اور بادی النظر مین واسطے ثبوت امور مندرجہ کے شہادت اہم سمجھی جاے گی لیکن بارہا یہ تجویز ہوچکی ہو کہ کاغذات مذکور ایسا ثبوت نفس الامری اور سند واجب التسلیم متصور نہین کہ جسمین جاے کلام و گنجایش اعتراض باقی نرہے خصوصًا اوسحالت مین کہ طریق عمل سے قبضہ خلاف کاغذات بندوبست کے پایا جاے بلکہ اس صورت مین یہ تجویز نا معتبری صداقت طلب لائق صحت کے ہی - مینڈو لال - بنام - امام علی - منفصلہ ۲۰ فروری ۱۸۶۳ء

۱۸۴ - قواعد ایکٹ ۱۸۵۹ء ایسے دعاوی سے متعلق نہین جو بابت لکہ اراضیات اندرون شہر کے دائر ہون منوہر لال - بنام - گردھاری لال - منفصلہ ۷ جنوری ۱۸۶۳ء - سوٹھا کرماتا دیال سنگہ - بنام سارو سنگہ - منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۳ء

۱۸۵ - سابقًا مدعیان نے ڈگری دخل مالکانہ اوپر اراضی مدعا بہا مقدمہ ہذا کے جسپر مدعا علیہم زمینداران موضع ہم سوانہ قبضہ غاصبانہ رکہتے تہے عدالت دیوانی سے ۱۸۳۹ء مین حاصل کی اور بذریعہ اجراے ڈگری مذکور اراضی متنازعہ رقبہ موضع مدعا علیہم سے خارج ہوکر حلقہ موضع مدعیان مین داخل اور اونکی جمعبندی مین درج ہوی برطبق نالش ہذا جو منجانب مدعیان مذکور نسبت باقی زرگان دائر ہوئی یہ تجویز قرار پائی کہ مدعا علیہم پر یہ نالش بحیثیت مالک اونکے خاص موضع کی رجوع نہین کی گئی بلکہ بحیثیت کاشتکار موضع مدعیان لہذا مانع سماعت ایکٹ ۱۸۵۹ء کے نہین بھر داد انہو تا زرگان اور نہ تحریر پانا پٹہ و قبولیت کا تاریخ ڈگری متذکرہ بالا سے مستلزم اس نتیجہ کا نہین ہوسکتا کہ قبضہ مدعا علیہم کا اراضی متنازعہ پر مالکانہ و مخالفانہ تصور کیا جاوے بلکہ قبضہ اونکا مابعد اجراے مذکور بصورت کاشتکاری ہی لہذا نالش مین تمادی ایام بہی مؤثر نہین - سوگند ہا سنگہ وغیرہ - بنام درگا سنگہ وغیرہ - منفصلہ ۹ مئی ۱۸۶۳ء

۱۸۶ - ایسا دعوی جس سے ابتدا امر استحقاق لاخراج پیدا ہوتا ہو اول بموجب دفعہ ۲۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے دائر ہونا چاہیے جبتک مدعی اپنا استحقاق نسبت بازیافت اور اوس جہت سے نسبت تشخیص لگان کے پایہ ثبوت کو نہ پونہچاوے باقی زر لگان کی بابت صریحًا نالش دائر کرنے کا مجاز نہین اور جمعبندی مستدلہ مدعی بالکل بیکار اور غیر نافذ رہے پس قطع نظر اوس وقعت کے جو جمعبندی مذکور کو کسی مقدمہ یا درخواست بازیافت اراضی لاخراج مین بطور شہادت استحقاق مدعی کے حاصل ہو جمعبندی مذکور بقایا لگان کی نالش مین بطور ثبوت ناطق ایسے استحقاق مدار دعوی مدعی کے مقبول نہین ہو سکتی جو متنازعہ فیہ اور بادی النظر مین ناقص متصور رہے راجہ پرتھی سنگھ - بنام - کیسری سنگھ - منفصلہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

نظائر نمبری ۱۹۰ و ۱۷۶ و ۱۹۹ و ۲۰۵ و ۲۲۴ ٹھیکہ دار ملاحظہ طلب

۱۸۷ - جبکہ ٹھیکہ زر پیشگی مین کوئی شرط واسطے قائم رہنے قبضہ بعد اختتام میعاد بصورت عدم ادای جزو پیشگی یا اور کوئی شرط جواز قسم رہن تہوک بند ہک جس سے قانون انفکاک اور دلایانے واصلات کا متعلق ہو سکے قرار نہ پائی ہو بلکہ ٹھیکہ مذکور زیادہ تر نسبت رہن کے ٹھیکہ معمولی سے مشابہ ہو تو نالش بقایا بر بنا ٹھیکہ مذکور قابل سماعت ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہی - مسماۃ حسینی بی بی - بنام - ملک غلام عباس - منفصلہ ۷ - جون سنہ ۱۸۶۳ء اجلاس کامل

۱۸۸ - ڈگری اضافہ لگان جو بلا اجرائے اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۱۳ صدور پاوے قابل منسوخی ہے شیوسہای - بنام - جگت سنگھ - منفصلہ ۹ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ء

۱۸۹ - پابندی ایسی تسلیم کی جو منجانب مدعیان نسبت رسیدات مدخلہ مدعا علیہم عمل مین آوے سبب مدعیون پر واجب نہین ہو سکتی - انمول - بنام - بہکاری - منفصلہ ۱۴ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء

۱۹۰ - جمعبندی کو ناقابل اعتراض حالات واقعی تصور کرنا عدالت پر فرض نہین نہ یہ فرض ہے کہ ہمیشہ مطابق اوسکے ڈگری صادر کیجاوے بلکہ ہر گاہ صحت و واجبیت کاغذات مذکور کی مورد اعتراض ہو تو عدالت

کو اطمینان اپنا نسبت اس امر کے کرنا چاہیے کہ جمعبندی صحیح اور معتبر کاغذ حالات واقعی کا مسلمہ فریقین اور محققہ صاحب مہتمم بندوبست ہی یا نہین - اچر پانڈے - بنام - بہروسا راے - منفصلہ ۸ - دسمبر ۱۸۶۳ء و نظیر نمبری ۱۷۶ و ۲۰۰ و ۱۸۶ و ۲۰۵ و ۲۲۴ ملاحظہ طلب

۱۹۱ - کاشتکار کو اس امر سے کہ اوسنے اراضی پر درخت نصب کر لیے اور اوسکی کل پیداوار پر متصرف رہا کچھ حق مالکیت زمانہ مابعد مین نہین پہونچتا بلکہ درحالت مزروعہ ہو جانے کے استحقاق اخذ لگان کا جانب مالک حقدار کے عود کرتا ہی - شاہ غلام غوث - بنام - شاہ فرید عالم منفصلہ ۱۴ - دسمبر ۱۸۶۳ء

۱۹۲ - صرف جزو زر متدعویہ کے ثابت ہونے پر کل دعوی ڈسمس ہونا چاہیے - شیوسہاے - بنام - بسیسر سنگھ منفصلہ ۱۱ - جنوری ۱۸۶۴ء

۱۹۳ - مستاجر کسی ایسے محال کا جو بعلت بقایاے مالگذاری مستاجری مین ہو زمینداران بیدخل شدہ سے بابت اونکی ارضیات سیر کے رقوم مندرجہ جمعبندی سے زیادہ لگان وصول کرنے کا مجاز نہین تاوقتیکہ حسب احکام دفعات ۷ و ۱۰ - ایکٹ اول ۱۸۴۱ء قرار پاوے - گنیش پرشاد - بنام - علی حسن - منفصلہ ۲۵ جنوری ۱۸۶۴ء

۱۹۴ - دعوی بابت پرچوٹ بموجب ضمن ۴ دفعہ ۲۳ کے قابل سماعت نہین ہی گو مندرج جمعبندی ہو عظیم اللہ - بنام - سید امیر علی - منفصلہ ۱۷ - فروری ۱۸۶۴ء اجلاس کامل -

۱۹۵ - نالش واسطے استقرار حقیت حصہ قیمت درختان مقطوعہ کی بمنزلہ کسی ایسی نالش کے نہین جو داخل اقسام مندرجہ دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کے ہو اور حقوق بنکر وہ مراد ہی جو عموماً اس لفظ سے مفہوم ہوتی ہو یعنی بنکر جنگل کی پیداوار خودرو مثل درختان چوب وبلی اور اوس لکڑی سے جو ہوا سے ٹوٹ کر گرے اور شہد اور گوند وغیرہ کی ہی کہ اسکے استعمال اور اوٹھالے جانے کے حق کی بابت پٹہ بہ لگان سالانہ ہو سکتا ہی مگر حق متدعویہ از قسم ایسے حق زمینداری کے نہین - ٹھاکر پانڈے - بنام - بہیرون پانڈے

منفصلہ ۲۲- دسمبر ۱۸۶۳ء و مسماۃ بشن دیبی- بنام- سیتل- منفصلہ ۲۳- فروری ۱۸۶۴ء

۱۹۶- مدعی مشتری اپنے نام سے نالش کرنے کا مجاز ہی کیونکہ وہ براست معاملگی منتقل الیہ باقیات ذمگی مدعا علیہم کا ہی اور دفعہ ۲۳- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء منتج اس امر کی نہین کہ بجز زمیندار کے اور کوئی باقیات لگان کی نالش کر سکے اور فعل گذرانندے بازدعوی کا جو منجانب مدعی ترتیبی جسکا دعوی مین کچھ استحقاق نرہا عمل مین آیا اصلی مدعی پر واجب الاتباع نہین- جی پرکاش- بنام- شیوپرشاد- منفصلہ ۲۹ فروری سنہ ۱۸۶۴ء

۱۹۷- دعوی دلاپانے قیمت لکڑی خودرو اور وصولیابی جزو قیمت درختان کا جو مدعا علیہم نے لگائے وکاٹے دائر ہوا- تجویز ہوئی کہ ایسی نالش مین قبیل نالشات محکومہ دفعہ ۲۳- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے نہین ہے

راجہ نراین جتی- بنام انند جتی- منفصلہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۴ء- نظیر نمبری- ۲۵۹- ملاحظہ طلب

۱۹۸- جس نالش بقایا لگان مین ہونا دعوی کا بموجب جمعبندی کی تسلیم کیا ہی تو صرف اس امر کی جہت سے کہ مدعا علیہم نے چند سال تک حسب شرح قلیل زر لگان ادا کیا وجہ کافی صادر کرنی ایسی تجویز کی کہ کاغذات جمعبندی غیر صحیح مین حاصل نہین ہوتی کیونکہ تا وقتیکہ شرح مندرجہ جمعبندی پر بصیغہ نمبری اعتراض پیش ہو کر وہ منجانب حاکم مجاز منسوخ نہ کی جاے شرح مذکور زمیندار اور اسامی دونون پر قابل جمعبندی متصور ہے

رای مانک چند- بنام- کشوری وغیرہ- منفصلہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

۱۹۹- یہ دعوی منجانب پٹہ دار پٹی داران محال پٹی داری غیر مکمل بنام دوسرے پٹی دار بابت بقایا لگان پیش ہوا- یہ تجویز قرار پائی کہ چونکہ جملہ کھیت مدعا بہا مدعی کی تہوک مین واقع ہین اور منجملہ اونکے کوئی جزو مدعا علیہم کے تہوک مین نہین لہذا مدعیان محکمہ مال مین بابت لگان کی مدعا علیہ پر نالش کرنے کی مستحق ہین یعنی مدعا علیہ مستاجرہ کھیتون کا کاشتکار اسامی مدعی متصور ہونا چاہیے- ہنومان دیال سنگھ وغیرہ بنام- پرتاب سنگھ- منفصلہ ۲۱- اپریل سنہ ۱۸۶۴ء

۲۰۰- ہرگاہ ڈگری ماقبل بندوبست کی بنا پر جو عدالت دیوانی سے صادر ہوئی تھی مدعا علیہ کو نسبت مقدار اراضی لگان

مندرجہ جمعبندی مرتبہ بندوبست کے اعتراض پیش کرنا لازم تھا لیکن چونکہ ایسا نہ کیا لہذا تعداد مندرجہ جمعبندی کو تا زمانیکہ عدم صحت اوسکی محکمہ مجاز سے قرار پاوے صحیح اور واجب تصور کرنا چاہیے۔ قاضی ضیاء اللہ وغیرہ۔ بنام۔ ہوانی پال وغیرہ۔ منفصلہ ۲۰۔ اپریل ۱۸۶۴ء

۲۰۱۔ جب کہ اصلی کاشتکاران اپنے پٹہ کے اراضی جوتنے سے کاشتکاران واقعی کے عمل بیجا کے باعث باز رکھی گئی۔ یہ تجویز قرار پائی کہ وے اشخاص جو اونکو بیدخل اور بطور ناجائز اراضی کاشت کریں واجبًا ذمہ وار ادا ی لگان زمیندار کے ہین۔ سید نور علی۔ بنام۔ جیون وغیرہ۔ منفصلہ ۴۔ جون ۱۸۶۴ء۔

۲۰۲۔ مدعا علیہ ٹھیکہ دار نے ایک تعداد معین حسب شرائط ٹھیکہ فرضخواہ مدعی کو ادا نکی اور سپرد منجانب مدعی نہ ہونے بابت مدعوی لاپانی مقدار اوس نقصان کے جو بوجہ عہد شکنی مدعا علیہ عائد ہوا پیش ہوئی۔ یہ تجویز قرار پائی کہ بتخصیص عرضی مدعی کا واسطے بقایا لگان کے ہی اور شامل نہ خسارہ کا نسبت اوس محکمے کے جس مین نالش رجوع ہونی چاہیے موثر نہین لہذا ایسی نالش حد اختیار سماعت حکام اسی خارج نہین ہو سکتی۔ سبحان علی خان۔ بنام۔ خدا بخش۔ منفصلہ ۸۔ جولائی ۱۸۶۴ء۔

۲۰۳۔ اسمقدمہ مین جو بنام اصلی کاشتکاران و نیز حصہ داران جن کو لگان متدعویہ ادا ہو گیا تھا دائر ہو کر عدالت دیوانی مین سماعت کر لیا گیا۔ یہ تجویز قرار پائی کہ نالش ہذا محکمہ مال مین دائر ہونا چاہیے اور حصہ دار بمقتضای دفعہ ۷۷ فریق نالش قرار دیے جائین۔ منوہر لال۔ بنام۔ انت لال۔ منفصلہ ۷۔ جولائی ۱۸۶۴ء۔

۲۰۴۔ نالش لاپانی قیمت پیداوار و منافع متصرفہ مدعا علیہ سے جو بغیر ٹھیکہ اور کسی حکم استحقاق سے دخل بیجا اراضی متنازعہ پر کہتا تھا داخل اون اقسام مین نہین جن کا ذکر ضمن ۱۲ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء مین ہے۔ مسماۃ نجیب النسا۔ بنام۔ ہادی یار خان۔ منفصلہ ۲۲۔ اگست ۱۸۶۴ء

۲۰۵۔ اگرچہ کاغذات ہفتگانہ سالانہ کو بطور معقول ثبوت ہادی النظری کے منظور کرنا چاہیے لیکن محکمہ دیوانی یا مال پر بحالت کاربند ہونے از روی ایکٹ ۱۸۵۹ء کی باوجود اس امر کی بہی کہ اونکی عدم صحت کی نسبت صاحب کلکٹر کی محکمہ مین بصیغہ متفرقہ پیشتر سوال نہ گذرا ہو فیصل کرنا متعذر ہے مطابق اونکی قطعًا واجب نہین لہذا جو نالش لگان ایسے کاغذات کی پر دائر کیجائی اوسمین اونکی صحت پر اعتراض ہو سکتا ہی جس صورت مین کہ درباره صحت جمعبندی بندوبست کے اعتراض ہو اور رقوم مندرجہ کاغذات ہفتگانہ سالانہ خلاف جمعبندی مرتبہ بندوبست کے ہون تو اونکی نسبت قاعدہ فیصلہ محولہ حاشیہ پر عمل کرنا چاہیے۔ امام علیخان۔ بنام۔ برکہ سنگھ۔ منفصلہ ۳۔ ستمبر ۱۸۶۴ء

حاشیہ
نمبر ۵ مورخہ ۳ اپریل ۱۸۶۴ء

نظائر نمبری ۱۶۷ و ۱۷۶ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۱۸۶ و ۱۹۰ و ۲۰۴ و ۲۰۲ - ملاحظہ طلب

۲۰۶ - جبکہ سابق مین محض تنازعہ درباب تعداد لگان واجب الادا کی تہا اور رقوم واقعی ادا شدہ پر کچہہ اعتراض نہ ہوا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ خود اپنے بیان سے باقی دار ہوی پس مدعی کے حق مین ڈگری ہونی چاہیے - شیو سہای مدعی - بنام شیسر سنگہ - منفصلہ ۱۳ - دسمبر ۱۸۶۴ء -

۲۰۷ - نالش واسطے حصول نصف قیمت میوہ بود درخت ایک کٹہل دوسرے شریفہ کے ضمن ۴۰ سو فصہ ۲۳ - ایکٹ ۱۸۵۹ء پر بہی ہو کر دائر ہو سکتی ہی کیونکہ یہ دعوی درحقیقت واسطے وصول پانی جزو حقوق زمینداری کا ہی اور نیز اجلاس کامل سے یہ قرار پایا کہ دعوی واسطے نفاذ کسی حق غیر مندرجہ کاغذات بندوبست کے جیسا کہ دعوی ہذا ہی بلحاظ رواج عام قائم نہین ہو سکتا - یہ حق شد آمد قدیم پر مبنی ہی جسکے اجرا کے واسطے ثابت کرنا اس امر کا ضروری ہی کہ شخص منکر کے مقابلہ مین نفاذ اوسکا اندر میعاد حد سماعت یعنی بارہ سال کی ہوا ہی ایسا دعوی مشابہ دعاوی لگان ہی نہین جسکی نسبت استحقاق ہر سال مجدداً پیدا ہوتا ہی - اور یہی اصول عام حقوق بنکر ہی جبکہ دعاوی بابت تصرف پیداوار جنگل کے جس کا ملکیت نہ مین دار ہونا تسلیم کیا گیا ہو اور حقوق مذکورہ بالا مندرج کاغذات ہون متعلق ہو سکتی ہین - مسماۃ بہلو کنوری بنام مسماۃ امام باندی - منفصلہ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۴ء

۲۰۸ - بعد نفاذ ایکٹ ۱۸۵۹ء نالشات بقایا لگان بشرح اضافہ جسکی منظوری بحکم حاکم مجاز نہین ہوئی بربنا ر اطلاعنامہ جو حسب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸۵۹ء جاری نہین ہوا بلکہ حسب دفعہ ۷ قانون ۱۲ سنہ ۵ ع اجرا اوسکا عمل مین آیا اندر میعاد معینہ دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۸۵۹ء جو ایکٹ ۱۸۶۰ء سے ترمیم ہوئی ہی دائر ہونی چاہیے - ورنہ اطلاعنامہ باطل و ناجائز ہوگا - بابو لچھمی نرائن - بنام رام سہای - منفصلہ ۱۷ - دسمبر ۱۸۶۴ء

۲۰۹ - بترمیم مقدمہ گنیش رام چوبی منفصلہ ۳۱ - جولائی ۱۸۶۲ء و عظیم اللہ منفصلہ ۱۷ - فروری ۱۸۶۴ء - یہ تجویز ہوئی کہ ایکٹ ۱۸۵۹ء اوس اراضی سے متعلق ہی جو اندر حدود و محال مشخصہ کے واقع ہو نہ اوس اراضی قصبہ یا شہر سے جسکا بندوبست نہین ہوا یعنی وہ زمین جو جزو محال خالصہ یا لاخراج کی نہین ہی اور جو قطعات ویرانہ اراضی شہر بحالت مہموجودگی اونکی مالکان خاص کی از آن سرکار قرار پاکر تقرر لگان پر بندوبست آجاوین وہ بطور محال واحد اور جس شخص کے ساتہ بندوبست ہوا ہو وہ بمنزلہ زمیندار متصور ہوگا - فضل حسین خان بنام سہا تا دین - منفصلہ ۱۰ - مارچ ۱۸۶۵ء

۲۱۰ — ٹھیکہ دہندہ کی بیوہ نے واسطے باقیات ٹھیکہ کے بنام کلکٹر وار کے دعوی کیا اور ایک شخص ثالث اپنی استحقاق تحصل کا عدوار ہوا — تجویز ہوئی کہ صاحب جج کو اپنی رای بہ نسبت قبضہ بیوہ کے اور اوسکے اختیار تحصیل کے اوس ذریعہ سے بابت باقیات ٹھیکہ کے محدود کرنا لازم تھا اور مناسب نہ تھا کہ تجویز استحقاق وراثت اور قبضہ کے بعوض دین مہر کے کہ یہہ امور خارج از مقدمہ ہین کردے مسماۃ باندی بیگم — بنام بھم سین وغیرہ منفصلہ ۲۶ — جون سنہ ۱۸۶۶ء

۲۱۱ — نالش باقی لگانگی بغرض پیش کرنے اعتراض بسبب کسی معافی مظہرہ کو قابل پذیرائی نہین ہے اعتراض مذکور اوس نالش مین پیش ہونا چاہیے جو واسطے تشخیص جمع کاشت مذکور کے دائر ہووے — مولچند — بنام — برج کنوار — منفصلہ ۳ — اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۲۱۲ — تجویز ہوئی کہ دعوی مدعی مین جو بمقابلہ مدعا علیہ واسطے ولایانی زرلگان کے دائر ہوا حد سماعت عارض ہے کیونکہ مدعا علیہ نے عرصہ دراز سے لگان نہین دیا بلکہ ہمیشہ مدعی کی استحقاق دعویداری سے انکار کرتا رہا بلکہ زائد از ایک مقدمہ مین عذراہ سکا مقبول ہوچکا — کریا شنکر — بنام — پال پانڈی — منفصلہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۲۱۳ — جبکہ شرایط ملکیت درمیان زمیندار اور اثامی کے بموجب صلحنامہ طے پاچکی ہون تو مرتہن زمیندار مابعد کو کوئی اختیار واسطے تبدیل شرایط کے اسطرح پر کہ زمیندار اوسکا پابند ہو نہین ہے الا اوس حالت مین کہ مرتہن کو صراحتاً ایسا اختیار دیا گیا ہو اور اثامی شرایط مندرجہ صلحنامہ سے انکار نہین کرسکتا — ہرپرشاد — بنام — اودت نراین وغیرہ — منفصلہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۲۱۴ — اگرچہ بادی النظر مین رقم مندرجہ جمعبندی شہادت اہم ہے لیکن جب ثابت ہو کہ واقعی داد مستد لگان کی بمقدار کم از مندرجہ جمعبندی کی برسون سے درمیان زمیندار اور کاشتکار کے ہوتی ہی تو صرف اندراج مذکور واسطے صدور ڈگری زاید از شرح ادائی کے کافی نہین ہے — شیو نراین سنگھ — بنام — شیو سہای — منفصلہ ۱۴ — دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۲۱۵ — جب زمین مقبوضہ ایک حصہ دار کی ازروی بٹوارہ دوسرے کی ملکی مین پڑجاوے تو حق ملکیت زائل ہوجاتا ہے اور حصہ دار مذکور بہ نسبت اوس آراضی کے محض کاشتکار رہ کر ذمہ دار لگان کا ہوتا ہے یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اگرچہ لگان واجب الطلب ہے لیکن دعوی واسطے بقایا لگان بحالت نہونے کسی صریحی یا ضمنی معاہدہ کے ڈگری نہین ہوسکتا — ظالم رای — بنام — درگارای — منفصلہ — ۱۵ دسمبر ۱۸۶۶ء

۲۱۶ — مورث مدعی نے کسیقدر اراضی معافیداران موضع سے خرید کی تھی لیکن بعد ضبطی موضع منجانب سرکار اوسپر نہ تاثیر ضبطی ہوئی نہ تشخیص مالگذاری پس یہہ تجویز قرار پائی کہ ایسا شخص محض کاشتکار اور موجب ادای لگان متصور نہین ہیکتا — شیخ احمد علی — بنام — گنیش پرشاد — منفصلہ ۳ — جنوری ۱۸۶۷ء

۲۱۷ — جبکوئی شخص ایک رعیت کی فصل باطلاع اور تسلیم ایسی شرائط کے نیلام خرید کرتا ہے کہ اس فصل پر ذمہ داری لگان زمیندار کی ہے اور زمیندار بھی شرائط نیلام سے مطلع تھا اور یہہ سمجھ کر خریدار کو غلہ اوٹھا لیجانے دیتا ہے کہ وہ شرائط مذکور پر رضامند ہوکر ذمہ دار ادای لگان مذکور کا ہوا تو ایسی صورت مین مابین زمیندار و خریدار کے ایک معاہدہ متصور ہوگا کہ خریدار جوابدہ لگان واجب الطلب کا ہوگیا اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اس قسم کا دعوی صرف عدالت دیوانی کی سماعت کے لائق ہے اور کوئی مقدمہ مرجوعہ محکمہ مال جسکو کچھ اختیار نہ تھا مانع استحقاق مدعی کا نافذکرانے مین اس اقرار کے نہین ہوسکتا — اچل و رام بخش وغیرہ — بنام — گنگا پرشاد — منفصلہ ۱۶ — جنوری ۱۸۶۷ء

۲۱۸ — جبکہ بقایا خراج کے مقدمہ مین عذر استحقاق ملکیت زمین کا مدعا علیہ پیش کرے تو اوسکی تجویز محکمہ مال سے ہونی چاہیے اور ایسے اختیار کے ممتنع ہونیکا کیا ذکر ہے بلکہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ کے حکام مال پر لازم ہے کہ اسطرح کے عذرات کو جب وہ واسطے ناجوازی دعوی لگان کے پیش ہون تجویز کری — کاشی رام بنام — بیری سنگھ — منفصلہ ۱۴ — جنوری ۱۸۶۷ء

۲۱۹ — جبکہ مدعی نے زمین متنازعہ پر اپنی دخل نہین پایا اور نکوئی قرارداد صریحی یا ضمنی واسطے ادای لگان ساتھہ قابض اراضی کے ہوا تو یہ اختیار مدعی کو نہین ہوسکتا کہ بقایا لگان کا دعوی کرے — رامداس سنگھ بنام

رام نراین - منفصلہ ۲۹ - جنوری ۱۸۶۷ء

۲۲۰ - جبکہ دعویدار ثابت نہین کرسکتا کہ کبھی لگان دیا گیا تو دعوی بقایا خراج کا قابل سماعت نہین ہے - شیوسہای بنام - عطا حسین - منفصلہ ۳۰ - جنوری ۱۸۶۷ء

۲۲۱ - اگر دعوی اراضی پر قابض رہنے کا بلا ادای لگان استحقاق قدیم کی بنیاد پر قائم کیا جاے تو نالش بقایا لگان کی قائم نہین رہ سکتی پس ایسے مقدمہ مین تحقیقات اس امر کی نہوگی کہ اس مین پرجمع ہے یا نہین بلکہ بلحاظ حالات کے جنکے سبب سے زر لگان بارہ برس سے زیادہ ادا نہین کیا گیا ہے اس امر کی تحقیقات ہوگی کہ حیثیت اراضی مذکور مثل اراضی لگانی کے ایسی صاف متصور ہوسکتی ہے یا نہین کہ مالک اراضی نالش بقایا لگان قائم کرسکے صرف یہ امر کہ کاغذات بندوبست مین اس اراضی پر جمع مقرر ہونا تحریر ہے یا کہ کاغذات حساب مین رقوم لگان مندرج ہین واسطے صدور ڈگری بقایا کی کافی نہین ہوسکتا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ اگر عدم وصول زر لگان کی وجہ کافی ظاہر اور بیان کی جاے تو محض عدم وصول لگان سے بارہ برس تک نالش مثل اس نالش کے منجانب مالک ممنوع السماعت نہین ہے - چنی لال - بنام - جتولا - منفصلہ ۶ - فروری ۱۸۶۷ء

۲۲۲ - چونکہ مدعی اپنا استحقاق حصول لگان بذریعہ نالش نمبری ۱۸۵۳ ثابت نہ کرسکا لہذا دعوی لگان ناجائز ہے کیونکہ اوس روز سے نہ تو لگان ادا ہوا نہ کسیطرح کا استحقاق مدعی تسلیم کیا گیا - سکھا نند - بنام - بندو سنگھ منفصلہ یکم اپریل ۱۸۶۷ء

۲۲۳ - نالش ٹھیکہ دار بنام کنکنہ دار واسطے دلاپانے باغچہ متعلقہ مکان جس سے اوس مین رہنے کے لیے آسائش تھی قابل سماعت عدالت دیوانی ہے نہ مال کی - راجہ شیام سنگھ - بنام - مہارانی بیجابائی منفصلہ ۲۲ - اپریل ۱۸۶۷ء

۲۲۴ - نالش بقایا لگان مین جمعبندیکو شہادت قطعی تسلیم کرنا نہ چاہیے - سرفراز خان وغیرہ - بنام نصور علی - منفصلہ ۱۱ - جون ۱۸۶۷ء

۲۲۵ — جس محال مین ہر حصہ دار بوجہ رواج دیہ اپنے اپنے حصہ لگان کی تحصیل کاشتکاران مشترک سے کرتا ہو ہر حصہ دار جبکہ تعداد اوسکے حصہ کی کاشتکاران تسلیم کرین نالش وصولیابی اپنے اپنے حصہ لگان کی کرسکتا ہے الا وہ نالش بیدخلی کی نہین کرسکتی تاوقتیکہ جملہ شرکا شریک نہ ہون مگر جبکہ نمبردار بطور مہتمم کل تحصیل کرتا ہے تو وہ تنہا نالش بقایا و بیدخلی کرنیکا مجاز ہے حاجی ہدایت اللہ وغیرہ — بنام — اندرجیت تواری — منفصلہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۷ء

۲۲۶ — دعوی ایسی رقم یا تحصیل کا جو ہنگام بندوبست مشتہر و منظور نہین ہوئی اور نہ واسطے تعین جمع سرکاری کے داخل حساب کی گئی بموجب نمبر اول دفعہ نہم قانون ہفتم سنہ ۲۲ ناجائز ہے اور مسموع نہین ہوسکتا حشمت علی — بنام — سنیا رام — منفصلہ ۶ — اگست سنہ ۱۸۶۷ء

۲۲۷ — اگر کاشتکار پر بہ اجرای ڈگری عدالت دیوانی کے خسارہ عائد ہو تو اوسکو اختیار ہے کہ نالش دعوی معاوضہ ایسے خسارہ کا کرے مگر تاوقتیکہ خسارہ مذکور تحقیق ہوکر ڈگری نہ ہولیوے وہ دعوی لگان مین مجرا نہین ہوسکتا — رای گوبند سنگھ — بنام — سندرمل وغیرہ — منفصلہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۶۷ء

۲۲۸ — نالش بقایا لگان نسبت اراضی لاخراج کے قائم نہین رہ سکتی تاوقتیکہ تشخیص ہوکر تعین شرح لگان نہولیوے — نور علی وغیرہ — بنام — امتیاز الدین خان منفصلہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۶۸ء

۲۲۹ — چونکہ شرح زائد حسب ڈگری عدالت مجاز قرار پاچکی لہذا زمیندار مستحق وصول لگان بشرح مذکور ہے گو اوّل اوسنے مطالبہ شرح زائد واجب الادا کا نہ کیا ہو — سید عظم علیخان وغیرہ — بنام — پرتھی سنگھ — منفصلہ ۲۳ — مئی سنہ ۱۸۶۸ء

۲۳۰ — زمیندار نے اطلاعنامہ بیشی مطابق قانون مجاریہ ماقبل نفاذ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ جاری کرا کر ڈگری کوی حاصل کی جس مین ذمہ داری کاشتکار بابت اضافہ لگان سے ثابت ہوکر باقی بشرح متدعویہ دلائی گئی یہ تجویز قرار پائی کہ نالش زمیندار بابت باقی سنوات مابعد ڈگری اضافہ بلا اجرای اطلاعنامہ حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ بشرح بیشی جائز و درست ہے کیونکہ تاثیر ڈگری مذکور ہو تو قائم ہے گو کہ اجرای ڈگری عمل مین نہ آوی

اور بذریعہ اوسکے بقایا وصول نہ کی گئی - سید معظم علیخان - بنام - شیورتن سنگھ - منفصلہ ۱۰ - جون ۱۸۶۸ء

۲۳۱ - جس حالت مین ایک شخص کا قبضہ قدیم ایک تالاب پر ثابت ہو یہ مفہوم کیا جاتا ہے کہ وہ مستحق اوسکی مچھلی لینے کا ہے گو ثبوت اسکا نہ ہو کہ اوس نے اپنا حق ملکیت مچھلی مارنے سے قائم رکھا - ہرپرشاد وغیرہ - بنام مہنت بدری نراین گر - منفصلہ ۴ - جنوری ۱۸۶۹ء

۲۳۲ - قبضۂ غصبانہ سے دعوی لگان پیدا نہین ہوتا گو ایسا قبضہ باعث ارجاع نالش خسارہ کا ہو سکتا ہے بیجک وغیرہ پانڈی - بنام - نرائن دت - منفصلہ ۱۳ - جنوری ۱۸۶۹ء

۲۳۳ - ادخال قبولیت و ثبوت تکمیل اوسکا منجانب رعایا واسطے اخذ لگان کے کافی ہے پیش کرنا پٹہ کا واسطے تائید دعوی کے ضرور نہین محمد حیدر حسین و مجید حسین سربراہ کار - بنام - جیون - منفصلہ ۲۶ - جنوری ۱۸۶۹ء

۲۳۴ - جب کہ ایک معائدہ خاص سے حصہ داران نے ایک محال غیر منقسمہ کی اراضی متنازعہ کو تقسیم کر لیا یعنی ہر ایک حصہ دار کو علحدہ علحدہ اراضی مقرر ہو گئی جس سے نامبردگان مستحق اخذ لگان کاشتکاران قطعات مذکور سے ہوے یہ تجویز قرار پائی کہ ایسے حصہ داران بہ نسبت ایسے کاشتکاران کے مالک و رعایا کا واسطہ رکھتے ہین اور صرف وہی مجاز نالش بنام اپنے کاشتکاران کے ہین - جانکی داس - بنام - سید محمود وغیرہ - منفصلہ ۶ - فروری ۱۸۶۹ء

۲۳۵ - جب کسی کاشتکار پر نالش بقایا لگان کی کی جاوے تو اگرچہ وہ لگان اپنا اثنای دوران مقدمہ مین داخل عدالت کر دے تاہم وہ مستوجب اسکا ہے کہ اوسپر ڈکری کیجاوے کیونکہ باقی کا رہنا اوسوقت جبکہ نالش دائر کی گئی تسلیم کیا گیا سود معہ خرچۂ نالش تاریخ ادخال روپیہ سے اندر پندرہ روز کے ادا ہو فی پر اجرای ڈکری ملتوی رہیگی - رتو راج وغیرہ - بنام - جگیشر وغیرہ - منفصلہ ۲۳ - فروری ۱۸۶۹ء

۲۳۶ - واسطے اثبات حق وصول لگان کے زمیندار کو ثابت کرنا اس امر کا لازم ہے کہ کاشتکار ذمہ دار [illegible] لگان کا ہے کہ جو بوجہ تشخیص قانونی یا بتراضی طرفین قرار پایا - شیخ غیاث الدین وغیرہ - بنام

شیخ خدا بخش - منفصلہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۹ء

۲۳۷ — جسوقت کہ پٹی دار واسطے رسدی حصص زرگان اراضی شاملات کی بلاتوسط نمبردار کے نالش جمع کریں تو ثبوت اس امر کا از روی کھیوٹ موضع یا کسی دیگر وجہ ثبوت کو طلب ہونا چاہیے کہ پٹی داران کو خود تحصیل کرنیکا منصب بلاتوسط نمبرداران از روی رسم و رواج موضع کے حاصل ہے سرکلر بورڈ نمبر ۳ - مورخہ ۹ فروری ۱۸۶۸ء

ضمن ۵ نالشات بید خلی | **نالشات بہ دعوی بیدخلی کسی رعیت یا تنسیخ ٹھیکہ بعلت عدم ادای بقایای لگان یا بوجہ خلاف ورزی از شرائط معاہدہ جسکی باعث سے کوئی رعیت مستوجب بیدخلی یا ٹھیکہ لائق الفسخ کے ہوگیا ہو**

شرح یہ نالشیں پیدا ہوتی ہین احکام دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا سے

تعریف معاہدہ

۱ — معاہدہ ایک قرارداد فیمابین اشخاص کے ہے جسکے ذریعہ سے ایک شخص کرنے نہ کرنے کسی فعل کا عہد کرتا ہے

تقسیم

۱ — جائز ہے کہ معاہدہ بیانی ہو یا ذہنی یا جزءً بیانی ہو اور جزءً ذہنی

۲ — معاہدہ اوسوقت ذہنی کہا جاتا ہے جب کہ وہ مقدمہ کے حالات سے مستنبط ہو اور امور مظہرہ یا مرقومہ یا معاملہ کا معمولی طریقہ مقدمہ کے حالات متصور ہوسکتی ہین

تمثیلات

۱ — زید زمیندار نے کسیقدر اراضی ایک لگنہ معہود پر عمر کاشتکار کو دی اور عمر نے اوسے منظور کر لیا پس عمر کی جانب سے یہ ایک تعہد ذہنی اس امر کا ہے کہ لگان معین وقت معمولی پر ادا کرے گا

۲ — بکر مالک زمین نے خالد نامی اسامی کو قطعہ اراضی کا کاشت کرنے کے لیے دیا اور خالد نے

اوسے قبول کر لیا پس خالد کی جانب سے تعہد ذہنی اس امر کا ہوا کہ نامبردہ مجاز اس بات کا نہین کہ اراضی حسب خواہش اپنے استعمال مین لائے اور یہ کہ کوئی ایسا فعل نسبت اراضی کے وقوع مین آئیگا جس سے اوسکی استعداد اور موجودہ حیثیت مین نقصان پہنچے

قاعدہ قرار دادمعنی

۱ — واسطے تصفیہ کرنے تنازع معنی معاہدہ کے عدالت کو چاہیے کہ تحقیقات ہر واقع موثر تحریر کی جو معاہدہ مذکور کی فریقین کی حالت یا شی معاہدہ سے تعلق رکھتا ہو اور ہر ایسی تحقیقات جسکو علم سے صحیح اطلاق اُن الفاظ کا جو کہ متعاقدین نے استعمال کیے ہون دریافت ہو جاے عمل مین لائے

۲۳۸ — قبل از یکم اگست ۵۹ء روز نفاذ ایکٹ ۹ نالش بید خلی، عایا و وصول بقایا مجموعًا سماعت نہین ہو سکتی تھی یہ ضرور تھا کہ بعد ثبوت باقی بذریعہ نالش دیگر کارروائی عمل مین آوے بشیشر رای — بنام رحمت علی — منفصلہ ۲۴ — اگست ۱۸۶۱ء

۲۳۹ — جبکہ پٹہ مین بحالت وقوع خلاف ورزی شرائط پٹہ کے قرار داد خاص مندرج تھا تو پٹہ دہندہ کو قبل اس کے کہ نالش تنسیخ پٹہ کی دائر کرے تعمیل تعہد مذکور کی کرانی لازم تھی — حسین بی بی — بنام ملک غلام عباس — منفصلہ ۲۴ — جولائی ۱۸۶۲ء

۲۴۰ — ہرگاہ کاشتکار کی جانب سے خلاف ورزی معاہدہ بوجہ نصب کر لینے باغ کے بلا اجازت زمیندار ظہور مین آئی تو وہ مستوجب بید خلی کا کل رقبہ کاشت سے ہر نہ جزو سے جسپر باغ نصب کیا گیا

محمد فیض علیخان — بنام — دلاور خان — منفصلہ ۸ — دسمبر ۱۸۶۲ء

۲۴۱ — پدر مدعا علیہم از روی پٹہ میعادی ٹھیکہ دار ایک موضع کا تھا اور بعد انقضای میعاد بلا پٹہ ٹھیکہ دار رہا یہ تجویز قرار پائی کہ بنا بر مخاصمت تاریخ وفات ٹھیکہ دار اول سے پیدا ہوئی — راجہ پرتھی سنگھ — بنام موتی سنگھ — منفصلہ ۸ — اپریل ۱۸۶۳ء

۲۴۲ — ہرگاہ مدعا علیہ نے تحریر اقرارنامہ مشتمل دعوی مدعیکو تسلیم کرکے عذر درباب خلاف ورزی اوسکی شرائط کی پیش کیا تھا تو اس وجہ سے کہ دست اویز مذکور داخل نہین ہوئی دعوی ڈسمس ہونا نچاہیے بلکہ اوسے اقرارات مذکور کے لحاظ کرنا چاہیے کہ وے دعوی مدعی مین کسقدر مؤثر ہین اور منجانب مدعی کچھ خلاف ورزی عمل مین آئی یا نہین — مہنت ابھی رامداس — بنام رامانین داس — منفصلہ ۹ — مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۲۴۳ — ٹھیکہ بلا میعادی مین بحالت نہ موجود ہونے ثبوت اس امر کے کہ مالک نے مقابضت مستاجرانہ مدعی کو دوامی تصور کیا نامبردہ کو سال بسال کا آسامی سمجھنا چاہیے پس حق مقابضت اوس سال فصلی کی آخر پر ختم ہوتا ہے جس مین واسطے چھوڑنے یا دست برداری کاشت اراضی کے اطلاع دیجاتی درصورت نہ دیجانے ایسی اطلاع کے اوس سے تسلیم کرنا تجدید پٹہ کا واسطے سنہ آیندہ کے لازم آیا اور جبکہ میعاد قبضہ منقضی ہوگئی اور تجدید اوسکی ہر سال کنایۃً ہوتی رہی تو یہ حالت نہ ہونے کسی شرط صریح کے استحکام قبضہ مذکور کا امتداد زمانہ سے نہین ہوسکتا — راجہ بیگم سنگھ بنام — ہرلال — منفصلہ ۱۱ — مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۲۴۴ — چونکہ شخص قابض بمقابلہ مدعی دعوی حق زمینداری پیش کرتا ہے اور مدعی اوسکے قبضہ کو بحیثیت کاشتکاری بلکہ بلا کسی استحقاق کے بیان کرتا ہے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش صرف قابل سماعت محکمہ دیوانی ہے — مسماۃ سوبابی بی — بنام — اری منفصلہ ۱۴ — اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء

۲۴۵ — یہ امر کہ کاشتکار نے اپنی اراضی برضامندی زمیندار رہن کردی مستلزم اس نتیجہ کا نہین کہ وہ حقیت مذکور بلا استرضای زمیندار بیع کرسکے — سید چراغ علی بنام — مسماۃ حلیمہ بی بی منفصلہ ۴ — مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

۲۴۶ — ٹھیکہ زرپیشگی اوس حالت مین رہن انتفاعی متصور نہین ہے جبکہ کوئی شرط خاص نسبت اس امر کے نہو کہ ٹھیکہ دار بعد از میعاد معینہ درصورت عدم ادای زرپیشگی قابض رہیگا کیونکہ بذریعہ ایسے استغراق کے اقرار ادای کل زر قرضہ کا لازم نہین آتا نہ وہ محال جسکا ٹھیکہ دیا گیا ذمہ دار

دین کا متصور ہوسکتا ہے۔ منصور خان۔ بنام۔ قادر دلوپیان۔ منفصلہ ۱۷ مارچ ۱۸۶۴ء

۲۴۷۔ جب کہ اراضی منجانب زمیندار واسطے لگانے باغ کے کسی شخص غیر کو جس کو کوئی استحقاق مالکانہ حاصل نہ کیا ہو دیجاوے تو وقت درو ہو جانے درختون کے اور اسیطرح قابل الزراعت ہو جانی اراضی کی بار ثبوت اس امر کا کہ اول اراضی بغرض لگانے باغ کے دی گئی تھی ذمہ زمیندار ہے۔ شیو بخش۔ بنام۔ شیخ علی بخش منفصلہ ۲۲۔ نومبر ۱۸۶۴ء

۲۴۸۔ تمام نالشات بیدخلی یا تنسیخ پٹہ مین قانوناً از روی دفعہ ۸ اور ۴۲ ایکٹ ۱۸۵۹ء تصریح تعداد باقی کی مندرج ذکری ہونا ایک امر ضروری ہے اور متروک ہونا ایسی تصریح کا حکم بیدخلی کو باطل کرتا ہی اور رعیت اگر باوصف اسکے قابض رہے تو یہ متصور نہین ہوسکتا کہ بطور جائز بیدخل کیا گیا اور جس لگان پر کہ وہ سابق سے قابض رہا ہو یا پٹہ رکھتا ہو اوس سے زیادہ ادا کرنے پر مجبور نہین ہوسکتا۔ بہان۔ بنام۔ کیول رام منفصلہ ۳۔ دسمبر ۱۸۶۴ء

۲۴۹۔ محض اس امر سے کہ ٹھیکہ داران بہت مدت سے قابض چلے آئے اور اونکے بعد اونکے وارث جانشین ہوے یہ نتیجہ پیدا نہین ہوسکتا کہ ٹھیکہ واسطے دوام کے دیا گیا تھا اور بر طبق نالش زمیندار مشعر بیدخلی ٹھیکہ داران جس کا بیان پٹہ دوامی پر مبنی تھا یہ تجویز قرار پائی کہ بار ثبوت پٹہ استمراری کا ذمہ مدعا علیہم ہے زمیندار پر ثابت کرنا ٹھیکہ میعادی و چند روزہ کا ضرور نہین۔ گوردیال سنگھ۔ بنام۔ پدم سنگھ۔ منفصلہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء

۲۵۰۔ لگانا درختون کا اراضی قابل الزراعت پر جو واسطے کاشت معمولی کے لگان پر دی گئی ہو بلا اجازت پٹہ دہندہ کے بمنزلہ ایسی عمد شکنی کے متصور ہو سکتا ہے جس سے بیدخل کرنا اسامی کا کل کاشت سے جس مین وہ اراضی واقع ہو جسپر درخت لگائے گئے ہون لازم آوے ۲ جس صورت مین کچھ شرط درخت لگانے کی پٹہ مین نہ ہو تو یہ فرض کرنا چاہیے کہ اوسکی رو سے درخت لگانے کی ممانعت ہے اجازت نہین ۳ اگر

کسی وقت اجازت واسطے لگانے درختون کے کسی خاص مقام پر دی گئی ہو تو اوسے اختیار درخت لگانے
کا مقامات دیگر پر اوسوقت یا آیندہ بلا اجازت حاصل نہین ہوتا ۴ اسطرح کے مقدمات مین تجویز کرنا اس امر کا
واجب ہے کہ آیا زمیندار کے عمل سابق سے رعیت کو از روی ایسی وجہ کے جو غیر معقول نہین ہو یقین اس بات کا ہو
کہ زمیندار تھوڑی سی جگہ مین نئے درخت لگانے مین کچھ عذر نہ کریگا یعنی آیا اسامی نیک نیتی سے کاربند ہوا
یا بے ایمانی کے ساتھ اور نامبردہ کی طرف سے عمدًا یا صرف سہوًا خلاف ورزی معاہدہ کی عمل مین آئی یعنی یہ
ایسی عہد شکنی ہے کہ اوسکی رو سے نامبردہ انصافًا اپنی کاشت سے مستوجب بیدخل کیے جانیکا ہو تاکہ صرف اوسی
سے درخت جدید کٹوانے چاہیے۔ اگر یہ دریافت ہو کہ کسی جزو اراضی پر درخت لگانے کی مدعی نے اجازت
صریحی یا معنوی دی ہے تو مدعا علیہ انصافًا اوسقدر اراضی سے جسپر حسب رضامندی مدعی کے سابقًا
درخت لگائے گئے ہون محض اس وجہ کی بنا پر بیدخل نہین ہو سکتا کہ اوس نے حال مین چند درخت
اور کسی مقام پر بلا اجازت زمیندار کے نصب کیے مگر تجویز اس امر کی بھی ضرور ہونی چاہیے کہ آیا درختان جدید
بوجہ ایسی خلاف ورزی معاہدہ کے لگائے گئے کہ دیدہ و دانستہ عمل مین آئی اور قابل درگذر کے نہین یا کہ درختان
مذکور بلا عمد اور محض بہ نتیجہ غلط فہمی اسامی کے نصب کیے گئے — ولی مدعا علیہ — بنام — بھوپ سنگھ وغیرہ منفصلہ
۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۵ء

۲۵۱ — زمیندار کی طرف سے یہ نالش واسطے تنسیخ پٹہ و بیدخلی ٹھیکہ دار بوجہ خلاف ورزی شرائط پٹہ
کے دائر ہوئی یہ تجویز قرار پائی کہ ٹھیکہ دار اراضی کٹکنہ دینے کا مجاز ہے درصورتیکہ کوئی شرط خلاف اسکے نہ ہو
اسواسطے کہ وہ صرف ایک معاہدہ فیما بین ٹھیکہ دار اور اوس کٹکنہ دار کے ہے اوس سے حق تلفی آجکی
ممکن نہین — اقرارنامجات تحریری جو صاف صاف کسی امر خاص سے متعلق ہون اوسی امر خاص کے معنی
سمجھتے ہین دیگر معاملات غیر داخل شرائط جو معانی الفاظ سے مستنبط ہوتے ہون متعلق نہین کیے جا سکتے
لہذا عہدنامہ باہمی زمیندار و رعیت سے ممانعت کٹکنہ دینے کی پیدا نہین ہوتی یہ قاعدہ مسلمہ قانون انگلشیہ ہے

رسالہ وکالت صاحب در باب زمیندار و رعایا باب ہفتم ضمن ۵ مطبوعہ مرتبہ ہشتم صفحہ ۲۷۱ و خلاصہ سنیت پیو پارٹ صاحب صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ ۱۸۵۳ء ملاحظہ طلب - سعادت علی - بنام - پنڈت ہت رام - منفصلہ ۱۵ فروری ۱۸۶۶ء

۲۵۲ - مدعا علیہ نے اراضی کاشت اپنی بذریعہ رہن بھوگ بندک اپنے قرضخواہ کو سپرد کی اور مدعیان سنے اوسکی منظوری سے انکار کیا تو بلا تجویز اس امر کے کہ ایسی انکار سے کیا قانونی اثر پیدا ہوتا ہے کہ بجز اسکے کہ شخص منکر اوس نقصان سے محفوظ رکھا جاوے جو اسپر عمل مذکور سے عائد ہو یہ تجویز قرار پائی کہ ہرگاہ کوئی معاملہ درمیان زمیندار و رعایا کے بجز اوس کے کہ جو اونکی حیثیت رعیتی سے زمیندار سی مفہوم ہوتا ہو نہین ہے لہذا ایسی کارروائی داخل خلاف ورزی شرائط معاہدہ مستلزم بیدخلی رعایا نہین ہے اور نہ اوسکی جہت سے وجہ مخاصمت از روی ضمن ۵ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ پیدا ہوتی ہے - بسری پرشاد نرائن سنگھ - بنام پدارتھ - منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۶ء

۲۵۳ - کوئی نالش تنسیخ پٹہ بوجہ خلاف ورزی از شرائط معاہدہ اس دلیل پر ممنوع السماعت نہین ہے کہ اجرای ڈگری بقایا و تنسیخ پٹہ بعلت عدم ادای بقایا حسب ملتشار دفعہ ۸ ۷ درصورت ادا ہو جانے زر یا فتنی اندر ۱۵ یوم تاریخ ڈگری سے ملتوی رہ سکتی ہے - حافظ مشتاق احمد - بنام سامراؤ بیگم - منفصلہ ۲۸ مارچ ۱۸۶۶ء

۲۵۴ - نالش بیدخلی رعایا بوجہ خلاف ورزی معاہدہ حسب ضمن ۵ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ وہی شخص دائر کر سکتا ہے جو مستحق پانی لگان کا ہو اور باعتبار واسطہ معنوی مالک و اسامی کے مرتہن قائمقام مالک کا ہے اور اگر مالک نے اپنے محال کو بازالہ اپنی مقابضت کے رہن کر دیا اور مرتہن مجاز تحصیل و تشخیص کا گردانا گیا تو وہ مالک نالش حسب شرائط ایکٹ ۱۰ کے دائر نہین کر سکتا اگر کوئی رعیت نیک نیتی سے باجازت مرتہن باغ لگاوے تو یہ تصور نہین ہو سکتا ہے کہ اوس نے خلاف ورزی معاہدہ سے کی اور نہ مستوجب بیدخلی ہو گیا گو یہ ہو سکتا ہے کہ رعیت سے بوقت قابض ہونے اصل مالک کے یا بذریعہ ڈگری عدالت دیوانی درخت اوکھڑوا دیے جائین - راجہ دلسکھ رائے - بنام - سندر سنگھ - منفصلہ ۱۰ مئی ۱۸۶۶ء

۲۵۵ - مدعی نے قبل اسکے بموجب ضمن ۵ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹ دعوی بیدخلی کاشتکار کا بوجہ خلاف ورزی معاہدہ پیش کیا تھا کہ بوجہ تمادی ایام کے ڈسمس ہوا - مقدمہ حال مین یہ تجویز قرار پائی کہ پہلے مقدمہ کا ڈسمس ہونا مانع اسبات کا نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی دعوی کھڑا نو درختان و دخل بعض درختان کا معہ ناجوازی دست آویز بعینہ نوشتہ کاشتکار کے پیش کرے کیونکہ مقدمہ ڈسمس شدہ سابق سے قسم مختلف کا یہ دعوی ہے اور یہ دعوی اس قسم کا نہین ہے کہ داخل تفصیل دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۹ قابل سماعت محکمہ مال کے ہووے جوگل کشور عرف لالمن بنام - جسد سنگھ وغیرہ - منفصلہ ۲۲ - جون سنہ ۱۸۶۶ء

۲۵۶ - ایک مقدمہ منجانب مالک اسطے دخلیابی سات منسوخی پٹہ اور بیدخلی پٹہ دار کے اس بیان سے دائر ہوا کہ پٹہ دار نے بعد استعفا دینی کے اپنی پٹہ - ے ۲ مزبر دستی جایداد متروکہ پر دخل کر لیا تجویز ہوئی کہ یہ دعوی واسطے منسوخی پٹہ وغیرہ حسب مراد ضمن ۲ دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۹ کے نہین ہے اس لیئے قابل سماعت محکمہ مال کے نہین - کفایت اللہ خان - بنام فتح علی - منفصلہ ۱۸ - جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

۲۵۷ - جب کہ زمیندار واسطے بیدخلی رعیت کے دعوی کرے اور کوئی شخص اس بیان سے ہدر دار ہو کہ منجملہ کاشت رعیت مذکور کے ایک جزو کا مرتہن ہے تو صاحب جج کو اختیار ہے کہ بہ نسبت استحقاق مرتہن بابت مقابلہ بیدخلی کے تجویز کرے - گوپال وغیرہ - بنام - ہرسروپ - منفصلہ ۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۶ء

۲۵۸ - نالش بیدخلی کاشتکار بربنا خلاف ورزی معاہدہ بباعث نصب کرنے باغ کے اوس تاریخ سے جب بنا خاصمت اولاً پیدا ہوئی اندر ایکسال بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ دائر ہونا چاہیے - رحمت اللہ بنام - تفضل حسین - منفصلہ ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۲۵۹ - نالش واسطے بیدخلی اسامی کے بموجب ضمن ۵ دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ اسوجہ پر کہ اسامی مذکور محض باہی کاشت ہے زمیندار نہین کر سکتا اور اگر زمیندار بموجب دفعہ و ضمن مذکورہ بالا محکمہ مال مین دائر کرے تو حکام مال نوکری ایکطرفی دیوے پر کہ جو ضمن ۲ مین مندرج نہین ہے صادر نہین کر سکتے - گوبخش - بنام - سرای چیدالال - منفصلہ ۲۰ - دسمبر سنہ ۶۶

۲۶۰ - جبکہ کاشتکار حسب رواج حق قابل انتقال اپنی کاشت مین ترکتہ ہون اور کاشت کو رہن کر دین ایسی صورت مین اگر انتقال سے واقف ہوکر زمیندار نے زرلگان منتقل الیہ سے لیا تو گویا اوس نے منتقل الیہ کی حیثیت کو تسلیم کرلیا اور یہ انتقال ویسا ہی زمیندار پر واجب التعمیل تصور کیا جائیگا گویا اوس نے صریحًا انتقال کو قبول کیا - رمن سنگھ - بنام - مہاراج ایسری پرشاد - منفصلہ ۱۲ فروری ۱۸۶۶ء

۲۶۱ - اگرچہ استحقاق انتقال اپنی اراضی کا بطور چندروزہ بادرامی کی رعیت کو حاصل نہ ہوتا ہم درصورت نہ ہونے کسی رواج دیہی یا شرط خاص مشعر اسکے کہ بحالت انتقال کرنیکے نامبردہ مستوجب بیدخلی کا ہوگا یہ لازم نہین آتا کہ ایسا استحقاق فرض کرکے یہ حکم عدالت مال حسب ضمن ۵ دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ وہ مستوجب بیدخلی کا قرار پاوے - تھو - بنام - دان - ماے - منفصلہ ۲۵ جون ۱۸۶۳ء

۲۶۲ - فعل کھودنے چاہ یا نصب کرنے درختان سے بالضرور استحقاق مالکانہ نسبت اوس زمین کے جسپر کہ چاہ کھودا گیا ہے یا درخت نصب کیا گیا ہے متصور نہین ہوتا لیکن بموجب قانون عام مروجان اضلاع کے رعیت مستحق قبضہ کو بھی بعضے کام کے کرنیکا منصب مثلاً نصب درختان و تیاری چاہ کا حاصل نہین ہے اور اگر وہ بلا رضامندی زمیندار کے درخت نصب یا چاہ تیار کرے تو اپنی کاشت سے مستوجب بیدخلی کا ہوتا ہے الا اوس صورت مین کہ از روی رواج ملک کے اوسکو یہ اختیار حاصل ہو دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ کا یہ منشا ہے کہ ہر ایک رعیت جس نے اراضی کو کاشت کیا ہو یا اوسپر قابض رہا ہو مستحق قبضہ کا ہے تاوقتیکہ لگان اوسکا ادا کرتا رہے مخالف مضمون ضمن ۵ دفعہ ۲۳ کے نہین ہے جسکا منشا یہ ہے کہ ہر ایک رعیت بوجہ خلاف ورزی معاہدہ کے مستوجب بیدخلی کا ہے - دفعہ اول الذکر کا یہ مطلب نہین ہے کہ ہر ایک رعیت مستحق قبضہ کو تاوقتیکہ لگان ادا کرتا رہے اختیار استعمال کرنے زمین کا حسب خواہش اوسکے حاصل ہے کوئی فعل جو بمنزلہ خلاف ورزی معاہدہ ہو بلحاظ فائدہ وہتری کے جائز نہین ہوسکتا اگر درمیان متعاقدین کوئی شرط صریحی قرار پائی ہو تو بھی وہ بلحاظ مضمون رواج کے اوس معاہدہ سے متعلق کیجاسکتی ہے قاعدہ عام کہ رعیت بوجہ خود چاہ یا نصب کرنے درخت بلا رضامندی زمیندار

مستوجب بیدخلی کا ہوجاوے کسی خاص رواج یا صریح معاہدہ سے متبدل ہوسکتا ہے۔ کنجہاری پانھک۔ بنام شیو بانک منفصلہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۶۶ء اجلاس کامل

۲۶۳۔ استحقاق کاشت ایسی رعیت کا جسکو استحقاق مقابضت حاصل ہے بوجہ نصب کرنے درخت ایک جزو اراضی پر بلا رضامندی زمیندار کے زائل ہوجاتا ہے۔ جیوارام۔ بنام۔ فتح سنگھ۔ منفصلہ ۲۳ جولائی ۱۸۶۶ء اجلاس کامل

۲۶۴۔ جس صورت میں منجملہ اون ڈگریون لگان کے جن کا روپیہ ادا نہیں ہوا ایک ڈگری مناط دعوی ہذا بابت لگان کل رقبہ مقبوضہ مدعا علیہون کے صادر ہوئی تھی تو مدعیان مستحق اسکے ہین کہ مدعا علیہون کو کل رقبہ سے بیدخل کراپاوین۔ راوگوبند سنگھ وغیرہ۔ بنام۔ سندرمل وغیرہ۔ منفصلہ ۲۲ نومبر ۱۸۶۶ء

۲۶۵۔ جب کہ کوئی شرط اس مضمون کی نہ ہو کہ رہن کرنے حقوق کاشت سے رعایا مستوجب بیدخلی کا ہوگا تو اس زمیندار واسطے بیدخلی رعایا کے اثر روی شرائط ضمن ۵ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ محکمہ مال مین مسموع نہین ہوسکتی اگرچہ وہ محکمہ دیوانی مین واسطے تنسیخ رہن و بیدخلی مرتہن درصورت نہ ہوجانے قبضہ کے نالش کرسکتا ہے اور درصورت ثبوت دعوی استحقاق حصول حکم امتناعی موسومہ رعایا در باب رہن کا رکھتا ہے۔ امام بخش وغیرہ۔ بنام سید حب علی وغیرہ۔ منفصلہ ۲۴۔ فروری ۱۸۶۸ء

۲۶۶۔ جب کہ جملہ شرکاء ذکاشتکار کو اجازت واسطے دخل و قبض اراضی کے دیدی تو کاشتکار مذکور بلا رضامندی جملہ شرکا کے بیدخل نہین ہوسکتا۔ لچھمن پرشاد وغیرہ۔ بنام۔ دیبی دین۔ منفصلہ ۲۳۔ مئی ۱۸۶۸ء

۲۶۷۔ تاوقتیکہ بذریعہ معاہدہ خاص یا دستور دیہی کے یہ امر ثابت نہ کیا جاوے کہ کاشتکار بوجہ انتقال کرنے بذریعہ بیع یا رہن کے مستوجب بیدخلی کاشت کا ہے نالش بیدخلی اس وجہ پر عدالت مال مین سماعت نہین ہوسکتی لاز زمیندار کا چارہ کار یہ ہے کہ بذریعہ نالش مقدمات دیوانی کے تنسیخ اوس معاملہ کی کرادے۔ منفصلہ جون ۱۸۶۸ء

۲۶۸۔ ایک کاشتکار کو جبتک کہ بحکمیت کے جو بطور پنچایتی کے کیا جاتا تھا آپاشی کیا کرتا تھا اور باعتبار رواج

سابق کے جو زمینداران قدیم کو عہد سے مرعی تھا کچہ اوسکو ضرورت اخذ رضامندی زمیندار کی نہ تھی یہ تجویز قرار پائی کہ کاشتکار مستحق قائم رکھنے اپنی حق قدیم کا ہی تاوقتیکہ بذریعہ معاہدہ جدید کی شرائط قدیم منسوخ نہ کیجاوین - محمد فیض الدین - بنام - امرت - منفصلہ ۱۵ - جولائی سنہ ۱۸۶۸ء

قسم ششم نالشات بحالی قبضہ | جملہ نالشات بہ دعوی ولا پانی دخل یا قبضہ متعلقہ اراضی یا اجارہ یا حقیت جس مین سی رعیت یا مستاجر یا قابض بسبیل ناجائز او شخص کی جانب سی بیدخل کیا گیا ہو جو اوسکو بہیج پانے کا مستحق ہووے

شرح یہ نالشین پیدا ہوتی ہین اوس استحقاق ہی جو رعیت کو حق قبضہ کا اپنی کاشت پر بوجہ شمار قدیم یا بموجب معاہدہ یا بموجب شرائط تھیکہ حاصل ہے

۲۶۹ - اراضی سیر کی بابت دعوی دخلیابی منجانب رعیت بنام زمیندار پیش نہین ہوسکتا - بھگن سنگھ وغیرہ - بنام - گلزار وغیرہ - منفصلہ ۱ - مئی سنہ ۱۸۶۲ء

۲۷۰ - ایک کاشتکار موروثی مرگیا اوسکے بھائی نے بہ حیثیت کاشتکار موروثی بوراثت اپنے بھائی متوفی کے دعوی کیا صاحب جج نے ہدایت کی کہ مدعی اپنی وراثت بذریعہ نالش نمبر یکی ثابت کرے صدر عدالت سی تجویز ہوئی کہ یہ نالش قابل سماعت محکمہ مال ہی اور اسمین مدعیہ دعوی وراثت متصور ہوکر دخل ہونا چاہیے اور اجلاس کامل سے یہ عام قاعدہ ٹھہرا کہ جب کوئی منجانب زمیندار دعوی حق دخیلکاری مین جو ایک رعیت نے کیا ہو اس دعوے سی تعرض عمل مین آوی کہ حق دخیلکاری نامبردہ کا کچہ ہے نہین ہی اور وہ دعوی فی نفسہ مشتبہ ہی تو بھی محکمہ صاحب مقدمہ کو اور تصفیہ اس امر کو کہ آیا حق متنازعہ فیہ حقیقت وجود رکھتا ہی یا نہین محکمہ مجاز تور کیا جائیگا - رام دین بنام شیخ پیر بخش - منفصلہ ۳۱ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء

شرح نظیر نمبر ۲۹۱ ملاحظہ طلب

۲۷۱ - بار ثبوت ذمہ اوس شخص کے ہے جو دعوی موروثی تھیکہ داری کرتا ہو - راجہ برتم بہادر - بنام -

موتی سنگھ - منفصلہ ۸ - اپریل سنہ ۱۸۶۳ء

۲۷۲ — ٹھیکہ بلا میعادی صرف حین حیاتی ٹھیکہ داران متصور ہونا چاہیے - راجہ شیکم سنگھ - بنام - ہرلال - منفصلہ ۱۴ - مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۲۷۳ — مدعی مرتہن حقوق کاشتکار فی نالش دخہ یابی کی عدالت دیوانی مین رجوع کی تھی یہ تجویز ہوئی کہ ایسا دعوی صرف حسب ضمن ۶ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ہونا چاہیے قابل سماعت حکام دیوانی کو نہین - گوری اپدیہا - بنام - کرتھو - منفصلہ ۲۵ - اگست سنہ ۱۸۶۳ء اجلاس کامل

۲۷۴ — معافیدار نالش واسطے حصول قبضہ جدید اراضی معافی کو عدالت مال مین حسب ضمن ۶ نہین کر سکتا - عباس علی بنام - رام جیاون - منفصلہ ۱ - نوری سنہ ۱۸۶۴ء

۲۷۵ — دعوی حصول قبضہ راضی جنگل قابل سماعت عدالت مال کو نہین - رام نراین جتی - بنام - احمد جی - منفصلہ کیم مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

۲۷۶ — اراضی مدعا بہا منجملہ دو رہن نامجات کے رہن نامہ ثانی مین رہن تھا اور بروقت تحریر پٹہ موسومہ شخص ثالث کو اراضی مسطور محض اراضی سیر تھی الا رہن ثانی سے جو بنام مدعا علیہ وقوع ہوئی آیا استحقاق کاشت مدعی بابت اراضی مذکور جاتا نہین رہا گو کہ وہ مستوجب اضافہ لگان کی ہووے چونکہ شخص ثالث مرتہن کی کوئی قول و قرار نہین ہوا اور از روی واجبیت کی مدعا علیہ اداے لگان اراضی مذکور کی مرتہن کا ذمہ دار ہے اور شخص ثالث جو بہ تحت مدعی بمنزلہ ایک پٹہ دار منجانب کاشتکار کے ہے البتہ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاہدہ باہم اونکی ہوا ہوا وسکو بذریعہ وسیلہ ہای قانون کی جاری کرا دے الا کاشتکار مذکور کو بحالت بیدخل کیے جانے اوکی سمجانب مدعا علیہ برقائمقام زمیندار کا ہے ارجاع دعوی بحالی دخل کا اختیار حاصل ہے اور ہرگاہ مدعا علیہ کو بیدخلی ملکی تسلیم ہے تو بلا لحاظ شخص ثالث کو جسکو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے چارہ جوئی اوس نقصان کی کرے جو اوسکو مدعی سے پہونچا ذکری دعوی مدعی ہونی چاہیے - بابو سنگھ سہای - بنام - ٹیکا رام - منفصلہ ۱۶ - اپریل سنہ ۱۸۶۴ء

۲۷۷ — نالش پٹی دار بنام مرتہن واسکو واسطے حصول دخل ایسی اراضی کو جسکو نامبردہ بذریعہ حق زمینداری

کاشت کرتا ہو اور جس کا لگان صرف نمبردار کو ادا ہوتا ہو قابل سماعت ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ کے نہین - بجھبوتی - بنام - امراؤ - منفصلہ ۱۳ - مئی سنہ ۱۸۶۴ء

۲۷۸ - زمیندار مجاز ہی کہ جب چاہے اسامی غیر مستحق مقابضت کو آخر سال فصلی پر باختیار خود بیدخل کردے گو کوئی وجہ بیدخلی ہو یا نہ ہو لہذا اس امر سے کہ بیدخلی بدین وجہ عمل مین آئی کہ کاشتکار سے لگان بشرح زائد بلا اجرای اطلاعنامہ دفعہ ۱۳ طلب کیا گیا تھا اور اوس نے نہ دیا تجویز مقدمہ دخلیابی مین کچھ ہرج واقع نہین ہوتا - مان سنگھ - بنام - پرہین - منفصلہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۴ء

۲۷۹ - جملہ نالشات مابین مرتہن کاشتکاران و زمیندار و زمینداران بتین و کاشتکار قابل ارجاع محکمہ مال کے ہین - چوربہ جادیال - بنام - درگ پال سنگھ - منفصلہ ۲ مئی سنہ ۱۸۶۴ء

۲۸۰ - بہ تصحیح قاعدہ مقدمہ امام علی جس مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ عدالت مال کو مقدمات متعلقہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ مین ایسے امور ضمنی حقیت کی تجویز کا بھی اختیار ہی جو واسطے تنقیح حد اختیار عدالت کو ضروری متصور ہون مگر اسطرح کی تجویز امر مذکور کی نسبت ناطق نہ ہوگی اور یہ تنسیخ قاعدہ مقدمہ - بنارسی دت - بنام - رگوبر دیال - منفصلہ ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۶۵ء یہ تجویز قرار پائی کہ عدالت مال مجاز تجویز اون جملہ معاملات کی ہی جو نالشات حد سماعت اونکی مین درباب حقوق و مرافق اراضی واقع ہون لہذا فیصلہ [illegible] قابل تنسیخ و اصلاح دوسری عدالت کے سوای بصیغہ اپیل حسب شرائط ایکٹ ہذا نہین ہین - دریای سنگھ - بنام - ایشری سنگھ - منفصلہ ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۶۵ء - [illegible] اس کال

۲۸۱ - اگر اسامی جس کو حق مقابضت حاصل ہو اراضی مقبوضہ سے بیدخل نہ کیا جاوے گا اور کوئی [illegible] تو واسطے اثبات اپنے حق کے ابتدائی عدالت دیوانی مین نالش کرنیکا مجاز ہی لیکن اگر بیدخلی اوسکے واقعی عمل مین آئی ہو تو اوسکو ابتدائی محکمہ مال مین دعوی پیش کرنا لازم ہی - شیودان سنگھ - بنام - سیتل سنگھ - منفصلہ ۱۹ - مئی سنہ ۱۸۶۵ء

۲۸۲ - دو ججون کے اجلاس سے یہ تجویز قرار پائی کہ بیدخلی کسی اسم فرضی مالک اراضی کی کسیدرمت کی نالش مین جو بذریعہ اصلی مالک کے دعویدار ہو مانع نہین ہو سکتی اگرچہ مدعی نے بنا اظہار حق واقعی و نفس

عرضی دعوی مین متروک کیا لہذا تحقیقات بنیاد دعوی کی عمل مین نہین آئی مگر واقعات مقدمہ سے دعوی یا ہونیکا ذریعہ حق وراثت اصلی مالک کا ظاہر ہوتا تھا اور یہ کہ مدعی نے کسی دوسرے مقدمہ مین بذریعہ حق اسم فرضی کے بمقابلہ مدعا علیہ خلاف دعوی لگان اراضی معافی کا نہین کیا تھا یہ نتیجہ پیدا نہین کرتا کہ نالش ہذا جو بذریعہ اصل مالک کے ہو ممنوع السماعت قرار پاوے مہابیر پرشاد - بنام - گوپال سنگھ - منفصلہ ۲۹ - جون ۱۸۶۵ء

۲۸۳ - جبکہ مدعیان باظہار ہونیکا شتکار مستحق مقابضت کے دعوی کرتے ہین کہ بنظر اونکے ایسی حیثیت کے مدعا علیہ مالک نہین از روی شقکلپ کرایہ منتقل کرنیکا نہین ہے تو ایسی نالش صرف بموجب ضمن ۶ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ قابل سماعت حکام مال کے تھی - سیوک پانڈے - بنام - رام بھون اوجھا - منفصلہ ۱۴ - دسمبر ۱۸۶۶ء

۲۸۴ - مقدمہ دخل اراضی معہ غ و حاصل مین یہ نزاع برپا ہوئی کہ مدعیان موہوب الیہم استحقاق مقابضت اراضی بلا ادا کرنے کسیقدر لگان کے زبانی دستاویزات ہبہ نامہ کے رکھتے ہین یا نہین - تجویز ہوئی کہ تصفیہ اس امر کا بمحاط مضمون دستاویزات مذکور اور اصل ارادہ فریقین اور عمل درآمد اور نیز تعمیل ہبہ نامہ سے جو قبل آغاز اس نزاع کے ہوئی ہو جس سے نالش پیدا ہوئی ہونا چاہیے اور جو کہ مدعیان محض اسامی غیر مالک نہین ہین اس وجہ سے یہ نالش عدالت دیوانی مین بطور مناسب مسموع ہوئی - شنکر لال وغیرہ - بنام - پورن مل وغیرہ - منفصلہ ۱۸۶۷ء

شرح - نظیر ظالم رای - بنام - رگھا پرشاد - منفصلہ ۱۵ - دسمبر ۱۸۶۶ء ملاحظہ طلب

۲۸۵ - مدعی جس نے لگان مرتہن سے وصول کیا عذر ناجوازی رہن کا نہین کر سکتا - گنگا بخش وغیرہ - بنام رام گھیلا رای - منفصلہ ۱۴ - جنوری ۱۸۶۷ء

۲۸۶ - ایک سیمت مستحق قبضہ کی طرف سے مدعی مرتہن ہے زمیندار کا بیٹا جسکی زمینداری شخص ثالث کے پاس رہن ہے مدعی کو بیدخل کرنیکا مجاز نہ تھا - خوشحال سنگھ - بنام - بلجیت - منفصلہ ۱۸ - جنوری ۱۸۶۷ء

۲۸۷ - مقدمہ منجانب کاشتکار واسطے حصول قبضہ اور اراضی کے جس سے وہ درحقیقت بیدخل نہین ہوا بذریعہ منسوخی حکم کے جو محکمہ مال سے حسب دفعہ ۲۵ صادر ہوا قابل سماعت عدالت دیوانی ہے و متعلق ضمن ۶ دفعہ ۲۳

ایکٹ ۱۸۵۹ء نہ ہوگا - دولت رای غیرہ - بنام - گیا مصر - منفصلہ ۲۳ جنوری ۱۸۶۶ء

۲۸۸ - چونکہ مدعی کو حق حقوق واقع اراضی بوجہ اسکے کہ اراضی مذکورہ عالیہ کو قریہ مین درائی بالکلیہ زائل ہوگئے اور قبضہ مابعد اوسکا بطور اسامی اختیاری کے متصور ہی لہذا بیدخلی اسکی ناجائز نہین اسلیے نامبردہ کو استحقاق نالش دخیابی کا نہین پہونچتا - مسماۃ نواب بیگم - بنام - رستم خان - منفصلہ ۱۰ فروری ۱۸۶۷ء

۲۸۹ - بنا منظوری فیصلہ صدر عدالت مورخہ ۱۱ - نومبر ۶۴ء - یہ تجویز ہوئی کہ واسطے حصول اختیار سماعت محکمہ مال حسب ضمن ۶ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء ہونا قبضہ سابق اور بیدخلی کا ضرور ہی صرف دینا پٹہ کا اور انکار دینے دخل کے بموجب اوسپٹہ کے اوس طرح کا قبضہ و بیدخلی جس سے ضمن ۶ مین مقصد ہی نہین - احمد خان - بنام - سماۃ گمانی بیگم منفصلہ ۱۳ - مارچ ۱۸۶۷ء

شرح - نظیر نمبری ۳۷ ملاحظہ طلب

۲۹۰ - ایسا دعوی کہ اراضی اصلی حالت پر بذریعہ دروکرادیجانی درخواست کے جن کو ... نے بطور ناجائز لگایا ہی کرادی جاوی قابل سماعت محکمہ دیوانی کی قرار پایا - جیون سنگھ - بنام - بہار بیگم - منفصلہ ۲۶ - نومبر ۱۸۶۷ء

۲۹۱ - ایک معافیدار نے درخواست ا... بیدخلی حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۱۸۵۹ء گذرانی اور بعدہ مدعا علیہ نے نالش اثبات حق مالکیت و حصول اخلت کی عدالت دیوانی مین دائر کی تجویز ہوئی کہ ہرگاہ مدعا علیہ واسطے بیدخلی مدعی بطور کاشتکار غیر مستحق مقابضت حسب دفعہ ۲ مستدعی اعانت ہوا تو نامبردہ نے اون حقوق زمینداری فروتر کو خطرہ مین ڈالا جسکو مہتمم بندوبست نے صریح مدعی کے حق مین محفوظ رکھا تھا پس مدعی کو اختیار تھا کہ استحقا... ابطور ایسے زمیندار کے جسکے ساتھ سرکار کے مقابلہ مین بندوبست نہین ہوا الا مالکانہ پاتا ہی عدالت دیوانی مین ثابت کرے نہ یہ کہ موجب ضمن ۶ دفعہ ۲۳ پابند نالش کیا جاوے کیونکہ حیثیت اوسکی مثل رعیت یا مستاجر یا قابض مصر ضمن ۶ کی نہین ہی بلکہ بطور مالک فروتر کے - مسماۃ رادہا - بنام - کشنا - منفصلہ ۳ - نومبر ۱۸۶۷ء

۲۹۲ - عدالت مال کو ایسے مقدمہ دخیابی کا جو منجانب کاشتکار شکمی بنام زمیندار ثابت جزو اراضی سیردار

کیا جاوے اختیار سماعت نہین ہے۔ پرشاد۔ بنام۔ ماتا پرشاد۔ منفصلہ ۹۔ اپریل ۱۸۶۸ء

۲۹۳۔ اس مقدمہ مین مدعی قائمقام اپنے چچا کی کاشتکاری کا جسکو حق مقابضت حاصل تھا ہوا چنانچہ زمیندار نے بلا کسی معاہدہ جدید کے تقریباً چھ برس تک قابض رہنے دیا تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق دخلیابی اراضی کا بمقابلہ زمیندار کے ہے کیونکہ اس سے معناً یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا منصب وارثانہ دربارہ قائم رہنے اوپر مقابضت متحصلہ کو تسلیم کر لیا گیا تھا۔ برج بھوکن وغیرہ۔ بنام۔ بیرون دت۔ منفصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۶۸ء

۲۹۴۔ اس مقدمہ مین مدعی قابض راقبی وسمع ضع مین جو بعدہ مستاجری ہو گیا بطور کاشتکار تھا مستاجر نے پٹہ جزو موضع کا جس مین کاشت مدعا علیہ تھی نصف ثالث کو دیدیا اور بجای مستاجر کر مدعی نے لگان نامبردہ کو ادا کیا۔ تجویز ہوئی کہ درصورت عدم موجودگی شہادت اس امر کے کہ کس قسم کا پٹہ شخص ثالث کو عطا ہوا اور نہ ثبوت ہونے رضامندی مدعی نسبت تبدیل ایسی حیثیت کے اوسکی حیثیت کاشتکارانہ مین زوال نہین آسکتا اور بوجہ بیدخلی کے شخص ثالث کے مستوجب بیدخلی نہین ہوتا۔ ماتا پلٹ سنگھ۔ بنام۔ ماتا دیال۔ منفصلہ ۸۔ جون ۱۸۶۸ء

۲۹۵ اگر کوئی کاشتکار نالش دخلیابی اراضی مین جس سے وہ بیدخل کیا گیا ہو ضرورت شامل کرنے کسی شخص دیگر کی جو مستحق اخذ زرلگان اراضی مذکور نہ ہو سمجھے تو اوسکو لازم ہے کہ عدالت دیوانی مین نہ عدالت مال مین نالش کرے اور نالشات رعایا واسطے قائم رکھنے دخل اوس اراضی کے جس مین خطرہ بیدخلی ہو قابل سماعت عدالت دیوانی ہین اور یہی قاعدہ اوس دعوی سے بھی جو بجانب رعایا نسبت وصولات از قسم خسارہ بابت بیدخلی دائر ہو متعلق ہے۔ رتو راج رای وغیرہ بنام۔ جگیشر وغیرہ۔ منفصلہ ۲۳۔ فروری ۱۸۶۹ء

۲۹۶۔ اگرچہ قاعدہ عام ان ممالک کا ہے کہ حقیت کاشتکاری بلا مرضی زمیندار کے قابل انتقال نہین ہے تاہم مثنیات اس مین اسقدر زیادہ ہین کہ ہر مقدمہ مین اونکی خاص تحویر کرنے کے واسطے اصل اردگری کی ضرورت ہے۔ میر ہدایت علی۔ بنام۔ بابو مان سنگھ وغیرہ۔ منفصلہ ۲۳۔ فروری ۱۸۶۹ء

فصل ہفتم نالشات متعلقہ اختیارات قرقی

جملہ نالشات جو بوجہ تعمیل اختیارات قرقی متحصلہ زمیداران وغیرہ حسب مندرجہ دفعات ۱۱۲ و ۱۱۴-ایکٹ ہذا یا بوجہ ارتکاب کسی افعال بحیلہ تعمیل اختیار مذکور جسکی تشریح ذیل مین مندرج ہے ظہور مین آوے

شرح نالشات مفصلۂ ذیل اختیارات قرقی سے ظہور پذیر ہوتی ہین پانچ اون مین سے نمبری ہین اور ایک استغاثہ اور ایک عذرداری ۱-اعتراض مطالبۂ قارق بموجب دفعہ ۱۲۶

۲-نالش منجانب شخص غیر جسکی جایداد بنام نہاد باقیدار قرق کی جاوے بموجب دفعہ ۱۳۹

۳-نالش خسارہ منجانب اون اشخاص کے جو اندر میعاد متذکرہ دفعہ ۱۲۶ و ۱۳۹ عذرداری کرکے اپنی جایداد محفوظ نہ کرسکے بموجب دفعہ ۱۴۱ ۴-نالش خسارہ منجانب اون اشخاص کے جنکو فعل ناجائز قارق جائز سے نقصان پونہچا ہو بموجب دفعہ ۱۴۲ ۵-نالش خسارہ بابت قرقی منجانب قارق ناجائز بموجب دفعہ ۱۴۳ ۶-استغاثہ بوجہ جبرًا یا خفیۃً اوٹھالیجانے جایداد مقروقہ کے بموجب دفعہ ۱۴۵ ۷-عذرداری منجانب شخص ثالث بمقدمہ مدعی حسب دفعہ ۱۲۶ بموجب دفعہ ۲۹۷-ہرگاہ از روے دستور دیہی لگان اراضی صرف مالک نصفی کو ادا ہوتا تھا نہ مدعا علیہم حصہ داران ایک ربع کو لہذا یہی امر متنازعہ قرار پاکر بعد ثبوت صحت عذر مدعی دعوی مدعا علیہم خارج ہوا شیو پالک سنگہ-بنام-منگل سنگہ-منفصلہ ۱۴-می ۱۸۶۱ء

دفعہ ۲۴ نالشات ازطرف زمینداران بنام کارندگان بابت روپیہ یا حساب کے

وہ نالشات جو ازطرف زمینداران وغیرہ اشخاص تحصیل کنندگان لگان اراضی بنام کارندگان جو واسطے انتظام اراضی اور تحصیل لگان کے مقرر ہوتی ہون یا بنام ضامنان کارندگان مذکور واسطے دلاپانے روپیہ یا حساب جو عہد ملازمت مین اونکے پاس رہا ہو یا دلاپانے کاغذات مقبوضہ اونکے رجوع ہون مین صاحبان

کلکٹر کی سماعت کے لائق ہون گی اور تحقیقات اور تجویز اونکی حسب شرائط ایکٹ ہذا ہوگی اور نالشات مذکورہ سوائے بصیغۂ اپیل حسب شروطہ ایکٹ ہذا کسی اور عدالت کی سماعت کے لائق نہ ہون گی

شرح اختیار کارندہ کا چاہیے کہ صریحی ہو یا ذہنی اور جس کارندہ کو اجازت کسی فعل کو عمل مین لانے کی ہو اوسے اجازت ہر امر جائز کو عمل مین لانے کی ہے جو اوس فعل کے واسطے ضروری ہو۔

مثلاً زید عمرو کی جانب سے واسطے انتظام اراضی اور تحصیل زر لگان کے مقرر ہے پس زید کو اجازت ہے کہ کوئی کارروائی قانونی جو غرض مذکور کے لیے ضروری ہو عمل مین لاوے، اور سند دیوے

ایضاً زید کارندہ واسطے سبیل مطالبہ اپنے مالک کے بہ اختیار خود قرقی نہین کر سکتا اگرچہ یہ فعل واسطے سبیل مطالبہ کے عمدہ وسیلہ ہے مگر اجازت امر جائز و کارروائی قانونی مین داخل نہین تاوقتیکہ آئینًا اختیار نامۂ تحریری منجانب مالک اس باب مین عطا ہووے

۲۹۸ — جبکہ کوئی شرط خلاف مندرج نہ ہو تو یہ وجہ کہ اصل مدیون کے نام زر مندرجۂ دستاویز سے زیادہ رقم بڈہے باعث برارت ضامن نہین ہو سکتی کندن لال مختار بنام ای ڈی جبالس ڈبلیو بی مکلیوی — منفصلہ — ۲۱ — جون ۱۸۶۶ء

۲۹۹ — ایسے کارندہ پر جو بجہت منصرم کارخانۂ تجارت یا مختار عام کے لگان تحصیل کردہ کارندہ ذیلی مقررہ زمیندار سے وصول کرتا ہو عدالت مال مین تقسیم حساب کی نالش نہین ہو سکتی دیوانی مین رجوع ہونی چاہیے — بسا مانند وغیرہ — بنام — نند کنوار — منفصلہ ۲۴ — جون ۱۸۶۸ء

باب سوم کارروائی سرسری

دفعہ ۲۵ - بیدخلی مستاجر اور کاشتکار زمینہ کی ازجانب زمینداران -

اگر کسی زمیندار یا اور شخص کو جو مجاز اخذ زرلگان ہو ضرورت اعانت عدالت بیج بیدخل کرنے کسی کاشتکار کے جو استحقاق مقابضت نرکھتا ہو یا بیدخلی کسی مستاجر یا دیگر قبضہ دار بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ یا قبضہ داری کے جسکی پاس قبضۂ میعادی ہو یا بیدخلی کسی کارندہ بعد انقضاء میعاد ملازمت کی یا واسطے جاری کرانیا نے کسی قرقی یا بیدخلی کے جس کی بابت کسی قانون یا ایکٹ مین حکم خاص ہو مطلوب ہووے تو اوسکو لازم ہے کہ صاحب کلکٹر کے حضور درخواست گذرانی اور صاحب موصوف مقدمہ کی تحقیقات کرکے حکم مناسب بابندی شرائط متعلقہ نالشات ایکٹ ہذا صادر کرے گا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی درخواست بدعوے بیدخلی کسی مستاجر بعد انقضاء میعاد مستاجری اوسصورت مین مسموع نہ ہوگی جب ٹھیکہ از قسم ٹھیکہ زرپیشگی ہو جسکے بموجب ٹھیکہ دار نے روپیہ پیشگی دیا ہوا ور اختیار مالک درباب حصول دخل بروقت انقضاے میعاد ٹھیکہ اس امر پر موقوف ہو کہ وہ روپیہ پیشگی دادہ مذکور واپس کرے یا واصلات اراضی مین مجرا دیوے چنانچہ ان صورتون مین فریقین کو بذریعہ نالش نمبری عدالت دیوانی چارہ جوئی کرنی پڑے گی +

شرح - ۱ - بموجب ضمن ۷ - دفعہ ۱ - ایکٹ ۲۶ ۱۸۶۷ء ایسی درخواست اسٹامپ ۸ر پر ہونی چاہیے +

۲ - پٹہ زرپیشگی رہن انتفاعی کا مثل متصور ہے مگر یہ اوسیصورت مین ہوتا ہے جب صراحتہً یا کنایۃً یہ پٹہ دہندہ کو استخلاص کا اختیار ہو - سالہ گفتر سن جلد دربارہ رہن +

۳۰۰ — جبکہ ٹھیکہ دار ٹھیکہ دہندہ پیشکش کی وصول بمقابلہ رقوم جمعبندی مندرجۂ دستاویز دائر کرنے کا مجاز نہیں لہذا ٹھیکہ زرِ پیشگی بمنزلہ رہن قرار پاکر یہ تجویز ہوئی کہ تاوقتیکہ مطالبہ زرگی مدعا علیہم بطریق انتظام کے معمولی وصول ہوجاوے مرتہن کو جایداد ٹھیکہ پر قابض رہنا چاہیے — لالہ بکن ناتھ بنام گنیش سہائے منفصلہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۱ء

۳۰۱ — جبکہ سنہ ۱۲۱۰ء میں ڈکری مورث حصہ حقیت زمینداری و نسبت باقی دیہ ڈکری حقوق ٹھیکہ داری بحق مدعا علیہم صادر ہو چکی تھی تو استحقاق موروثان مدعی واسطے حصول مالگزاری حصہ اخر الذکر کے محدود ہوگیا لہذا مدعی حسب دفعہ ۲۵ — چارہ کار اپنا نہیں کرسکتا کیونکہ مدت دراز سے مدعا علیہ کا حق عدالت میں تسلیم ہو چکا ہے — رام سیوک سنگھ بنام بلیس سنگھ منفصلہ ۷ نومبر ۱۸۶۱ء —

۳۰۲ — کاشتکار شکمی اراضی سے کاروبار دخل بیدخلی منجانب زمیندار میں عذر نہیں کرسکتا ہیت رای بنام — موروثی منفصلہ ۳۰ جنوری ۱۸۶۲ء —

۳۰۳ — مستاجر کو حق مقابلت حاصل نہیں ہوتا غوث بخش بنام کڈہا منفصلہ ۱۹ — مارچ ۱۸۶۲ء —

تشریح — نظیر ایشری پرشاد نرائن سنگھ بنام پارتھ سنگھ منفصلہ ۱۶ — مارچ ۱۸۶۶ء نمبری ۲۶۵ ملاحظہ طلب

۳۰۴ — کوئی زمیندار کسی کاشتکار کو اوسوقت میں جب کہ ستاجر قابض دیہہ ہو بیدخل نہیں کرسکتا پرتھی نرائن سنگھ بنام سکھ لعل رائے — منفصلہ ۸ مئی ۱۸۶۲ء

شرح — نظیر بان سنگھ بنام پرمین منفصلہ ۱۴ مئی ۱۸۶۲ء — ملاحظہ طلب

۳۰۵ — احکام دفعہ ہذا کا اپیل کمشنری میں ہوگا — فقیر کنوری بنام شیوسہائی منفصلہ ۱۵ نومبر ۱۸۶۲ء —

۳۰۶ — جو کارروائی موجب دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے عمل میں آوے سرسری ہے مانع ارجاع نالش نمبری کی نہیں ہوسکتی رمضان علی بنام فقیر کنوری منفصلہ ۲۰ نومبر ۱۸۶۲ء اجلاس کامل و سرکار صدر دیوانی نمبری ۲۷ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۶۲ء —

۳۰۷ — بسبب عمل میں آنی نیلام حق مرافق ایسی زمیندار کے جو کاشتکار و نیز قابض اراضی معافی منضبط

ومعافی خالص کے ہو کل استحقاق مالکانہ وکاشتکارانہ اوس کا زائل ہو کر خریدار کو پہونچتا ہے لہذا نامبردگان مجاز ہین کہ اوسکو اراضی مذکورہ سے بیدخل کرین - جوالا سنگھ وظالم سنگھ - بنام - جواہر سنگھ - منفصلہ ۳۱ - اگست ۱۸۶۳ء -

۳۰۸ - جب کوئی مقدمہ اختیار سماعت عدالت دیوانی سے بالتصریح خارج نہو اندر اختیار سماعت کے متصور ہونا چاہیے لہذا زمیندار کو اختیار ہے کہ بغیر گذرانے درخواست کے محکمہ صاحب کلکٹر مین نالش بیدخلی ابتداً عدالت دیوانی مین پیش کرے - بابو وارث علی - بنام - دوارکا رای - منفصلہ ۱۶ فروری ۱۸۶۴ء - اجلاس کامل -

۳۰۹ - صاحب کلکٹر کی محکمہ مین قبل اس سے کہ عدالت دیوانی مین نالش دائر کیجائے درخواست گذرانے کی ضرورت نہین سید عبد العلی - بنام - شیوچرن - منفصلہ ۲۶ - فروری ۱۸۶۴ء

۳۱۰ - یہ امر کہ درخواست بیدخلی رعایا جو بذریعہ پٹہ منقضی المیعاد کے قابض تھا بوجہ خارج المیعاد ہونے کے محکمہ کلکٹری مین نامنظور ہوگی مانع نالش دیوانی کا نہین ہوسکتا - شیوبیر - بنام - قاضی فیاض اللہ - منفصلہ ۸ اپریل ۱۸۶۴ء -

۳۱۱ ایک علاقہ کی مستاجر سرکار نے جسکی مستاجری مین حیات تھی علاقہ کو ٹھیکہ مین دیا ٹھیکہ دار نے بعوض کسیقدر روپیہ کے پٹہ دوامی بنام اپیلانٹ خاص کے لکھدیا بعد ازان بندوبست مالکانہ اوس علاقہ کا ٹھیکہ دار کے ساتھ اس شرط سے ہوا کہ نامبردہ کو بعد انقضاے میعاد مستاجری کے دخل دیا جاوے نامبردہ کے حقوق مالکانہ نیلام ہوے اور مدعی نے خرید کرکے اس پٹہ کی منسوخی کا دعوے کیا - چنانچہ مطابق مضمون پٹہ کے یہ تجویز ہوئی کہ مالک مذکور نے اوس پٹہ کو بلا لحاظ اختتام اوسکی ہنگام انقضاے کنکنہ کے استمراری قرار دیا پس جو کہ قائمقام اوس شخص کا ہے جس کے حقوق اوس نے خریدکیے مثل شخص آخر الذکر کے منصب اعتراض کا بہ نسبت پٹہ موسومہ اپیلانٹ خاص کے نہین رکھتا - کرن چوبی - بنام - جانکی پرشاد - منفصلہ ۲۲ - اگست ۱۸۶۶ء

۳۱۲ - جبکہ مدعی نے ایک مرتبہ مدعا علیہ کا کاشتکار و مستحق قبضہ ہونا تسلیم کیا تو اب دعوے واسطے

قبضہ زمین مذکور کے اس بیان سے کہ اراضی سیر ہے اور سابق مین مدعا علیہون کی تھی لیکن بذریعہ تقسیم ہماری پٹی مین درائی نہین کر سکتا اور نہ یہ کہ قبضہ مدعیان کا وقت تقسیم سے اراضی پر نہین ہا۔ گوری تواری۔ بنام مہنت راے منفصلہ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۶۶ء

۳۱۳۔ بحوالہ فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ مرقوم یکم جولائی ۱۸۶۳ء بمقدمہ بہنکی۔ بنام شیبھوناتھ متر وجیکشن بکرجی بنام۔ راہدین راے۔ جلد دوم ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۶۔ یہ تجویز قرار پائی کہ اپیل حکم ڈپٹی کلکٹر کا جو بموجب دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۵۹ء صادر ہوا ہو صاحب کمشنر کے محکمہ مین ہونا چاہیے اور موصوف الیہ کو لازم نہ تھا کہ تجویز صحت پٹہ مقدمہ کی کرتے ٹھاکر داس بنام۔ بہوتی سنگھ۔ منفصلہ ۱۳۔ مارچ ۱۸۶۷ء

۳۱۴۔ ضبطی دیہہ سے حقوق کاشتکاران زائل ہو جاتے ہین اور یہ امر کہ وے بعد ضبطی چند سال تک بادے لگان کاشت پر قابض اور پیداوار زمین پر متصرف رہے حق کاشتکاری جو بوجہ ضبطی کلیتہً باطل ہو گیا عود نہین کر سکتا بلکہ حیثیت اوسکی محض بطور کاشتکاران اختیاری کے ہو جاتی ہے بہیکم سنگھ بنام مسماۃ ڈلو وغیرہ منفصلہ ۲۳۔ جولائی ۱۸۶۷ء۔

شرح — نظائر نمبری ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۸ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۴ و ۴۸ و ۲۱۵ و ۲۴۳ و ۲۷۸ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۸۸ و ۲۔ کتاب ہذا ملاحظہ طلب +

۳۱۵۔ ضبطی حقوق زمیندار جو بموجب ایکٹ ۲۰۔ ۱۸۵۹ء عمل مین آئی مخل حصول استحقاق مقابضت کاشتکار کی نہین ہو سکتی الا جو ضبطی کہ بموجب دفعہ اول ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۵۹ء کے ہوئی ہو اوس سے جملہ حقیت تنکی زائل ہوتی ہے اور کل کاشتکاران مستوجب بیدخلی ہین۔ شیوراج سنگھ بنام مہکہ صاحب منفصلہ ۲۵۔ جون ۱۸۶۷ء۔

۳۱۶۔ منشا دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۵۹ء کا یہ ہے کہ واسطے بیدخلی کاشتکار کی جس زمیندار کو مدد درکار ہو کلکٹری سے بار جاع نالش حاصل کرے اور یہ صرف اون مقدمات کے واسطے ہے جن مین کہ زمیندار بلا جبر کے دخل نہین پا سکتا ہے اور بیدخلی بالجبر صرف از روے حکم صاحب کلکٹر کے ہو سکتی ہے اگر زمیندار بغیر حکم کلکٹری کے

بجز کسی کو بیدخل کیے تو ناجائز ہے اور بروایت ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۹ء باب دفعہ ۳۱۸ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء استعمال دنگہ و فساد دست اندازی فوجداری سے ممکن ہے سرکلر صدر بورڈ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۱ء

۳۱۷ — صدر دیوانی عدالت نے تجویز فرمایا ہے کہ جن صورتوں کا ذکر دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء مین ہے وہ بطور درخواستون کے ہین نہ مقدمات کی اور جو فیصلجات کہ ایسی صورت مین محکمہ جات مال سے صادر ہون وہ داخل احکام ہین نہ تجویزات لہذا بابت اراضی اون احکام کے صاحب کمشنر کے محکمہ مین اپیل ہوگا نہ محکمہ ہائے صدر مین بلکہ وہ کارروائی سرسری ہے اور وہ مانع ایجاد نالش نہری نہین ہے سرکلر صدر عدالت مغربی مورخہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء نمبر ۲۰ —

۳۱۸ — ہر قسم دست اندازی عدالت ہائے مال بموجب دفعہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء از قسم کارروائی سرسری قرار دی گئی ہے تو ہی جس حاکم کے روبرو درخواست گذرے اس کا کام یہ ہوگا کہ بطریقہ معینہ نالشات بموجب ایکٹ مذکور تحقیقات کرے کہ آیا مسائل مستحق مدد پانیکا جسکی واسطے وہ درخواست کی ہے یا نہین اور موافق نتیجہ تحقیقات خواہ مدد دے یا انکار کرے دفعہ ۱ سرکلر بورڈ مغربی مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۷

دفعہ ۲۶ — پیمایش اراضی.

جب زرلگان بموجب شرح مقررہ بحساب مقدار اراضی مقبوضہ یا کاشت کردہ کسی قابض شکمی یا رعیت سے واجب الادا ہووے یا جب اقرارنامہ تحریری جس مین کسی قابض شکمی یا رعیت نے وعدہ ادائے زرلگان خاص بابت اراضی مقبوضہ یا مزروعہ اپنے کیا ہو بوجہ انقضای میعاد وسا قط یا بوجہ نیلام ہوجانے اوس حال یا حیثیت کے جسمین اراضی واقع ہے بابت بقایا لگان یا مالگزاری کے فسخ ہوجاوے تو وہ شخص جسکو استحقاق اخذ زرلگان ہے اسبات کا مجاز ہوگا کہ واسطے دریافت مقدار آراضی جسپر قابض شکمی یا رعیت فی الواقع قابض

اور کاشت کن ہو اوسکی پیمایش کرے اور ہر ایک محال اور حقیت کی مالک کو اختیار ہوگا کہ واسطے دریافت اس امر کے کہ اوس محال یا حقیت مین کسقدر اراضی ہے عموماً پیمایش کرے الا اوس صورت مین کہ قابضان اراضی کے ساتھہ ایسا معاہدہ خاص ہوا ہو جو مانع پیمایش ہو اور اگر کوئی شخص اس اراضی کی پیمایش کا قصد کرے جسکی پیمایش کا وہ مستحق ہو اور قابض اراضی اوس پیمایش مین مانع ہووے یا اگر کوئی قابض شکمی یا رعیت بعد پانے اطلاع اس امر کے کہ پیمایش اراضی مقبوضہ یا مزروعہ اوس کی جو قابل پیمایش ہے مدنظر ہے واسطے نشاندہی اراضی کے حاضر نہووے تو شخص مذکور کو اختیار ہوگا کہ بحضور صاحب کلکٹر درخواست دیوے اور صاحب موصوف بموجب طریقہ متعلقہ نالشات ایکٹ ہذا مقدمہ کی تحقیقات کرکے حکم مناسب متضمن منظوری یا عدم منظوری پیمایش صادر کریگا اور اگر ضرور معلوم ہو تو قابض شکمی یا رعیت کو واسطے حاضر ہونے یا معاف رہنے احضار سے حکم کریگا اور اگر قابض شکمی یا رعیت بعد صدور حکم احضار کے حاضر نہ ہوگا تو آیندہ اوسکو اختیار نہوگا کہ نسبت صحت پیمایش جو اوسکی غیبت مین عمل مین آئی ہو اعتراض کرے ۔

شرح بموجب ضمن ۷ - دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ع استمام ۸ پرالیسی درخواست گذرنی چاہیے ۔

۲ ـــــ نظیر مقدمہ خیر کنوری بنام - شیو سرن نمبری ـــ ۳۰۵ ـــ و نظیر مقدمہ رمضان علی بنام نند کنوار نمبری ـــ ۳۰۶ ـــ و سرکلر صدر عدالت مورخہ ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۶۲ع نمبری ۳۱۷ و سرکلر صدر بورڈ و مغربی مورخہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۸۶۳ع نمبری ۳۱۸ ملاحظہ طلب ۔

دفعہ ۲۷ - رجسٹری ہر ایک تعلقہ دار شکمی اور دیگر اشخاص کو جو مابین زمیندار اور

انتقال تعلقہ وغیرہ +

کاشتکار کی استحقاق مستقل قابل انتقال واقع اراضی رکھتے ہوں لازم ہے کہ جملہ انتقالات تعلقہ جات اور حقیتون یا اون کی خرد کی جو بذریعہ بیع یا ہبہ یا بطریق دیگر عمل مین آوین اور کیفیت وراثت اور تقسیم مابین شرکاء درصورت وراثت کے زمیندار یا دیگر قبضہ دار اعلی کے سررشتہ مین جنکو تعلقہ یا حقیت کی بھیج دی جاتی ہو رجسٹری کرایا کرین اور ہر زمیندار یا حقیت دار اعلے کو چاہیے کہ واسطے ہونے رجسٹری یا بوجہ دیگر واسطے استحکام اون انتقالات کے جو صاف نیت سے عمل مین آوین اور رجسٹری کیفیتات وراثت اور تقسیم کی اجازت دیوے اور اگر کوئی زمیندار یا حقیت دار اعلی رجسٹری یا بطور دیگر مستحکم کرانے انتقالات یا وراثت وغیرہ سے انکار کرے تو انتقالدار یا وارث کو اختیار ہے کہ صاحب کلکٹر کے حضور درخواست کرے اور صاحب موصوف حسب طریقہ متعلقہ نالشات ایکٹ ہذا معاملہ کی تحقیقات کرے گا اور اگر انکار کی وجہ کافی نہ پائی جائے تو زمیندار یا حقیت دار اعلے کے نام حکم واسطے منظوری رجسٹری یا مستحکم کرنے بنوع دیگر انتقال یا وراثت کے صادر کرے گا مگر شرط یہ ہے کہ کسی زمیندار یا حقیت دار اعلی کے نام یہ حکم صادر نہ ہوگا کہ وہ کسی معاملہ کو بابت تقسیم زرگان جو اوس حقیت پر واجب الادا ہو رجسٹری یا اور طرح پر مستحکم کرادے اور اوس طرح کی تقسیم زرگان ہرگز جائز اور واجب التعمیل نہ ہوگی تاوقتیکہ رضامندی تحریری زمیندار یا حقیت دار اعلی حاصل نہ ہو لیوے +

شرح بموجب ضمن ۷ - دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۴ عیسوی درخواست اسٹامپ ۸ روپیہ گذرنی چاہیے -

نظائر و سرکلر ہرود تحت دفعہ ۲۶ - ملاحظہ طلب

شرح نظیر راجہ مہیسر بخش - بنام - بابو بختاور سنگھ نمبری ۲۸ ملاحظہ طلب

۳۱۹ — بیع کاشت بلا رضامندی زمیندار منسوخ ہوکر بایع اپنی حالت اصلی پر قائم کیا گیا۔ سید چراغ علی - بنام - مسماۃ حلیمہ بی بی منفصلہ ۱۴ - مارچ ۱۸۶۳ء

شرح نظیر نمبری ۲۵۲ - الیسری پرشاد وزیر سنگھ - بنام - پدارتھ سنگھ ملاحظہ طلب

دفعہ ۲۸ - درخواست بیدخلی معافیداران اوس اراضی کی جو مالگزاری سے معاف ہو۔

اوسقدر عبارت دفعہ ۱۰ قانون ۱۹ سنہ ۱۷۹۳ء اور دفعہ ۱۰ - قانون ۴۱ سنہ ۱۷۹۵ء اور دفعہ ۶ قانون ۳۱ سنہ ۱۸۱۳ء اور دفعہ ۲۱ - قانون ۸ - سنہ ۱۸۱۹ء اور دفعہ ۲۴ - قانون ۱۲ سنہ ۱۸۱۰ء کی جسمین مالکان اور مستاجران محال اور تعلقہ ہاے شکمی کو اُن مقدمات مین جنمین اسناد بابت قبض و دخل اراضی معافی مابعد تواریخ منفصلہ دفعات مذکورہ عطا ہوئی تہین اختیار اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مرضی سے اراضی مذکور کی بیہیج تحصیل کرین اور معافیداران مذکور مفوض بہ استحقاق ملکیت اراضی کو بیدخل کرین اور اراضی کو اوس محال یا تعلقہ مین جسمین وہ واقع ہو شامل کرین منسوخ کی گئی پس اگر کسی مالک یا مستاجر کو کسی اراضی معافی پر بیہیج لگانا یا اوسکے معافیدار کا بیدخل کرنا منظور ہو تو اوسکو لازم ہے کہ صاحب کلکٹر کے حضور درخواست کرے اور اوس درخواست پر اسیطرح عمل کیا جاے گا جیسا مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا مین عمل ہوتا ہے اور نالش قسم بالا اوس تاریخ سے بارہ برسکے اندر رجوع کی جاوے گی جب استحقاق اوس شخص کا جو اپنے تئین مستحق لگانے بیہیج کا یا بیدخل کرنے معافیدار کا ظاہر کرتا ہو یا استحقاق شخص دیگر کا جو بذریعہ شخص اول الذکر دعویدار ہو ظہور مین آیا ہو اور اگر میعاد مذکور منقضی ہوگئی ہو یا تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا سے دو برس کے اندر منقضی ہو جاوے تو نالش مذکور تاریخ انقضا

سے دو برس کے اندر رجوع ہو سکتی ہے۔

شرح — بموجب ضمن ۰۰ دفعہ ۱۰ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۵ عیسوی ایسی درخواست اسٹامپ پر گذرنی چاہیے۔

۲ —— نظائر دسر کلر تحت دفعہ ۲۶ —— ملاحظہ طلب۔

۳۲۰ — دعوے زمیندار بہ نسبت بازیافت اراضی مقبوضہ مقدم ۰ یہ جس کو زمیندار سابق نے حق الخدمت مین عطا کی تھی عدالت ماتحت سے ڈگری ہوا صدر سے بہ تجویز قرار پائی کہ بموجب قانون ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء و قانون ۳۱ سنہ ۱۸۵۹ء زمیندار مستحق ضبطی عطیۂ ناجائز کے تھا اور شخص قابض حال پر پابندی افعال زمیندار سابق کی لازم نہین آتی شب لال — بنام — کلال چند منفصلہ ۱۰ — اگست سنہ ۱۸۶۱ء

۳۲۱ — دعویدار دفعہ ۲۸ — کو اپنا منصب نالش بطور سراسری ہے ثابت کرنا چاہیے کہ وہ بطور زمیندار یا معافیدار دعویدار ہے نہ صرف بطور مالک مکان گنیش رام جوشی — بنام — جوکھو رام منفصلہ ۳۱ — جولائی سنہ ۱۸۶۲ء۔

۳۲۲ — تحقیقات درخواست حسب دفعہ ۲۸ کے بطور ایک نالش کے عمل مین آنی چاہیے اور گذرتے وقت دیکھنا اس امر کا صاحب کلکٹر سے متعلق ہوگا کہ درخواست مذکور مابین میعاد محکومۂ قانون کے گذری ہے یا نہین اگر بین المیعاد گذری ہو تو اوسکی نسبت تحقیقات عمل مین لاوین ورنہ نامنظور کرین ان دونو صورتون مین فریقین عدالت دیوانی مین جسکی اختیارات مین نسبت تنقیح استحقاق کے دفعہ مذکور موثر متصور نہین رجوع لانیکی مجاز ہین — شیخ رمضان علی — بنام — نند کنوار منفصلہ ۲۵ — نومبر سنہ ۱۸۶۲ء

۳۲۳ — نالشات منجانب عطیہ دار اراضی جو حسب منشا دفعہ ۲۸ — محکمہ مال سے ضبط ہو گئی ہون تاریخ حکم آخر حکام مال سے اندر بارہ برس بموجب ضمن ۱۲ — دفعہ ۱ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء دائر ہونگی احکام نسبت تشخیص لگان کے اگر کسی درخواست پر جو زائد از دوازدہ سال تاریخ ۱۹ — اپریل سنہ ۱۸۵۹ء

روز منظوری ایکٹ ہذا سے دائر ہو صادر کیے جاوین ناجائز و کالعدم تصور ہین الا کہ فی خاص وجہ براوت کی اراضی سے ظاہر کیجاوے — بالکشن داس - بنام لال داس منفصلہ ۱۴ - جولائی سنہ ۶۴ء عیسوی و بابو گوپال سنگھ - بنام - علی اشرف خان - اجلاس کامل

۳۲۴ - تبایید نظیر مندرجہ بالا یہ تجویز ہوئی کہ اگر درخواست اندمیعاد گذرانی جاوے تو اس اراضی کے نسبت جسکو صاحب کلکٹر نے لائق ادائے لگان سب دفعہ ۲۸ - قرار دیا ہو یہ تجویز ہونی چاہیے کہ آیا وہ اراضی اون اراضیات کی قسم سے ہے یا نہین جن کا تذکرہ دفعہ ۲۰ - مین آیا ہے یعنی بلحاظ دفعہ ۱۰ - قانون ۱۰ سنہ ۹۵ء ہرکچند - بنام - رام کشن منفصلہ ۱۴ - جولائی سنہ ۶۴ء اجلاس کامل

۳۲۵ - درخواست بغلی معافی و تشخیص لگان اوس حالت مین کہ استحقاق معافیداری بعد شروع سنہ ۹۶ء فصلی یعنے ۱۶ - ستمبر سنہ ۸۸ء ظہور پذیر ہوا ہو حکام مال کے روبرو حسب دفعہ ۲۸ - گذرنی چاہیے لیاقت علی - بنام - سید ضامن علی منفصلہ ۳۰ - جولائی سنہ ۶۴ء

۳۲۶ - عدالت دیوانی کو حسب مشار دفعہ ۲۰ - اختیار نہین کہ حکم تقرر لگان کا صادر کرنے نالش ہذا اوس حالت مین قابل سماعت و تجویز روئیدادی حکام دیوانی کے ہو سکتی ہے جب کہ مدعی بالتصریح یہ بیان اور ثابت کرے کہ قابض حال یا اوس شخص کو جسکے ذریعہ سے وہ دعویدار ہوا قبضہ از روے جبر یا فریب یا ایسی وسیلہ ناجائز یا بد دیانتی سے بمراد دفعہ ۳ ضمن ۲ - قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ء حاصل ہوا تھا - راد ہاکشن - بنام - مصر سالک رام منفصلہ ۲ - اگست سنہ ۶۴ء

۳۲۷ - مدعی نے بغرض تنسیخ فیصلہ صاحب کلکٹر جو بمنشار دفعہ ۲۰ - صادر ہوا تھا نالش کی بلحاظ فیصلجات اجلاس کامل یہ قاعدہ قرار پایا کہ میعاد سماعت معینہ ضمن ۱۲ - دفعہ ۱ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ء ایسی نالشات سے متعلق ہے نہ ضمن ۵ - دفعہ مذکور مسماۃ جمنا بی بی - بنام شیونرائن پروہا منفصلہ ۲۶ - اگست سنہ ۶۴ء -

۳۲۸- بطلی بعلت بغاوت سے گورنمنٹ یا اوسکے منعم علیہ کو زیادہ اوس سے تشخیص لگان کا استحقاق حاصل نہین جو ہو سکی وسبب یا اون اشخاص کو جنکی ذریعہ سے وہ دعویدار ہو پہونچا تھا صرف مقدمات جیکہ وانتقال وخام تحصیل محال بعلت بقایا مالگزاری سے حق جدید پیدا ہوتا ہے مسماۃ جمنا بی بی - بنام - شیونرائن پروہا منفصلہ ۲۶ - اگست ۱۸۶۴ء

۳۲۹- جس حالیمین وہ محال جسکو اندر اراضی معافی واقع ہے بعلت باقی مالگزاری برائے دوام یا کسی صورت مین ایک مدت خاص کے واسطے منتقل ہوجاوے تو گو معافیدار بلا مزاحمت وقت معافی سے زیادہ عرصہ دوازدہ سال تک بطور معافی قابض رہا ہو تاہم وہ معافی محفوظ نہین رہ سکتی اور بعض صورت ہائے مستاجری یا انتقال یا قسمتی منافع محال مین کہ بعلت باقی مالگزاری عمل مین آئی اور نیز بحالت نیلام جو اسی باعث سے ہو کہ ایسی صورتون مین از روے قانون وہ تمام ذمہ داریان اور حقوق مقابضت شکمی جو مالک سابق کی جانب سے پیدا ہوئے ہون قابل فسخ ہوجاتے ہین اگر معافی بطور ناجائز بعد توارنج مصرحہ جزو اول دفعہ ۲۸ - عطا کی گئی ہو اور اوسکی نسبت عمل انہین طور پر جیسا کہ اوس دفعہ مین مذکور ہے مابین عرصہ دوازدہ سال کے تاریخ قطعی ہونی نیلام یا دوسرے طریق وصول مالگزاری اور وقت اجراے پذیر ہونی حقیت مشتری یا مستاجر یا منتقل الیہ سے کیا جاوے تو وہ معافی ہی قائم نرہیگی ایسی صورتون مین حقیت مشتری یا دیگر فریق کی جو معاہدہ اداے مالگزاری سرکار کا کرے یا اون اشخاص کی جنکی حقیت مشتری یا فریق مذکور سے پیدا ہوئی ہو من ابتداے زمانہ نیلام سررشتہ مال یا دوسری طریقہ کی شروع ہوتی ہے دخواست تشخیص لگان یا بیدخلی کی مابین دوازدہ سال اوس تاریخ سے جب کہ نیلام یا طریق مذکور قطعی ہوگیا ہو اور بیع یا انتقال نے اجرا پایا ہو یا جن صورتون مین کہ وہ میعاد بتاریخ نفاذ ایکٹ ۱۰ ایکٹ ۱۸۵۹ء گذر گئی ہو تو مابین دو سال کے ۲۹ - اپریل ۱۸۵۹ء روز منظوری ایکٹ ہذا سے پیش ہونی چاہیے

پروتی پانڈے - بنام - ایاٹن صاحب منفصلہ ۱۰ - فروری ۱۸۶۵ء

۳۳۰ - عطیات اراضی لاخراج حسب مصرحہ جزو اول دفعہ ۲۸ - قائم رکھنا لابدی نہین بلکہ قابل ضبطی خود عطا کنندہ یا اوس شخص کے جس کی جانب سے اوسکو استحقاق حاصل ہوا ہو متصور ہین کیونکہ حسب قوانین محولہ ایسی عطیات ناجائز و کالعدم قرار دی گئی ہین اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ بعض اصول فیصلجات سابقہ عدالت ہذا مندرجہ حاشیہ جن کا مقصود یہ ہے کہ قائم رکھنا عطیات کا خود معطی یا اوسکے قائم مقام بذریعہ وارث یا بیع کو لازمی ہے غلط ہین گو اکثر فیصلجات ایک دوسرے کی متناقض ہین لیکن باہمدیگر ترمیم و تنسیخ نہین کرتے اور نیز یہ قاعدہ بھی قرار پایا کہ مالک صرف عطیہ دار حق ملکیت واقع اراضی مذکورہ کو بغیر نقصان پہونچانے کسی حق یا استحقاق کے جو نامبردہ کو ماقبل عطیہ کے حاصل تھا بیدخل کر سکتا ہے - راجہ دلسکھ رای - بنام - قربان علی - منفصلہ ۵ - جون ۱۸۶۵ء

۳۳۱ - ہر گاہ حکم ڈپٹی کلکٹر مورخہ ۱۳ - جولائی ۱۸۵۹ء از قسم عاملانہ تھانہ مثل حکم عدالت لہذا یہ مقدمہ جواز روے معنی واسطے تنسیخ اوس حکم متضمن ضبطی معافی کے مابین بارہ سال تاریخ حکم مذکور سے دایر ہوا اسلیے بموجب ضمن ۱۲ - ایکٹ ۱۴ - ۱۸۵۹ء اندر میعاد ہے ضمن ۶ - ایکٹ مذکور اس سے متعلق نہین - مہابیر پرشاد - بنام - گوپال سنگھ - منفصلہ ۱۹ - جون ۱۸۶۵ء -

+ حاشیہ

موتی سنگھ - بنام - مکا خان نمبر ۲۵۹ - منفصلہ ۳۰ - جولائی ۱۸۵۳ء

مہربان سنگھ - بنام - گنگا سنگھ نمبر ۶۲ منفصلہ ۲۹ - مئی ۱۸۵۷ء عیسوی

شیو غلام سنگھ - بنام - مسماۃ رئیس بیگم نمبر ۸۰ - ۱۸۵۲ء -

عظیم اللہ - بنام - کنہیا سنگھ نمبر ۸۶ - ۱۸۵۵ء -

بھومنگھ - بنام - رام پرشاد نمبر ۷۰ ۱۸۵۵ء

۳۳۲ - ملکیت عطیہ لاخراج واقع محال زمینداری بصورت لاوارثی مع حق سرکار بمقابلہ ہندوان کے زمیندار کو پہونچتی ہے — شیخ غلام علی - بنام - رام دت سوکل - منفصلہ ۱۲ مارچ ۱۸۶۶ء

۳۳۳ - کیسقدر اراضی جو ظاہرا لاخراج تھی کاغذات علاقہ مین بطور جزو اراضی خراجی داخل حدود محال خراجی کے مندرج تھی چنانچہ اراضی مذکور کی نسبت زمیندار ان نے تشخیص لگان کا دعوے کیا تجویز ہوئی

کہ بار ثبوت اس امر کا کہ یہ مقدمہ بموجب دفعہ ۱۰ - قانون ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء کے ہے بذمہ زمیندار ہے داخل ہونا ارضی کا اندر حدود کے ثبوت قطعی نہیں ہے اور بوجہ اسکے کہ حد بندی بحکم عدالت نہیں ہوئی تھی واجب التعمیل نہیں ہے اور اگر زمیندار اوسکو اسطرح پر ثابت کرے تو مدعی سے جو خود دعویدار قبضہ لاخراجی کا ہے قبل اسکے کہ اوسکے حق میں ڈگری دیجاے ڈگری دار پر ثابت کرنا اس امر کا لازم اوے گا کہ نامبردہ عرصہ ۶۰ - برس سے بلا ادا ای لگان و بلا تنازع و بی شاملہ فریب اوس پر قابض رہا ہے ۔ بابو مہابیر پرشاد - بنام - امراؤ سنگھ - منفصلہ ۴۴ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۳۴۴ - لاخراج دار اراضی گرد و پیش کو غصباً داخل میں لاکر اوسپر بلا ادا ے لگان و خلاف حق زمیندار زائد از دوازدہ سال قابض و متصرف رہا پس تجویز ہوئی کہ نہ وہ اُس سے بیدخل کیا جا سکتا ہے اور نہ اوس زمین پر تشخیص جمع ہو سکتی ہے معہذا نامبردہ پر نالش تقرر شرح لگان کی دائر نہیں ہو سکتی - بھگوتی اپیلانٹ - بنام - شیو پرشاد - منفصلہ ۱۱ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء

شرح - نظیر نمبری ۲۱۶ - ملاحظہ طلب -

۳۴۵ - میعاد معینہ دفعہ ہذا کو بشمول میعاد ضمن ۱۴ - دفعہ ۱ - ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۵۹ء محسوب کرنا چاہیے ضمن مذکور میں دو شرط قائم ہیں اول یہ کہ نالش اندر بارہ برس کے اوسوقت سے کہ جب سے استحقاق دعویدار کا پہلے شروع ہوا دائر ہوگی دوم یہ کہ جب کوئی شخص واسطے دوسرے شخص کے یا دوسرے شخص کی استحقاق کے ذریعہ سے دعوے کرے تو اندر بارہ برس کے اوس زمانہ سے جب سے کہ استحقاق اوس شخص ثانی کا پیدا ہوا ہو دائر ہوگی -

۲ - شرط ثانی شرط مندرجہ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۰ - سنہ ۱۸۵۹ء کی مختلف ہے جو از روے ضمن مذکور کے منسوخ ہوتی ہے اور یہ تعلق رکھتی ہے مقدمات ٹھیکہ داری اور مرتہنی سے یعنی جو لوگ دعوی استحقاق کا بذریعہ استحقاق اصلی حقدار کے کر سکتے ہیں وہ صرف اوس حالت میں منظور ہو سکتا ہے کہ جب استحقاق

اوس حقدار کا پہلے اندر بارہ برس کے نالش دائر ہونی سے ابتدا ، ظہور مین آیا ہو۔

۳۔ شرط ابتدای پیدا ہونے استحقاق سے تعلق رکھتی ہے واضح ہو کہ وارث وہی استحقاق رکھتا ہے جو وہ شخص رکھتا تھا جس کا وہ قائم مقام ہے علی ہذا ہبہ دار یا خریدار خانگی یا سرکاری بھی لہذا زمانہ میعاد اوس تاریخ سے شمار ہونا چاہیے جب کہ استحقاق پہلے شخص کا پیدا ہوا۔

۴۔ چنانچہ اختیار جدید استقرار لگان اوس اراضی پر جواب تک معافی رہی وارث کو حاصل نہین ہوتا

۵۔ علی ہذا القیاس قبضہ مرتہن یا ٹھیکہ دار سے یہی صورت میعاد کی متبدل نہین ہوتی اوس اراضی پر جو حالت رہن مین بصیغہ معافی دیجاوے استحقاق اصل مالک کا واسطے استقرار لگان کے پھر قبضہ پانی کی تاریخ سے شروع ہو جاتا ہے۔

۶۔ الحاصل پچھلا استحقاق استقرار لگان کا اوس صورت مین تلف ہو جاتا ہے جب کہ کسی دوسرے کی طرف سے کوئی حق جدید پیدا کیا گیا ہو (موجب دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء) جیسا کہ بحالت نیلام یا مستاجری یا خام تحصیل بعلت بقایاے لگان مین ہوتا ہے چنانچہ ان مقدمات مین پورا نا حق دوام کو یا چند روز کو تلف ہو جاتا ہے سرکلر بورڈ حرف کیو مورخہ ۱۵۔ اگست سنہ ۱۸۶۲ء

۳۳۶ مقدمات دفعہ ۲۸۔ مین دو امر قابل تنقیح ہون گے۔ اوّل یہ کہ معافی جسکی بابت درخواست گذری ہے تاریخات مشروحہ قوانین محولہ شروع دفعہ مذکور کے پیچھے کی ہے۔ دوم یہ کہ ایا بلحاظ حد سماعت معینہ دفعہ مذکور ضمن ۱۴۔ سوال اندر میعاد ہے یا نہین۔ دفعہ ۲۔ سرکلر بورڈ نمبر ۷ مورخہ ۱۷۔ فروری سنہ ۱۸۶۳ء

۳۳۷۔ دفعہ مذکور مین اوس اراضی سے مراد ہے جو رقبہ مالگزاری سے علیحدہ کی گئی ہو نہ اوس اراضی سے جو شامل محال ہو بلکہ اوسپر استحقاق استقرار لگان ہر سال حاصل ہے۔ سرکلر بورڈ نمبر ۲۔ مورخہ ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء۔

دفعہ ۲۹۔ نالشات جملہ مقدمات جو بموجب ایکٹ ہذا از جانب یا بنام زمینداران

از جانب یا بنام سرراہ کاروں یا تحصیلداروں کے جن مین خاص انتظام سرکاری ہو۔	یا دیگر اشخاص تحصیل کنندگان اراضی ممکن الارجاع ہین از جانب یا بنام سرراہکاران یا تحصیلداران اون محالات کے جنمین خاص انتظام سرکاری ہو خواہ اس سے کہ وہ محالات ملکیت سرکاری یا اور لوگونکی ملکیت ہون رجوع ہوسکتی ہین اور اگر صاحب کلکٹر یا سرراہ کار یا تحصیلدار کسی محال قسم مذکورہ واقع ممالک بنگالہ یا بہار یا اوڑیسہ کا کسی رعیت باقیدار یا قابض شکمی محال مذکور پر بموجب اختیارات عطیہ دفعہ ۲۵ - قانون ۷ سنہ ۱۸۹۹ء نالش کرے اور شرائط پٹکیٹ ہذا کی رعایت نکرے تو اوس رعیت یا قابض شکمی کو اختیار رہوگا کہ دیوانی مین نالش کرکے نسبت اوس مطالبہ کی جسکی بابت اوسپر نالش ہوئی ہے اعتراض کرے۔

۳۳۸ - گورنمنٹ کو پابندی فعل اپنی ملازم کی صرف اوس حالت مین ضرور ہے کہ جب وہ فعل ملازم مذکور کے بانجام کسی متعلقہ اپنے عہدہ اور اندر حدود اپنے اختیار کے واقع ہوا ہے یا اگر خارج از اختیار اوسکی عمل مین آیا ہو تو اوسکی پابندی اوس حالت مین گورنمنٹ پر لازم ہوگی کہ جب گورنمنٹ نے اوس فعل کو واقعاً یا قانوناً یا صراحتاً یا حیلتاً منظور کرلیا ہو۔ فیصلہ پریوی کونسل - بنام - صاحب کلکٹر ہوبلی - بنام - کرائی وسٹانزاین و مامور صاحب کی تصنیف موسومہ انڈین اپیل صفحہ ۵۵۴ -

۳۳۹ - افسران گورنمنٹ کا یہ کام ہے کہ جب فیصلہ عدالت کا خلاف اونکی صادر ہو تو فوراً اوسکی تعمیل کرین یعنی ڈگریدار کو شے ڈگری شدہ پر قابض کرادیوین اور جسقدر خرچہ کی ڈگری بنام گورنمنٹ ہوئی ہو اوسکو ادا کردین ہیر کلیرنس بورڈ نمبر ۲۱ مورخہ ۹ - ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء -

باب چہارم حد سماعت

۳۴۰- تاریخ گذرنی عرضی دعوی سے شمار میعاد چاہیے نہ روز گذرنے تتمہ عرضی دعوی سے نظیر صدر غربی منفصلہ ۲۹ نومبر ۱۸۵۱ء۔

۳۴۱- واسطے حفظ میعاد کے یہہ عذر کہ ڈپٹی کلکٹر دورہ مین تھے کافی متصور نہوگا نظیر صدر غربی نمبر ۳۴۵ منفصلہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۴ء

۳۴۲- فریقین کے مختارون نے حسب منشا دفعہ ۳۱۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اپنے اپنے موکلون سے اجازت خاص حاصل کیے بغیر مقدمہ ثالثی مین سپرد کیا تجویز ہوئی کہ سپرد ثالثی مین مذکور بلا اجازت وخلاف قانون تھی لہذا حسب نظائر عدالت صدر کے اوس سے حد سماعت رفع نہین ہوسکتی شنکر بنام نراین منفصلہ ۱۲ ستمبر ۱۸۶۶ء

تنبیہ

اگرچہ واسطے تعین حد سماعت مقدمات کے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء جاری ہوا ہے لاوون خاص مقدمات کے لیے جو مالک وکاشتکار سے علاقہ رکھتے ہین خاص ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء مین میعادین مقرر ہین مگر اون میعادون کو کسیطرح مخالف ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کے سمجھنا چاہیے اسلیے کہ کوئی میعاد مندرجہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اون میعادون سے جو ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء مین مندرج ہین زیادہ نہین ہے اور سوائے اسکے اجلاس کامل سے یہہ تجویز قرار پاچکی کہ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء نا نشانات لگان ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء سے متعلق ہے (دیکھو فیصلہ ۱۲ اپریل ۱۸۶۲ء) اور ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ مین لکھا ہے کہ اگر میعاد معینہ اس ایکٹ سے کسی مقدمہ کے لیے کسی قانون مین میعاد کم مقرر ہو تو بدستور نافذ رہے گی +

۳۴۳- عمل درآمد قانون تمادی ایام بوجہ فعل فریقین یا ثالث کے ممنوع نہین ہوسکتا بشرطیکہ وہ فعل ایسا ہو جسکی نسبت قانون مین حکم ہو اور نالش بعد انقضاء میعاد صرف اس وجہ سے قابل قبول نہین ہوسکتی کہ شخص جسکو استحقاق نالش حاصل تھا بسبب ہوجانے معاملہ یا خود ہاکے داخل کرنے نالش مین اندر میعاد کے

متقدر رہا — جہانداد خان وغیرہ — بنام — مسماۃ للو — منفصلہ ۷ دسمبر ۱۸۶۶ء —

۳۴۴ — اگر کوئی شخص جسکو استحقاق دعوی داری حاصل ہو بوجہ فریب دہی شخص غیر کے اپنے حق سے یا اوس اسناد سے جو بنیاد حق کی ہون لاعلم رہے یا اگر کوئی دست آویز جو اوس حقکے ثبوت کے واسطے ضرور ہو فریباً مخفی کی گئی ہو تو میعاد رجوع نالش بنام فریب دہندہ یا معاون فریب دہندہ یا بنام شخص دیگر جو بذریعہ فریب دہندہ کے حقدار ہو سوائے اوس صورت کے کہ شخص آخر الذکر نے براہ نیک نیتی اور بہ ادای زر ثمن صورت حقداری کی پیدا کی ہو اوس تاریخ سے محسوب کی جائیگی جب کہ مدعی فریب خوردہ کو ابتداءً فریب کا علم ہوا ہو یا جب اوسکو ابتداءً دست آویز پیش کرنی یا پیش کرانی کا امکان ہوا ہو — دفعہ ۹ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء

۳۴۵ — جس مقدمہ مین بنا دعوی کسی فریب پر قائم ہوئی ہو بنا دعوی اوس تاریخ سے محسوب ہوگی جب شخص فریب رسیدہ کو ابتداءً فریب کا علم ہوا ہو دفعہ ۱۰ ایضاً

۳۴۶ — اگر اوس تاریخ کو جب اول مرتبہ استحقاق نالش پیدا ہووے شخص مستحق نالش سے کوئی عارضہ قانونی لاحق ہووے تو جائز ہے کہ بعد تاریخ رفع عارضہ کے نالش منجانب شخص مذکور یا اوسکے قائم مقام کے روز ظہور بنا دعوی سے اسی میعاد کے اندر رجوع ہووے جو اور صورتون کے واسطے مقرر ہے اور اگر بوقت ظہور استحقاق نالش کے کوئی عارضہ قانونی لاحق حال مدعی نہووے تو اگر ایام مابعد مین عارضہ قانونی اوس سے لاحق ہو جاوے یا شخص دیگر جو اوسکے ذریعہ سے حقدار ہو لاحق ہو جاوے ایام مابین کے میعاد مقررہ مین مجرا نہین ملین گی دفعہ ۱۱ ایضاً

۳۴۷ — جن اشخاص سے دفعہ سابق مین عارضہ قانونی کا لاحق ہونا تصور کیا گیا ہے وہ یہہ ہین عورات منکوحہ جو اون مقدمات کے فریقین سے ہون جنکا انفصال وجب قانون انگلشیہ کے ہوتا ہے اور اشخاص نابالغ اور مجنون اور مسلوب الحواس — دفعہ ۱۲ ایضاً

۳۴۸ قانون حد سماعت مین کوئی امر ایسا نہین جس سے یہہ ظاہر ہو کہ واضعین قانون کا یہہ منشاء

تھا کہ جو نالش منجانب نابالغ معرفت کسی جائز قائم مقام ایام نا قابلیت مین دائر کی جاے وہ ناجائز ہو رام اوتار بنام دہنی رام — منفصلہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۶۹ء —

۳۴۹ — بروقت محسوبی کسی میعاد سماعت مقررہ ایکٹ ہذا کے وہ ایام کہ جن مین مدعا علیہ قلمرو سرکار واقع ہند سے غیر حاضر رہا ہو میعاد مذکور مین شامل نہ ہونگے الا اوس صورت مین کہ تمس بغرض احضار اور جواہی مقدمہ بموجب کسی قاعدہ مقررہ قانون ایام غیر حاضری مدعا علیہ مین مدعا علیہ پر جاری ہو سکے — دفعہ ۱۳ — ایضاً

۳۵۰ — بروقت محسوبی کسی میعاد سماعت مقررہ ایکٹ ہذا کے وہ ایام جن مین مدعی یا دوسرا شخص جو بذریعہ مدعی دعوی دار ہے بیچ پیروی کسی مقدمہ سابق کے جو بربناء اوسی مناط دعوی بنام اوسی مدعا علیہ یا اوسکے قائم مقام کے بدعویداری حقیقی عدالت مین دائر ہوا تھا بکوشش تمام مصروف رہا ہو اوس عدالت سے بوجہ عدم اختیار حاکم یا بوجہ دیگر مقدمہ فیصل نہ ہوا ہو یا ایسا فیصلہ صادر ہوا ہو کہ وہ صیغہ اپیل سے منسوخ کیا گیا ہو تو ایام مذکور مع دوران اپیل اگر اپیل ہوا ہو ہر دو میعاد مقررہ ایکٹ ہذا مین شامل نہ ہونگے دفعہ ۱۴ ایضاً

۳۵۱ — اگر بجاے دائر کرنے نالش کے محکمہ مناسب مین غلطی سے اپیل رجوع ہو حسب منشاء دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء ایسی صورت مین حفظ میعاد متصور نہین ہو سکتا مدت دوران اپیل صرف اوس حالت مین میعاد سماعت سے مجرا دیجاتی ہے کہ جب فیصلہ مرافع اولی محکمہ ثانی سے بوجہ نقص اختیار سماعت کے منسوخ ہوتا ہے — گوکل داس — بنام ہرپو سنگھ منفصلہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۵ء

دفعہ ۳۰ — عموماً رجوع مقدمات کی میعاد

سوا اوس صورت کے کہ اس دفعہ کے خلاف حکم ہو جملہ نالشات متعلقہ ایکٹ ہذا تاریخ ظہور بناء دعوی ایکسال کے اندر رجوع کی جاوین گی —

شرح — یعنی جن نالشات کے واسطے اس ایکٹ مین کوئی میعاد خاص مقرر نہین ہے وہ اندر ایکسال کے دائر ہونگی اور وہ حسب تفصیل ذیل ہین نالشات قسم دوم نالشات قسم سوم نالشات قسم پنجم

نالشات قسم ششم

۳۵۲— توقف ارجاع نالش مین درحالیکہ وہ اندر میعاد قانونی دائر کی جاوے باعث وشمسی دعوی نہین
سماۃ معصومہ بی بی — بنام چندن لعل منفصلہ ۲۲ ستمبر ۱۸۶۳ء

۳۵۳— کاشتکار کو بذریعہ ایک ڈکری کے جس سے نیلام اوسکی حقیت کا منسوخ ہوا تھا اوسکی کاشت دلائی گئی
تجویز ہوئی کہ نامبردہ کو بموجب ضمن ۶ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کی نالش دائر کرنے کے لیے بنا مخاصمت اوس
تاریخ کو پیدا ہوئی جب کہ زمیندار نے اوسکو کاشت پر دخیل ہونے سے انکار کیا اور اگر تاریخ انکار مذکور سے
کہ اوس سے فی المعنی بیدخلی ناجائز منجانب زمیندار واقع ہوئی نالش اندر ایکسال رجوع کی گئی تو اوس مین دفعہ ۳۰
ایکٹ مذکور عارض نہوگی — بچھمن سنگھ بنام محمد حسن وغیرہ منفصلہ ۲۵ اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۳۵۴— نالش واسطے بیدخلی کاشتکار بربنا خلاف ورزی معاہدہ بباعث نصب کرنے باغ کے تاریخ اولاً
بنا مخاصمت سے درمیان ایکسال از روے دفعہ ۳۰ دائر ہونا چاہیے — رحمت اللہ بنام تفضل حسین منفصلہ
۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۳۵۵— مقدمہ نالش زمیندار واسطے بیدخلی کاشتکار بباعث کھودنے کنوئین کے میعاد یکسالہ معینہ
دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اوس روز سے شمار ہونی چاہیے جب کہ تعمیر کنوئین کی ایسی صورت پر پہونچ جاوے
جس سے غرض متعلقہ کے مفہوم مین کسیطرح کا شک نہ ہوسکے — ہیرا کنوری بنام سید نور علی منفصلہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء

دفعہ ۳۱ میعاد رجوع نالشات بابت دلا پانے پٹہ وغیرہ

نالشات بابت دلا پانے پٹہ یا قبولیت یا بابت تنقیح شرح لگان جسکے بموجب پٹہ اور قبولیت تحریر پاکر حوالہ ہونا چاہیے ایام دخیلکاری مین کسیوقت رجوع ہوسکتی ہین ٭

۳۵۶— الفاظ (ایام دخیلکاری مندرجہ دفعہ ۳۱ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء سے) مستنبط ہوتا ہے کہ نالشات جن
سے دفعہ مذکور مین مراد ہے وہ نالشات ہین بنام اون اشخاص کے جنکی حیثیت کاشتکارانہ قرار پاچکی ہے —

مہیش دت پانڈے ودرگا پانڈے - بنام ستیل سونار منصفہ ۱۵ مئی ۱۸۶۹ء

دفعہ ۳۲ میعاد رجوع مقدمات نالشات بابت دلاپانے بقایاے زرلگان سال بنگالہ کے آخر سے بابت بقایا لگان

یا سال فصلی یا ولایتی کے مہینے جیٹھ کے روز اخیر سے جس سال مین بقایاے متدعویہ واجب الادا ہوئی ہو تین برس کے اندر رجوع کی جاوینگی اور اگر بقایا بروقت نفاذ ایکٹ ہذا واجب الادا ہوئی ہو تو ایکٹ ہذا کے نفاذ سے تین برس کے اندر نالش کی جاویگی یا اوس میعاد کے اندر جو بالفعل واسطے ارجاع نالشات قسم بالا بہ محکمۂ دیوانی مقرر ہے یعنی جو میعاد پہلے گذر جاوے مگر شرط یہہ ہے کہ اگر نالش بابت وصول لگان بموجب اوس شرح کے ہو جو بہ مقابلۂ شرح مروجہ سال سابق زیادہ ہووے بشرطیکہ شرح لگان بعد اجراے اطلاعنامہ بموجب دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا اضافہ کی گئی ہو اور وہ اضافہ کسی محکمہ مجاز کے حضور سے منظور نہ ہوا ہو تو اوس صورت مین نالش سال بنگالہ کی روز آخر یا سال فصلی یا ولایتی کے مہینے جیٹھ کے روز اخیر سے جس سال کی بابت اضافہ لگان کا دعوی ہو تین مہینے کے اندر رجوع کیجاویگی

۳۵۷- اجلاس کامل سے یہہ تجویز قرار پائی کہ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء اون نالشات لگان سے جو بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء بعد جنوری سنہ ۱۸۶۲ء تاریخ نفاذ دفعہ ۱۰ ایکٹ اول الذکر کے رجوع ہون بجاے میعاد معینہ دفعہ ۳۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کی متعلق ہے سید حسن عسکری بنام گوبند نراین منصفہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء

۳۵۸- اجلاس دو ججون سے جنہون نے فیصلہ مقدمہ کا کیا یہہ تجویز قرار پائی کہ اوس قدر نالش جس مین دعوی بقایا بابت سال سنہ ۱۲۶۵ فصلی آخر روز جیٹھ مطابق تاریخ ۲۶ جون سنہ ۱۸۵۸ء سے وسنہ ۱۲۶۶ فصلی مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۸۵۹ء سے خارج المیعاد ہے کیونکہ نالش تاریخ ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء کو دائر ہوئی اور دعوی بقایا سنہ ۱۲۶۶ فصلی اور سنوات مابعد کا داخل میعاد سہ سالہ متصور ہو کر ڈگری ہوا اور یہہ میعاد یکم جیٹھ سال فصلی روز ظہور بناء دعوی سے شمار کی گئی شیخ قاسم علی بنام جسودا کنور منصفہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۶۴ء اجلاس کامل

۳۵۹- لگان کا حساب آخر سال تک رواں ہے پس میعاد متعلقہ نالشات لگان اراضی حسب ضمن ۸ دفعہ ۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء آخر روز جیٹھہ فصلی حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء محسوب ہونی چاہیے مقدمہ ہذا میں مدعی نے دعوی بقایا ۱۲۶۴ فصلی جو ۳۰ جون سنہ ۱۸۵۷ء کو اور سنہ ۱۲۶۵ فصلی کا جو ۳۰ جون سنہ ۱۸۵۸ء کو اور سنہ ۱۲۶۶ فصلی کا جو ۱۵ جون سنہ ۵۹ کو واجب الادا ہوئی پیش کیا اور نالش ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ء کو دائر کی تو دعوی بابت سنہ ۶۴ و ۶۵ ماسوائے اوسکے اقساط کنوار و کاتک سنہ ۶۶ کا خارج از میعاد ہے۔

شیخ قربان علی - بنام راے سیتا رام - منصفی ۲۴ رجولائی سنہ ۱۸۶۴ء

شرح نظیر کرپا شنکر - بنام پال پانڈے نمبری ۲۱۲ ملاحظہ طلب

دفعہ ۳۳ میعاد رجوع مقدمات بنام کارندہ بابت وصولیابی زر نقد اور کاغذات یا حساب کے

نالشات بابت وصولیابی زر جو کسی کارندہ کی ہاتھہ میں ہو یا حساب یا کاغذات جو کارندہ کی پاس ہو عہد ملازمت کارندہ میں کسی وقت یا بعد انقضاے ملازمت کارندہ کی ایکسال کے اندر رجوع کیجاوینگی اور اگر دعوی قسم بالا فی الحال پیدا ہوا ہو تو نالش ایکٹ ہذا کی نفاذ سی ایک سال کی اندر یا اوس میعاد میں جو وسطے ارجاع نالشات مذکورہ بہ محکمۂ دیوانی مقرر ہو جو سی میعاد پہلے گذر جاوے رجوع کی جاویگی مگر شرط یہہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکو استحقاق دعوی پونہچتا ہے نسبت وصول ہونے کسی روپیہ کے کارندہ کو فریباً ناواقف رہا ہو یا اگر کارندہ نے اوسکو حساب فریبی پہونچایا ہو تو نالش اوس تاریخ سے ایک سال کے اندر دائر ہوگی جب شخص مذکور اولاً فریب سے آگاہ ہوا ہو لیکن کوئی نالش قسم بالا کسی صورت میں سواے بصورت دعوی ہاے موجودہ حال تاریخ ختم عہد کارندگی سی تین برس کے بعد رجوع نہ ہو سکے گی

شرح - مثلاً ایک کارندہ آخر سنہ ۶۰ میں موقوف ہوا پس نالش دعویدار جو اس دلیل سے جنوری سنہ ۶۴ میں رجوع ہوئی کہ محکوم دسمبر سنہ ۶۳ میں فریب سے اطلاع پہونچی خارج المیعاد کیونکہ تاریخ موقوفی سے تین برس گذر گئے گو تاریخ اطلاع فریب سے اندر ایکسال کے ہے +

باب پنجم ذکر مقدمہ تاڈگری اخیر

فصل اول قواعد نسبت رجوع مقدمہ

دفعہ ۳۴۴ طریق ارجاع نالشات

دفعہ ۳۴۴ کا عمل درآمد رونفاذ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء سے نربا بجاے اوس کی دفعہ ذیل قائم کی گئی

نمونہ عرضی یا بیان حال دعوے

مقدمات حسب ایکٹ ہذا اس نہج پر دائر کیے جائینگی کہ صاحب کلکٹر کے روبرو ایک عرضی دعوی یا بیان دعوی متضمن نام ونشان اور سکونت مدعی اور نام اور نشان اور سکونت مدعا علیہ جہان تک کہ یہ مراتب دریافت ہوسکین اور مشعر خلاصہ اور مالیت دعوی جسکی تشخیص بموجب کسی قانون مجاریۂ وقت کے کہ بابۂ تشخیص مالیت مقدمات ہو اور تاریخ بنا دنالش کی گذرانا جاوے ۔ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء

۳۶۰ ۔ عورات منکوحہ کو سب کہ منجملہ فریقین ہون اپنے شوہر کا نام لکھنا ضرور ہے ۔ سرکلر صدر عدالت مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۵۱ء

۳۶۱ ۔ اگر مدعا علیہ ملازم فوج ہو تو یہ لکھنا ضرور ہوگا کہ مدعا علیہ مندرجۂ اہل مصرحہ چھاؤنی ہے ۔ دفعہ ۴ قانون بستم سنہ ۱۸۵۱ء

۳۶۲ ۔ اگر دعوی یا مطالبہ جایداد متنوعی پر ہو تو نالش بنام سارٹیفکٹ یابندہ جایداد متنوعی کی ہوگی ۔ سندرواس منفصلۂ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء

۳۶۳ ۔ اگر کوئی نالش ایسی بناے دعوی پر قائم ہو کر عدالت دیوانی مین رجوع کیجاے جسکی سماعت وتجویز ایک مرتبہ پہلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حسال یا ایسے فریقین کے جنکے ذریعے سے متخاصمین حال دعویدار ہون ہو چکی ہو تو اوسکی سماعت نہوگی ۔ دفعہ ۲ ۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۳۶۴ ۔ ہر مدعی کو چاہیے کہ اوس کل شے کی نالش کرے جو بناے دعوی واحد سے پیدا ہوتی ہو الا ہر ایک مدعی مجاز ہے کہ اپنے دعوی کا جسقدر جزو مناسب سمجھے نالش سے بدین غرض متروک کرکے کہ بجانا تعداد دعوی نالش مذکور قابل سماعت اوس عدالت کے ہو جس مین اوسکا ارجاع منظور ہو اور اگر مدعی کسی جزو دعوی سے دست کش ہووے تو آیندہ جزو متروکہ کی نالش نہ ہوسکیگی ۔ دفعہ ۷ ۔ ایضاً

۳۶۵- اگرچہ دفعات ۲ و ۷- ایکٹ ۸- ۱۸۵۹ء خاص حکم قانونی سے شامل ایکٹ ۱۰- ۱۸۵۹ء کی نہین کی گئین تاہم وے اصول معدلت عامہ پر مبنی ہین پس مقدمات ایکٹ ۱۰- ۱۸۵۹ء اونہین کے تابع ہونی چاہیے- پریوی کونسل بنام میاون منفصلہ ۲۹- مارچ ۱۸۶۹ء

۳۶۶- اگر بناے دعوی مابعد اوس میعاد کی جو کسی قانون کی رو سے عموماً واسطے رجوع مقدمہ کے مقرر ہو پیدا ہوئی ہو تو جس دلیل سے مدعی مستدعی معافی حکم کا ہو قانون مذکور سے ہو اوسکو لکھنا چاہیے ضمن ۳ دفعہ ۲۵ ایکٹ ۸- ۱۸۶۹ء

۳۶۷- اگر کسی نابالغ یا زمیندار کا ولی متذکرہ دفعہ ۲۲ موجود ہو تو بلا شمول اوسکے ولی کے اوسپر نالش کا ہوسکیگی دفعہ ۳۲ قانون ۱۰- ۱۸۷۲ء

۳۶۸- سربراہ کار جو بموجب دفعہ ۱۸- ایکٹ ۴۰- ۱۸۵۸ء ذات نابالغ کا مقرر ہوا ہو اوسکو اختیار ہے کہ منجانب نابالغ نالشات دائر کرے- دفعہ ۱۸ ایکٹ ۴۰- ۱۸۵۸ء

۳۶۹- مالک نابالغ کا کوئی رشتہ دار یا دوست ایام نابالغی نامبردہ مین سربراہ کار یا اوسکے قائم مقام پر نالش دائر کرنے کا مجاز ہے- دفعہ ۱۹- ایضاً

۳۷۰- اگر نالیاقتی اوس شخص کی جسکے فائدے کی غرض سے کوئی نالش متعلقہ ایکٹ ہذا دائر کیجاوے قبل تحریر تجویز اخیر کے تمام ہو جاوے تو شخص مذکور کو اختیار ہوگا کہ خاص از جانب ذات خود پیروی نالش کی کرے- دفعہ ۲۰- ایضاً

۳۷۱- جس شخص نے کہ بموجب دفعہ ہذا جایداد نابالغ کی نسبت سارٹیفکٹ سربراہ کاری کا حاصل نہ کیا ہو اوسکو اختیار ارجاع نالش یا جوابدہی مقدمہ اشخاص غیر کا حاصل نہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اگر جایداد مایت قلیل کی ہو یا دوسری وجہ کافی پائی جاے تو ہر عدالت جسکے علاقہ مین جایداد واقع ہو اختیار ہوگا کہ مالک نابالغ کے کسی قرابت دار کو باوصف اسکے کہ اوسکو سارٹیفکٹ سربراہ کاری عطا نہوا ہو اواسطے ارجاع نالش یا جوابدہی مقدمہ کے

اجازت دیوے — دفعہ ۳ - ایکٹ ۱۴ - ۱۸۵۹ء

۳۷۲ - یہ حکم کہ مدعی پر پیش کرنا ایسے عرضی دعوی کا جو بوجہ بے ضابطگی خارج ہوگیا ہو بعد ترمیم اندرینصورت کے واجب تہا خلاف قاعدہ ہے - ہرسیوک سوکل - بنام - لچھمن نراین - منفصلہ ۱۳ - جنوری ۱۸۶۴ء

۳۷۳ - کوئی عرضی دعوی قانوناً تعطیل منظور شدہ کو پیش نہین کیا جاسکتا نہ مقبول ہوسکتا ہے کیونکہ عدالت ایسی تعطیل مین قانوناً اجلاس کرنے سے ممنوع ہے جو عرضی دعوی روز تعطیل کو صندوق عرائض مین ڈال دیا جاے اوسکی نسبت یہ گمان کیا جائیگا کہ بروز افتتاح عدالت گذرانا گیا - سماۃ لچھمی بائی - بنام - للی - منفصلہ ۲۵ - اگست ۱۸۶۴ء

وبابو شیو گوبند - بنام دکھہ ہرن - منفصلہ ۱۶ - جنوری ۱۸۶۴ء - اجلاس کامل -

۳۷۴ - اگر استحقاق قوی عدالت سے فیری تجویز ہوکر نا جائز قرار پاوے تو بربناء استحقاق مرتبہ کے جو استحقاق قوی مین داخل ہو نالش جدید مسموع نہین ہوسکتی - شیو دان سنگہ - بنام - ستیل سنگہ - منفصلہ ۱۹ - مئی ۱۸۶۵ء

۳۷۵ - جس حالت مین ازروے ڈکری سابقہ دست آویز مناط دعوی فیری وسازشی قرار پا چکی تو اب مدعی بربناء اقرارنامہ مذکور نالش کرنے کا مجاز نہین - بھوپ نراین چوبے وغیرہ - بنام - گوبند رای - منفصلہ ۱۲ - اگست ۱۸۶۱ء

۳۷۶ - جو کہ مدعی بموجب قانون وضابطہ کے مہتمم اور ولی املاک اور ذات نابالغ کا مقرر نہین ہوا اسلیے نامبرد کو منصب دعوی کا ازطرف نابالغ کے نہین - منشی ستیل پرشاد - بنام - برجموہن لال - منفصلہ ۱۲ - جون ۱۸۶۲ء

۳۷۷ - وادی کو بغیر حصول سارٹیفکٹ محکومہ دفعہ ۳ - ایکٹ ۲۰ - ۱۸۵۸ء منجانب اپنی پوتی نابالغ کو منصب نالش کا نہین - سماۃ رتنی وغیرہ - بنام - گوبند دیال وغیرہ - منفصلہ ۲۴ - جون ۱۸۶۲ء

۳۷۸ - مدعیان معافیداران نے مدعا علیہم پر بحیثیت کاشتکاری بابت لگان یا فتنی اپنے پٹی کے نالش کی مگر عرضی دعوی مین حوالہ ضمن ۳ - دفعہ اول ایکٹ ۱۴ - ۱۸۶۳ء کا کیا - یہ تجویز قرار پائی کہ غلطی سے ایسا حوالہ کرنے سے عدالت ممنوع تجویز اصل بناء دعوی سے نہین ہے یعنی تجویز اس امر کی کہ آیا گنتہ مدعا علیہم بطور کاشتکاران پٹی واجب الادا تہا یا نہین - موہن لال وغیرہ - بنام - سفور خان وغیرہ - منفصلہ ۷ - اپریل ۱۸۶۰ء

۳۷۹ — اگر تحصیلدار کو اختیارات ڈپٹی کلکٹری حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء حاصل نہ ہون تو عرضی دعوی یا سوال اوسکے پاس تحقیقات وکیفیت کے واسطے بھیجنا نہ چاہیے — دفعہ ۳ سرکلر بورڈ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۶۴ء

۳۸۰ — ہر ایک جوت دار کے نام یا اوسکی طرف سے نالش جداگانہ ہوگی لیکن جس صورت مین ایک کھاتہ کے چند شریک ہون اور ادائے لگان کی ذمہ داری مشترکہ رکھتے ہون تو اونکے نام یا اونکی طرف سے نالش کیجائی بھی ہوسکتی ہے — چٹھی سکرٹری صدر بورڈ موسومہ صاحب کمشنر میرٹھ نمبری ۱۱۷ مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء

۳۸۱ — جو کوئی شخص بددیانتی سے کسی کورٹ آف جسٹس مین جھوٹا دعوی کرے اوسکو موجب دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے سزا دیجاے گی —

۳۸۲ — اگر کسی متقدمین جو کسی عدالت کی حضور زیر تجویز ہو کوئی شخص مجرم الزام متذکرہ دفعہ ۲۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند سمجھا جاے تو عدالت مجاز ہوگی کہ شخص ملزم کو تحقیقات اور تجویز جرم کے لیے محکمہ پولیس مین سپرد کرے یا بعد کرنے اوسقدر تحقیقات ابتدائی کے جو ضرور معلوم ہو مقدمہ تحقیقات مزید کے لیے کسی مجسٹریٹ مجاز سماعت کو اس اس غرض سے بھیجدے کہ وہ خود جرم قرار دادہ کی علت مین شخص ملزم کی تحقیقات یا اوسکو دورہ مین سپرد کرے اور اوس صورت مین مجسٹریٹ مذکور قانون کے مطابق کاربند ہوگا — دفعہ ۱۶ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۷۱ و ۱۷۳ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء —

۳۸۳ — تحقیقات حسب دفعہ ۱۷۱ کے اوسیطور سے تکمیل ہونی چاہیے جیسی اوسوقت عمل مین آتی جب کہ مقدمہ صاحب مجسٹریٹ کے پاس واسطے تحقیقات کے بھیجا جاتا — مدد علیخان — فیصلہ نظامت آگرہ — منصلہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء

۳۸۴ — کارروائی دفعہ ۱۷۳ مین جج عدالت دیوانی کا کسی اور شخص پر جو شریک جرم معلوم ہووے مواخذہ کرسکتا ہے گو نامبردہ مقدمہ مذکور مین حاضر ہوا ہو مگر صاحب مجسٹریٹ بجز اوس شخص کے جسکو عدالت دیوانی نے سپرد کیا ہو دوسرے کو بلا منظوری عدالت دیوانی ماخوذ نہین کرسکتے — مہانکہ — فیصلہ نظامت آگرہ — ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۶۳ء — اجلاس کامل

۳۸۵ عدالت مجاز ہوگی کہ شخص ملزم کو حراست مین بھیجے یا اوس سے مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونیکے لیے

ضمانت کافی لے اور نیز کسی اور شخص سے مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونے اور شہادت ادا کرنے کی ضمانت داخل کرائے۔ دفعہ ۱۷۰ ایضاً۔ و دفعہ ۱۷۱ و ۱۷۵۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

۳۸۶۔ اگر عدالت نے خود شخص ملزم کو دورہ مین سپرد کیا ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک فرد جرم مطابق اوس نمونہ کے جو کتاب مجموعۂ ضوابط فوجداری کے باب ۱۳ مین مقرر ہوا ہے طیار کرکے اوسکو بشمول حکم سپردگی دورہ اور مسل مقدمہ کے مجسٹریٹ کے پاس بھیجدے اور مجسٹریٹ مذکور مقدمہ کو مع گواہان مدعی اور مدعا علیہ کے عدالت سشن مین بھیجدیگا۔ دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء۔ و دفعہ ۱۷۴۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

۳۸۷۔ جب کہ مجرم شخص رعیت ملکہ معظمہ قوم انگریز ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ اوسکو ایسے شخص کے پاس حراست مین بھیجے یا اوس عہدہ دار کے پاس حاضر ہونے کے لیے اوس سے ضمانت لیوے جو ملزم کو محکمہ سپریم کورٹ مین تحقیقات کے لیے سپرد کرنے یا اوسکو ضمانت پر رہائی دینے کا مجاز ہو اور عہدہ دار مذکور قانون کے بموجب کاربند ہوگا۔ دفعہ ۲۰۔ ایضاً

۳۸۸۔ الزام متذکرۂ دفعہ ۲۰۹ کی سماعت بجز منظوری اوس عدالت دیوانی کے جسکے روبرو یا جسکی نسبت جرم مذکور سرزد ہو یا کسی اور عدالت کی جسکی عدالت مذکور ماتحت ہو کسی عدالت فوجداری مین نہ ہوسکے گی اور منظوری مذکور ہر وقت عطا ہوسکتی ہے۔ دفعہ ۱۶۹۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

۳۸۹۔ صاحب کلکٹر واسطے ارجاع نالش فوجداری کے اس کارروائی مین جو روبرو ڈپٹی کلکٹر کے بمقدمہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ہوئی ہو اور وہ قابل اپیل صاحب جج کے ہو منظوری نہین کرسکتے کیونکہ واسطے ایسے معاملہ مین ڈپٹی کلکٹر ماتحت جج کے ہے۔ مشرف علی۔ منصفہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء۔ نظامت آگرہ

۳۹۰۔ بلحاظ سرکلر صاحبان بورڈ روینیو حرف ایم مورخہ ۱۸۔ اگست سنہ ۱۸۶۲ء مشعر اسکے کہ نالش جرائم متذکرہ دفعات ۱۶۹ و ۱۷۰ مجموعہ ضابطۂ فوجداری جو نسبت یا روبرو کسی عدالت ماتحت سررشتۂ مال کے وقوع مین آئی ہون عدالت فوجداری مین بلا منظوری صاحب کمشنر قسمت رجوع نہ کیجاوینگی یہ تجویز قرار پائی کہ بورڈ

وگورنمنٹ کو صرف اختیار محدود کرنے کارروائی حکام مال کا نسبت اشخاص بابت جرائم مصرحہ دفعات مذکور اوس حالت مین ہے جبکہ حکام مذکور بحیثیت حاکل سررشتۂ مال کے کارپرداز ہون جملہ عدالت ہاے دیوانی وفوجداری کو حسب منشا دفعات ۱۷۱ و ۱۷۳ باختیار خود کاربند ہونے کا اختیار ہے اور حکام مال جب کارروائی عدالت کرتے ہون حاکم دیوانی اور داخل مراد دفعات مذکورہ ہین — بابمدنے منصلۂ ۲۳ مئی ۱۸۶۳ع نظامت آگرہ اجلاس کامل

۳۹۱ — منظوری کا نہ اپیل ہوسکتا ہے نہ کوئی عدالت بانع ہوسکتی ہے — رام پرشاد وحجام — فیصلۂ ۱۲ فروری ۱۸۶۶ع — ہائی کورٹ کلکتہ اجلاس کامل

دفعہ ۳۵ — بیان دعوی کون پیش کرسکتا ہے

بیان دعوی مذکور معرفت خود مدعی یا مختار ذی اختیار مدعی جو خود حالات مقدمہ سے واقف ہو یا معرفت ایسے کارندہ کے جسکے ساتھ کوئی شخص واقف کار حالات مقدمہ حاضر ہووے پیش کیا جائیگا

شرح — ۱ — فقط کارندہ مجاز متذکرۂ دفعہ ہذا و دفعہ ۴۳ سے خصوصیت مختار پر نہین ہوسکتی — دفعہ ۱۷ ملاحظہ طلب

۲ — نزدیک صاحبان صدر بورڈ شرقی وہ ببزل نائب وغیرہ مندرجۂ دفعہ ۹۴ کے ہے اور مختارنامہ کی ضرورت نہین رکھتا اصل مالک کا ہر مقدمہ مین حاضر ہونا لابد ہے اور کارندہ کی حاضری سے حاضری اصل مالک کی محفوظ رہتی ہے بجز بعض معاملات دفعات ۴۳ و ۴۴ کے

دفعہ ۳۶ — تصدیق بیان دعوی

بیان دعوی کے ذیل مین العبد اور عبارت تصدیق بقلم مدعی یا کارندہ مدعی حسب نمونۂ ذیل یا باندراج دیگر عبارت ہم مضمون نمونہ کے لکھی جائیگی

نمونہ | میں بذریعہ اقرار کرتا ہون کہ تا حد علم اور یقین میرے کہ بیان اس عرضی کا صحیح و درست ہے +

سزا جھوٹی بیان دعوی کی تصدیق کی | اگر بیان دعوی مین کوئی عبارت مندرج ہووے جسکو مقر جھوٹا جانتا یا سمجھا ہو یا جسکو وہ سچ نہ جانتا اور نہ سمجھتا ہووے تو مقر مذکور اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو حسب قوانین وقت بپاداش ادائے یا ساخت شہادت کاذبہ عائد ہوسکتی ہو

شرح دفعہ ۳۸ و ۶۱- ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب - و نیز شرح تحت نمبر ۴۶۴ و نیز نمبر ۴۷۹

۳۹۲- تصدیق عرضی دعوی کے واسطے اصالتاً حاضر ہونا مدعی کا ضرور نہین عبارت تصدیق اور دستخط ایجنٹ ہر جگہ لکھ سکتا ہے — دفعہ ۸ سرکلر صدر عدالت - مورخہ ۱۹- نومبر ۱۸۵۹ء

۳۹۳- مدعی نے عرضی دعوی مین رقم وصولی مجرا نہین دی لیکن بر طبق عذر مدعا علیہ وصول کو بلا حجت تسلیم کیا تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین سزاے جرم تصدیق کاذبہ کی نہین ہوسکتی کیونکہ نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ بعد تصدیق کاذبہ کے کوئی شخص جانب صدق کے عود نہ کریگا — نظیر نمبر ۳ منفصلہ ۳۱- مارچ ۱۸۶۲ء

۳۹۴- جو اشخاص کہ بیان تحریری کی تصدیق کرین گو وہ عدالت مین وقت ادخال بیان مذکور موجود نہون تاہم ذمہ دار صحت مضامین مندرجہ کے ہین — نوازش احمد خان منفصلہ ۱۰- نومبر ۱۸۶۲ء - رپورٹ نظامت آگرہ صفحہ ۳۳۱

۳۹۵- عدالت ماتحت نے بدینوجہ کہ مدعیون سے تصدیق کاذبہ عرضی نالش کا جرم سرزد ہوا دعوی ڈسمس کیا تجویز ہوئی کہ جس حالت مین عدالت موصوف نے خود جرم معاف کر دیا تو وجہ مذکور غیر مؤثر ہوگی اور علاوہ اسکے وہ امر جسکے خلاف واقع بیان کرنے کا الزام مدعیان پر قائم کیا گیا ہے روئیداد دعوی کی نسبت مؤثر نہین — ذاکر حسین — بنام - سید طالب حسین — منفصلہ ۲۹- اگست ۱۸۶۳ء

۳۹۶- کارندہ مجاز منجانب مدعی بلا اجازت عدالت حسب دفعہ ۴۰- ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء تصدیق عرضی دعوی کی کرسکتا ہے - رام شاستری — بنام - موسر منفصلہ ۱۲- دسمبر ۱۸۶۳ء - اجلاس کامل —

شرح تصدیق متذکرہ دفعہ ہذا درخواست سے متعلق نہین

۳۹۷- کلکٹر یا دیگر حاکم مال جب کہ وہ بموجب ایکٹ ۱۸۵۹ء کار پرداز ہو بمراد دفعہ ۱۹ تعزیرات ہند جج ہے بلبدر منفصلہ ۲۳ مئی ۱۸۶۵ء نفاست آگرہ اجلاس کامل۔

دفعہ ۳۹۷- بیان دعوی کا کاغذ اسٹامپ لگنا چاہیے

یہ دفعہ ازروے دفعہ ۱- ایکٹ ۳۶ ۱۸۶۰ء منسوخ ہوگی اور اب عمل درآمد اسٹامپ کا ضمیمہ ب ایکٹ ۳۶ ۱۸۶۷ء پر ہے

۳۹۸- عرضی دعوی جسکے واسطے اور کوئی حکم مندرج نہین ہے اور جو ایسی عدالت دیوانی یا محکمہ مال مین پیش کیا جاے جو محکمجات مقررہ ازروے سند شاہی کے معمولی علاقہ دیوانی صیغہ ابتدائی کی حدود ارضی کے باہر واقع ہو اور جس مین استدعا بابت دلایا نے کچھ زر نقد یا جنسوں قبضہ اوپر کسی حق یا معاملہ یا شے کے مندرج ہو

دفعہ ۱۱- ایکٹ ۲۶ ۱۸۶۷ء

۱	اگر تعداد یا مالیت شے متنازعہ کی ۵ سے زیادہ نہو	۵
۲	اگر ۵ سے زیادہ اور ۱۰۰ روپیہ سے زیادہ نہو	۵ اور جو تفاوت کہ ۵ اور تعداد یا مالیت شے متنازعہ مین ہو اوسپر بابت ہر ۵ یا کسرات ۵ کی ۸
۳	اگر ۱۰ سے زیادہ ہو اور ۲۰ سے زیادہ نہو	۱۰ فی ۵ یا ۵ کی کسر پر
۴	اگر ۲۰ سے زیادہ ہو اور ۱۰۰ سے زیادہ نہو	۱۰ باضافہ فیصد اور کسر صدی کی اوس تفاوت پر

مثال

اگر تعداد یا مالیت ۱۰۰ ہو تو محصول ۱۰۰ ہوگا

مثال

اگر تعداد یا مالیت ۱۰۰ ہو تو محصول ۱۰۰ ہوگا

جو مابین الف روپیہ اور تعداد یا مالیت متدعویہ کی ہو

مثال

اگر تعداد یا مالیت متدعویہ ب روپیہ ہو تو محصول مساوی ہوگا

اگر مبلغ الف روپیہ سے زیادہ ہو اور ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ نہ ہو

الف روپیہ باضافہ ۱ فیصدی یا کسر صدی کی اوس تفاوت پر جو مابین مبلغ الف روپیہ اور تعداد یا مالیت متدعویہ کی ہو

مثال

اگر تعداد یا مالیت متدعویہ ب روپیہ ہو تو محصول اسٹامپ الف مساوی ہوگا

۶ اگر ایک لاکھ سے زیادہ ہو

الف روپیہ باضافہ ۱ فیصدی یا کسر صدی کی اوس تفاوت پر جو مابین ایک لاکھ روپیہ اور تعداد یا مالیت متدعویہ کی ہو

مثال

اگر تعداد یا مالیت متدعویہ ب روپیہ ہو تو محصول مساوی ہوگا

۳۹۹ — اگر کل مضمون مبحوث عنہ کسی عرضی دعوی یا بیان تحریری وغیرہ پر بلا وقت ختم نہ ہو سکے تو جائز ہے کہ دو یا چند قطعات اسٹامپ اوس قیمت کے جو سوالات کے لیئے مقرر ہے ذیل مین وصل کیے جائین

قاعدہ عامہ ایکٹ ۳۶ — ۱۸۷۹ء

۴۰۰ — کم قیمت کے دو یا زیادہ قطعات اسٹامپ عرائض دعوی کے لیے بجاے ایک قطعہ زیادہ قیمت کے

مستعمل ہوسکتے ہین — سرکلر بائی کورٹ نمبر ۵ - مورخہ ۶ - جون ۱۸۶۶ء

۴۰۰ (الف) لیکن اسقدر چاہیے کہ قطعات اسٹامپ جو واسطے ایفاے قیمت مطلوبہ کے لگائے جاوین وہ باہم چسپان نہون بلکہ علحدہ علحدہ نتھی کردیے جائین اور اگر کل مضمون عرضی دعوی کے واسطے ایک قطعہ کفایت نہ کرے تو باقی مضمون دیگر قطعات منسلکہ پر مرقوم نہ ہونا چاہیے لیکن ایک قطعہ زاید پر — چٹھی جوسر سکرٹری گورنمنٹ مورخہ ۲۸ - مئی ۱۸۶۶ء

۴۰۱ — ہر محکمہ مین چاہیے کہ کوئی ہندوستانی اہلکار ذمہ دار اس امر کا کیا جاے کہ جو قطعات اسٹامپ ناقابل واپسی داخل ہون بروقت داخل مثل کرنے کے اُنکی ہر اسٹامپ تراش لیا کرے اور جس مقدمہ مین کہ قطعات اسٹامپ سادہ داخل ہوئے ہون بمجرد فیصل ہونے مقدمہ کے عہدہ دار فیصل کنندہ اون قطعات اسٹامپ کو اپنے ہاتہ سے چاک کیا کرے یا خاص اپنے روبرو اونکو تلف کراوے اور اس بات کی تصدیق اس قطعہ اسٹامپ کی پشت پر جو مثل مین رہے لکھدیا کرے اور واسطے سہولیت معائنہ کے نقل سرکلر بورڈ نمبر ۱ مورخہ ۱۳ - جنوری ۱۸۵۶ء ذیل مین لکھی جاتی ہے — سرکلر اسٹامپ نمبر ۴ - مورخہ ۲۱ - اگست ۱۸۶۶ء

سرکلر نمبر ایک

قاعدہ اول — جتنے اسٹامپ کہ سرشتہ مین داخل ہون اور قابل واپس دینے کے نہون اون مین سے چسپیان کاٹ لینی چاہیے

قاعدہ دوم — پرانے مقدمون مین اس قسم کے اسٹامپون مین سے چسپی کاٹنا سرشتہ دار کلکٹری کے ذمہ فوراً کردیا جاوے اور صاحب کلکٹر یا وٹی کلکٹر اس کام کی نگہبانی کرین اور جو مقدمات کہ فی الحال دائر ہین اوس مین بھی اس قسم کے اسٹامپون مین سے چسپیان کاٹنا بعد فیصل ہونے مقدمہ کے اور قبل داخل ہونے کاغذات کے محافظ خانہ مین سرشتہ دار سے متعلق رہین

قاعدہ سوم جتنے اسٹامپ کہ آیندہ داخل ہون اور قابل واپسی کے نہون اون مین سے بھی کلکٹری کا

سررشتہ داریا دوسرا کوئی عملہ جو اونکو لینا ہو چپیان کاٹے اور ہر درجہ کے حکام مال پر واجب ولازم ہوگا کہ کاغذات مذکور کی نسبت داخل دفتر کے حکم پر دستخط کرنے سے پہلے دیکھہ لیا کرین کہ یہ قاعدہ فروگذاشت تو نہین ہوا

قاعدہ چہارم — بغیر لکھے ہوئے اسٹامپ کہ عرائض یا اور کاغذات کی قیمت پوری کرنے کے لیے بطور ضمیمہ جوڑے جائین اور قابل واپسی نہ ہون نیست ونابود کرنی چاہئین پس پورانے مقدمون مین لازم ہے کہ صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر بغیر لکھے ہوئے اسٹامپون کو نابود کرین اور اس بات کا ذکر اصل اسٹامپ پر لکھدین اور مقدمات دائرہ مین یہ کام مقدمہ فیصل ہونے کے بعد اور محافظ خانے مین دیے جانے سے پیشتر کیا جاے

۴۰۲ — جملہ اسٹامپ عام اس سے کہ وہ قابل واپسی ہون یا نہ ہون تراش دیے جائین ٹکڑا جو تراش جاتا ہے ضرور نہین ہے کہ اٹھ آنی سے بڑا ہو اور اگر اسٹامپ کی مہر درنگی وسط مین سوراخ کیا جائیگا تو مضمون مین فرق نہ آئیگا اسلیے کہ کاغذات اسٹامپ کی مہر اور پشت پر کچھہ تحریر نہین کیا جاتا ہے — چٹھی کمشنر اسٹامپ بنام سکرٹری صدر بورڈ نمبری ۱۰۷ — مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۷ء — معطوفہ سرکلر بورڈ نمبر ۳ — ۱۸۶۸ء

۴۰۳ — استعمال کرنا دو یا زیادہ قطعات اسٹامپ کا زیادہ قیمت کے ایک قطعہ کے عوض صرف اوس صورت مین جائز ہے جبکہ کوئی کاغذ قیمت مطلوبہ کا موجود نہو یا دستیاب نہو سکتا ہو

۲ جب چند قطعات اسٹامپ واسطے پورا کرنے قیمت ایکقطعہ کے مطلوب ہون تو قطعات اسٹامپ مستعملہ جسقدر کہ ممکن ہو تعداد مین کم ہوا کرین اور ایک قطعہ اون مین سے ایسا ہو جسکی قیمت حتی الوسع قیمت مطلوبہ کے قریب قریب ہو — سرکلر ہائی کورٹ نمبر ۸ — ۱۸۶۶ء — مورخہ ۱۰ ستمبر — و سرکلر کمشنر اسٹامپ نمبر ۸ — مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۶۶ء

۴۰۴ — جب بجاے ایکقطعہ کے دو یا زیادہ قطعات اسٹامپ مستعمل کرنے کی ضرورت ہو تو قبل اوسکے

استعمال کے عہدہ دار خزانہ کا سارٹیفکٹ مشعر عدم موجودگی کاغذ کثیر القیمت کے حاصل کرنا چاہیے اور ہر تمام قطعات اسٹامپ کی بروقت داخل ہونے کے تراش دیجاوے - سرکلرہائے کورٹ نمبر ۲ - مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۶۱ء - و سرکلر بورڈ نمبر ۳ - مورخہ ۱۵ - جنوری ۱۸۶۱ء

۴۰۵ - جب دو قطعات اسٹامپ کم قیمت بجاے ایک قطعہ کثیر القیمت کے مستعمل کرنے کی اجازت ہو تو سادہ قطعہ کو فوراً دورنگی مہر کے قریب سے چاک کرکے دو ٹکڑے کریں اور اوس دورنگی مہر کے ٹکڑے کی پشت پر کیفیت ضروری تحریر کرکے اوس کو شامل مقدمہ مین شامل رکھین - سرکلر ہائی کورٹ مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۸۶۲ عیسوی

قاعدہ تشخیص مالیت دعوی

۴۰۶ - مقدمات جایداد غیر منقولہ مین عام اس سے کہ وہ مالگذار سرکار ہو یا نہ ہو تعداد محصول اسٹامپ واجب الادا کی جایداد متنازعہ کی مالیت نرخ بازار کے مطابق محسوب ہوگی - تتمہ الف ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

۴۰۷ - مقدمات جایداد غیر منقولہ مالگذار سرکار مین جبکہ بندوبست یعادی ہو تو مالگذاری واجب الادا کا اٹھ گنا اور جبکہ بندوبست استمراری ہو تو مالگذاری واجب الادا کا دس گنا اور مقدمہ جایداد غیر منقولہ غیر مالگذار سرکار مین جایداد مذکور کے خالص منافع سالانہ کا بست چند نرخ بازار سمجھا جایگا بجز اوس صورت کے اور اوسوقت تک کہ خلاف اسکا ثابت کیا جاوے - ایضاً

۴۰۸ - تمام دیگر اقسام مقدمات مین تعداد محصول اسٹامپ واجب الادا کی بقاعدہ مندرجہ ذیل محسوب ہوگی

۱ - مقدمات جایداد منقولہ مین (بجز زر نقد کے) بموجب قیمت نرخ بازار شے متنازعہ کے اوس تاریخ کے نرخ کے موافق جبکہ عرضی دعوی گذرانی گئی ہو اسٹامپ لگایا جایگا یا جس حال مین کہ شے متنازعہ کوئی نرخ بازار نرکھتی ہو مثلاً بمقدمہ دستاویزات حقیت یا حسابات کے وہ تعداد قرار پاوے گی

جو کہ شے متنازعہ کی بابت ازروے تخمینہ کے عرضی دعوی یا سوال اپیل مین مرقوم ہو

۲ — جن مقدمات مین (بجز مقدمات ایکٹ ۱۵ — ۱۸۶۵ء کہ اوسمین ۱۰۰۰ کے کاغذ پر عرضی دعوے لکھا جاتا ہے یا ایکٹ ۲۱ — ۱۸۶۶ء کہ اوس مین دو روپیہ کے کاغذ پر عرضی دعوی لکھا جاتا ہے) شے متنازعہ کی مالیت کا تخمینہ ازروے زر نقد ممکن نہ ہو تو — ۵

۳ — مقدمات زر نقد مین (مع مقدمات ہرجہ اور خسارہ کے) مطابق تعداد مندرجہ عویہ کے

۴ — ہر ایسی جایداد کی قیمت نرخ بازار یا سالانہ خالص منافع دریافت کرنے کے لیے جسکا بیان تتمۂ (الف) اور تتمۂ (ب) مین کیا گیا ہے عدالت کو اختیار ہے کہ خواہ از خود یا اوپر درخواست کسی فریق مقدمہ کے کمیشن بنام کسی شخص مناسب کے باین ہدایت صادر کرے کہ وہ تحقیقات موقع یا یا اور کسی قسم کی تحقیقات جو ضروری ہو عمل مین لاکر اوسکی بابت عدالت کو کیفیت بھیجے اور فیصلہ عدالت کا نسبت مالیت نرخ بازار یا سالانہ منافع خالص کے قطعی ہوگا اگر بہ نتیجہ تحقیقات مذکور عدالت یہ تجویز کرے کہ قیمت نرخ بازار یا سالانہ منافع خالص کا تخمینہ واسطے تعین محصول اسٹامپ کے غلط کیا گیا ہے تو عدالت مذکور کو لازم ہے کہ (حسب حال مقدمہ) محصول جو زاید ادا کیا گیا ہو واپس کرے یا جسقدر کہ بصورت صحیح تخمینہ نرخ بازار یا منافع خالص کے ادا کرنا ہوتا اوسکے پورا کرنے کے لیے محصول اسٹامپ زائد داخل کرنے کا مدعی کو حکم دے اور اوسصورت مین تا وقتیکہ محصول زائد داخل ہو مقدمہ ملتوی رہیگا — تتمۂ الف ایکٹ ۲۶ — ۱۸۶۷ء

دفعہ ۸۳ — بروقت ادخال بیان دعوی ثبوت دستاویزی مدعی کو داخل کرنا چاہیے

اگر مدعی کسی دستاویز متبوضہ اپنی کو مدار دعوی قرار دیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ بروقت ادخال بیان دعوی دستاویز کو صاحب کلکٹر کے حضور پیش کرے اگر دستاویز بوقت مذکور پیش یا وجہ کافی عدم دریشی کی ظاہر نکی جاوے یا اگر صاحب کلکٹر

کسیوجہ سے مہلت مزید واسطے درپیشی دستاویز کے نہ دیوے تو آیندہ وہ دستاویز داخل نہ ہوسکے گی

شرح ۱- دفعہ ۶۷- ایکٹ ہذا قسم سوم ملاحظہ طلب- ونیز دفعہ ۳۶

۲- دستاویز کی لفظ سے وہ مضمون مراد ہے جو کسی شے پر حروف یا ہندسون یا علامتون کے ذریعے سے ظاہر یا بیان کیا گیا ہو اور اونکو اوس مضمون کی وجہ ثبوت کے کام مین لانے کی نیت ہو یا وے اوس کام مین آسکین-

دفعہ ۲۹- ایکٹ ۴۵- سنہ ۱۸۶۰ء ملاحظہ طلب

۴۰۸- سوال اولین بمراد پیش یا داخل کرنے دستاویز ثبوت کے اسٹامپ سے مستثنی ہے-

مستثنیات ایکٹ ۲۶- سنہ ۱۸۶۷ء

۳- جو کوئی شخص کوئی صورت پیدا کرے یا کسی کتاب یا کسی کاغذ سرشتہ مین کوئی جھوٹی تحریر بنائی یا کوئی دستاویز جسمین کوئی جھوٹا بیان مندرج ہو بنائے اس نیت سے کہ وہ عدالت مین یا کسی سرکاری ملازم یا کسی ثالث کے روبرو وجہ ثبوت مین پیش ہوسکے یا کسی شخص مجوز کو غلط رای بہم پہونچانے کا باعث ہو تو وہ مجرم جھوٹی گواہی بنانے کا ہوکر بموجب دفعہ ۱۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند سزایاب ہوگا

دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند

۴۰۹- اسیطرح جو کوئی شخص جھوٹ جانی ہوئی وجہ ثبوت کو کام مین لاوے اوسکو بھی وہی سزا ہوگی گویا اوسنے جھوٹی گواہی دی یا بنائی- دفعہ ۱۹۶- ایضاً

۴۱۰- جو کوئی شخص جھوٹہ جانتے ہوئے کسی ایسی اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام مین لاوے تو اوسکو اوسیطرح سزا دیجائیگی گویا اوسنے جھوٹی گواہی دی- دفعہ ۲۰۰- ایضاً

تنبیہ — دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع و دفعہ ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۶۹ — ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع مع نظائر مندرجہ تحت دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب صرف بجاے دفعہ ۲۰۹ دفعات ۱۹۳ و ۱۹۶ و ۲۰۰ - قائم کرکے پڑھنا چاہیے

۲ — جو کوئی شخص کوئی جھوٹ دستاویز یا اوسکا کوئی جزو اس نیت سے بناوے کہ عامہ خلائق یا کسی شخص کو مضرت یا نقصان پہونچاوے یا کسی دعوی یا استحقاق کی تایید کرے یا کسی شخص سے کوئی مال علیحدہ کراوے یا کسی معاہدہ لفظی یا معنوی کرانے کا باعث ہو یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کرے یا کیا جاے تو شخص مذکور حسب دفعہ ۴۶۳ — جعلسازی کا مجرم متصور ہوکر بموجب دفعہ ۴۶۵ مجموعہ تعزیرات ہند سزایاب ہوگا —

۴۱۱ — جو کوئی شخص جعلی دستاویز کو صحیح دستاویز کی حیثیت سے فریباً کام مین لاوے تو اوسکو جرم جعلسازی کی سزا دیجاویگی — دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند

۴۱۲ — اگر کسی مقدمہ مین جو کسی عدالت کے حضور زیر تجویز ہو عدالت کو اس بات کی وجہ کافی حاصل ہووے کہ الزام متذکرہ دفعہ ۴۶۳ یا ۴۷۱ یا ۴۷۵ یا ۴۷۶ - مجموعہ تعزیرات ہند جو کسی دستاویز یا کاغذ متعلقہ ثبوت پیش کردہ کی نسبت قرار دیا جاوے تحقیقات کے لیے مجسٹریٹ کے پاس بھیجا جاوے تو عدالت مجاز ہوگی کہ شخص ملزم کو حراست مین مجسٹریٹ کے پاس روانہ کرے یا اوس سے اس امر کی حاضر ضامنی کافی لیوے کہ وہ مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہوگا چنانچہ عدالت مذکور کاغذات ثبوت اور دستاویزات خاص متعلقہ الزام مجسٹریٹ کے پاس روانہ کریگی اور جس شخص سے چاہے مجسٹریٹ کے حضور حاضر اور شہادت ادا کرنے کی ضمانت داخل کراویگی اور مجسٹریٹ مذکور حسب قانون کاربند ہوگا — دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۲۳ - سنہ ۱۸۶۱ع

شرح — ۱ - بموجب دفعہ ۱۷۳ - ایکٹ ۲۵ - سنہ ۱۸۶۱ع اون مقدمات مین جو محض قابل تجویز

سشن ہون عدالت کو اختیار ہے کہ مقدمہ تحقیقات کے لیے مجسٹریٹ کی پاس نہ بھیجے
بلکہ خود تحقیقات کی تکمیل کرکے ملزم کو اس غرض سے دورو سپرد یا ضانت پر رہا کرے
کہ اوسکی تحقیقات عدالت سشن مین ہو

۲ — دفعہ ۱۷۴ و ۱۷۵ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۲ - ایکٹ ۲۲ سنہ ۱۸۶۴ء مع نظائر مندرجۂ تحت دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

۳ — بموجب سرکلر نظامت نمبر ۱۰ - مورخہ ۱۱ - جولائی سنہ ۱۸۶۵ء یہ تجویز قرار پائی کہ جرائم متذکرۂ
دفعات ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ - مجموعۂ تعزیرات ہند بھی حسب دفعہ ۱۷۱ -
ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء تحقیقات کی جاویگی کیونکہ یہ جملہ جرائم اشکال مختلف اوسی عام
جرم جعلسازی کی ہین جسکی تعریف مجموعۂ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۶۳ مین مندرج ہے
اور تخصیص دفعہ مذکور کی مجموعۂ ضابطۂ فوجداری کی دفعہ ۱۷۰ و ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء
کی دفعہ ۱۹ - مین موجود ہے

۴۱۳ — اگر الزام اوس جرم کی بابت ہو جو دستاویزات سے متعلق اور مجموعۂ تعزیرات ہند کی دفعات
۴۶۳ یا ۴۷۱ یا ۴۷۵ یا ۴۷۶ - مین مذکور ہے تو اگر دستاویز کسی عدالت دیوانی کے کسی معاملۂ مرجوعہ مین
ثبوت کے طور پر داخل ہوئی ہو الزام مذکور بنام کسی فریق معاملۂ مزبور کے کسی عدالت فوجداری مین مسموع نہوسکیگا
بجز منظوری اوس عدالت کی جسمین دستاویز ثبوت کے طور پر داخل ہوئی تھی یا منظوری کسی اور عدالت کی جسکی عدالت
مذکور ماتحت ہو اور منظوری مذکور ہر وقت عطا ہوسکے گی — دفعہ ۱۷۰ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

شرح — ۱ - نظائر مندرجۂ ذیل دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء تحت دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۳۹ - اگر مدعی مدعا علیہ سے دستاویز پیش کرایا چاہے —

اگر مدعی یہ درخواست کرے کہ فلان دستاویز جو مدعا علیہ کے قبضے یا اختیار مین ہے پیش کرائی جاوے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ بروقت ادخال بیان دعوی کے پرچہ متضمن کیفیت دستاویز مطلوبہ اس غرض سے

صاحب کلکٹر کے حضور پیش کرے کہ واسطے حاضر کرنے دستاویز کے مدعا علیہ کے نام حکم جاری ہووے

دفعہ ۴۰ - نمونہ عرضی مقدمات بابت دلاپانے بقایا لگان کے

اگر نالش واسطے دلاپانے بقایا لگان کے ہو تو بیان دعوی مین تفصیل نام اور موضع اور محال مع نام اوس پرگنہ یا حصہ ضلع کے جس مین اراضی واقع ہو مندرج ہوگی اور اگر حسب بیان مدعی بقایا کسی رعیت کے ذمہ ہو تو تفصیل مقدار اراضی اور جہان کہین کھیتون پر پیمایش سرکاری سے نمبر پڑ گئے ہون تو نمبر ہر کھیت کا مع تفصیل بھیج سالانہ اراضی اور مبلغ جو اوس سال کی بھیج مین وصول ہوا ہو جسکی بابت دعوی ہو اور تعداد بقایا اور ایام جسکی بابت حسب بیان مدعی بقایا واجب الادا ہے لکھی جاویگی۔

دفعہ ۴۱ - نمونہ عرضی مقدمات بابت بیدخلی رعیت وغیرہ کے یا واسطے دلاپانے قبضہ یا دخل اراضی وغیرہ کے۔

اگر نالش واسطے بیدخلی کسی رعیت یا مستاجر یا اور قبضہ دار کی کسی اراضی یا اجارہ یا حقیت سے رجوع کیجاوے یا واسطے دلاپانے قبض و دخل اوپر کسی اراضی یا اجارہ یا حقیت کی ہو تو بیان دعوی مین تشریح مقدار اور موقع مع تسمیہ معروف اراضی وغیرہ کے جیسا موقع ہو مندرج ہوگی اور اگر بنظر شناخت اراضی ضرورت پائی جاوے تو حدود اربعہ اراضی مندرج ہونگے۔

دفعہ ۴۲ - بیان دعوی واپس کیا جاے یا اوسمین ترمیم کرنے کا حکم دیا جاے

اگر بیان دعوی مین تشریح جملہ مراتب مفصلہ بالا نہ ہو یا حسب محکومانہ بالا العبد اور عبارت تصدیق ثبت نہ ہوئی ہو تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ بیان دعوی مدعی کو واپس کرے یا اگر مناسب سمجھے اوسکی مرمت کی اجازت دیوے

۴۱۴ - اگر حاکم عدالت کو معلوم ہو کہ تعیین دعوی نادرست ہے یا گو تعیین صحیح ہے لیکن عرضی دعوی اوپر کاغذ کم قیمت کے لکھی گئی ہے اور مدعی برطبق حکم عدالت واسطے تصحیح غلطی تعیین دعوی کے یا واسطے داخل کرنے

اوسقدر اور کاغذ اسٹامپ کی جو واسطے تکمیل قیمت کے ضرور ہو تعمیل حکم کی نہ کرے تو حاکم عدالت عرضی کو نامنظور کریگا۔ دفعہ ۳۱۔ ایکٹ ۸۔ ۱۸۵۹ء

۴۱۵۔ اگر معائنہ عرضی دعوی یا استفسار سے وجہ نالش پیدا نہ ہوتی ہو یا بسبب تمادی ایام کے مدعی کو استحقاق نالش باقی نرہا ہو تو عرضی دعوی نامنظور ہوگا اور بشرط مناسب حاکم کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ مین مدعی کو اجازت ترمیم کی دیوے۔ دفعہ ۳۲۔ ایضاً

۴۱۶۔ جب کہ عرضی دعوی درج رجسٹر ہو چکی تو اوسکے بعد نامنظوری بیجا ہے۔ نظیر صدر غربی ۱۶ دسمبر ۱۸۶۴ء

۴۱۷۔ نامنظوری عرضی دعوی کا اپیل جائز ہے اور اگر عرضی بمقتضای دفعہ ۳۱۔ خارج ہو تو مدعی بنا دعوی سابق پر نالش ثانی کرسکتا ہے۔ دفعہ ۳۶۔ ایکٹ ۸۔ ۱۸۵۹ء

۴۱۸۔ حکام پر فرض ہے کہ جسقدر عرضی دعوی گذرا کرین اوسی روز غایت درجہ دوسرے روز دیکھہ لیا کرین۔ سرکلر صدر عدالت مورخہ ۱۲۔ جولائی ۱۸۶۲ء

۴۱۹۔ اگر حکم نامنظوری ہو تو بعد تحریر حکم ضابطہ مع وجوہ نامنظوری عرضی دعوی کی پشت یا کاغذ علیحدہ خواہ اظہار مدعی پر لکھکر داخل دفتر کی جاوے۔ سرکلر صدر عدالت مورخہ ۱۹۔ نومبر ۱۸۵۹ء

۴۲۰۔ اگر عرضی دعوی بغرض ترمیم واپس کی جاوی تو ظہر عرضی پر تاریخ ادخال و واپسی و نام داخل کنندہ مع مختصر وجوہ واپسی تحریر کیجاوین۔ سرکلر ایضاً بلو رخہ ۱۹۔ نومبر ۱۸۵۹ء

فصل دوسری۔ اجرای سمن موسومہ مدعا علیہ اور اوسکی تعمیل

دفعہ ۴۳ اجرائے سمن بشرط ضرورت مدعا علیہ اصالتاً حاضر کرایا جاوے گا

اگر عرضی دعوی ہر طرح سے موافق ضابطہ کے ہووے تو سوائے بصورت استثنائی مندرجہ ذیل صاحب کلکٹر کو لازم ہے کہ واسطے اجرا سمن بطلبی مدعا علیہ حکم دیوے اور اگر مدعی واسطے اصالتاً حاضر ہونے مدعا علیہ کے مستدعی ہو اور صاحب کلکٹر کو مطمئن کر دیوے کہ اوسکا اصالتاً حاضر

ہونا ضرور ہے یا اگر صاحب کلکٹر اپنی تجویز سے اسکا اصالتاً حاضر ہونا ضرور سمجھے تو سمن مین حکم مشعر اسکے کہ مدعا علیہ روز مقررہ سمن پر اصالتاً حاضر ہووے درج کیا جاویگا اور باقی صورتون مین سمن اس حکم کے ساتھہ جاری کیا جاویگا کہ مدعا علیہ اصالتاً یا معرفت کسی کارندہ ذی اختیار کے جسکو مراتب مقدمہ سے بذات خاص علم ہو یا جسکے ہمراہ ایسا شخص حاضر ہووے جو بذات خاص علم مذکور رکھتا ہو عدالت مین حاضر ہووے +

شرح — ۱- دفعہ ۳۵ و ۱۷ ملاحظہ طلب

۴۲۱ - اون عرائض دعوی کی پشت پر جو قابل منظوری قرار پاوین تفصیل بستا وبیزات معطوفہ مع اسمائے داخل کنندگان لکھنی چاہیے — دفعہ ۱۷- سرکلر صدر عدالت - مورخہ ۱۹- نومبر ۱۸۵۹ء

۴۲۲ - جب کسی تحصیلدار کو اختیارات ڈپٹی کلکٹری تفویض نہون تو عرضی گذرتی وقت فوراً پاس تحصیلدار کے نہ بھیجنا چاہیے البتہ اثنائے تحقیقات مقدمہ مین بعد تصریح مرتب تنقیح طلب تحصیلدار کے نام کمیشن موسومی تحقیقات موقع کی جاری ہوسکتا ہے - دفعہ ۳- سرکلر بورڈ نمبر ۱۳۱- ۱۲- جولائی ۱۸۳۴ء

شرح — قواعد اجرای کمیشن مندرجہ تحت دفعہ ۳۷- ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب - ونیز ذیل دفعہ ۱۷-

-۲ جس طرح کہ صاحب کلکٹر کو مدعا علیہ کا اصالتاً طلب کرنا جائز ہے اوسیطرح مدعی کا بھی اصالتاً طلب کرنا اوسکی اختیار سے خارج نہین — دیکھو دفعہ ۱۷ و ۱۹ ایکٹ ہذا

۴۲۳ — طلبی اصالتاً منحصر اوپر رائے حاکم کے ہے اس عمل مین بیجا نہ ہونے پاوے سرکلر صدر عدالت ۱۹ نومبر ۱۸۵۹ء دفعہ ۲

۴۲۴ — کسی مدعی یا مدعا علیہ کے نام جو بروقت اجرائے سمن کے فی الحقیقت بفاصلہ زائد از ۵۰ میل کے مقام کچہری عدالت سے رہتا ہو حکم اصالتاً حاضر ہونے کا صادر نہ ہوگا الا اوس صورت مین کہ وہ اندر احاطہ اختیار عدالت کے سکونت رکھتا ہو دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸۵۹ء

۴۲۵ — اشخاص معزز و ذی رتبہ کے نام بجائے سمن خط بھی جاری ہوسکتا ہے دفعہ ۶۴ — ایضاً

۴۲۶ — سمن یا دیگر مراسلہ پر شخص مطلوب کے مسکن کا پتہ صحیح صحیح لکھنا اور بعد رجسٹری سررشتہ ڈاک کے ڈاک خانہ مین پہونچا دینا بنا لہ ثبوت کافی اجرا سے سمن کے ہے درحالیکہ کوئی وجہ تردید کی پیش نہ ہو دفعہ ۶۶ — ایضاً

دفعہ ۴۴ تاریخ مندرجۂ سمن کس نہج پر مقرر کیجاوے

بروقت تقرر تاریخ کے جو سمن مین مندرج ہو گی کثرت اور قلت مقدمات پر اور نیز اس امر پر لحاظ کیا جا ویگا کہ اوس وقت مدعا علیہ مکان کچہری سے فی الواقع باقیا سا کسقدر فاصلہ پر ہے

مدعا علیہ کو حکم دینا چاہیے کہ وہ دست آویز ضروری پیش کرے

اور سمن مین مدعا علیہ کے نام حکم دیا جاویگا کہ وہ اوس دستاویز کو جو اوسکے قبضہ مین ہو اور جسکے معائنہ کا مدعی طلبگار ہو یا جسکو مدعا علیہ مدار ثبوت بیان تردیدی اپنا قرار دیا چاہتا ہے حاضر کرے

مدعا علیہ کے نام یہہ بھی حکم ہونا چاہیے کہ جو گواہ حاضر ہونے کے لیے راضی ہون اونھین بلا اجرا سفینہ لاوے

معہذا سمن مین یہہ حکم ہوگا کہ مدعا علیہ اپنے گواہون کو بشرطیکہ گواہ لوگ بلا اجرا سفینہ حاضر ہونا قبول کرین اپنے ساتھہ لاوے اور سمن مذکور حسب نمونۂ الف مندرجۂ ضمیمۂ ایکٹ ہذا یا موجب اور عبارت ہم مضمون کے لکھا جاویگا

۴۲۷ — میعاد مندرجہ سمن یا بعض مقدمات مین کم دیجاتی ہے حالانکہ دفعہ ۴۴ مین صاف حکم ہے پس اسبات پر لحاظ رکھنا چاہیے کہ میعاد مناسب دیجاوے چٹھی صاحب کمشنر الہ آباد نمبری ۳۴۶ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۶۲ء۔

دفعہ ۴۵ اجرائے سمن کسطور پر ہونا چاہیے

اجرائے سمن اس طرح پر ہوا کریگا کہ نقل سمن جب ممکن ہووے خاص مدعا علیہ کو دیجاویگی یا اگر سمن مدعا علیہ کی ذات خاص پر جاری نہو سکے تو ایک نقل اوسکی مسکن معمولی کی نظرگاہ عام پر اور دوسری نقل صاحبکلکٹر کے در کچہری پر آویزان کی جاویگی +

شرح — ۱ — جاری ہونا سمن کا اوپر نائب یا گماشتہ یا دیگر اشخاص کے جو واسطے تحصیل زرگان اور انتظام اراضی کے نوکر ہون ایسا ہی متصور ہوگا کہ گویا وہ مالک اراضی کی ذات خاص پر جاری ہوا تھا —

دیکھو دفعہ ۶۹ ایکٹ ہذا +

دفعہ ۴۶ — کیفیت ناظر کی خواہ سمن ذات خاص پر جاری ہوا ہو یا نہین

اگر سمن ذات خاص مدعا علیہ پر جاری ہو جاوے تو ناظر کو چاہیے کہ ظہر سمن پر کیفیت اجرا لکھے اور اگر سمن اوسکی ذات خاص پر جاری نہ ہوا ہو تو ناظر کو چاہیے کہ ظہر سمن پر کیفیت اس امر کی لکھے کہ سمن کس وجہ سے ذات خاص پر جاری نہین ہوا اور کیونکر جاری کیا گیا

دفعہ ۴۷ — سفینہ کا دوسرے ضلع مین تعمیل ہونا

اگر سکن معمولی مدعا علیہ کسی اور ضلع مین ہووے تو سمن مع اخراجات اجراء بذریعہ ڈاک سرکاری اس ضلع کے صاحب کلکٹر کے پاس بھیجا جاویگا اور صاحب موصوف سمن کو جاری کر کے بعد تکمیل اجرا اور تحریر کیفیت ناظر کی اوس اہلکار کے پاس جسکے پاس سے سمن آیا ہو واپس بھیجیگا

۴۸ — اگر مدعا علیہ ملازم کسی سررشتہ سرکاری کا ہو تو بہتر ہے کہ سمن مدعا علیہ پر معرفت افسر اوس سررشتہ کے جاری کیا جاوے سو دفعہ ۶۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

دفعہ ۴۸ — خرچہ اجرائے سمن یا وارنٹ کا عدالت مین داخل ہونا چاہیے

ہر مقدمہ مین خرچہ اجرا سمن یا اگر حسب مندرجہ دفعہ ۴۹ ایکٹ ہذا حکمنامہ جاری کیا گیا ہو تو خرچہ اجرائے حکمنامہ اوسی روز یا اوسکے ایک دن پیچھے جس روز عرضی نالش یا بیان دعوی کلکٹر کے حضور پیش ہووے عدالت مین داخل کیا جاویگا اگر مبلغ مذکور عدالت مین نہ داخل کیا جاوے تو سوائے اون صورتون کے جن مین کلکٹر بموجب اختیار متحصلہ دفعہ ۴۶ ایکٹ ہذا واسطے اجرائے سمن بلا وصول خرچہ حکم دیوے مقدمہ عدالت کے نمبر بہی مین نہین چڑہایا جاویگا اور ملحوظ رہے کہ اوس صورت مین مدعی کو اختیار ہوگا

کہ اوس میعاد کے اندر کسی وقت عرضی ثانی پیش کرے جو قواعد حد سماعت مین مقرر ہوئی ہو

بیان نالشات موسومہ سرکار

۴۲۹- نالش موسومہ سرکار مین اطلاعنامہ بنام وکیل سرکار جاری ہوگا اور بحسب درخواست وکیل مذکور حاکم عدالت حسب اقتضاے سنے اپنی میعاد سابق کو وسعت دیگا اور عدالت مجاز ہے کہ کسی ایسے شخص کی حاضری کا جو جواب حجا سوالات ضروری متعلقہ مقدمہ کا دیسکے حکم صادر کرے دفعہ ۱۶۷ ایکٹ ۱۸۵۹ء

۴۳۰- نالشات موسومہ اہلکار بابت کسی فعل جو باعتبار اپنے عہدہ کے مرتکب ہوا ہو سمن اوپر اہلکار مذکور کے جاری ہوگا- دفعہ ۶۸ ایضاً

۴۳۱- حسب درخواست اہلکار مذکور میعاد سابق کو حاکم عدالت وسعت دیوے دفعہ ۱۶۹ ایضاً

۴۳۲- اگر سرکار جواب دہی مقدمہ قبول کرے تو حسب استدعا وکیل سرکار حاکم عدالت حکم صادر کریگا کہ رجسٹر مین اسمضمون کی کیفیت درج کیجاوے دفعہ ۷۰ ایضاً

۴۳۳- اگر وکیل سرکار تاریخ مقررہ مندرجۂ اطلاعنامہ تک یا اوس سے پہلے حسب دفعہ بالا استدعا نہ کرے تو مقدمہ کی ترتیب مثل اون مقدمات کے ہوگی جن مین سرکار اصد الفریق نہ ہو اور مقدر فرق ہوگا کہ اوس مین قبل اصدار ڈکری گرفتاری مدعا علیہ جائز نہ ہوگی دفعہ ۷۱ ایضاً

۴۳۴- اگر اس قسم کے مقدمہ مین حاکم عدالت حاضری اصالتاً مدعا علیہ ضرور سمجھی اور مدعا علیہ عدالت کو اطمینان کر دیوے کہ درصورت غیر حاضری اپنے عہدہ سے ہرج کار سرکار ہے تو حاکم عدالت اوسکو اصالتاً حاضری سے معاف رکھے مگر اظہار اوسکا بطریقہ اظہار گواہان غیر حاضر کے قلم بند ہو سکتا ہے دفعہ ۷۲ ایضاً

فصل تیسری- اجراے حکمنامہ گرفتاری قبل فیصلہ اور اوسکی تعمیل

دفعہ ۴۹ وارنٹ گرفتاری کن مقدمات مین جاری ہونا چاہیے

اگر نالش بنام کسی قابض شکمی یا رعیت واسطے دلاپانے بقایاے لگان کے یا بنام کسی کارندہ بدعوی دلاپانے زر نقد یا کاغذات یا حساب کے ہو

اور مدعیکو جاری کرانا حکمنامہ گرفتاری کا بنام مدعا علیہ منظور ہو اور وہ مدعا علیہ اوس ضلع مین مقیم ہو جس مین نالش دائر ہوئی ہے تو مدعی کو لازم ہے کہ درخواست اجراء حکمنامہ اپنے بیان دعوی کے ساتھ پیش کرے اور جب درخواست مذکورہ داخل کیجاوے تو صاحب کلکٹر کو لازم ہے کہ اظہار مدعی یا کارندہ مدعی کا بذریعہ حلف یا اقرار یا اور طرح پر جو کچھ حکم قانون وقت متعلقہ زبان بندی گواہان ہووے قلمبند کرے اور جو کچھ دستاویزات منجانب مدعی بتائید دعوی پیش ہون اونکو ملاحظہ کرے اگر بادی النظر مین وجہ اس امر کی پائی جاوین کہ دعوی اصلیت رکھتا ہی اور اسکی کہ اگر محض سمن جاری ہو تو مدعا علیہ حاضر ہو کر جوابدہی نہ کریگا بلکہ روپوش ہو جاویگا تو صاحب کلکٹر کو اختیار رہیگا کہ واسطے گرفتاری مدعا علیہ کے حکمنامہ جاری کرے اور صاحب موصوف واسطے واپس آنے حکمنامہ کے مہلت مناسب تجویز کریگا اور حکمنامہ حسب نمونہ (ب) مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ہذا یا دوسری عبارت کی مطابق جو اوسکے ہم مضمون ہو لکھا جاویگا اور جس اہلکار سے اجرای حکمنامہ متعلق ہو اوسکو چاہیے کہ بروقت گرفتاری مدعا علیہ قطعہ اشتہار جو حسب نمونہ (ج) مندرجہ ضمیمہ ہذا اوس مضمون کی دوسری عبارت کے مطابق لکھا جاویگا اور جس مین تفصیل دعوی اور یہہ حکم مندرج ہوگا کہ اگر مدعا علیہ کو دعوی سے انکار ہو تو جس دستاویز کو وہ اپنی بیان تردیدی کا مدار ثبوت سمجھتا ہو اوسکو اپنے ساتھ حاضر کرے مدعا علیہ کے حوالہ کرے مگر ملحوظ رہے کہ اگر نالش بابت دلاپانے زر لگان متعلقہ تعلقہ شکمی یا دیگر حقیت قابل انتقال کے ہو جو حسب مندرجہ دفعات ذیل اوس ڈگری کے اجرا مین جو مقدمہ مین صادر ہو نیلام ہو سکتی ہے تو اس مقدمہ مین حکمنامہ مذکورہ جاری نہین کیا جاویگا۔

شرح — زر خوراک اجرے وارنٹ کے وقت جمع ہونا چاہیے — دفعہ ۹۵ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۵۰ ضابطہ بعد گرفتاری مدعا علیہ کے

اگر مدعا علیہ بموجب حکمنامہ گرفتاری کے گرفتار ہو جاوے تو اوسکو حتیقدر جلد ممکن ہو صاحب کلکٹر کے حضور حاضر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف

اوسکو حوالات مین رکھے گا الا اوس صورت مین کہ وہ مبلغ مندرجۂ اطلاعنامہ عدالت مین داخل کرے

دفعہ ۵۱ ضابطہ جب مدعا علیہ حسب وارنٹ صاحب کلکٹر کے سامنے لایا جاوے

جب مدعا علیہ بموجب حکمنامہ صاحب کلکٹر کے حضور حاضر کیا جاوے تو صاحب موصوف کو لازم ہے کہ بمتابعت قواعد مندرجۂ ذیل بعجلت تمام مقدمہ کی تحقیقات کرے اور اگر فوراً طے ہونا مقدمے کا غیر ممکن معلوم ہو تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے مدعا علیہ سے اس امر کی

نمونہ ضمانت

ضمانت طلب کرے کہ وہ اثنائے دوران مقدمہ مین تا تاریخ اجرا ڈگری اخیر جو اوس مقدمہ مین صادر ہووے جسوقت عدالت سے اوسکی طلبی ہووے بروقت حاضر ہوگا معہذا صاحب موصوف کو اختیار ہوگا کہ مدعا علیہ کو اوس وقت تک کہ وہ اوسقدر ضمانت یا زر نقد داخل کرے جو صاحب کلکٹر تجویز کرے حبلخانہ مین قید رکھے اور ضمانت نامہ حسب نمونہ (۲۰) مندرجۂ ضمیمۂ ایکٹ ہذا یا اوس مضمون کی اور عبارت کے مطابق لکھا جاوے گا ٭

۴۳۵ — ضمانت نامہ اسٹامپ ۸ر پر ہونا چاہیے دفعہ ۱ ضمیمۂ ب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۵۲ ضابطہ اگر وارنٹ گرفتاری نہوسکے

اگر مدعا علیہ بذریعہ حکم نامہ کے گرفتار نہ ہوسکے تو برطبق گذرنے درخواست مدعی صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ مقدمہ کو بقدر میعاد مجوزہ اپنی اس غرض سے ملتوی رکھے کہ مدعی اوس ایام مین واسطے اجرای حکمنامہ ثانی بغرض گرفتاری مدعا علیہ درخواست دیوے یا فوراً قطعہ اشتہار مشعر تقرر تاریخ بغرض سماعت مقدمہ کہ وہ تاریخ اوس روز سے جب اشتہار مدعا علیہ کے مسکن پر آویزان کیا جاوے بفاصلۂ دس روز پیچھے ہوگی اپنی کچہری اور مدعا علیہ کے مسکن پر آویزان کراوے اگر مدعا علیہ بموجب حکم اشتہار کے حاضر آوے تو اوسکی نسبت وہی ضابطہ عمل مین آویگا جو دفعہ ۱ ایکٹ ہذا مین مندرج ہے ٭

دفعہ ۵۳ معاوضہ ہتک

اگر صاحب کلکٹر کو دریافت ہووے کہ مدعی نے بلاوجہ معقول درخواست

گرفتاری کے جسکی درخواست بلاوجہ معقول گذری ہو

گرفتاری مدعا علیہ کی گذرانی ہے تو صاحب موصوف کو اختیار رہوگا کہ اپنی ڈکری مین یہہ حکم شامل کرے کہ مدعا علیہ کو کسیقدر مبلغ جو ایک سو روپیہ سے زیادہ نہو اور بہ تبادلہ اوس نقصان یا خسارہ کی جو بوجہ گرفتاری مدعی کو یا قید رہنے اوسکے دوران مقدمہ مین مدعا علیہ کے عائد حال ہوا ہو معاوضہ کافی معلوم ہو مدعی سے دلایا جاوے ۔

ذکر بازدعوی وتصفیہ فیما بین متخاصمین

۴۳۵ (الف) اگر مدعی کسیوقت قبل اصدار فیصلہ اخیر بوجوہ موجہ حاکم عدالت کو مطمئن کردیوے کہ اوسکو اجازت بازدعوی دینے کی باختیار مجدداً رجوع نالش کی بابت شے دعوی مذکور کی دیجاوے تو حاکم عدالت کو اختیار رہوگا کہ اجازت مذکور بقید ایسے شرائط کے درباب خرچہ یا اور طرح پر جیسا مناسب سمجھ دیوے اور نالش آیندہ مین مدعی پابند قواعد تمادی ایام کا اسی طرح ہوگا کہ گویا نالش سابق دائر نہ ہوئی تھی اور اگر مدعی بلا حصول اجازت مذکور اپنی دعوی سے دست بردار ہو تو اوسکو بابت شے دعوی مذکور کے مجدداً نالش کرنیکا اختیار نہوگا دفعہ ۹۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۴۳۶ — اگر تصفیہ کسی مقدمہ کا باتفاق یکدیگر یا بذریعہ مصالحہ باہم فریقین ہوجاوے یا مدعا علیہ مدعی کو نسبت شے دعوی کے راضی کردیوے اسطرح کا اتفاق یا راضی نامہ یا مصالحہ تحریر ہوکر عدالت مین رہیگا اور مقدمہ مطابق اوسکے فیصل ہوگا ۔ دفعہ ۹۸ ۔ ایضا

۴۳۷ — راضی نامہ تحریر کرنیوالا مجاز انکار کا نہین ۔ نظیر صدر عربی ۲۰ ۔ اپریل سنہ ۱۸۵۲ ع

۴۳۸ — منجملہ چند مدعیان کے ایک مدعی کے دست بردار ہونیسے مقدمہ لایق اخراج نہین ۔ گرانٹ صاحب بنام دھارکا ناتھ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع

۴۳۹ — تعمیل راضی نامہ متعاقدین پر واجب ہے ایک فریق کے منحرف ہونے پر دوسرا فریق شرط مندرجہ راضی نامہ سے بری ہوجاتا ہے اور حقوق سابقہ بمقابلہ ہر دو فریق کے عود کرآتی ہین نظیر صدر عربی یکم جون سنہ ۱۸۵۳ ع

۴۴۰ — مدعیکو تاریخ عدم تعمیل شرائط راضی نامہ سے بنا رخصومت جدید بمقابلہ مدعا علیہ پیدا ہوتی ہے
نظیر صدر غربی ۴ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء

۴۴۱ — عدالت کو اختیار نہین کہ شرائط صلحنامہ کو جسکے انعقاد کا مدعیکو اختیار کلی تھا بطور خود تبدیل کرے — رام سروپ من تیواری — بنام مسٹر جان حال برجمن صاحب منفصلہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء

۴۴۲ — جب کہ مدعیان بجاآوری شرائط صلحنامہ سے حاضر رہے تو مدعا علیہم سے تعمیل شرط جو اونکی نسبت تھی عدالت نہین کرا سکتی — نظیر صدر غربی ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۶۴ء

۴۴۳ — بمطابقت تجویز ہائی کورٹ کلکتہ و باختلاف فیصلہ صدر دیوانی سابق مرقومہ سنہ ۱۸۵۵ کی یہ تجویز قرار پائی کہ جب صلحنامہ وقوع مین آیا اور ایک فریق مجاز دست برداری اپنی دعوی کا مطابق دفعہ ۱۹ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ کے ہوا تو اگر تعمیل صلحنامہ کی نہ ہوئی ہو تو مدعی اپنی ابتداے استحقاق دعوی پر عود کرتا ہے اور اگر برعکس اسکے تعمیل صلحنامہ کی کل یا جزو ہوئی ہو تو مدعی اپنی حیثیت سابق پر عود نہین کر سکتا بلکہ مجاز ہے واسطے تعمیل شرائط کے جنکی تعمیل نہوئی ہو دعوی کرے یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جب صلحنامہ عدالت مین داخل ہوکر مطابق اوسکے ڈکری ہو جاوے تو ضرور ہے کہ قبل رجوع دعوی پانی اوپر اصلی بنا نالش کے ڈکری اول منسوخ کی جاوے — امیر بیگم — بنام نور بیگم — منفصلہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

۴۴۴ — جب کہ مدعی نے بلا کسی شرط کے اپنی دعوی سے دست برداری ظاہر کی تو بلا تجویز اس امر کے کہ اوسکو از روے وعدہ کسی قسم کے اس طرحکی ترغیب کی گئی اوسیوقت مقدمہ خارج ہونا چاہیے اگر مدعا علیہ ایفاے کسی اقرار سے جسکو اوسنے بطور خانگی کیا ہو انکار کرے تو اوس صورت مین مدعی کو استحقاق بنا رخصومت جدید واسطے نفاذ اقرار مذکور کے حاصل ہو سکتا ہے — راجہ شمشیر بہادر بنام مرزا محمد علی بیگ — منفصلہ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۶۷ء

۴۴۵ — اگر درخواست مدعی بحوالہ مضمون اقرار یا صلحنامہ یا راضی نامہ قبل از انکہ مقدمہ واسطے تجویز امور تنقیح طلب کے پیش کیا جاوے گذرے یا جن مقدمات مین کہ واسطے تصفیہ قطعی نالش کے سمن بنام مدعا علیہ

جاری کیا جاوے قبل شروع سماعت مقدمہ کے درخواست مذکور گذرانی جاوے تو حاکم عدالت درصورت اطمینان اس بات کے کہ فی الواقع اقرارنامہ یا مصالحہ یا راضی نامہ باہم فریقین کے عمل مین آیا یا کیا گیا مدعی کو ایک سارٹیفکٹ بہ اختیار صاحبکلکٹر سے واپس لینے نصف زر رسوم کاغذ اسٹامپ عرضی دعوی کی عطا کرے مگر ملحوظ رہے کہ درصورت ایسے تصفیہ فیمابین کے جسمین صدور ڈگری کا لازم آوے اور حکم اسکے اجرا کا جاری کرنا ممکن ہو یا کسی مقدمہ اپیل مین سارٹیفکٹ مذکور نہ دیا جاوے — دفعہ ۲۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۲ء

۴۴۶ — احکام دفعہ ۲۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۲ء کی درباب واپسی نصف قیمت کاغذ اسٹامپ عرضی دعوی تمام اون مقدمات سے بھی متعلق سمجھنا چاہیئے جو عدالت ہاے مالی مین اس قسم کے پیش کیے جائین جن مین اسٹامپ عرضی دعوی کا بلحاظ مالیت دعوی شریح مندرجہ مادہ ضمیمہ ب ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء کے مستعمل ہوا ہو — سرکلر صاحب کمشنر اسٹامپ نمبری ۷ مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء

شرح اگر کوئی شخص کسی مطالبہ یا دعوی سے جسکا وہ مستحق ہی بددیانتی سے دست بردار ہو تو شخص مذکور کو مدعی کے استغاثہ پر بموجب دفعہ ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیجائیگی :

ذکر وفات وشادی مدعی یا مدعا علیہ

۴۴۷ — بہ شرط بقاے استحقاق دعوی کوئی مقدمہ مدعی یا مدعا علیہ کی فوت کی باعث ساقط نہ ہوگا — دفعہ ۹۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۴۴۸ — اگر مقدمہ مین چند مدعی یا مدعا علیہ ہون اور اونمین سے کوئی مدعی یا مدعا علیہ مرجاوے اور استحقاق دعوی صرف مدعی زندہ کو یا صرف مدعا علیہ زندہ پر قائم رہے تو مقدمہ بمقابلہ باقی ماندگان ترتیب پاوے دفعہ الفاظ

۴۴۹ — اگر منجملہ چند مدعیون کی کوئی مرجاوی اور استحقاق دعوی صرف باقی ماندگان کو نہ پہونچے بلکہ اونکو باشتراک قائم مقام جائز مدعی متوفی کے پہونچے تو قائم مقام کی درخواست پر نام اوسکا رجسٹر مین قائم ہوکر بہ پیروی مدعیان زندہ اور قائم مقام متوفی کی مقدمہ مرتب اور فیصل ہوگا اور اگر ایسی درخواست نہ گذرے

تو ترتیب و تکمیل مقدمہ کی بہ پیروی مدعیان زندہ کے ہوگی اور قائم مقام جائز مدعی متوفی کا ویسا ہی فیصلہ مقدمہ سے منتفع اور اوسکا پابند ہوگا گویا مقدمہ بہ پیروی اوسکی باشتراک مدعیان زندہ کے مرتب و مکمل ہوا انتہا

۴۵۰ — اگر مقدمہ مین مدعی واحد یا تنہا زندہ مرجاوے تو نام قائم مقام جائز متوفی کی درخواست گذرنے پر درج رجسٹر ہوکر مقدمہ ترتیب پاویگا اور بحالت نگذرنے درخواست مذکور مقدمہ ساقط ہوکر خرچہ مدعا علیہ متروکہ متوفی پر عائد ہوگا یا حسب درخواست مدعا علیہ بشرائط مناسب نسبت ادائے خرچہ یا حکم احضار قائم مقام جائز متوفی اور ترتیب و تکمیل مقدمہ کا بغرض اصدار فیصلہ اخیر نسبت اشیاء متنازعہ کے جیسا کہ بنظر حالات مقدمہ مناسب و قرین انصاف ہو کوئی دیگر احکم صادر کرے — دفعہ ۱۰۲ ایضاً

۴۵۱ — اگر نزاع اسبات کی ہو کہ قائم مقام جائز کون ہے تو حاکم کو اختیار ہے کہ تا تصفیہ اوسکے نالش علیحدہ مقدمہ کو ملتوی رکھے یا بوقت سماعت مقدمہ یا قبل اوسکی تصفیہ نزاع مذکورہ کردیوے دفعہ ۱۰۳ ایضاً

۴۵۲ — اگر مدعا علیہم سے کوئی مرجاوے اور استحقاق دعوی صرف بمقابلہ مدعا علیہ زندہ کے نرہے یا رہے اور مدعا علیہ باقی ماندہ بھی مرجاوے تو مدعی کو چاہیے کہ درخواست باندراج نام و کیفیت وسکونت قائم مقام جائز متوفی کے گذرانے کہ نام قائم مقام کا درج رجسٹر ہوکر سمن بہ حکم احضار بتعین تاریخ واسطے جوابدہی کے جاری ہوگا اور بعد ترتیب و تکمیل مقدمہ اوسی طرح ہوگی گویا قائم مقام مذکور آغاز مقدمہ سے مدعا علیہ شریک تھا دفعہ ۱۰۴

۴۵۳ — عدالت کو حکم اجرائے اطلاعنامہ بنام ورثاء فریق متوفی صادر کرنا ضرور نہین بلکہ بذمہ فریق مقدمہ خود اطلاع و گذرانا درخواست تغیر و تبدیل اسماء لازم ہے — دفعہ ۳۳ سرکلر صدر عدالت مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع

۴۵۴ — بباعث شادی کرلینے مدعی یا مدعا علیہ کے مقدمہ ساقط نہوگا بلکہ مقدمہ مرتب و فیصل ہوگا اور ڈکری جو صادر ہووے صرف زوجہ پر یا اوسکی طرف سے یا اگر قانوناً شوہر ذمہ دار ہو مستحق زر یافتنی زوجہ کا ہو تو بامارت حاکم شوہر یا اوسکی طرف سے اجرا ہوسکتی ہے دفعہ ۱۰۵ ایکٹ سنہ ۱۸۵۹ع

فصل چوتھی قواعد نسبت انفصال مقدمہ بغیر تقرر تاریخ تنقیح

دفعہ ۴۵۵ بادا شغیر حاضری اگر فریقین مین سے کوئی فریق بھی اصالتاً یا مختاراً اس تاریخ کو حاضر

فریقین کا تاریخ تجویز پر | نہ ہووے جو سمن یا اشتہار مین واسطے حاضری مدعا علیہ کے مقرر
ہوئی ہو یا اوس تاریخ مابعد کو جسپر سماعت مقدمہ قبل تحریر رو بکار تنقیح منازعت حسب مفصلہ
دفعات ذیل ملتوی کی گئی ہو حاضر نہ ہووے تو مقدمہ خارج کیا جاویگا مگر مدعی کو اختیار اجراع
نالش جدید باقی رہیگا الا اوس صورت مین کہ کوئی قاعدہ تمادی ایام کا اوسکا مانع ہووے

شرح — نمبر ۴۸۳ ملاحظہ طلب

دفعہ ۵۰۵ اگر صرف مدعا علیہ | اگر تاریخ مفصلہ دفعہ بالا پر صرف مدعا علیہ حاضر آوی تو صاحبکلکٹر
جوابدہی کے واسطے حاضر آوے تو صاحبکلکٹر | عدم پیروی مین مدعی کی نام فیصلہ کریگا الا اوس صورت مین کہ مدعا علیہ
بوجہ عدم پیروی مدعی کے نام فیصلہ | بناء دعوی قبول کرے کہ اسحالتمین صاحبکلکٹر اوس اقبال پر مقدمہ
کریگا الا اوس صورت مین کہ مدعا علیہ | کو بلا خرچہ مدعی کی حق مین تجویز کریگا مگر ملحوظ رہے کہ اگر ایک سے زیادہ
بناء دعوی قبول کرے تو صاحب | مدعا علیہ ہون تو فیصلہ مذکور صرف مدعا علیہ مقبل کے نام صدور
موصوف اقبال پر ڈکری کریگا | پاوے گا

شرح ۱ اس دفعہ کے بموجب جو مقدمہ عدم پیروی مین فیصل ہوا ہو اوسی بناء دعوی پر نالش
دوبارہ نہین ہوسکتی

۲ جو کوئی شخص مغالطہ دہی سے کوئی اور شخص بنکر کچھ اقرار یا بیان کرے تو اوسکو بموجب دفعہ ۲۰۵
مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیجاویگی اور اسیطرح جب کوئی اقبال دعوی داخل کرے —

۳ — دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۶۹ — ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء نظر
مندرجہ تحت دفعہ ۱۳۴ ایکٹ ہذا لاحظہ طلب صرف بجاے دفعہ ۲۰۹ کے دفعہ ۲۰۵ قائم کرکے پڑہنا چاہیے

۴ — جو کوئی شخص غیر واجب روپیہ کے لیے فریبا ڈکری حاصل کرے اوسکو بموجب دفعہ ۴۱۰
مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیجائیگی

۵ — دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ ایکٹ ۲۲ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۷ و ۱۳ و ۱۷ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۵ و ۱۶۹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

مع نظائر مندرجہ تحت دفعہ ۳۴ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب صرف بجائے دفعہ ۲۰۹ — دفعہ ۲۱۰ قائم کرکے پڑھنا چاہیے

۴۵۵ — ایسی اقبالدعوی سے جو شے اجمالی مین نقصان دیگر مدعا علیہم شہر کا ہوڈکری مقبلین سے بھی نہین ہوسکتی

نظیر صدر غربی ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳ء

۴۵۶ — سبب اقبالدعوی شرطی شعر استجازت ادا ہی زر بذریعہ قسط بندی تھا اور مدعی نے اصالتاً یا وکالتاً

منظور نہین کیا تو حاکم عدالت کو لازم تھا کہ اقبالدعوی مدعا علیہ کو واپس کرکے متوجہ تصفیہ روبیداوی کے ہوتی

مگر اوس صورت مین کہ مدعا علیہ اقبالدعوی بلا شرط داخل کرنا پسند کرتا آتمارام — بنام جیون سنگھ منفصلہ ۱۱ ر

جنوری سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۵۶ اگر صرف مدعی حاضر ہو تو صاحبکلکٹر یکطرفہ تجویز کرے

اگر تاریخ مقصلۂ بالا پر صرف مدعی حاضر آوے تو بعد ثبوت اس امر کے کہ سمن یا اشتہار بموجب شرائط ایکٹ ہذا بہ تکمیل ضابطہ جاری کیا گیا صاحبکلکٹر کو اختیار ہوگا کہ مدعی یا مختار مدعی کا اظہار لیوے اور مدعی کی بیانات پر غور اور اوسکے ثبوت تحریری و تقریری پر ملاحظہ کرکے مقدمہ کو ڈسمس کرے یا سماعت مقدمہ کسی تاریخ آیندہ پر بغرض اسکے کہ مدعی گواہان مقبولہ اپنی حاضر کرے ملتوی رکھے یا مقدمہ کو بنام مدعا علیہ یکطرفہ تجویز کرے

۴۵۷ — یہہ بیان مدعا علیہ کا کہ ایسے خفیف مقدمہ مین حاضر ہونے سے ذلت تھی واسطے عدم صدور ڈگری یکطرفہ کے کافی نہین نظیر صدر شرقی مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۵۹ء

۴۵۸ — زبانی جبکو حکم اصالتاً حاضری کا صادر ہو حاضر نہوے اور وکالتاً پیروی کرے وہ غیر حاضر متصور ہوگا — پس اوسکی نسبت تجویز یکطرفہ عمل مین آویگی اور اوسکا اپیل نہوگا الا تجویز ثانی — نظیر نمبر ۴ — منفصلہ ۱۱ ر جولائی سنہ ۱۸۶۳ء

۴۵۹ جب تک حاکم عدالت کو شہادت اشخاص جاری کنندہ سمن سے یا اور طرح سے اطمینان تام نہ ہو کہ سمن فی الواقع حسب طریقہ مشرحہ قانون کے مدعا علیہ پر جاری ہوا مقدمہ یکطرفہ فیصل نہ ہوگا سرکلر عدالت صدر نمبر ۳۱ مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۵۹ء

۴۶۰ - اگر مدعی حاضر اور مدعا علیہ غیر حاضر ہو اور اجرائے سمن حسب ضابطہ مین شک واقع ہو تو سمن ثانی جاری کیا جاوے - دفعہ ۱۲ ایکٹ سنہ ۱۸۵۹ء

۴۶۱ - اگرچہ مدعا علیہ پر سمن حسب ضابطہ جاری ہوگیا ہو مگر تاریخ اجرائے سمن اور تاریخ سماعت مقدمہ کے مابین ایسے قلیل ایام ہون کہ مدعا علیہ حاضر ہوکر جوابدہی نہ کرسکے تو بھی سمن ثانی بہ تعین تاریخ ثانی کے جاری ہوگا ✻ دفعہ ۱۱۳ - ایضاً

دفعہ ۵۷ اگر مدعا علیہ اوس تاریخ پر حاضر ہووے جس تاریخ تک مقدمہ ملتوی رکھا گیا ہو تو صاحب کلکٹر اوسکو جوابدہی مقدمہ کی اجازت دیوے گا

اگر مدعا علیہ اوس تاریخ یا بعد پر جسپر سماعت مقدمہ حسب مندرجہ دفعۂ بالا ملتوی کی گئی ہو حاضر آوے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ حسب اقتضاے رای اپنی مدعا علیہ سے اقرار اداے خرچہ وغیرہ لیکر مدعا علیہ کو اوسی طرح اجازت جوابدہی مقدمہ کی دیوے کہ گویا وہ روز مقررہ اول پر جوابدہی کو حاضر ہوا تھا

شرح یہہ ضرور نہین کہ بلا لینی خرچہ وغیرہ کے اجازت جوابدہی کی مدعا علیہ کو نہ دیجاوے

دفعہ ۵۸ اگر کسی مقدمہ کی تجویز یکطرفہ یا بوجہ عدم پیروی کے ہوئی ہو تو ڈگری کو پھر نئے سر سے قائم کرے یا منسوخ یا اور سمین ترمیم کرے

اگر کوئی فیصلہ بنام کسی مدعا علیہ غیر حاضر کے یکطرفہ یا بنام مدعی غیر حاضر بوجہ عدم پیروی کے صادر ہوا ہو اوسکی ناراضی سے اپیل جائز نہوگی بلکہ اون جملہ مقدمات مین اگر وہ شخص جس کے نام فیصلہ صادر ہوا ہو اصالتاً یا مختاراً حاضر ہووے یعنی اگر مدعی ہو تو حکم کلکٹر سے پندرہ دن کے اندر حاضر ہو اور اگر مدعا علیہ ہووے تو تاریخ اجراء حکم متعلقہ تعمیل فیصلہ مذکور سے پندرہ دن کے اندر یا اوس سے پیشتر حاضر ہووے اور اگر شخص مذکور

اسبات کی وجہ کافی اور معقول ظاہر کرے کہ وہ کیونکر غیر حاضر رہا اور صاحبکلکٹر کو اطمینان ہووے کہ اوسکی حق تلفی ہوئی ہے تو صاحب صوف کو اختیار ہوگا کہ حسب اقتضاے رائے اپنی بندوبست اوا سے خرچہ کرکے مقدمہ کو بازبہ نمبر قائم کرے اور ڈکری کو حسب تقاضاے انصاف ترمیم یا منسوخ کرے مگر ملحوظ رہے کہ کوئی ڈکری بلاجاری ہونے سمن بنام طرفثانی مشعر اسکے کہ وہ حاضر ہوکر عذر اپنا بتائید ڈکری پیش کرے ترمیم یا منسوخ نہ کیجاوے گی —

شرح — فیصلہ یکطرفہ بنام مدعا علیہ حسب دفعہ ۵۶ و فیصلہ عدم پیروی مین بنام مدعی حسب دفعہ ۵۵ صادر ہوتا ہے صرف اونھین کی تجویز ثانی بموجب اس دفعہ کے ہوتی ہے نہ دفعہ ۵۴ کی

۲ — نمبر ۴۸۳ ملاحظہ طلب

۴۶۲ — مدعی نے ڈکری حسب ضمن ۴ دفعہ ۲۳ بغیر حاضری مدعا علیہ کے حاصل کی اور اوسکا اوا ایجی حسب ضمن ۵ دفعہ مذکور یکطرفہ عمل مین آیا یہہ تجویز قرار پائی کہ چونکہ مدعا علیہ اندر پندرہ یوم تاریخ بیدخلی سے حاضر نہین ہوا لہذا نامبردہ نالش جدید بغرض تنسیخ ڈکری دائر نہین کرسکتا پیتم سنگھ — بنام وانسای منصفلہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۶۳ء

۴۶۳ — اپیل بنا راضی فیصلہ یا اور حکم محکمہ مال کے جو بوجہ عدم پیروی خلاف مدعی صادر ہوا حسب منشا دفعہ ۵۸ ایکٹ ۱۸۵۹ء قابل سماعت نہین ہے سماۃ والن بی بی بنام اجودھیا لے منصفلہ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۳ء

دفعہ ۵۹ فریقین کے اختیار پر صاحبکلکٹر کا انکار اظہار لینے اور آپس مین سوال وجواب کرنے کا اختیار دینے سے

جب فریقین تاریخ مندرجہ سمن پر یا اوس تاریخکو جسپر سماعت مقدمہ بتقاضاے وجہ کافی جسکا تحریر کرنا کلکٹر پر لازم ہے ملتوی کی گئی ہو اصالتاً یا مختاراً حاضر آوین اوسوقت صاحبکلکٹر اظہار اُسقدر فریقین کا جو حاضر ہووین قلمبند کریگا اور ہر فریق یا اوسکے مختار کو دوسرے فریق سے سوال کرنیکا اختیار ہوگا اگر کسی فریق پر اصالتاً حاضر ہونا واجب نہو تو اوس مختار سے جو اوسکی طرف سے حاضر ہووے یا اوس شخص سے جو ہمراہ مختار کے حاضر ہووے اسی طرح سوال کرنا جائز ہوگا جیسا اصل فریق سے بصورت

حاضر ہی سکی سوال کرنا جائز ہوتا اور بروقت لکھانے اظہار کے مدعا علیہ کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو جواب تحریری اپنا داخل کرے

۴۶۴ — بیانات تحریری حسب حالات مقدمہ بقدر امکان مختصر ہوا کرینگے نہ باندراج دلائل یا بطور تردید دعوات فریق ثانی کی صرف بیان واقعات موثر نتیجہ مقدمہ لکھا جاوے اور ثبت العبد اور تصدیق بیانات مثل طریقہ عرائض عوی کے ہوگی بغیر اسکے کوئی بیان تحریری مقبول نہ ہوگا دفعہ ۲۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

شرح — بموجب دفعہ ۲۴ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ تصدیق کاذبہ بیان تحریری سے بھی متعلق ہے۔

۴۶۵ — اگر بیان تحریری باندراج دلائل یا بلا ضرورت طول طویل یا امور غیر متعلقہ مقدمہ اوس مین درج ہون تو حاکم مجاز نامنظور کرنیکا ہے اسطرح پر کہ بعد ثبت حکم داخل کنندہ کو واپس کردے اور کسی فریق کو جسکا بیان تحریری منجملہ احد الوجوہ صدر نامنظور رہوا ہو اختیار ادخال بیان ثانی کا نہ ہوگا الا اوس صورت مین کہ عدالت طلب کرے یا اجازت دیوے — دفعہ ۲۴ —

۴۶۶ — عدالت کو اختیار ہے کہ جن مقدمون مین بیانات تحریری کا طلب کرنا ضرور سمجھے طلب کرے مگر عموماً اوس صورت مین جب مقدمہ پیچیدہ اور مدعا علیہ اصالتاً حاضر نہو دفعہ ۳۷ و ۳۸ سرکلر نمبر ۲۳ — مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۵۹ء

۴۶۷ — اگر مقدمہ مین چند مدعی ہون اون مین سے بعض حاضر اور بعض غیر حاضر ہون تو بشرط داخل ہونے اجازت تحریری کے عدالت مین جانب غیر حاضرین سے حاضر پیروی مقدمہ کرسکتے ہین یہی عمل نسبت چند مدعا علیہم مقدمہ واحد کے جاری ہوسکتا ہے دفعہ ۱۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۴۶۸ — اگر چند مدعی یا مدعا علیہ مقدمہ مین ہون اور اون مین سے بعض حاضر اور بعض غیر حاضر ہون تب بھی تجویز اور انفصال مقدمہ عمل مین آویگا البتہ نسبت مدعا علیہم غیر حاضرین کے لحاظ مناسب ہوکر حکم دیا جائیگا دفعہ ۱۶ ایضاً

۴۶۹ — جب مدعی یا مدعا علیہ کے اصالتاً طلب ہونیکا حکم ہوا ہو اور وہ حاضر نہ ہون اور نہ وجہ موجہ غیر حاضری کی پیش کرین تو جملہ احکام دفعات ماسبق جو اون مدعیان یا مدعا علیہم کے باب مین کہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہون

نافذ ہین اوس مدعی یا مدعا علیہ سے متعلق سمجھی جاوینگی دفعہ ۱۱۷ ایضاً

۴۷۰ — جب کہ ایک فریق دوسرے کے بیان حلفی پر حصر کرکے اوسکے مطابق کاربند ہونیکا اقرار کرے اور ایسا بیان وقوع مین آوے تو بعدہ عدالت دیوانی مین کوئی کارروائی از قسم تجویز ثانی یا اپیل عمل مین نہین آسکتی اور ایسی حالت مین عدالت دیوانی حسب منشاء دفعہ ۱۶ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء جرم دروغ حلفی کا مواخذہ نہین کرسکتی — جوگ داس بنام — پرنام سنگھ — منفصلہ ۲ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ء — راجہ گنیش — بنام سروپ چند منفصلہ ۲۹ — اگست سنہ

۴۷۱ — منتظم جایداد اوس علاقہ کا جو حسب دفعہ ۹۲ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ قرق ہو مجاز جوابدہی کرنیکا ہے — نظیر صدر غربی مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء نمبر ۳۳۱

۴۷۲ — یہہ عذر مدعا علیہم کا کہ دست آویز بنا دعوی صحیح و اصلی نہین ہے بلکہ واسطے تحفظ جایداد کے مطابق شخص ثالث سے تحریر ہوئی تھی قابل تجویز عدالت قرار پایا مدعی کو لازم ہے کہ بری ہونا اپنی دعوی کا فریب سے ثابت کرے کیونکہ جب مدعی اور مدعا علیہ دونون ملزم ہوتے ہین اوسوقت غلبہ مدعا علیہ کو دیا جاتا ہے لیکن اگر مدعا علیہ واسطے ابطال دست آویز سازشی کے جسمین نامبردہ کو اپنا شریک ہونا خود تسلیم ہے نالش کرتا تو وہ خارج از عدالت کی جاتی کیونکہ کسی عمل مشتمل بر فریب سے استحقاق نالش پیدا نہین ہوتا — گورویال — بنام مالک گور وغیرہ — منفصلہ ۱۵ — اپریل سنہ ۱۸۶۳ء

۴۷۳ — بحث مقدمہ مین تجاوز کرنے کی جہت سے نالش مستوجب برخاستی ہوتی ہے لہذا مدعیکو اپنے جواب مین داخل کرنا ایسے امور کا جائز نہین جو اوسکی اصل نالش مین درج نہون اکبر سنگھ — بنام — گوپال سنگھ — منفصلہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۶۳ء

۴۷۴ — وہ مدعی جس نے تصفیہ اپنی دعوی کا بیان حلفی مدعا علیہ پر منحصر کیا اور ڈگری بر بناء ایسے بیان کے دی گئی پھر اوس مین عذر نہین کرسکتا کیونکہ یہہ کاروائی مثل اسکے ہے کہ مقدمہ کو عدالت کے ہاتھ سے نکال لیا — نوازش احمد خان — منفصلہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء — فیصلہ نظامت عدالت صفحہ ۳۱۸ و مسماۃ چھوٹیا — بنام درگاہی منفصلہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۶۴ء

۴۷۵ — جو بیان کسی تنازعہ سابق مین کیا گیا ہو اور عدالت نے اوسکے خلاف تجویز کی ہو تو پابندی سے ایسے بیان کی لازم نہین آتی نہ وہ قطعی ثبوت برخلاف شخص بیان کنندہ کے ہو سکتا ہے نہ اوسکے منافی دوسرے مقدمہ مین استعمال کیا جا سکتا ہے بلکہ شخص مذکور نالش لاحق مین واقعات مجوزہ عدالت پر جو مخالف اوسکے بیان کے استدلال کرتا ہے — مسماۃ نیاز النسا — بنام چودہری حبیب اللہ — منفصلہ ۱۰ فروری ۱۸۶۵ء

۴۷۶ — ہر ایک فریق اون واقعات کو صاف صاف بیان کرے جو اوسکے دلائل کے مدار ثبوت ہون اور عدالت کو نفس نزاع دریافت ہو جاوے اگر کسی فریق نے بیان تحریری داخل کیا ہو تو اوس سے صرف اون مراتب مندرجہ بیان مذکور کے نسبت استفسار کرنا ضرور ہے جو مبہم معلوم ہون یا نسبت اون واقعات مظہرہ طرف ثانی کے جن پر فریق مذکور نے کما حقہ لحاظ نہ کیا ہو اور جب فریقین کی جانب سے وکیل یا مختار حاضر ہون اور اون سے بیانات تحریری داخل نہ ہوے ہون تو اون سے حالات مقدمہ کا مختصر بیان داخل کرانا چاہیے تب اون سے نسبت مراتب اختلاف مابین بیان اونکے اور طرف ثانیون کے جنکی توضیح کافی ظاہر اونسے نہین ہوئی استفسار کرنا چاہیے — دفعہ ۱۴ سرکلر نمبر ۲۳ — مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۹ء

دفعہ ۶۰ اظہار فریقین وغیرہ

اظہارات فریقین یا اونکے مختارون کے یا ایسے شخص کا جو حسب مرقومہ بالا حاضر ہووے بذریعہ حلف یا اقرار یا بطور دیگر جو کچھ قانون مجاریہ وقت مین در باب اخذ شہادت گواہان حکم ہو لیے جاوین گے اور خلاصہ اظہارات کا صاحب کلکٹر کی زبان مین قلمبند ہو کر شامل مثل کیا جاوے گا —

شرح — ۱ دفعہ ۶۱ و اقسام دفعہ ۶۷ باستثنای قسم پنجم ملاحظہ طلب

۴۷۷ — یہ یادداشت اس امر کے واسطے کافی ہونا چاہیے کہ جمیع مراتب جو تنقیح کے واسطے لابدی ہون

اونکی بابت معلوم ہو کہ عدالت مین کیا شہادت موجود ہے اور جب وہ عدالت اپیل مین فیصلہ کی ساتھ پڑھی جاوے تو حاکم عدالت مذکور کو تمام اصل واقعات مقدمہ کی اور وجہ فیصلہ صاف روشن ہون ـــــ دفعہ ۹ سرکلر بورڈ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۶۴ء

۴۷۸ ـــــ اس یادداشت پر حوالہ دفعہ وضمن کا جسکی متعلق مقدمہ ہووے لکھنا چاہیے دفعہ ۲ سرکلر مذکور

شرح بحر اقرار صالح مقررہ ایکٹ ۵ سنہ ۴۰ کسی اور قسم کا حلف نہین دیا جائیگا ـــــ دیکھو دفعہ اول ایکٹ مذکور مندرجہ تحت قسم چہارم دفعہ ۶ ایکٹ ہذا

۴۷۹ ـــــ جب کہ گواہ ایک مرتبہ حسب ایکٹ ۵ سنہ ۴۰ مقدمہ مین اقرار صالح کرلیوے تو جو بیان کہ نامبردہ اوس مقدمہ مین کرے وہ بمنزلہ اظہار حلفی کے متصور ہوگا اور واسطے ثبوت جرم دروغ حلفی کے کافی ہے گو حلف کی یاد گواہ کو نہ دلائی گئی ہو ـــــ مقدمہ مرلی فیصلہ نظامت آگرہ مورخہ ۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

شرح ۱ - دفعہ ۳۶ ملاحظہ طلب

۴۸۰ ـــــ حاکم کو اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ اظہار صرف نسبت امور متنازعہ کی ہون نہ اونسے خارج ـــــ سرکلر نمبر ۲۵ - جون سنہ ۱۸۶۴ء صدر عدالت

شرح ۱ - جو کوئی شخص حلف اوٹھانے سے انکار کرے تب کوئی سرکاری ملازم حلف اوٹھانے کا باضابطہ حکم دے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۸ - اور جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو جو سوال کرنیکا اختیار رکھتا ہے جواب دینے سے انکار کرے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۹ - اور جو کوئی شخص بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۸۰ - سزا دی جائیگی ÷

۲ - دفعہ ۲۱ و ۲۲ - ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۶۳ - و ۱۶۴ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۷۰

ایکٹ ۱۸۵۹ء مندرجہ تحت قسم ششم دفعہ ۶۷ - و نیز قسم اول و دوم و چہارم دفعہ مذکور ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۶۱ اظہار گواہان | اگر کوئی فریق کسی گواہ کو روز مذکورہ بالا پر حاضر لاوے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ اوسکا اظہار قلمبند کرے ؛

شرح ۱- دفعہ ۶۰ ملاحظہ طلب

۲- کوئی شخص جسپر قانوناً حلفاً سچ سچ بیان کرنا یا قانوناً کسی امر کی نسبت کچھ بیان کرنا واجب ہو کوئی ایسا بیان کرے جو جھوٹا ہو اور جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو خواہ جھوٹا باور کرتا ہو یا جسکو وہ سچا باور نہ کرتا ہو تو وہ شخص مجرم جھوٹی گواہی دینے کا ہوکر بموجب دفعہ ۱۹۳ - مجموعہ تعزیرات ہند سزایاب ہوگا

۴۸۱ - جو کوئی شخص کسی اظہار میں جو قانون کی رو سے وجہ ثبوت کی طور پر لیے جانے کے لائق ہے جھوٹھ بیان کرے تو اوسکو اوسی طرح سزا دی جائیگی گویا اوسنے جھوٹی گواہی دی - دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند

شرح - ۱ دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ - ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء مع نظائر مندرجہ تحت دفعہ ۳۴ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب صرف بجاے دفعہ ۲۰۹ دفعات ۱۹۳ و ۱۹۹ قائم کرکے پڑھنا چاہیے ؛

دفعہ ۶۲ ثبوت دستاویزی مدعا علیہ کو پیش کرنا چاہیے | اگر مدعا علیہ کسی دست آویز کو اپنی جوابدہی کا مدار سمجھتا ہو تو اوسکو لازم ہے کہ مقدمہ کی اول سماعت کے وقت اوسکو پیش کرے اور اگر وہ دستاویز اوسوقت داخل نہ کی جاوے یا عدم ادخال کی وجہ کافی ظاہر نہ کی جاوے تو وہ کسی زبان مابعد میں قابل ادخال عدالت نہ ہوگی

الا اوس صورت مین کہ صاحب کلکٹر اوسکی ادخال کے واسطے مہلت مزید دیوے ؛

شرح — ا دفعہ ۳۰ ملاحظہ طلب و نیز دفعہ ۶۷ قسم سوم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۴۸۲ — سوال اولین بمراد پیش یا داخل کرنے کسی دست آویز ثبوت کے اسلمب سے مستثنی ہے

مستثنی ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۰ ع

دفعہ ۶۳ بعد اظہار کے اگر شہادت مزید درکار ہو تو صاحب کلکٹر ڈگری صادر کرے

بعد لینے اظہارات محکومہ ۵۹ — اور بعد تحریر اظہار کسی گواہ کے جو کسی فریق کی جانب سے ادائے شہادت کے واسطے حاضر ہووے اور بعد ملاحظہ ثبوت تحریری مدخلہ کی اصدار ڈگری بلا اخذ شہادت مزید کے انصافاً ممکن ہو صاحب کلکٹر ڈگری صادر کریگا

دفعہ ۶۴ بدلہ فتا کے جواب نہ دینے کا

اگر بروقت تحریر اظہارات مذکورہ بالا کسی فریق کا مختار کسی سوال ضروری متعلق مقدمہ کا جواب نہ دے سکے اور صاحب کلکٹر کی دانست مین اوس فریق کو جسکا وہ مختار ہے اوسکا جواب دینا لازم ہے اور یہ بات ممکن معلوم ہو کہ اگر خود فریق سے استفسار کیا جاوے تو وہ اوسکا جواب دے سکیگا اس صورت مین صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ سماعت مقدمہ بروز آئندہ ملتوی کرکے یہ حکم دیوے کہ وہ فریق جسکا مختار جواب دینے سے عاجز تھا روز مقررہ پر اصالتاً حاضر ہووے اور اگر فریق مذکور روز مقررہ پر حسب حکم بالا حاضر نہووے تو صاحب موصوف کو اختیار ہوگا کہ مثل حالت عدم پیروی کی اوس حالت مین مقدمہ کی تجویز کرے یا نظر حالات مقدمہ جو کچھ حکم مناسب معلوم ہو صادر کرے ؛

شرح — انبت ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۳ — دفعہ ۵۵ مع متعلقات و دفعہ ۵۶ مع متعلقات و دفعہ ۵۷ و ۵۸ مع متعلقات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع ملاحظہ طلب

۴۸۳ — جس مدعی کی نالش اس دفعہ کی رو سے باعث غیر حاضری ڈسمس کی جاے وہ تجدید اوسکی صرف طریقہ معینہ دفعہ ۵۵ کے کرسکتا ہے بموجب دفعہ ۵۴ کے نالش جدید رجوع نہین کرسکتا - مولوی امان اللہ بنام حبیب خان - منفصلہ ۳۱ جنوری سنہ ۶۳ ع

فصل پانچوین امور تنقیح طلب

شرح — نمبر ۵۹۲ ملاحظہ طلب

دفعہ ۶۵ اگر ضروری ہو صاحب کلکٹر اظہار فرماوین کرکے ایک تاریخ واسطے شہادت مزید کی مقرر کرے

اگر بروقت تحریر اظہارات مرقومہ بالا سہ دریافت ہو کہ نزاع فریقین کی اس امر پر موقوف ہے جسکی نسبت سماعت شہادت مزید ضرور ہے تو صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ امر متنازعہ فیہ کو ظاہر کرکے قلمبند کرے اور تاریخ مناسب زبان بندی گواہان اور تجویز مقدمہ کی مقرر کرے پس بجز مقدمہ اوسی تاریخ کو عمل مین آنی چاہیے الا اوس صورت مین کہ التوا کی وجہ کافی پائی جاوے اور صاحب کلکٹر پر اوسکی وجہ کا تحریر کرنا لازم ہوگا

۴۸۴ — مقدمہ کی اول روبکار ہونے کے وقت عدالت کو لازم ہے کہ فریقین سے دریافت و تحقیق کرے کہ بہ نسبت کس مسئلہ قانونی یا امر واقع کی فریقین مین نزاع ہے اور بعد اوسکے تفہیم و تحریر مسئلہ ہاے قانونی و امور واقعہ کے جسکو اوپر فیصلہ انصافانہ مقدمہ کا موقوف کرے اور حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ بذریعہ استفسار زبانی فریقین یا اونکے وکلا کے جو واقعات ظاہر ہون اوسکے موافق امور تصفیہ طلب مرتب کرے گو درمیان اون واقعات کے جو استفسار زبانی سے منکشف ہون اور واقعات مندرجہ بیان تحریری کے (اگر کوئی بیانات تحریری فریقین یا اونکی وکلا کی جانب سے داخل ہوے ہون) اختلاف پایا جاوے — دفعہ ۱۳۵ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع

۴۸۵ — حاکم کا کام یہ ہے کہ امور نزاعی کی نسبت تحقیقات کامل قابل تصفیہ نزاع عمل مین لاوے

از روے مجموعہ جدید منجانب حاکم وہی عمل وارد ہوگا جو سابقا فریقین کی طرف سے بذریعہ دلائل و مراتب جواب بجواب اور صد جواب کے ظہور مین آیا تھا چنانچہ دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کا یہی مطلب ہے

۲ سنوا حمد شرع اسلام و شاستر ہنود ایسے قواعد ہین کہ اونکا واقف عدالت کو متصور ہونا چاہیے حاکم فیصلہ اپنا بمقابلہ اوس فریق کے جسکے استحقاق کی تائید قواعد مذکور سے ہوتی ہو مخص اس وجہ سے صادر نہ کرے کہ امیر دو کے وکیل نے بطور صحیح متعلق کرنا قواعد مذکور کو کالواقعات مقدمہ سے متروک کیا۔ خانو۔ بنام۔ خواجہ ۔ فیصلہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۳ع

۴۸۶ — مجوزا ول کو از روے دفعہ ۱۳۹ مراتب تنقیح طلب متعلقہ قانون و واقعات جنپر صحیح انفصال مقدمہ کا منحصر ہو قرار دینا لازم ہے اگرچہ وہ مراتب مبنیہ فریقین سے بصراحت پیدا نہ ہوتی ہون۔ ہیرا سنگھ بنام۔ رام رتن سنگھ مین فیصلہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ع

۴۸۷ — عدالتین ماتحت قطعا پابند بیانات تحریری فریقین کی نہین ہین بلکہ حسب دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع عذرات زبانی فریقین یا اونکے وکلا پر امور تنقیح طلب قرار دی سکتے ہین الہی بخش۔ بنام۔ نواب غلام محمد مین فیصلہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۶۵ع

شرح — دفعہ ۱۴۰ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مندرجہ تحت اقسام دوم و سیوم دفعہ ۷۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع

ملاحظہ طلب

۴۸۸ — حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ کسی وقت قبل فیصلہ مقدمہ کی اصلاح امور تنقیح طلب کی کرے یا علاوہ اونکے اور امور تنقیح طلب جس عبارت سے اوسکے نزدیک لکھنا مناسب ہو قرار دیوے اور اسطرحکی ترمیم جو اسطے تنقیح اصل امر متنازعہ فریقین ضرور ہو حسب مرقومہ بالا عمل مین آویگی — دفعہ ۱۴۱ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع

۴۸۹ — عموما جس صورت مین اختلاف درمیان ثبوت و عرضی نالش کی مؤثر مقدمہ ہو اوسی صورت مین اجازت ترمیم کی دینا چاہیے — قانون شہادت مرتبہ فلپ صاحب

۲ — لیکن جو اصلی باتین فروگذاشت کی جائین اونکی اصلاح نہین ہو سکتی اور ترمیم مین نیا معاہدہ درج کرنا

نا جائز ہوا اور درج کرنا بالکل جدید مضمون کا بھی قابل اعتراض ہے +

۳- اگر بوجہ اختلاف کو مد عالیہ نسبت نالش کی اعتراض معقول کرنے سے باز رکھا گیا ہے تب بھی ترمیم کی اجازت نہ دی جائیگی - قانون ایضاً

شرح - ۱- امورات تنقیح طلب کی تین درجے ہین - اول امور عارض دعوی - جو جواز یا عدم جواز دعوی سے تعلق رکھتے ہین دویم واقعات جو بیانات واقع مظہرہ فریقین سے متعلق ہین تیسرے قانونی جو واقعات سے نکلتے ہین یعنی جو واقعات کہ فریقین اوسپر متفق ہین یا عدالت کی تجویز سے ثابت قرار پائے ہین اونکے تسلیم کرنے کے بعد قانون کی رو سے کیا نتیجہ نکلتا ہے +

۲- ان امورات کو ایسے انتظام سے قائم کرنا چاہیے کہ اگر کسی مقدم امر کے تصفیہ پر مقدمہ ختم ہو جاوے تو پھر اوسکے بعد کے امر کی تصفیہ کی حاجت نہ پڑے دیکھو سرکلر صدر عدالت - مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۵۹ء

۴۹۰ - یہ امر بالخصوص ضروری ہے کہ اطاعت حکم مندرجہ دفعہ ۱۶۵ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء کے درباب قلمبندی مراتب تنقیح طلب کے بلا ناغہ ہوا کرے اور عہدہ دار مجوز مقدمہ اپنے ہاتھ سے اور اپنی زبان مین بصراحت لکھے کہ کون سے امور کی بابت فریقین مین نزاع ہے تعمیل اس امر کی بجز ایسی صورت کے کہ مقدمہ فوراً فیصل کیا جاے اوسوقت ہونی چاہیے جبکہ بمرتبہ اول بیان فریقین واظہار اون گواہون کی قلمبند ہون اور وہ دست آویزات معاملہ کی جائین جو فریقین اپنے ساتھ لائین اور بدون تحریر مراتب تنقیح طلب کی مقدمے مین اور کوئی کارروائی آگے نہین چل سکتی ہے بلکہ مقدمہ بوقت پیشی مرتبہ اول کے فیصل ہو یا نہ ہو جملہ مقدمات مین بہتر یہی ہے کہ مراتب متنازعہ فیہ صاف صاف لکھ لیے جائین اور صاحبان بورڈ فرماتے ہین کہ تعمیل اس حکم کی ضروری ہوا کرے - دفعہ ۲ سرکلر بورڈ نمبر ۱۳ - مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۴ء

۴۹۱ - تاوقتیکہ امور تنقیح طلب موجب دفعہ ۱۶۵ کے قائم نہ کیے جائین کوئی کمیشن بنام کسی اہلکار کے واسطے کرنی تحقیقات موقع کی جاری نہین کرنی چاہیے - دفعہ ۳ - ایضاً

۴۹۲ - جب امور متنازعہ طے ہو کر تحریر ہون تو حاکم مجاز ہے کہ بعد سماعت دلائل شہادت فریقین اوسی وقت فیصلہ کرے

یا واسطے پرسشی دلائل مزید کے تاریخ ثانی مقرر فرمائی دفعہ ۴۴ سرکلر صدر دیوانی - مورخہ ۱۹ - نومبر ۱۸۵۱ء

۲ - امور تنقیح طلب مقبولہ فریقین

۴۹۳ - جب کہ کوئی امر یا امور واقع یا قانونی کو طرفین تبراضی یکدگر تصفیہ طلب قرار دین اونکو اختیار ہے کہ بذریعہ اشیو بشکل امور تنقیح طلب مرتب کرکے اقرارنامہ سادہ کاغذ پر باندراج شرائط مندرجۂ ذیل لکھدین یعنی یہ کہ جب حاکم عدالت نسبت امور مذکورہ کے رائے متضمن اثبات یا نفی کی قائم کرے تو اوسوقت شخص مغلوب مبلغ مندرجۂ اقرارنامہ مذکور یا جس قدر حاکم عدالت ازروے تنقیح ایک اشیو خاص متضمن بتعداد واجب الادا کے معین کرے شخص غالب کو ادا کریگا یا یہ کہ جایداد مندرجۂ اقرارنامہ جو بمقدمہ مین متنازعہ فیہ ہو شخص مغلوب فریق غالب کو حوالہ کریگا یا یہ کہ ایک یا چند فریق کسی فعل خاص جائز مندرجۂ اقرارنامہ کو جو متعلق امر متنازعہ فیہ ہوگا عمل مین لاوینگے یا اسکے ارتکاب سے باز رہینگے - دفعہ ۱۴۲ - ایکٹ ۱۸۵۹ء

۴۹۴ - اگر فریقین یا اونکے وکلا سے استفسار کرنے یا ثبوت ضروری لینے کے بعد حاکم عدالت کو اطمینان ہو کہ فی الحقیقت اقرارنامہ متخاصمین کیطرف سے لکھا گیا اور یہ کہ اونکو امر تصفیہ طلب مذکور کے انفصال مین واقعی و نفس الامری واسطہ و تعلق ہے اور اوسکے نزدیک امر مذکور قابل تجویز و انفصال ہو تو اس صورت مین حاکم مجاز ہے کہ اوسکو تحریر کرکے تجویز کرے اور اپنی تجویز یا رای بہ نسبت اوسکی اسی طرح سے لکھے کہ گویا اوسنے خود امر مذکور کو قرار دیا تھا اور جب حاکم مذکور تجویز یا رای نسبت امر مذکور کے لکھے اوسوقت حکم نسبت دیے جانے اس قدر روپے کے جو حسب تحریر بالا فیما بین متخاصمین کے قرار پایا ہو یا حاکم عدالت نے معین کیا ہو یا اور طرح پر بموجب شرائط اقرارنامہ کے تجویز ہوا ہو صادر کرے اور بموجب اوسی رائے یا تجویز کے ڈکری صادر ہوگی اور جائز ہوگا کہ ڈکری اوسی طرح جاری کیجاوے کہ گویا ڈکری ایسے مقدمے مین جسمین نسبت اشیو کی فریقین مختلف الرائے ہین صادر ہوئی تھی - دفعہ ۱۴۳ - ایضاً

۳ بیان اسکا کہ امور تصفیہ طلب قرارداده کا ثابت کرنا کس فریق کے ذمے ہے

۴۹۵ - جو فریق بیان بہ اثبات کرے اوسی کو امر تنقیح طلب ثابت کرنا چاہیے ـــــ قانون شہادت فلپ صاحب

۲ - طریقہ دریافت کرنیکا کہ بیان بہ اثبات کسطرف ہے یہ ہے کہ اگر گواہی شہادت نہ پیش ہو تو کون فریق کامیاب ہوگا

اس امر پر غور کرنا چاہیے ۔ مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ نے کام معقول مثل اچھے کاریگر کے نہین بنایا اور مدعا علیہ نے عذر کیا کہ مینے اچھے کاریگر کیطرح اچھا کام بنایا ہے تو مدعا علیہ نے بیان اثبات کے ساتھ کیا تاہم بار ثبوت ذمہ مدعی کے تھا کسواسطے کہ اگر طرفین کی جانب سے کوئی شہادت نہ گذرتی تو مدعا علیہ کو حق فیصلہ کا ہوتا کسواسطے کہ مدعی نے جو شکل عہدشکنی کی وارد کی تھی اوسمین مدعی کو اقبال تھا کہ مدعا علیہ نے جس کام کا اقرار کیا تھا وہ کام انجام کردیا گو کہ مدعی کا بیان یہ تھا کہ کام معقول نہین بنا اور چونکہ یہ بات فرض نہین کیجاتی کہ کام خراب بنا ہے تو ذمہ مدعی کے واجب تھا کہ اپنا بیان ثابت کرے

۳ ۔ لیکن اگر دعوی یہ ہوتا کہ مدعا علیہ نے کام انجام ہی نہین دیا اور مدعا علیہ یہ عذر کرتا کہ مینے کام کردیا ہے تو بار ثبوت مدعا علیہ کے ذمے ہوتا کسواسطے کہ اگر شہادت کام انجام کردینے کی نہ گذرتی تو مدعی مستحق ڈگری کا ٹھہرتا +

۴ ۔ لیکن اس قاعدہ کو کہ بابت ضرورت ثبوت نفی کی ہے تابع دوسرے قاعدے کے سمجھنا چاہیے یعنی تابع اس قاعدے کے کہ بار ثبوت کا اوس شخص پر ہوتا ہے جسکو تائید اپنے دعوے کے ثبوت امر واقعی سے کہ اوس امر واقعی سے بالتخصیص اوسکو علم ہوتا ہے اور جس سے وہ آگاہ سمجھا جاتا ہے کرنی پڑتی ہے ۔ مثلاً ۔ مدعا علیہ نے عذر نابالغی کا کیا اور مدعی نے جواب دیا کہ جب مدعا علیہ بالغ ہوا تب اوسنے اوس کام کو منظور کیا تو تجویز یہ ہوئی کہ صرف ثبوت وعدہ اوا کرنیکا مدعی کیطرف کافی تھا اور نالیاقتی ذاتی معاہدے کے جسپر جو بلا بہی مدعا علیہ کی مبنی تھی ثابت کرنی متعلق مدعا علیہ کے تھی اور نالیاقتی مذکور بالتخصیص اوسکے احاطہ علم کے اندر تھی ۔ قانون شہادت فلپ صاحب

فصل چھٹی قواعد ترتیب انفصال مقدمہ بعد از تنقیح

دفعہ ۶۶ فریقین کو تاریخ مقررہ تجویز پر گواہون کو حاضر کرنے چاہیین یا صاحب کلکٹر کسی فریق کی درخواست پر سمن طلبی گواہان جاری کرے

فریقین کو لازم ہوگا کہ تاریخ مقررہ تجویز پر گواہون کو حاضر کرین اور اگر کسی فریق کو اس امر مین اعانت عدالت کی حاجت ہو کہ کوئی گواہ اوس تاریخ پر واسطے ادائے شہادت یا ادخال دستاویز کے حاضر کرایا جاوے تو اوسکو لازم ہے کہ تاریخ مقررہ مجوزہ سے اوسقدر روز پہلے صاحب کلکٹر کے

حضور درخواست دیوی کہ گواہ اوس تاریخ پر حاضر ہو سکے اس صورت مین صاحب کلکٹر سمن بحکم احضار گواہ مذکور کے جاری کرے گا +

شرح - دیکھو اقسام دفعہ ۶۷ - ایکٹ ہذا

۴۹۶ - سوال اولین مشتراستدعای طلبگی گواہ یا اور شخص کے اس مرد سے کہ وہ شہادت دیوی یا کوئی دستاویز حاضر کرے یا بر پیشی دادن کسی دستاویز یا چیز کے سمن جاری ہو یکطرفہ ہے

۴۹۷ - اپیلانٹ باوصف وعدے کے گواہ نہ لایا لیکن ایک روز قبل فیصلہ سے درخواست اجرای سمن گمنامی - نامنظوری ایسی درخواست کی جائز قرار پائی - نظیر صدر غربی - ۱۰ اگست ۱۸۶۱ء

شرح - جو کوئی شخص سرکاری ملازم کی سمن یا اور اطلاعنامے کا اپنے پاس تک پہونچنا بآسانی دینے کے لیے روپوش ہو جاوے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند اور جو کوئی شخص سمن یا اور اطلاعنامے کا اپنے یا اور کے پاس تک پہونچنے کو یا اوسکے مشتہر کیے جانے کو روکے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۳ مجموعہ مذکور اور جو کوئی شخص حاضر ہونے کو جو سرکاری ملازم کے حکم کی تعمیل مین ہو ترک کرے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ مذکور اور جو کوئی شخص وجہ ثبوت کے طور پر کسی دستآویز کا پیش کیا جانا روک دینے کے لیے اوسے ضائع کرے تو اوسکو بموجب دفعہ ۲۰۴ مجموعہ مذکور سزا دیجائیگی اور یہ جرائم بمنجانب عدالت یا ملازم سرکاری رجوع ہو کر صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے طے ہونگے

دفعہ ۶۷ قواعد بابت حاضری گواہون و اخذ شہادت وغیرہ کے

شرائط جملہ آئین اور ایکٹ اور جملہ قواعد مجاریہ وقت جو درباب اخذ شہادت یا حاضر کرانے گواہون یا پیش کرنے دستآویزات یا لینے اظہار یا دلانے ہر حلہ یا سزا دہی گواہون کے جو فریقین متقدمہ ہون یا نہون اور جو مقدمات متدائرہ عدالتہای دیوانی پریزیڈنسی بنگالہ سے متعلق ہین نفاذ پذیر ہین باستثنا اوسقدر جزو شرائط مذکورہ کی جو ایکٹ ہذا کے نقیض ہون مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا مین موثر اور واجب التعمیل ہونگے

اول درباب اخذ شہادت

۴۹۸ - گورنمنٹ گزٹ جسوقت پیش کیا جاوے سند سمجھا جائیگا - دفعہ ۷ - ایضاً

۴۹۹ — پیش کرنا گزٹ کا دلیل موجودگی اشتہار وغیرہ یا کوئی اور امر سرکاری یا واقع متعلق خلق اللہ کا ہے جو آئین سند ہونے کے لائق ہو — دفعہ ۸ — ایضاً

۵۰۰ — بیان کرنا ایکٹ مین کسی واقعہ متعلق خلق اللہ کا شہادت وقوع امر مذکور کی ہے — دفعہ ۹ — ایضاً

۵۰۱ — گزٹ یا اخبار وغیرہ جسمین کوئی اشتہار حکماً مشتہر ہوا ہو دلیل ثبوت حسب الحکم مشتہر ہونیکے ہے — دفعہ ۱۰ — ایضاً

۵۰۲ — ایسے امر کی شہادت جو تواریخ عام یا علم یا ہنر سے متعلق ہو کتب و نقشجات بری یا بحری متعلق بہ سے ہو سکتی ہے — دفعہ ۱۱ — ایضاً

۵۰۳ — کتب جو بہ حکم گورنمنٹ ملک غیر مین چھپی ہون اور رپورٹہا و فیصلجات وغیرہ مطبوعہ و مشتہرہ ملک غیر اوسی ملک غیر کے قانون کے شاہد حال سمجھی جائینگی دفعہ ۱۲ — ایضاً

۵۰۴ — جملہ نقشجات جو بہ حکم گورنمنٹ یا جماعت میونسپل مرتب ہوے ہون لیکن واسطے امر متنازعہ کے طیار نہ ہوے ہون بادی النظر مین قابل مقبولی ہین — دفعہ ۱۳ — ایضاً

۵۰۵ — اطفال کم از سنہ سالہ غیر ذی شعور گواہی دینے کے قابل نہین علی ہذا مسلوب الحواس بھی بغیر منظوری عدالت گواہی نہین دے سکتے — دفعہ ۱۴ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۵ ع

۵۰۶ — جو اشخاص کہ متعلق بمقدمہ ہون وہ اور نیز اونکے رشتہ دار گواہی دے سکتے ہین اور گواہی دینے پر مجبور کیے جا سکتے ہین — دفعہ ۱۸ و ۱۹ — ایضاً

۵۰۷ — شوہر و زوجہ مقدمات دیوانی مین منجانب یا بخلاف یکدیگر گواہی دے سکتے ہین لیکن وقت قیام عقد نکاح ایک نے دوسرے سے جو بات کہی ہو وہ بلا اجازت متکلم کے فاش نہین کی جا سکتی الا جب کہ متنازعہ فیہ ہو — دفعہ ۲۰ — ایضاً

۵۰۸ — وکیل اور مختار کو نہ چاہیے کہ کوئی سوال جو حین ماموری اوسکے بحیثیت پیشہ کے بیان کیا گیا ہو

ظاہر کرے - دفعہ ۲۴ — ایضاً — قانون شہادت فلپ صاحب

۱- یہ حق موکل کا ہے اگر موکل اپنی خواہش سے مقدمے مین گواہی دے تو سمجھا جائیگا کہ وہ اپنے حق سے دست بردار ہوا

۲- اگرچہ یہ مسئلہ اعتبار دونون فریق کے درمیان مین موقوف بھی ہو جائے تاہم استحقاق مذکور قائم رہتا ہے اگر کوئی کاغذ کسی صلاح کار قانونی کو دو فریق حوالہ کرین تو مختار اوس کاغذ کو اپنے پاس رکھکر دونونکی حقوق کے لحاظ سے کیگا

۳- یہ حق صرف اوس اظہار حال سے متعلق ہے جو ہر ایک فریق مختار سے اپنا صلاح کار بحیثیت پیشہ سمجھکر کرے

مثلاً ایک ہی مختار دونون بائع و مشتری کسی علاقے کی جانب سے مامور تھا تو اظہار حال منجانب مشتری بابت درخواست مہلت زرثمن کے ادا کرنے کے واسطے استحقاقی متصور نہین ہوا کیونکہ یہ اظہار مختار نے بحیثیت اوسکے مختار ہونے بائع کے کیا گیا

۴- اظہار مختار کسی فریق کا نسبت کسی امر واقعی کے ہو سکتا ہے جس سے مختار کو بلا اظہار اوسکے موکل کے اور طرح پر اطلاع ہوئی ہو +

۵- سرکار کی واسطے یا واسطے مطالبہ لیسنس جو گواہ احوال دریافت کرنے کے واسطے مامور رہا ہو اوس سے نام اوسکے مقرر کرنے والے کا یا نوعیت تعلق کی جو دونون کے درمیان مین ہو ظاہر نہین کرائی جا سکتی -

۶- ازروے سرشتہ سرکاری جو اظہار حال کیا جاے اوسمین استحقاق نہین ہے +

۷- بعد سپردگی مقدمہ ثالث کی روبرو جو امر ظہور مین آیا ہو اوسکی ظاہر کرنے کے لیے وہ ثالث بلا اپنی رضامندی کے مجبور نہین کیا جا سکتا

۸- جس وکیل نے مقدمہ مین کارروائی کی ہو اوسی مقدمے مین وہ وکیل بطور گواہ کے گواہی نہین دے سکتا

۵۰۹ — باستثناے مقدمات بغاوت گواہ واحد کافی ہے مگر مقدمات دروغ حلفی مین شہادت تطابق کی ہونی چاہیے ایضاً دفعہ ۲

۵۱۰ — اظہار شخص قریب المرگ بھی شہادت ثبوت ہے درصورتیکہ مظہر اپنے تئین قریب المرگ تصور کرے مگر یہ بھی جانتا ہو کہ مین اچھا ہو جاونگا - دفعہ ۲۹ - ایضاً

۵۱۱ — نقول اظہارات سابقہ جو تصدیق کی گئی ہون مطابقت شہادت کیلیے قابل منظوری ہین - دفعہ ۳۱ ایضاً

۵۱۲ - کوئی گواہ اس وجہ سے سوال کے جواب دینے سے معذور نرکھا جائیگا کہ اوسپر کسی طرحکا مطالبہ یا مواخذہ ہوگا البتہ ایسے جوابات سوائے بمقدمہ دروغ حلفی اور کسی مقدمے مین خلاف اوسکی شہادت نہوگی - دفعہ ۳۲ - ایضاً

۵۱۳ - اگر نقل بذریعہ کاون کے ہوئی ہو تو بدون دیگر ثبوت کے نقل مطابق اصل تصور کرنی چاہیے - دفعہ ۳۵ - ایضاً

۵۱۴ — نقل فیصلہ یا دیگر کاغذکی بغرض کارسرکار حکام عدالت از رُوے دفعہ ۳۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۲ع سادہ کاغذ پر دے سکتے ہین لیکن ایسی نقل کسی کارروائی قانونی مین کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور بطور شہادت مقبول نہوگی اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۳۲۴۵ محررہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع بحوالہ سرکلر شماره ۱۰ سپ - مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع

۵۱۵ - جہان کہ اصل دست آویز مہم نہ پہنچے وجہ ثبوت درجہ ثانی کی منظور کی جائیگی — دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ع

شرح — نظیر نمبری ۵۴۴ ملاحظہ طلب

۵۱۶ — دست آویز مصدقہ غیر تصدیق تصور ہونگی اگر وہ ایسی نہ ہون کہ تصدیق ہونا اوسکا ضروری ہو - دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ع

۵۱۷ — داخل کرنا دست آویز مصدقہ کا دلیل ثبوت دعوی ہے — دفعہ ۳۸ — ایضاً

۵۱۸ — بیان اشخاص زندہ کا اونکے مفر اوس صورت مین مقبول ہو سکتا ہے کہ گواہی اونکی نہ لی جا سکتی ہو خواہ بوجہ مسلوب الحواسی مابعد بیان یا بوجہ عدم دستیابی یا وصف تلاش یا اس وجہ سے کہ حکمنامہ عدالت کا اون تک نہین پہونچ سکتا ہے - دفعہ ۳۹ — ایضاً

۵۱۹ - اگر کسی بہی مین رقومات سلسلہ وار اور دراثنا کاروبار درج ہوئے ہون تو وہ بہی لائق منظوری کے ہین - دفعہ ۴۰ ایضاً

۵۲۰ — رسید قابل منظوری کے ہے اور صرف بابت اوسی ادمی کے نہین جس نے رسید نامکو دی ہو بلکہ اوسکی نسبت بہی جائز ہے جسکو رسید بطور فارغخطی مفید ہو یا جسکو رسید لکھنے والے پر زر یا وثیقہ ضمانت یا مال مندرجہ رسید کا دعوی ہوتا - دفعہ ۴۱ — ایضاً

۵۲۱ — اسی طرح رسیدات نوشتہ مختار و نوکر جو مجاز تحریر ہون وجہ ثبوت ہونگی — دفعہ ۴۲ — ایضاً

۵۲۲ — بہی جات جو اثنار کاروبار مین معمولاً مرتب کی گئی ہون بطور شہادت تائیدی قبول ہوسکتی ہین فی نفسہ وجہ ثبوت امور مندرجہ کی نہین دفعہ ۴۳ — ایضاً

۵۲۳ — بہی جات پر تمامہ تجویز مقدمہ مبنی کرنا نہ چاہیے بلکہ مدعی سے بہ نسبت بہی جات کے جو خود اوسکے دفتر مین رہتی ہین اور جنکی رقوم کی واجبیت پر اپیلانٹ کو وقت درج ہونے اونکے اختیار اعتراض کا نہین کوئی اور ثبوت زیادہ معتبر داخل کرایا جاوے — دوارکاداس وغیرہ — بنام — دوارکاداس — منفصلہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۷ء

۵۲۴ — ہرگاہ اپیلانٹان نے کوئی حساب اپنا مرتبہ پیش نہ دیگر وجہ ثبوت قابل اعتبار بتائید اپنے بیانات کے داخل کیا اور رسپانڈنٹان کی جانب سے جو دلائل نسبت اصلیت بہی کھاتہ کے پیش ہوے وہ قوی متصور ہین لہذا بہی کھاتہ کو بطور وجہ ثبوت عمدہ مستعمل کرنا اور مدار فیصلہ قرار دینا صحیح ہے — منگلی وغیرہ — بنام — ساہو وغیرہ منفصلہ ۲ مئی ۱۸۶۷ء

۵۲۴ — الف رجسٹر کے سارٹیفکیٹ بیجک جہازی مال بیجک فروخت حساب اور رسیدات وغیرہ قابل منظوری کے ہین — دفعہ ۴۴ — ایکٹ ۲ ۱۸۵۵ء

۵۲۵ — اظہار اشخاص جو بطن غیر منکوحہ سے ہون تحقیقاً شجرہ انساب مین قابل منظوری کے ہین — دفعہ ۴۷ — ایکٹ ۲ ۱۸۵۵ء

۵۲۶ — دستخط یا مہر شبتہ کی صداقت کے لیے اوسکی مطابقت ساتھ اوس دستخط یا مہر کے کرنی چاہیے جسکی نسبت تنازع نہ ہوا ہو — دفعہ ۴۸ — ایضاً

۵۲۷ — مختارنامہ جو بفاصلہ زمانہ سو میل کے تصدیق ہوا ہو اگر حسب قانون روبروے حکام تصدیق ہوا ہو تو منظور ہوسکتا ہے — دفعہ ۴۹ — ایضاً

۵۲۸ — روانگی ایک چٹھی کی پیش کرنی کتاب نقل سے جو سلسلہ وار رکھی گئی ہو ثبوت ہوسکتی ہے دفعہ ۵۰ — ایضاً

۵۲۹ — اگر کسی کتاب مین سلسلہ وار چٹھیات درج ہوتی ہون اور اونکی رسید لکھی جاتی ہو تو اوس سے ثبوت روانگی چٹھی کا ہوسکتا ہے — دفعہ ۵۱ — ایضاً

۵۳۰ — نئی تحقیقات واسطے رد کرنے یا بغلط منظور کرنے شہادت کے نہین ہوسکتی — دفعہ ۵۶ — ایضاً

۵۳۱ — جو دستاویز کہ اسٹامپ محکومہ ایکٹ مذکور سے کم قیمت کی کاغذ اسٹامپ پر لکھی گئی ہو کسی کارروائی دیوانی مین بمقبول شہادت نہ ہوگی نہ عدالت مین کسی حقیت یا معاہدہ کی وجہ ثبوت سمجھی جاویگی — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ع

۵۳۲ — جب نوشتہ ایسے کاغذ پر تحریر ہو جو اسٹامپ مناسب نرکھتا ہو عدالت مین پیش کیا جاوے اور محصول اسٹامپ مناسب یا درصورت ناقص القیمت ہونے کے بقیہ کامل القیمت کا مع تاوان مقصانہ ذیل کے ادا کر دیا جاوے تو عدالت مذکور اوس نوشتہ کی پشت پر وصول محصول اسٹامپ کی تصدیق کریگی بشرطیکہ کاغذ اسٹامپ مناسب پر نہ لکھا جانا بہ نیت ہضم محصول اسٹامپ نہین ہوا ہے — ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ع

تفصیل تاوان

۵۳۳ جب کہ نوشتہ تاریخ تحریر سے ایک سال کے اندر پیش کیا جاوے تو پانچ گونہ یا بعد ایک سال کے تاریخ مذکور سے گذرا نا جاوے تو بست چند محصول واجبی یا تعداد مابقی مذکورۂ بالا کا ادا ہو مگر یہ تاوان ایک ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہوگا ایضاً

۵۳۳ الف تصدیق مذکور بنسبت تعداد محصول اسٹامپ کی جو اوس نوشتہ پر واجب الوصول ہو قطعی ہوگی اور بعد اوسکے وہ نوشتہ شہادت مین اوسی طرح قابل پذیرائی ہوگا گویا ابتدا سے اسٹامپ پر لکھا گیا تھا — ایکٹ مذکور —

۵۳۴ — واخلاہر محصول کا بقید تعداد ایک بہی مین جو اس غرض کے واسطے عدالت مین رہیگی ہوا کریگا اور نوشتہ کے پشت پر بھی مرقوم ہوکر اوسپر دستخط حاکم عدالت کے ثبت ہوا کرین گے

۵۳۵ — عدالت ہر مہینے کے آخر پر نقشہ اوس مہینے کا (اگر کچھ ہو) بہ تفصیل مقدار تاوان و محصول بہ تحریر و نمبر و نام مقدمہ و نام شخص موصول منہ اور نوشتہ کی تاریخ (اگر وہ ہو) اور اوسکی نوعیت کی کلکٹر کے پاس پونہچگی حدا کو لازم ہے کہ تمام زر موصولہ کلکٹر یا دیگر شخص مجاز کے پاس بھیجدے — دفعہ ۲۱ — ایکٹ مذکور

۵۳۶ — اگر نوشتہ مدخلہ یا پیش کردہ کاغذ سادہ یا ناقص القیمت پر صریح بہ نیت ہضم محصول اسٹامپ معینہ کے تحریر پایا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکو ضبط کرکے کلکٹر کے پاس بھیجدے تاکہ اوسپر مقدمہ اڑ کیا جاوے — دفعہ ۲۲ — ایکٹ مذکور

۵۳۷ — جب کسی دست آویز سادہ یا ناکامل قیمت پر صاحب کلکٹر عبارۃً ظہری در باب تصدیق اس امر کے لکھدے کہ جسقدر

محصول اوسپر جسب ایکٹ ہذا لگنا چاہیے ادا ہوگیا تو وہ دست آویز تمام عدالتون اور دفاتر سرکاری مین بوجہ ثبوت یا اور نہج پر قابل منظوری ہوگی ـــــ دفعہ ۳۹ ایکٹ مذکور

۵۳۸ ـــ کوئی دست آویز جسکی رجسٹری حسب دفعہ ۱۷ لازم ہے کسی کارروائی دیوانی یا کسی عدالت مین بطور شہادت منظور نہ کی جاویگی اور نہ کوئی ملازم سرکاری مصرح مجموعہ تعزیرات ہند اسپر عمل کریگا الا اوس حال مین کہ بموجب احکام ایکٹ ہذا کے اوسکی رجسٹری ادا ہوئی ہو ـــ دفعہ ۴۵ ـــ ایکٹ ۱۸۷۷ء

۵۳۹ ـــ محض رجسٹری ہونا واسطے جواز ایسی دست آویز کے جسکی اصلیت اور طرح پر پایہ ثبوت کو نہ پہونچی ہو بالکل یا کافی متصور ہے ـــ امین الدین ـــ وغیرہ ـــ بنام ـــ بشن چند ـــ مفصلہ ۲۳ ـــ مئی ۱۸۶۳ء

۵۴۰ ـــ بمقابلہ دست آویز رجسٹری شدہ جسکی صداقت پر اعتراض نہ ہو دست آویز غیر رجسٹری شدہ بابت جایداد واحد کے ناجائز متصور ہوگی گو دست آویز غیر رجسٹری شدہ قبل دست آویز رجسٹری شدہ کے لکھی گئی ہو ـــ بشیسر سنگھ و دیونرائن ـــ بنام ـــ بھاگ سنگھ وغیرہ ـــ مفصلہ ۲۰ ـــ مئی ۱۸۶۳ء

۵۴۱ ـــ قانون مین یہ نہین شرط ہے کہ ایسی دست آویز غیر رجسٹری شدہ اندر میعاد معینہ جو قبل نفاذ ایکٹ رجسٹری کی تحریر ہوئی بطور ثبوت پیش نہین ہو سکتی ـــ رام سرن داس ـــ بنام ـــ رام چند ـــ مفصلہ ۲۰ ـــ دسمبر ۱۸۶۶ء

دست آویزات واجب الرجسٹری

۵۴۲ ـــ ۱ ـــ دست آویزات مشعرہ بہ جایداد غیر منقولہ

۲ ـــ ایسی دست آویزات (سوائے دست آویز ہبہ) جو متضمن یا موثر پیدا ہونے یا اقرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمان حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حقیت یا حق موجودہ یا شرطیہ مالیتی ایکسو روپیہ اور اوسسے زائد واقع کسی جایداد غیر منقولہ کے ہون

۳ ـــ دست آویزات مشعر اقرار وصول یا ادا ہوجانے زر معاوضہ بابت پیدا ہونے یا اقرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے کسی استحقاق یا حقیت یا حق قسم مذکورہ کے +

۴ — پٹہ جات اور سرخط اور قبولیت وغیرہ بابت جایداد غیر منقولہ جسکی میعاد ایک سال سے زیادہ ہو مگر شرطیہ ہے کہ عبارت شروع دفعہ ہذا کی کسی دست آویز صلحنامہ یا نوشتہ متعلقہ حصص جائنٹ اسٹاک کمپنی سے علاقہ نہ رکھیگی باوجودیکہ جایداد کمپنی مذکور کی کلاً یا جزواً مشتمل اوپر جایداد غیر منقولہ کے ہو اور نہ کسی فروخت ظہری یا انتقال ڈیبچر سے جو کمپنی قسم مذکور نے جاری کیا ہو متعلق نہ ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ جسقدر اوس حکم کو ممالک تحت حکومت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ اور ممالک مغربی و شمالی سے متعلق ہے لوکل گورنمنٹ کو جائز ہوگا کہ ازروے حکم مشتہرہ گزٹ سرکاری کے اس دفعہ کے شروع عبارت کی تاثیر سے پٹہ جات جایداد غیر منقولہ کو جو کسی خاص ضلع یا جزو ضلع میں تحریر پذیر ہوئی ہوں اور جنکی میعاد زائد دو سال سے اور لگان یا کرایہ یا سالانہ جسکی بابت وہ لکھی گئی ہوں صد سے سوا نہو مستثنیٰ کریں

دست آویزات جائز الرجسٹری

۵۴۳ — ۱ — دست آویزات متضمن یا موثر پیدا ہونے باقرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمان حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حقیت یا حق موجودہ یا شرطیہ سو روپے سے کم مالیت کی جایداد غیر منقولہ میں واقع ہو

۲ — دست آویزات مشعر اقرار وصول یا ادا ہوجانے کسی زر معاوضہ کی بابت پیدا ہونے باقرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمان حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حقیت قسم مذکور کی

۳ — پٹہ جات و سرخط بابت جایداد غیر منقولہ جسکی میعاد ایک برس سے زیادہ نہ ہو اور پٹہ اور مچلکے متذکرہ دفعہ ۲

۴ — فیصلجات سرکاری یا نجایتی متعلقہ جایداد غیر منقولہ

۵ — دست آویزات جو متضمن یا موثر پیدا ہونے باقرار دیے جانے یا حوالہ کیے جانے یا محدود یا ساقط ہونے کسی استحقاق یا حقیت یا حق واقع جایداد منقولہ کے ہوں

۶ — وصیت نامجات یا اختیار نامجات تبنیت

۷ — قبض الوصول وغیرہ اور اقرار نامجات اور تقرر نامجات اور فرد شرائط شرکت اور انتقال نامجات اور فیصلنامجات اور بل آف ایکسچینج اور فروخت نامہ اور تمسک اور صلحنامجات اور راضی نامجات اور فرد شرائط نیلام

اور کاغذ بیعا بٹھیکہ وغیرہ اور عہد نامہ اور بخشش نامہ عطا نامہ وغیرہ اور دست آویز شکست شراکت اور تقسیم نامہ بٹوارہ وغیرہ اور مختار نامہ اور پراپیسری نوٹ اور فارغخطی اور سناسنٹ یعنی تصفیہ نامہ اور طلاق نامہ اور ہر ایک دست آویز جسکا اوپر مذکور نہین ہوا۔ دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۶ع

۵۴۴ — جب تک تصریح اس بات کی نہ ہو کہ اصل دست آویز کیا ہوئی نقل اوسکی بطور وجہ ثبوت مقبول نہین ہوسکتی۔ نظیر صدر شرقی مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۳ع

۵۴۵ — اگر تعمیل کمیشن (جو بغرض لینے اظہار گواہان غیر حاضرین کی جاری ہوتا ہے) بلا اطلاع فریق ثانی ہوجائے تو وہ اظہارات قابل پذیرائی نہ ہون گے — قانون شہادت فاپ صاحب

۵۴۶ — کیفیت اہل کمیشن مذکورہ دفعہ ۱۸۱ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع قابل پابندی عدالت نہین بلکہ بطور وجہ ثبوت مخص سمجھے گئے — مسماۃ نندکنور — بنام — متھراسنگھ — منصفہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۶۳ع

۵۴۷ — رپورٹ اہل کمیشن بمنزلہ وجہ ثبوت معمولی متصور ہونا چاہیے عدالت کو حسب حیثیت اوسکے منظور خواہ نامنظور کرنیکا اختیار ہے — مدن موہن لال — بنام — محمد بخش — منصفہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۶۳ع

۵۴۸ — ایسا بیان جو مقدمہ سابقہ مین بحالت دوران اوسکے کیا گیا مگر زان بعد نامنظور ہوا ناطق متصور نہونا چاہیے لیکن جس صورت مین مدعی نالش سابقہ مین بذریعہ دخال ایک سوال مصدقہ باضابطہ کے جملہ مطالبات اراضی متنازعہ حال سے جو اوسوقت متنازعہ فیہ تھی دست بردار ہوا اسلیے دعوی اوسکا بابت ہر چہ محاصل اراضی مذکور جسپر مدعا علیہم کا متصرف ہونا بیان کرتا ہے مسموع نہین ہوسکتا — رام باد چوبے وغیرہ — بنام — سکھارا اوجھا وغیرہ — منصفہ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۶۳ع

۵۴۹ — ہرگاہ نالش سابقہ مین اقرار زمیندار و رباب صحت پٹہ صرف مویداس بیان مدعی کا ہوا تھا کہ نامبردہ نے سنہ ۱۲۶۳ف مین اراضی کاشت کی تجویز ہوئی کہ ایسی اقرار عام سے کہ مشعر مقابضت مدعی بذریعہ مبہ کے ہے اصلیت اوس دست آویز کی تصدیق نہین ہوئی لہذا دعوی حال مین منکر ہونا زمیندار کا صحت پٹہ سے ممتنع نہین نہ اقرار مذکور خلاف اوسکے وجہ ثبوت قطعی ہوسکتا ہے — پھول پانڈے — بنام — بھون چوبے وغیرہ — منصفہ ۲۸ مئی سنہ ۱۸۶۳ع

شرح - نظیر مندرجہ بحث دفعہ ۵۹ نمبر ۴۴۶ ملاحظہ طلب

۵۵۰ - جب کوئی دستاویز یا وثیقہ حسب اطمینان کلی ثابت ہو تو اوسکو اوسی طرح تصور کرنا چاہیے جیسا کہ اوسکا مضمون ہے
- سب لال وغیرہ - بنام - مساۃ دولت النسا منفصلہ ۱۹ ستمبر سنہ ۶۳ع

۵۵۱ - جو بیانات کہ اثنار تحقیقات سراسری مین پیش کیے گئے اور جنکی نسبت کوئی شخص اوسوقت اعتراض کرنیکا منصب
نرکھتا تھا وجہ ثبوت کامل متصور نہین ہوسکتے - کمند رام - بنام - ہرچندرائے منفصلہ ۱۶ نومبر سنہ ۶۳ع

۵۵۲ - ضائع یا تلف ہوجانا جس دستاویز کا باطمینان عدالت ثابت ہوجاے تو نسبت اوسکے شرائط و
مضامین کی شہادت بالاتی لی جاسکتی ہے - مسٹر ہاسن بکس صاحب - بنام - مسٹر ہاورڈ صاحب منفصلہ ۳ فروری سنہ ۶۵ع

۵۵۳ - تجویز سابقہ مابین اونہین متخاصمین یا اونکے قائم مقامان کے جنکے مقابلے مین وہ صادر ہوچکی ہے ناطق اور
مختم متصور ہوگی نہ بمقابلہ اشخاص غیر البتہ اونکے مقابلے مین بطور شہادت جائز تسلیم کی جائیگی لہذا بغیر تردید فیصلہ مذکور
بوجوہ خاص اور مستحکم کے اوس سے قطع نظر نہ کرنا چاہیے - ٹھاکر رام بخش - بنام - کالیچرن وغیرہ منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۶۵ع

۵۵۴ - جب کوئی شخص کسی دستاویز پر اپنی گواہی بواقفیت مضامین دستاویز کو لکھتا ہے تو ایسی تحریر اوسکی رضامندی
کے ثبوت مین بہ نسبت مضمون دستاویز کے پیدائی کے قابل ہے - مساۃ نورن - بنام - خدا بخش وغیرہ منفصلہ ۹ جون سنہ ۶۶ع

۵۵۵ - کاغذات واجب العرض اون شرکا پر قابل پابندی ہین جو اونمین شریک ہون اور جنہون نے اوسکی تصدیق و
تصحیح کی ہو لیکن درباب معاہدہ رسم و رواج وجہ ثبوت قطعی شرکا اور اونکی رہایا کے قدمے مین نہین ہین -
پچلا - بنام - محمد طالع اسداللہ - منفصلہ ۲۸ مارچ سنہ ۶۷ع

۵۵۶ - چونکہ قبولیت دستاویز رجسٹری شدہ تمسکی داخل ثبوت ہوسکتی ہے اور محض اس وجہ پر کہ ابتداے پتہ
رجسٹری شدہ روبرو عدالت کے پیش نہین ہوا اوسکے جواز مین فرق نہین آتا - ناجیمین - بنام - کیوٹ - منفصلہ ۱۳ اپریل سنہ ۶۸ع

دوم درباب حاضر کرانی گواہونکی جو فریقین مقدمہ سی ہون یا نہون

شرح - دفعہ ۱۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ع ملاحظہ طلب

۵۵۷ — اگر انصافاً کسی ایسے شخص کا اظہار لینا ضرور ہو جو نہ فریق مقدمہ ہو اور نہ کسی فریق نے اوسکو گواہ قرار دیا تو حاکم اپنی مرضی سے اوسکو بغرض ادائے شہادت کے طلب کرے — دفعہ ۹ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع —

۵۵۸ — اگر قائم کرنا امور نزاعی کا بلا استفسار کسی شخص کے غیر ممکن ہو تو حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ بالتوای مقدمہ جبراً شخص مذکور کو بذریعہ جرائے سمن یا اور حکم مناسب کے حاضر کرادے — دفعہ ۱۴۰ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع

۵۵۹ — اگر وجہ کامل منظوری درخواست کی پائی جاوے تو حسب خواست ایک فریق کی دوسرا تحکماً بطور گواہ طلب ہو سکتا ہے دفعہ ۱۶۲ — ایضاً

۵۶۰ — قبل اصدار حکم طلبی تحکمانہ کے بغرض پیش کرنے عذر در باب عدم ضرورت حاضری وادائے شہادت کے فریق مطلوب کو ایک تاریخ سے اطلاع دیجائیگی اور حاکم وقتاً فوقتاً مہلت مزید دے سکتا ہے — دفعہ ۱۶۳ — ایضاً

۵۶۱ — اگر فریق مذکور بتائید اپنے اعتراض کے بیان تحریری مصدقہ حسب عرائض دعوی اوپر کاغذ سادہ کے (اب بموجب ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ع اسٹامپ ۸ر پر گذرانی تو حاکم عدالت اوسکو لے لیگا — دفعہ ۱۶۴ — ایضاً

۵۶۲ — اگر بزور معینہ اعتراضات پیش نہ ہوں تو حکم طلبی صادر ہوگا — دفعہ ۱۶۵ — ایضاً

۵۶۳ — اگر حاکم ضرورت تحریر اظہار کسی فریق کی بطور گواہ کے سمجھے تو اختیار ہے کہ بلا درخواست کسی کے اوسکو طلب کرکے اجلاس عام میں اظہار لیوے یا کسی اور طریقہ سے قلمبند کرادے — دفعہ ۱۶۶ — ایضاً

۵۶۴ — گواہ مطلوبہ اگر ملازم سرشتہ مال یا دوسرے سرشتہ کا ہو تو اوسکے افسر کو بذریعہ روبکار یا چٹھی کے اطلاع دینی چاہیے — سرکلر صدر عدالت مورخہ ۲۲ — ستمبر سنہ ۱۸۵۴ع

۵۶۵ — قاعدہ بالا ہر ایک کچہری کے چپراسیان و قندازان و چوکیداران سے متعلق ہے — سرکلر مذکور قبل مورخہ ۱۷ — نومبر سنہ ۱۸۵۴ع

۵۶۶ — سمن طلبی گواہ میں نام و تاریخ و وقت و مقام جہاں حاضر ہونا گواہ کا ضروری ہے لکھا جائیگا اور اگر اوس سے کوئی دستاویز طلب ہو تو پتہ اوسکا بہ صراحت مندرج ہوگا — دفعہ ۱۵۲ — ایضاً

۵۶۷ — جو شخص واسطے ادائے شہادت کے طلب ہوا اوسکو واجب ہے کہ زمان و مکان معینہ پر حاضر آوے دفعہ ۱۶۷ — ایضاً

۵۶۸ — اصل سمن گواہ کو معائنہ کرایا جائیگا اور نقل اوسکی بحوالہ ہوگی یا بغرض لے لینے کے پیش کی جائیگی سمن اتنے روز پہلے

گواہ کے پاس پہونچنا چاہیے کہ وہ تاریخ مقررہ تک عدالت مین پہونچ سکے۔ دفعہ ۱۵۴ ایضاً

۵۶۹ — اگر گواہ نہ ملے تو سمن کسی اہل خاندان بالغ ذکور کو جو اوسکے مسکن مین سکونت رکھتا ہو حوالہ کیا جاویگا۔ دفعہ ۱۵۵ ایضاً

۵۷۰ — ضرور ہے کہ مرد بالغ متذکرہ دفعہ ۱۵۵ — دراصل ہم مسکن و ہم طعام یا اقل درجہ ایک حویلی مین رہتا ہو عدو ے ذاتی نہ ہو پس احتیاط چاہیے کہ بحیلہ تعمیل شرائط دفعہ مذکور کوئی فریق ہونے پاوے۔ دفعہ ۱۵۵ — سرکار صدر عدالت نمبر ۲۳ — مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۱ء

۵۷۱ — اگر مرد بالغ بھی نہ ملے تو پشت سمن پر کیفیت عدم اجرا تحریر ہوکر عدالت مین داخل ہوگا۔ دفعہ ۱۵۹ ایضاً

۵۷۲ — اگر سمن جاری ہوجاوے تو پشت سمن پر یہ کیفیت لکھی جاویگی کہ کس وقت اور کس طور پر سمن جاری کیا گیا۔ دفعہ ۱۵۶ ایضاً

۵۷۳ — اگر گواہ دوسری عدالت کی علاقہ مین رہتا ہو تو سمن برا دا جرا ے پاس حاکم اوسی عدالت کے بھیجا جاوے اور وہان سے حسب ضابطہ جاری ہوکر واپس آوے گا۔ دفعہ ۱۵۸ — ایضاً

۵۷۴ — ایسا گواہ حالت حاضری و آمد و رفت کچہری مین تاثیر احکام گرفتاری دیوانی سے بری ہے جو بضمانت حاضر باش عدالت خو جاری ہو۔ کنسٹرکشن نمبری ۸۸۵ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۳۴ء اور نیز وہ شخص جو مقدمہ کلکٹری کی جوابدہی مین حاضر ہو۔ کنسٹرکشن نمبری ۸۹۳ مورخہ یکم اگست ۱۸۳۴ء اور نیز وہ شخص جو مہتمم بندوبست کے حضور موجب ضمن ۱۰ دفعہ ۲۳ — قانون ہفتم ۱۸۲۲ء حاضر ہو۔ کنسٹرکشن ۱۰۰۹ — مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۳۷ء

۵۷۵ — فریق مفلس کے گواہ معرفت چپراسی ورماہدار کے طلب ہونی چاہیے۔ نظیر صدر شرقی مورخہ ۱۶ نومبر ۱۸۵۹ء دفعہ ۴ — ایکٹ ۱۰ — ۱۸۵۹ء ملاحظہ طلب

قاعدہ حاضری قیدیان بغرض ادای شہادت

۵۷۶ — جب کسی عدالت دیوانی مجوز مقدمہ کو شخص مقید جیلخانہ کی شہادت لینی ضرور ہو اور وہ جیلخانہ اوس حال مین کہ وہ عدالت دیوانی خود ہائی کورٹ ہے اوسکے اختیار سماعت اپیل کی حدارضی کے اندر ہو یا جس حال مین کہ وہ خود ہائی کورٹ نہین ہے تو جس عدالت ہائی کورٹ کے وہ ماتحت ہو اوسکی اختیار سماعت اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہو تو اوسکو باختیار خود جائز ہے کہ حکم بموجب نمونہ مندرجہ ضمیمہ بنام عہدہ دار مہتمم جیلخانہ صادر کرے۔ دفعہ ۴ — ایکٹ ۱۵ — ۱۸۵۶ء

۵۷۷ — لیکن جب مقدمہ کسی عدالت دیوانی ماتحت جج مین دائر ہو تو حکمنامہ حاضری بالتصدیق و دستخط صاحب جج کے پاس عہدہ دار مکتوب الیہ کے نہ بھیجا جائیگا نہ وہ اسپر عمل کریگا - دفعہ ۹۰ ایضاً

۲ ہر حکم کے ساتھ جو اس نہج پر پیش کیا جاے ایک کیفیت دستخطی حاکم عدالت کی متضمن اون وجوہات کے جنکی نظر سے اسکی راے مین وہ حکم ضروری ہونا سلک ہونی چاہیے اور جج ضلع کو جائز ہے کہ اوس کیفیت پر غور کرنے کے بعد اس حکم پر اپنے دستخط کرنے سے انکار کرے - دفعہ — ایضاً

۵۷۸ — جب شخص مطلوب اس ضلع مین نہ ہو جسمین کہ عدالت جج صادر کنندہ حکم یا دستخط کنندہ واقع ہے تو جس عدالت نے وہ حکم صادر کیا ہو یا اوسپر دستخط کیا ہوا وسے لازم ہے کہ حکم مذکور کو اس ضلع یا قسمت ضلع کے مجسٹریٹ کے پاس بھیجدے جسمین کہ وہ شخص مقید ہوا اور وہ مجسٹریٹ حکم مذکور کو عہدہ دار مہتمم جہلخانہ کے پاس بھیجدیگا - دفعہ ۹۰ - ایضاً

۵۷۹ — جب قیدی جہلخانہ واقع حدود اراضی معمولی اختیار سماعت ابتدائی مقدمات دیوانی عدالت ہائی کورٹ مقام فورٹ ولیم اور مندراس اور بمبئی کا ہو یا ایسی جہلخانہ کا ہو جو اوس عدالت کے مقام اجلاس سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے اور وہ عدالت کسی عدالت ہائی کورٹ کے ماتحت ہو اور اور بلانا اوسکا ضروری سمجھا جاوے تو جس حال مین کہ جہلخانہ ایسے ہائی کورٹ کے اختیار سماعت اپیل کی حدود اراضی کے اندر واقع ہو جسکی وہ عدالت ماتحت ہو جج یا عہدہ دار مذکور بذریعہ تحریر کسی عدالت ہائی کورٹ موصوف سے درخواست کرے اور اوس ہائی کورٹ کو جائز ہے کہ بنظر مناسب بموجب نمونہ ضمیمہ حکمنامہ بنام مہتمم جہلخانہ صادر کرے اور مجسٹریٹ ضلع یا قسمت ضلع کے پاس بھیجدے اور وہ مہتمم جہلخانہ کے پاس بھیجدے گا - دفعہ ۹۰ - ایضاً

۵۸۰ — مہتمم جہلخانہ کو لازم ہوگا کہ قیدی مطلوب کو زمان و مکان مندرجہ حکمنامہ مین حاضر کرے اور اوس عدالت مین یا اوسکے قریب اوسکو بہ حراست رکھواے تاوقتیکہ اوسکا اظہار لیا جاے

یا واپس کیے جانے کا حکم دیا جاے - دفعہ ۹ - ایضاً

۵۸۱ — جس قیدی کی نسبت نواب گورنر جنرل یا جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ نے جہلخانہ سے باہر نہ لے جانے کی ہدایت اور دے گزٹ سرکاری مشتہر کی ہو اوسپر احکام ایکٹ ہذا بجز دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ متعلق نہ ہون گے - دفعہ ۱۰ - ایضاً

۵۸۲ — جب کوئی قیدی جسکا نام حکمنامہ حسب دفعہ ۴ و ۷ مین درج ہو بوجہ بیماری یا اور طرح کی ضعف جسمانی کے جہلخانے سے باہر بھیجنے کے ناقابل متصور ہو تو مہتمم جہلخانہ کو لازم ہے کہ مجسٹریٹ ضلع یا قسمت ضلع اور اکر مجسٹریٹ بذریعہ تحریر دستخطی اپنے کے یہ راے ظاہر کرے کہ وہ قیدی بوجہ ضعف جسمانی کے نہ بھیجے جانے کے قابل نہین ہے

۲- یا جب کوئی شخص مندرجہ حکمنامہ مذکور واسطے تجویز مقدمہ کے بحالت سپرد کی دورہ ہو یا بحالت واپسی مقدمہ بغرض تجویز مقدمہ یا تحقیقات ابتدائی کے

۳- یا جس حال مین کہ ایسا شخص اوس میعاد تک زیر حراست ہو جو قبل ازانکہ بموجب ایکٹ ہذا وہ بھیجا جاکر جہلخانہ مین واپس لایا جاے منقضی ہو جائیگی

۴- تو اوس وقت اور ایسی ہر صورت مین مہتمم جہلخانہ بجاآوری حکم سے باز رہکر عدالت صادر کنندہ حکمنامہ مین عدم تعمیل کی وجہ لکھ بھیجی - دفعہ ۱۱ - ایضاً

سوم پیش کرانے دست آویزات

شرح - دفعہ ۳۰ و ۶۲ و ۷۲ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع — ملاحظہ طلب

۵۸۳ — حاکم کو اختیار ہے کہ بدرخواست کسی فریق یا بلا درخواست اوسکے جو دست آویز اوسکے پاس ہو طلب کرے — دفعہ ۹ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ ع

۵۸۴ — اگر کوئی فریق پیش کرنا کسی دست آویز کا بروقت سماعت مقدمہ کے چاہے اور وہ دست آویز پیشتر طلب نہ ہو چکی ہو تو اوسکو چاہیے کہ دو قطعہ اطلاعنامہ بنام قابض دست آویز کے لکھکر پیش کرے کہ ایک عدالت مین رہے گا دوسرا جاری کیا جاوے کا یہ اطلاعنامہ بموجب قواعد مندرجہ باب اجرائے سمن کے جاری ہوگا — دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۸ — ایکٹ ۸ — سنہ ۱۸۵۹ ع

شرح قسم دوم دفعہ ۶۷ ملاحظہ طلب

۵۸۵ — حاکم ہر مسل و کاغذ کو باستثنای کاغذات امور سلطنت ناقابل الافشا اپنے دفتر خواہ دوسری عدالت ہی بنظر داد رسانی طلب کرکے ملاحظہ کرسکتا ہی — دفعہ ۱۳۸ — ایضاً

۵۸۵ (الف) اگر قائم کرنا امور نزاعی کا بلا معاینہ کسی دست آویز کے غیر ممکن ہو تو حاکم عدالت کو اختیار ہی کہ بالتوای مقدمہ جبراً شخص قابض سے دست آویز بذریعہ اجرای سمن یا اور حکم مناسب کے پیش کراوی — دفعہ ۱۴۰ — ایضاً

۵۸۶ — اگر کوئی فریق جسکو مہلت ملی ہو اپنی وجہ ثبوت پیش نہ کرے تو عدالت باوصف اس عدم پیروی کے روبداد موجودہ مسل پر فیصلہ کرے گی — دفعہ ۱۴۸ — ایضاً

۵۸۷ — گواہ پر لازم نہین کہ کوئی دستاویز متعلقہ معاملات سرکاری جسکی پیش ہونے سے خلاف مصلحت ہوگا پیش کرے اور اگر اوسکی پاس دوسرے شخص کی دست آویز ہو اور اوسپر پیش کرنا واجب تھا تو گواہ پر بری نہوگا — دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۵۵ ع

۵۸۸ — گواہ پر فرض نہین کہ کوئی تحریر جو فیما بین گواہ مذکور اور وکیل کی ہوئی ہو پیش کرے اور نہ کوئی تحریر دیگر جو معاملہ طرف ثانی سے علاقہ نہین رکھتی پیش کرے — دفعہ ۲۲ — ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۵۵ ع

۵۸۹ — اگر گواہ کو کسی کاغذ کے لانے کا حکم ہو تو وہ عدالت مین لاوے اور صداقت عذرات پیش کرنے کی گواہی گواہان کراوی اور کاغذ مذکور کو یا عدالت ملاحظہ کرے گی یا مترجم حلفی صداقت اوسکی کرے گا — دفعہ ۲۳ — ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۵۵ ع

۵۹۰ — ہر شخص خواہ فریق مقدمہ ہو یا نہو دربیشی دست آویز کے لیے بدون طلب ہونے کے اطلاع دینے اظہار کی طلب ہو سکتا ہی۔

۲ — اگر کسی شخص سے کوئی دست آویز طلب ہو تو ضرور نہین کہ وہ خود حاضر ہو کر دیوے — دفعہ ۵۳ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع

۵۹۰ الف — جو دست آویز کہ مقدمہ سے غیر متعلق یا اور جہ سے لینے کے نا قابل ہو تو نامنظور کر کے وجہ نامنظوری کی تحریر کیجاگی — دفعہ ۱۲۹ — ایضاً

۵۹۱ — مقدمہ مین ہر شخص سے خواہ فریق مقدمہ ہو یا نہو اور وہ حاضر عدالت ہو دست آویز اوس ہی بشرطیکہ اوس جگہ اوسکے اوپر موجود ہو اوسی طرح پیش کرائی جا سکتی ہی گویا اوسکے نام جاری ہوا تہا — دفعہ ۱۷۱ — ایضاً

۵۹۲ — عدالت ہای ماتحت مین اکثر رجوع طرف اس قاعدہ کی پائی جاتی ہی کہ درصورت گذرنی شہادت تحریری کی دست آویز افضل اور درجہ اعلی کی نہین لی جاتی ہی اور بجای اوسکے دست آویز اسفل اور درجہ ادنی کی بغیر حاصل کرنے اطمینان اس امر کے کہ وہ دست آویز درجہ اعلی کی فریق گذرانیدہ دست آویز درجہ ادنی کی اختیار سے باہر ہی منظور کی جاتی ہی —

۲ — عدالتہای ماتحت مین اجازت شامل مثل کرنی دست آویز خارج از بحث یا فضول کی جو فریقین مقدمہ کی طرف سے گذری ہوون دی جاتی ہی — چاہیے کہ جب ایسی کاغذات پیش کیے جاوین تو داخل دفتر ہونے کے واسطے دیے جائین لیکن شامل مسل کرنا بدون حصول اطمینان اس امر کے کہ مدار کسی امر متعلقہ مقدمہ فریقین کا اوسپر ہی لازم نہین اگر وہ خارج از بحث یا دوسری نوع سے فضول ہون تو واپس کیے جائین اور حسب ضابطہ اونکو شامل مسل کرنا چاہیے — ایک دستور عام یہ بہی رائج ہی کہ فریقین مقدمہ ایسی دست آویز کو جو اصل مدار مقدمہ ہو نوبت آخر تک یا تا وقتیکہ مقدمہ عدالت اپیل مین دائر ہو پیش نہین کرتی ہین اور کبہی ایسر فریق ثانی کو سرا سیمہ کرنی کی لیے عمداً عمل مین آتا ہی اور بعضوقات مرتب تنقیح طلب کے نقص کے باعث وقوع اوسکا ہوتا ہی اور فریق جسکی غرض متعلق ہو یہ نہین سمجہتا ہی کہ یہ دست آویز جو میری پاس ہی کسقدر مؤثر اور کارآمد ہی — احتیاج تحریر اس بات مین نہین ہی کہ یہ دستور بعینہا جاری نرکہنا چاہیے — اور زیادہ تر کہ عدالتون کی ضابطہ مین سہل انگاری اور نقص ہرگز راہ نپا دی تاکہ تنخاہمین کو حیلہ ایسی تدابیر کی عمل مین لانے کا ملے — کاروائی عدالت نمبر ۸ — مورخہ ۲۵ — جون سنہ ۶۴ ع

۵۹۳ — دست آویز مقبولہ کی پشت پر اور اگر دست آویز از قسم بہی یا کتاب کے ہو تو اوسکی انتخاب کی پشت پر نمبر و نوعیت مقدمہ و نام داخل کنندہ و تاریخ ادخال تحریر ہوگی اور بہی یا کتاب داخل کنندہ کو واپس دی جاگی — دفعہ ۱۳۲ — ایضاً

۵۹۴- دست آویز غیر مقبولہ کی پشت پر عبارت مذکور یا اضافہ لفظاً منظور رکھی جاکر واپس ہوگی الا جبکہ حاکم بوجہ شبہہ جعل وغیرہ کے رکھنا اوسکا اپنے قبضے مین مناسب سمجھے۔ دفعہ ۱۳۴- ایضاً

۵۹۵- ہر شخص دست آویز مدخلہ اپنی بعد انقضای میعاد اپیل اور اگر اپیل ہوگیا ہو تو بعد اصدار حکم اخیر اوس عدالت مین جسمین وہ موجود ہو درخواست دیکر واپس لے سکتا ہی بشرطیکہ استعمال آیندہ از روی مضمون ذکری لاحاصل یا عدالت سی حکم اوسکے رکھنے کا نہ ہوگیا ہو۔ دفعہ ۱۳۵- ایضاً

۵۹۶- اگر عدالت مناسب سمجھے تو قبل اوقات معینہ کی بھی دست آویز واپس ہوسکتی ہی مگر بہرحال نقل اوسکی صرف سائل سے مرتب ہوکر بعد تصدیق ضابطہ بجای اصل کی شامل مسل رہیگی۔ دفعہ ۱۳۶- ایضاً

۵۹۷- شخص گیرندہ سی ایک بہی مین رسید لیکر دست آویز مقبولہ واپس کیجاویگی۔ دفعہ ۱۳۷- ایضاً

۵۹۸- نقل کسی وثیقہ یا دست آویز یا نوشتہ اسٹامپی کی جبکہ اوس نقل کو کوئی فریق مقدمہ بجای اصل واپس گرفتہ کی مسل مین شامل رہنے کی لیے کرائے — وہی اسٹامپ ہوگا جو اصل کا ہی جبکہ ۸ سی زیادہ نہو اور نہ صورت زیادہ کی فی قطعہ ۸-

۲- اگر واضح ہو کہ محصول کاغذ اسٹامپ نقل کا کسی حال مین اصل کے محصول اسٹامپ سے زیادہ نہو۔ دفعہ ۶ ضمیمہ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

مستثنی

نقل کسی وثیقہ یا دست آویز یا نوشتہ کی جسکی اصل کے واسطے کاغذ اسٹامپ ضرور نہین ہے

چہارم درباب لینے اظہار گواہونکی جو فریقین مقدمہ سی ہون یا نہون

شرح دفعات ۱۹۶۰ و ۶۱- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء — ملاحظہ طلب

۵۹۹- مقدمہ مین ہر شخص کا اظہار خواہ وہ فریق مقدمہ ہو یا نہو اور وہ حاضر عدالت ہو اوسی طرح لیا جاسکتا ہی گویا سمن اوسکے نام جاری ہوا تہا۔ دفعہ ۱۷۱- ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء-

۶۰۰ چونکہ اہل اسلام یا اہل ہنود سی گنگا جلی یا قرآن اوٹھوانی یا اور قسم کہلوانی سی انصاف مین خلل پڑتا ہی لہذا ہر شخص کو اس طرح کہنا پڑے گا۔

۲- مین خدای تعالی کو حاضر و ناظر جان کر ایمان سی اقرار کرتا ہون کہ اس مقدمہ مین سچ کہون گا اور سوای سچ کی اور کچھہ نہ کہون گا — دفعہ اول ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۰ء

۶۰۱- قول صالح پر منظر کی دستخط کرانی ضرور نہین سی قدر کافی ہی کہ وہ کچہری عام مین اوسکو بآواز بلند پڑہی یا پڑہ کر سنایا جاوی اور وہ بہی قبل لکہانی اظہار کے اوسکو بولتا جاوی اور پیشانی اظہار پر یہ لفظ لکہنا چاہیی کہ اوسنی بموجب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۰ء حلف کیا — دفعہ ۲- سرکلر صدر شرقی مورخہ ۱۳- اپریل سنہ ۱۸۴۰ء

۶۰۲- بذریعہ قرآن یا گنگا جلی یا اور طریقہ خلاف قانون کے حلف نہ کرایا جاوی بشرطیکہ متراضی طرفین تصفیہ امر نزاعی کا حلف پر منحصر نہ کیا جاوی — دفعہ ۷- سرکلر صدر عدالت مغربی مورخہ ۴- جولائی سنہ ۱۸۶۲ء

۶۰۳- نہایت کم سن و کسان و ہر یہ اظہار زبانی اقبال راست گوئی پر دین گے یہ قاعدہ متعلق اون بیانات سی ہی جو بہ حلف یا بہ تحریر لیگئی ہون اور نیز اون سی جو زبانی کہی گئی ہون - دفعہ ۱۵ و ۱۶- ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء

۶۰۴- دروغ اظہار جو اس طرح لیگی ہون دروغ حلفی مین گردانی جائین گے — دفعہ ۱۷- ایضاً

شرح دفعہ ۶۱- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء - ملاحظہ طلب . . .

۶۰۵- اظہار گواہان بروز معین روبرو و بسماعت و برعایت حکم و اہتمام حاکم اجلاس عام مین لیا جاوی گا — دفعہ ۱۲- ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۶۰۶- گواہون سی ایسے سوالات ہدایت آمیز کرنا جسکے جواب مین صرف ہان یا نہین کہنا گواہ کا کافی ہو ممنوع ہی

گوسائین ہان پوری — بنام — رام رکہہ — منفصلہ ۱۵- ستمبر سنہ ۱۸۴۶ء

۶۰۷- مقدمات قابل اپیل محکمہ بالاتر مین حاکم خود زبان عدالت مین اظہار لکہی گا یا روبرو و باہتمام اپنی لکہوائے گا — دفعہ ۱۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء —

۲- اظہارات عموماً بشکل مسلسل تحریر ہون گی — نہ بطور سوال و جواب کی بعد ختم اظہار کی وہ اظہار گواہ کو بمقابلہ متخاصمین سنایا جاوی گا اور بشرط ضرورت اوسمین اصلاح کی جاوی گی تب حاکم اپنی دستخط کرے گا — دفعہ ایضاً

۳- اگر اظہار ایسی ہان مین ہوا ہو جسکو گواہ نہ سمجہہ سکتا ہو تو ترجمہ ہو کر اظہار سنایا جاوی گا — دفعہ ایضاً

۴- جب جملہ متخاصمین راضی ہون کہ جو اظہار انگریزی مین دیا گیا وہ اوسی زبان مین قلمبند ہو تو حاکم خود لکھے گا ۔ دفعہ ۱۷۲

۵- حسب درخواست کسی فریق کی یا کسی وجہ خاص سی حاکم کو اختیار ہی کہ کوئی سوال و جواب خاص قلمبند کری ۔ دفعہ ایضاً

۶- بشرط اجازت حاکم ہر فریق یا اوسکا مختار گواہ سی سوال کرسکتا ہی الا اظہار مین اسبات کا ذکر لکھدیا جاے گا ۔ دفعہ ایضاً

۷- اگر بروقت تحریر کی کسی گواہ کی طرز و وضع کی نسبت کوئی امر قابل لحاظ پایا جاوی تو ذکر اوسکا بھی لکھدیا جاوی ۔ دفعہ ایضاً

۸- جب حاکم اپنی ہاتھ سی اظہار نہ لکھی تو خلاصہ بیان گواہ جیسا وہ بولتا جاے بطور یادداشت اپنے ہاتھ سی لکھکر شامل مثل کریگا ۔ دفعہ ایضاً

۹- مقدمات غیر قابل اپیل مین اظہارات گواہان لفظ بلفظ نہ لکھی جائینگے بلکہ ہر گواہ کا خلاصہ بیان بطور یادداشت اپنی ہاتھ سی لکھکر شامل مثل کری گا اگر حاکم ایسی یادداشت اپنی ہاتھ سی لکھہ نہ سکی تو وجہ معذوری تحریر کردی ۔ دفعہ ایضاً

۱۰- جن مقدمات مین اپیل جائز نہون یادداشت مذکورہ کو حاکم اپنی زبان مین کچہری عام مین لکھوا کر اور دستخط کرکے شامل مثل کریگا ۔ دفعہ ایضاً

۶۰۸- صاحب جج نے اظہار گواہ بزبان و خط انگریزی لکھا تہا یہ کارروائی خلاف دفعہ ۱۷۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع قرار پاکر واپس لکھنے اظہار بزبان مستعملہ عدالت کی مقدمہ واپس آیا ۔ نظیر نمبر ۱۴ منفصلہ ۲۷ فروری سنہ ۱۸۶۲ع

۶۰۹- حاکم عدالت خلاصہ ہر گواہ کی اظہار کا وقت لینی اظہار کی لکھی نہ یہ کہ بعد لیی جانی اظہار کی کسی وقت لکھی بعض حاکمان عدالت خلاصہ یادداشت اظہار گواہان کو اوسکی اظہارات قلمبند شدہ سی بعد ختم ہونی مقدمہ کی لکھہ لیا کرتی ہین یہ طریقہ محض ناجائز اور خلاف تصریح قانون کی ہی ۔

۲- حکام عدالت اپیل ہر مقدمہ اپیل مین جو اوسکی روبرو دائر ہو اوس یادداشت خلاصہ اظہار کو بہ احتیاط معاینہ کرین اور جو بی اعتنائی تعمیل قانون مین پائی جاے اوسکی کیفیت عدالت ہذا کو بہیجنا اوپر واجب ہوگا ۔

۳- ہر گواہ کا اظہار روبرو اور بہ سماعت حاکم اور تحت خاص اوسکی حکم و اہتمام کے قلمبند کیا جاے اور حاکم موصوف کو بہ احتیاط نگران رہنا چاہیی کہ اظہار خاص نسبت مراتب متنازعہ فیہ کی لیی جائین اور گواہ کی اظہار مین کوئی امر خارج از بحث داخل نہونے پائے پس واجب ہوا کہ حاکم عدالت ہر گواہ کی اظہار قلمبند ہونی کی وقت بہمہ نہج اوسکی طرف متوجہ رہی اور جس حال مین اظہار قلمبند ہوتا ہو کسی اور کام مین مصروف نہو ۔

۴ — اظہار گواہ کو بطور مناسب قبول منظور کرنے مین احتیاط مزید عمل مین لائین مثلاً حاکمان مذکور کو لازم ہی کہ جس صورت مین خود اہالی مقدمہ یا خود گواہون کی اظہار لینی ممکن ہون تو اونکی ایسی اظہارون کی نقل جو دوسرے مقدمے مین لیگی ہون منظور نہ کرین کیونکہ ایسی نقل واسطے امتحان صحت و درستی اظہار کی کارآمد ہو سکتی ہی — سرکلر نمبر ۸ — مورخہ ۲۵ جون ۱۸۶۴ء — عدالت صدر

۶۱۰ — نسبت کسی گواہ کی صرف اسقدر لکھدینا کہ اوسنے مثل دوسری گواہ کی بیان کیا یا آنکہ لفظ ایضاً کا تحریر کرنا تعمیل حکم قانون متصور نہین ہے اور یادداشت مین ہر گواہ کا بیان نسبت امور متنازعہ فیہ کی جو کچھ ہو بصراحت تحریر ہونا چاہیے اور تحریر ہوا اسکا اوسی وقت لازم ہی کہ جب گواہ کا اظہار ہو رہا ہو — سرکلر صدر دیوانی نمبر ۴ — مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۶۶ء

۶۱۱ — اگر گواہ یا کوئی فریق کسی سبب معقول سے چاہے کہ اظہار گواہ کا فوراً یعنی قبل تاریخ مقررہ کی ہو جاوی تو اظہار اوسکا فوراً یا کسی تاریخ مابعد پر جسکی اطلاع فریقین کو دی جاوی حسب ضابطہ لیا جاوی گا اور وہ بروقت سماعت مقدمہ کی بطور وجہ ثبوت پڑہا جاوے گا — دفعہ ۱۷۳ — ایضاً

۶۱۲ — اگر گواہ مقام عدالت سے سو میل پر مقیم یا بیمار یا ضعیف یا عورت پردہ نشین یا حاضری عدالت سے معاف ہو مگر اندر علاقہ عدالت کے ہو تو عدالت مجاز ہی کہ کمیشن بنام کسی اہلکار یا حاکم ماتحت اپنے یا کسی اور کی نام جاری کرے اور در باب لینی اظہار بطور سوال و جواب کے یا اور طرح پر اور جو جو ہدایات مناسب سمجھے مندرج کمیشن کر دے —

۶۱۳ — اور اگر گواہ علاقہ عدالت ضلع سے باہر اور علاقہ عدالت صدر کے اندر ساکن ہو تو کمیشن اور بند سوال اوس عدالت کے حاکم کے پاس بھیجا جاوی گا لیکن اگر بنظر حالات خاص مناسب معلوم ہو کہ کمیشن اور کسی شخص کی نام جاری کیا جاوی تو جسکی نام حاکم مناسب سمجھے اوسکو اہل کمیشن مقرر کرے — دفعہ ۱۷۵ — ایضاً

۶۱۳ — گواہ ساکن علاقہ سپریم کورٹ کا اظہار بذریعہ کمیشن موسومہ عدالت حقیقۃً ہو گا بحالت ضرورت دوسرا شخص بھی مقرر ہو سکتا ہی — دفعہ ۱۷۶ — ایضاً

۶۱۳ — (الف) ایسے گواہ کا اظہار بذریعہ عدالت حقیقۃً کی چاہیے نہ بذریعہ ممبر دیٹ کلکتہ — نظیر صدر شرقی منفصلہ ۱۸ اپریل ۱۸۵۳ء

۶۱۴ — جو گواہ علاقہ عدالت صدر یا علاقہ سپریم کورٹ سے باہر ہو مگر عملداری سرکار یا کسی ایسی عملداری مین مقیم ہو جس سے سرکار

ربط ہو اور اظہار لینا اوسکا ضرور ہو تو از خود یا حسب التماس احد الفریقین کمیشن جاری کیا جاویگا مگر ایسا کمیشن صرف بدستخط و بحکم صاحب جج ضلع کے جاری ہوگا۔ دفعہ ۱۷۷۔ ایضاً

۶۱۵۔ اگر گواہ علاقجات متذکرۂ دفعہ ۱۷۷ کی بھی باہر ہو اور بھی حسب وجوہ معینہ دفعہ ۱۷۸ کی ضرورت اجرای کمیشن کی ہو تو جاری ہو سکتا ہی مگر ایسا کمیشن حکام عدالت صدر جاری اور جسکو مناسب سمجھینگے اہل کمیشن مقرر کرینگے۔ دفعہ ۱۷۸۔ ایضاً

۶۱۶۔ بعد تکمیل کے اہل کمیشن ظہر کمیشن پر حال تعمیل لکھکر کمیشن کو معہ اظہار کی عدالت مین داخل کریگا ایسا اظہار وجہ ثبوت مین بلا رضامندی اوس فریق کی جسکی خلاف دیا گیا ہو پڑھا نہ جاویگا جبتک یہ ثابت نہو وی کہ گواہ عدالت کے علاقہ کی باہر ساکن ہی یا اوسنی وفات پائی ہی یا بسبب بیماری یا ضعیفی کی اصالۃً اظہار دینے کے واسطے حاضر نہین ہو سکتا یا بلا سازش بقاصلہ زائد از سو میل مقام کچہری عدالت سی مقیم ہی یا بلحاظ ہونی رتبہ یا ہونی نشار کی اصالتاً حاضر ہونے سے معاف ہی یا جب تک حاکم عدالت حسب اقتضاء دیوانی مراتب مذکور کی ثبوت کی یعنی مین درگذر نہ کری یا جبتک حاکم واسطے پڑھے جانی اظہار کسی گواہ کی وجہ ثبوت مین باوصف ثبوت اسباب کی کہ بروقت سماعت مقدمہ وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا تہا باقی نرہی اجازت دیوی۔ دفعہ ۱۷۹۔ ایضاً

۶۱۷۔ خرچہ اجرای کمیشن بقدر مناسب پہلے داخل کرایا جاویگا اوس شخص سے جسکے فائدہ کی لیے یا جسکی درخواست کے موافق کمیشن جاری ہوا ہو۔ دفعہ ۱۸۰۔ ایضاً

۶۱۸۔ جسکی درخواست پر کمیشن جاری کیا جاوے وہ جوابدہ تعمیل کمیشن کا نہین ہے عدالت صادر کنندہ حکم کمیشن اون گواہون کی نسبت جو حاضر نہون یا روپوش ہو جائین حسب ایکٹ ۱۸۵۹ء جس مین نسبت گواہان غیر حاضر کے عمل کرنی کا طریق مرقوم ہی اپنی احکام جاری کر سکتی ہی۔ فیصلہ غزمی ۱۸۶۳ء

۶۱۹۔ سماعت مقدمہ کی بوجہ غیر حاضری گواہ کی ملتوی نہونی چاہیے جبتک عدالت کا اطمینان نہ ہو جاوے کہ درخواست نامنظور کرنی سی بی انصافی واقع ہوگی۔ دیکھو قانون شہادت فلپ صاحب

۶۲۰۔ ہر شخص جسنے اظہار کہتا ہی کہ اپنے گواہ سی پیچیدہ سوال کری یا اختلاف بیانی نشان کرے اوسکو قائل کری۔ گواہ پر فرض ہی کہ جو سوالات درباب مجرمی کی کیے جائین اونکے جوابات دی بشرطیکہ سوای بغرض سزا دہی بمقدمہ دروغ حلفی اور کسی مقدمہ مین جوابات اوسکی خلاف شہادت نگرانی جاوین یا اوسکو مجرم دیگر ملزم نہ کرین۔ قانون ایضاً دفعہ ۱۳۰۔ ایکٹ ۱۸۵۵ء

۶۲۱ — گواہ سی استفسار ماخوذگی سابق کا ہوسکتا ہی اور نیز بہ نسبت بیانات تحریری کی لیکن اگر یا ارادہ ہو کہ اوسکو زروی تحریر کے مدعی قرار دین تو اوس سی اول اوس تحریر کے باب مین سوال کرنے چاہیے جسکی نسبت اوسکو قائل کرنا منظور ہی — دفعہ ۳۳ و ۳۴ — ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء

۶۲۲ — گواہون کو اجازت اس امر کی ہوسکتی ہی کہ ملاحظہ کو اخذ متعلقہ سی اگر اصل نہون تو نقول کی دیکھنے سے یاد اوشت مقدمہ تازہ کر لیوین — دفعہ ۴۵ و ۴۶ — ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء

۶۲۳ — جب کسی عدالت دیوانی کو معلوم ہو کہ شہادت کسی ایسے شخص مقید جیلخانہ کی جو وجوہ متذکرہ دفعہ ۱۰ یا ۱۱ مین سے کسی وجہ سے حاضر عدالت نہین ہوسکتا ہی کسی مقدمہ مرجوعہ عدالت مذکور مین لابدی ہی اور وہ جیلخانہ اوس حال مین کہ عدالت مذکور خود عدالت ہائی کورٹ ہی اوسکی اختیار سماعت اپیل کی حدود اراضی کی اندر ہو یا جس حال مین کہ وہ خود ہائی کورٹ نہو تو جس ہائی کورٹ کی وہ ماتحت ہی اوسکی اختیار سماعت اپیل کی حدود اراضی کی اندر واقع ہو اور جب کسی ایسی عدالت کو شہادت لینی ضروری معلوم ہو اور وہ جیلخانہ مقام اجلاس عدالت سی دس میل کی فاصلہ سی زیادہ مسافت پر ہو اور کسی مقدمہ مین جسمین جج ضلع ذی موجب دستک طلبی قیدی کی حکم پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہو عدالت کو جائز ہی کہ بشرط مناسب بند کمیشن بموجب احکام مجموعہ ضوابط دیوانی بغرض لینی اظہار شخص مقید کی صادر کری — دفعہ ۱۲ — ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۹ء

۶۲۴ — جب کسی عدالت ہائی کورٹ کو معلوم ہو کہ شہادت کسی شخص مقید ایسے جیلخانہ کی جو اوسکی اختیار سماعت اپیل کی حدود اراضی کی باہر ہی کسی مقدمہ دیوانی مین جو اوسی کی روبرو یا اوسکی عدالت کی روبرو دائر ہو ضروری و لابدی ہی تو اوس عدالت ہائی کورٹ کو جائز ہی کہ بنظر مناسب بند کمیشن بموجب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کو صادر کری — دفعہ ۱۳ — ایضاً

۶۲۵ — ہر بند کمیشن مجاریہ حسب دفعہ ۱۲ یا ۱۳ اوس ضلع کی عدالت ضلع مین بھیجا جاوی گا جسکی اندر وہ جیلخانہ واقع ہی اور عدالت مذکور کو لازم ہی کہ تعمیل اوس کمیشن کی سپرد مہتمم جیلخانہ یا دیگر شخص مناسب کے کری — دفعہ ۱۴ — ایضاً

پنجم — درباب دلانی زر ہرجہ گواہان جو فریقین مقدمہ سے ہون یا نہون

شرح — دفعہ ۱۴۶ — ایکٹ ۱۰ — ملاحظہ طلب

۶۲۶ — شخص مطلوبہ حسب دفعہ ۹ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء کا خرچ اگر کسی فریق مقدمہ کی طرف سی داخل نہو تو وہ عند الصدور

حکم عدالت کلکٹر کی طرف سے داخل کیا جاوے گا اور خرچ مذکور مقدمہ کی خرچہ کا جزو ہوگا اور وہ خرچ خواہ بموجب ہدایت گورنمنٹ خواہ بتحریک کسی فریق کے اوس روپیہ سے پہلی وضع کیا جاوے گا جو بابت خرچہ مقدمہ وصول ہوا اور دیگر اخراجات مقدمہ پیچھے ادا کیے جائینگے۔ جزو اخیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۶۲۷ — درخواست دہندہ اجرای سمن کو زاد راہ وغیرہ اخراجات شخص مطلوب بقدر اکتفای آمد و رفت و نیز بابت ایک روز حاضری عدالت کے داخل کرنا چاہیے اور عدالت تحت بموجب قواعد معینہ عدالت اکبر کو زاد راہ وغیرہ معین کریگی۔

۲۔ بروقت پہنچانی سمن کے زر مدخلہ گواہ کو دیا جاوے گا یا اوسکی روبرو پیش کیا جاوے گا اور درصورت نہ کافی ہونی زر مدخلہ کی جسقدر زیادہ مناسب سمجھی گواہ کو حاکم دلاوے گا اگر ادا نہ کیا جاوے تو قرقی و نیلام جایداد منقولہ درخواست دہندہ سی وصول یا گواہ بلا لیوے اظہار کی واپس کیا جاسکتا ہی۔

۳۔ اگر گواہ کا ایک روز سی زیادہ ضرور ہووی تو درخواست دہندہ کو مصارف بابت ایام زائد کی داخل کرنا چاہیے ورنہ گواہ بلا اظہار رخصت ہوگا۔ دفعہ ۱۵۱۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۶۲۸ — عدالت کو بموجب اقسام ذیل زر ہرجہ کا تعین کرنا چاہیے اور یہ زر ہرجہ گواہ کی سفر خرچ واقعی سی علاوہ تصور کیا جاوے گا۔ سرکلر نمبر ۱۵ مورخہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء۔ عدالت صدر

قسم اول فی یوم صہ

عہدہ داران سرکاری متعہد کمیشن یافتہ	غیر متعہد عہدہ داران سرکاری جو انگریز ولایتی یا ہندوستان زا یا اشخاص ہندوستانی ہون اور جنکی تقرر گزٹ مین مندرج ہون
انگریز ولایتی یا ہندوستان زا یا اشخاص ہندوستانی جو ذی رتبہ ہون۔	

قسم دوم فی یوم تین روپیہ

انگریز ولایتی یا ہندوستانی اور درجۂ اوسط کے جو ملازم سرکار ہون	ہیڈ اسسٹنٹ و کرانیان درجۂ اعلی ملازم دفتر سرکاری
تحصیلداران و انسپکٹران پولیس درجۂ اول خواہ دیگر	ہندوستانی روسای ذی عزت
عہدہ داران ذی رتبہ مساوی کے	

قسم سوم فی یوم ایک روپیہ

انگریز ولایتی و ہندوستانی زاکہ قسم اول و دوم مین	کرانیان رتبہ ادنی ملازم سررشتۂ سرکاری
داخل نہین ہین	
اہلکاران ملازم سررشتہ فارسی و جملہ ہندوستانیان	
درجۂ اوسط مثل زمینداران و سوداگران درجۂ اعلے	

قسم چہارم فی یوم آٹھ آنہ

وہ اشخاص ہندوستانی جو درجۂ اوسط کے ہندوستانیون
سے کم لیکن قسم پنجم سے بالا ہون مثل زمینداران
و سوداگران وغیرہ درجہ ادنی کے

قسم پنجم فی یوم چار آنہ

جملہ ہندوستانی جو قسم مصرحۂ بالا مین داخل نہین
مثل قلی و مزدوران وغیرہ

ششم درباب زادہی گواہان جو فریقین مقدمہ سی ہون یا نہون

شرح دفعہ ۳۸ و ۶۱ و ۶۶ ایکٹ ۱۸۵۱ء ملاحظہ طلب

۶۲۹ — اگر سمن گواہ پر جاری نہو سکتا ہو اور گواہ فرار یا روپوش ہو جاے اور گواہی اوسکی یا درپیشی کسی دستاویز کے
مقدمہ مین ضرور ہو تو استہار بحکم احضار باندراج وقت و مقام کے مسکن گواہ پر آویزان کر دیا جاے اور اگر پھر بھی حاضر نہووے

تو حسب درخواست اوس فریق کی جسکی درخواست پر سمن جاری ہوا تھا قرقی و نیلام اوس قدر جایداد منقولہ و غیر منقولہ گواہ کی کری جو مناسب اور رفع قرقی اور جرمانہ مفصلہ دفعات آیندہ سے زیادہ نہو۔ دفعہ ۱۵۹ ایکٹ ۱۸۵۹ء

۶۳۰ — اگر قرقی کے بعد گواہ حاضر ہو کر اطمینان کر دیوی کہ وہ بغرض جاری ہونی سمن کے روپوش نہین ہوا تھا یا اجرای اشتہار سے اوسکو ایسی وقت پر اطلاع نہین ہوئی کہ بروز معینہ مقام معینہ پر پہونچ سکتا تو قرقی برخاست کی جاوی اور نسبت خرچہ قرقی کے حکم مناسب صادر ہو۔ دفعہ ۶۰ — ایضاً

۶۳۱ — جس حالت مین گواہ مراتب بالا سے اطمینان حاکم کا نہ کر سکے تو کل خرچہ قرقی اور بہی زرجرمانہ جو از روی قانون مجاریہ وقت اوس جرم مین معین ہو ذمہ گواہ عائد کیا جاوی گا اور بوقت داخل ہونی زرخرچہ جرمانہ کی قرقی واگذاشت کری جاوی گی۔ دفعہ ۱۶۰ — ایضاً

شرح — قانون مجاریہ وقت ایکٹ ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۱۷۴ ہی جس مین بالعوض جرم مذکور — یعنے (حاضر ہونے کو جو سرکاری) ملازم کی حکم کی تعمیل مین ہو ترک کرنا) ایک مہینے تک قید اور پانسو روپیہ تک جرمانہ مقرر ہی اور اگر کورٹ آف جسٹس کے حضور حاضر ہونے کا حکم ہوا ہو تو قید محض چھ مہینے تک اور جرمانہ ہزار روپیہ تک عائد کیا جاوی گا یا دونون سزا مین۔

۲ — جو شخص سمن یا اور اطلاعنامہ کا بہی یا اور کی پاس پہونچنے کو یا اوسکی مشتہر کیی جانی کو روکے اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۳ مجموعہ تعزیرات ہند عدالت کی سپردگی پر مجسٹریٹ سزا دیگا۔ دفعہ ۶۶ ایکٹ ۱۸۵۹ء — ملاحظہ طلب

۶۳۲ — اگر سمن ذات گواہ پر جاری ہو جاوی اور وقت معینہ پر حاضر نہ آوی تو حکم اوسکی گرفتاری کا دیا جاوی گا۔ دفعہ ۱۶۰ — ایضاً

۲ — اگر گرفتار بہی نہ ہو دے تو جایداد اوسکی حسب نشاندہی دفعہ ۱۵۹ و ۱۶۰ کی قرق و نیلام ہوگی۔ دفعہ ایضاً

۶۳۳ — سمن ذات گواہ تک نہ پہونچنے کی حالت مین اوس پر جرمانہ یا اجرای حکم گرفتاری نہین ہو سکتا۔ نظیر نمبر ۱۷۲ محررہ ۲۶ فروری ۱۸۶۴ء

۶۳۴ — اگر گواہ بغرض عدم اجرای سمن روپوش ہو یا باوجود حاضری ادای شہادت نہ کری یا اظہار پر دستخط کرنے سے منکر ہو تو اوسپر نالش بجرم جرمانہ کی جانب طالب ہو سکتی ہی۔ دفعہ ۲۹ ایکٹ ۱۹ ۱۸۵۳ء

۶۳۵ — نالش بنام اون گواہون کی جن پر اونکی حیلہ تاخیر پری سمن جاری نہو سکی بلا ثبوت اسکی کہ اونکی شہادت ضروری نہ ہو سکی گی نہ اونکی جایداد قرق کی جاوے گی الا بہ تحریک سمن جاری کنانندہ۔ دفعہ ۴۹ سرکلر صدر عدالت۔ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۵۹ء

۶۳۶ - اگر کوئی گواہ بلا عذر جائز کے ادائے شہادت کے یا پیش کرنے دستاویز مطلوبہ سے انکار کرے تو میعاد معمولی کے (اگر اندر میعاد معینہ گواہی دینے پر راضی ہو جائے یا دستاویز پیش کرے تو فوراً کرنا ہوگا) حوالات میں رکھا جاوے گا اگر بعد انقضائے میعاد معینہ کے انکار میں اصرار کرے تو بموجب قانون مجاریہ وقت سزا دی جائے۔ دفعہ ۱۶۹ ایضاً

شرح قانون مجاریہ وقت در باب انکار ادائے شہادت (یعنی کسی سرکاری ملازم کو جو سوال کرنے کا اختیار رکھتا ہے جواب دینے سے انکار کرنا) ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۱۷۹ ہے جسمیں ایسے جرم کیواسطے چھ مہینے تک قید محض اور ہزار روپیہ تک جرمانہ عائد ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں اور یہ جرم عدالت کی سپردگی پر مجسٹریٹ تجویز کرے گا۔

۶۳۷ - قانون مجاریہ وقت در باب انکار در پیشی دستاویز (جو شخص کسی سرکاری ملازم کے حضور میں کسی دستاویز کا پیش کرنا ترک کرے جسپر اوس دستاویز کا پیش کرنا قانوناً واجب ہے) ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۱۷۵ ہے جسمیں ایسے جرم کیلیے ایک مہینے تک قید محض کی سزا دی جا سکتی ہے اور پانسو روپیہ تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔ اور اگر وہ دستاویز کسی کورٹ آف جسٹس میں پیش کیے جانے یا حوالہ کیے جانے کی ہو تو چھ مہینے تک قید یا ہزار روپیہ تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اور یہ جرم عدالت کی سپردگی پر مجسٹریٹ تجویز کرے گا۔

۶۳۷ - اگر کوئی شخص دستاویز کا پیش کرنے (دفعہ ۱۷۵) یا حلف اوٹھانے (دفعہ ۱۷۸) یا سوال کے جواب دینے (دفعہ ۱۷۹) یا بیان پر دستخط کرنے سے (دفعہ ۱۸۰) انکار کرے یا حالت کارروائی عدالت میں قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کرے یا مخل ہو (دفعہ ۲۲۸) تو خود عدالت مجاز ہے کہ اوسکو حراست میں لاکر قبل برخاست کچہری کے اون واقعات کو معہ جواب مدعا علیہ کے قلمبند کرکے حکم سزا تا حد ۲۰۰ روپیہ جرمانہ یا بالعوض اوسکے ایک مہینے تک کی قید جیلخانۂ دیوانی کا صادر کرے اگر مجرم لائق قید یا قابل زیادہ جرمانہ کے سمجھا جاوے تو بعد تحقیقات مناسب اور اخذ جواب مدعا علیہ کے اوسکو صاحب مجسٹریٹ کی پاس اور اگر ملزم انگریز ہو تو پاس جسٹس آف دی پیس کی بحراست یا بہ ضمانت کافی بھیجدے کہ وہ بموجب قواعد نافذہ کے عمل کرے گا۔ دفعہ ۱۷۱ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء و دفعہ ۱۶۳ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

۶۳۸ - جس وقت گواہ عدالت کا ارشاد بجا لاوے تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکو رہائی دے یا اوسکی سزا معاف کرے۔ دفعہ ۲۲۰ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۶۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

۶۳۹ - جس فریق کی نسبت حکم احضار بغرض ادائے شہادت یا در پیشی دستاویز کے صادر ہوا ہو بلا عذر جائز تعمیل

حکم مین قاصر ہووے یا باوجود حاضر و موجود ہونے کے عدالت مین بلا عذر جائز حسب الحکم حاکم عدالت ادای شہادت یا دریشی سے کسی دست آویز مندرجہ سمن کی جو اوسکی قبضہ یا سپردگی مین ہو انکار کری تو حاکم عدالت مجاز ہوگا کہ فیصلہ خلاف مراد فریق قاصر یا منکر کی دیکر حکم مناسب صادر کری۔ دفعہ ۱۷۰ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

شرح نمبر ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ — ملاحظہ طلب و نیز دفعہ ۵۵ و ۵۶ و ۶۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

۶۴۰ — حاکم عدالت کو اختیار ہی کہ کسی شخص حاضر عدالت کو عام اس سے کہ وہ فریق مقدمہ ہو یا نہو واسطے ادای شہادت یا دریشی کسی دست آویز کی جو اوسکی پاس اوسوقت اور اوس جگہ فی الواقع موجود یا اوسکے اختیار مین ہو اوسی طرح و بر حمایت اونہین قواعد کی حکم دیوی کہ گویا سمن جاری ہوا تہا اور شخص مذکور سزا کی لائق ہوگا کہ بپاداش انکار تعمیل حکم عدالت جب کہ موافق احکام کسی دفعہ ماسبق کی فریق یا گواہ کی نسبت یا جیسا موقع ہو عمل کرنا جائز ہی اوسی طرح عمل کیا جاوی

— دفعہ — ایضاً

دفعہ ۶۸ — تاریخ مقررہ تجویز پر فریقین کے حاضر نہونے کی صورت مین کیا ہوگا

اگر منجملہ فریقین کے کوئی فریق اوس تاریخ کو حاضر نہو جو واسطے تجویز امر متنازعہ فیہ کے مقرر ہووے تو بموجب شرائط دفعہ ۵۴ ایکٹ ہذا کے خارج کیا جاوے گا اور اگر کوئی ایک فریق اُس روز حاضر آوے تو تحقیقات اور تجویز امر متنازعہ فیہ کی بغیر حاضری طرف ثانی بلحاظ اوس ثبوت کے جو عدالت مین پیش ہوا ہو عمل مین آوی گی

شرح بموجب دفعہ ۵۴ کے اختیار ارجاع نالش جدید کا حاصل ہی بشرطیکہ تمادی ایام عارض نہو۔

۶۴۱ — صرف حاضر ہو جانا عدالت مین اور نہ کرنا کسی اور کارروائی کا بجز داخل کرنے بیان تحریری کے مانع اسکا نہین کہ فیصلہ ایسی مقدمے کا حسب ضابطہ دیوانی یکطرفہ متصور ہو — پرسرام — بنام — جینتی پرشاد — منفصلہ ۲۱ مئی سنہ ۱۸۶۹ء

شرح نظائر نمبری ۴۵۷ و ۴۵۸ — ملاحظہ طلب

فصل ساتوین مشتمر اسکے کہ احکام ایکٹ ہذا کے کارندون پر کہان تک موثر ہون گے

دفعہ ۶۹ - جب نائب یا گماشتہ وغیرہ مقدمات کو دائر یا اونکی جوابدہی کرین ٭

جب مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا مین وہ نائب اور گماشتہ لوگ اور دیگر اشخاص جو واسطے تحصیل زرلگان اور انتظام اراضی کے نوکر ہون اپنے آقا یعنی مالکان اراضی کے نام یا جانب سے نالش یا جوابدہی کرین تو جملہ شرائط ایکٹ ہذا جنکی بموجب فریقین مقدمہ اصالتًا حاضر کیے جاتے ہین اون نائب اور گماشتون اور دیگر اشخاص سے متعلق ہونگے اور جسکام متعلقہ ذات خاص فریق کی نسبت ایکٹ ہذا مین حکم یا اجازت ہے وہ اُس نائب اور گماشتہ وغیرہ سے متعلق سمجھا جائیگا اور جملہ حکمنامجات عدالت جو ایسے اشخاص پر جاری ہون اوس مقدمہ مین اوسیطرح موثر ہونگے کہ گویا وہ مالک اراضی کی ذات خاص پر جاری ہوئی تھی اور شرائط ایکٹ ہذا مشعر جاری ہونے احکام اوپر فریق مقدمہ کے اون احکام کے اجراسے جو اشخاص قسم بالا پر جاری ہوئین متعلق ہونگے ٭

۶۴۲ - جبکہ مدعی نے بحیثیت گماشتہ زمیندار کے نالش کی تو ضرور نہین ہے کہ مختارنامہ یا کوئی اور سند ضابطہ مشعر عطای اختیار خاص نسبت مدعی پیش کرے اگر ثبوت اس امر کا ہو کہ فی الواقع یہ گماشتہ ہے ۔۔ مادھوسنگھ - بنام - گینیشی لعل - منفصلہ ۲۰ - جون ۱۸۶۶ء

فصل آٹھوین معافی حضار

دفعہ ۷۰ - بعض صورتون مین مدعی یا مدعا علیہ اصالتًا حاضر ہونے سے معاف رہینگے ٭

اگر مدعی یا مدعا علیہ من قبیل اناث ہو اور وہ رتبہ اور حیثیت رکھتی ہو کہ بلحاظ رواج اور طریقہ ملک کے اوس کا عوام مین حاضر ہونا غیر مناسب ہو تو وہ عدالت مین حاضر ہونے سے معاف رہیگی ٭

فصل نوین مشتمر اسکے کہ مختارون کا تقرر کس نہج پر ہوگا

دفعہ ۱۷ - تقرر مختار یا ایجنٹ مجاز کا +

ہر فریق مقدمہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف مقدمہ کی پیروی کیواسطے مختار باضابطہ مقرر کرے مگر مقرر ہونا ایسے مختار کا واسطے حفظ احضار ذات خاص مدعی یا مدعا علیہ کی اون مقدمات مین جنمین سمن یا حکم عدالت واسطے اصالتہً حاضر ہونی اونکی جاری ہوا ہو کافی نہ ہوگا اور اگرچہ رسوم مختار کو دی گئی ہو تو وہ کسی مقدمہ متعلقہ ایکٹ ہذا مین بشمول خرچہ عائد نہ ہوگی -

شرح - اس دفعہ کا جزو آخر بموجب ضمیمہ ایکٹ ۲ سنہ ۶۵ء کے منسوخ ہوگیا -

۶۴۳ - جو سپاہی یا افسر پلٹن پیروی یا جوابدہی مقدمہ کے لیے اصالتاً حاضر نہ ہوسکے تو وہ مجاز ہے کہ اپنے کسی نگانہ یا شخص غیر کو مختار مقرر کرے اور مختارنامہ پر روبرو کمان افسر کے اپنے دستخط ثبت کرے اور افسر کمان بھی اوسپر اپنے دستخط ثبت کرے پس وہ مختارنامہ عدالت مین داخل اور بمنزلہ ثبوت تحریر مختارنامہ اور نہ مل سکنے رخصت کا ہوگا -

دفعہ - ۱۹ - ایکٹ - ۸ سنہ ۵۹ء

۶۴۴ - مختار متذکرہ دفعہ ۱۹ - مجاز خود پیروی کرنی اور تقرری وکیل کا ہوگا اور جملہ احکام جو مختار یا اوسکے مقرر کیے ہوئی وکیل پر جاری ہون ایسے متصور ہونگے گویا اوس سپاہی یا افسر پلٹن کی ذات یا اوسکی مقرر کیے ہوئے وکیل پر جاری ہوئی دفعہ ۲۰ ایضاً

۶۴۵ - جمع احکام ہندوستانی مختارنامہ تصدیق کرسکتے ہین بغرض تصدیق خواہ مخواہ ضرورت حاضری مقرر نہین گواہونکے اعتبار پر ہوسکتی ہے - سرکلر صدر عدالت مورخہ ۱۸ - نومبر سنہ ۴۲ء

۶۴۶ - مختار عام بذریعہ مختارنامہ عام بشرط مندرج ہونے شرط مختارنامہ خاص بنام اپنے یا دوسرے کے اسٹامپ مقررہ پر داخل کرسکتا ہے - سرکلر کمشنر اسٹامپ نمبر ۱۲ سنہ ۶۵ء -

۲ - جب کسی مقدمہ کی اپیل بہ محکمہ اعلے ہووے تو واسطے پیروی کے دوسرا مختارنامہ لکھنا چاہیے - دفعہ ۴۷ ایضاً

شرح - بموجب تجویز بورڈ شرقی کے کارندہ مجاز یا مختار متذکرہ دفعہ ہذا اوس کا رندہ مجاز واقف ذاتی سے مختلف ہے جس کا ذکر دفعات ۳۵ و ۳۶ مین آیا اس صورت مین اوسکو لازم ہے کہ مختارنامہ واسطے پیروی مقدمہ کے

رکھتا ہو اور اوسکی حاضری سے حاضری ذاتی اصل شخص کی بری نہین رہ سکتی خواہ اوسکو خود ہونا چاہیے یا بذریعہ کارندہ مصرحہ دفعہ ۳۵ و ۴۳ - کی -

۶۴۷ - مختارنامہ یا وکالت نامہ - اگر عدالت ہائی کورٹ یا محکمہ بورڈ یا دیگر حاکم اعلی محکمہ مال کی پیشگاہ مین گذرے عہ

اگر بسررشتہ کمشنر مال یا دائر سائر یا کسی عہدہ دار اعلی کی جو قسمت کی انتظام عاملانہ کا اہتمام رکھتا ہو پیشی کیا جاوی - عہ

اگر کسی عدالت دیوانی مین سوے عدالت ہائی کورٹ کی یا کسی محکمہ مال مین گذرے - ۸

مستثنی

مختارنامجات جو افسر یا سپاہی فوج کی طرف سے تحریر پاوین

۶۴۸ - کسی ایڈوکیٹ متعلقہ کسی عدالت ہائی کورٹ کو ضرور نہ ہوگا کہ مختارنامہ یا وکالت نامہ یا اور کوئی کاغذ جس کی رو سے وہ مجاز سوال وجواب کا ہو داخل یا پیش کرے - دفعہ ۷ - ضمیمہ (ب) ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

۶۴۹ - وہ لوگ جنکی پاس مختارنامجات عام طرف سے اون اشخاص کے جو اندر علاقہ عدالت کے نہ ہون متضمن اجازت گذرانے درخواست ہا اور حاضر ہونے کے اونکی طرف سے موجود ہون منصب گذرانے درخواستون یا حاضری کا رکھتے ہین - ضمن ۱ - دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۶۵۰ - علی ہذا وے جو بحکم گورنمنٹ حسب درخواست کسی والی ملک یا رئیس خود مختار کے ایسے کام کے لیے مقرر ہون اور وہ جو بہ حکم گورنمنٹ کیطرف سے باعتبار عہدہ یا بوجہ دیگر معاملہ عدالت مین اختیا کا پیروی کا رکھتے ہون ضمن ۴ - ایضاً

۶۵۱ - جب کوئی فریق اصالتاً مطلوب ہو یا کوئی امر کسی فریق پر اصالتاً لازم یا روا ہو تو مختار مذکور حاضر اور اوسکی معرفت امر مذکور ہو سکیگا بشرطیکہ عدالت سے کوئی اور حکم صادر نہ ہوا ور سمن و دیگر احکام عدالت جو وقتاً مذکور پر جاری ہون وہ مثل اجرای اوپر ذات فریق کے مؤثر ہونگی - ضمن ۴ - ایضاً

تشریح - دفعہ ۴۳ - ملاحظہ طلب -

۶۵۲ - ایسا مختارنامہ عام ۱۰ کے کاغذ اسٹامپ پر ہوگا - ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء

۶۵۳ - قاعدہ عدم سماعت محکومہ دفعہ ۱ ضمن ۹ - ۱۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء فیس وکلا اور مختار نہ مختار سے متعلق ہی - جمنا پرشاد - بنام - بہیم سین منفصلہ ۹ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

۶۵۴ - وکلاے مقدمہ حسب ایکٹ ہذا بحضور بورڈ مال اور ہر محکمہ مال مین جو اوس ہائی کورٹ کی علاقہ مین ہو جسمین اوس کا نام درج کتاب ہوا ہے عمل کر سکتے ہین لیکن ویسی عدالت مین جو اونکے سرٹیفکیٹ مین درج ہو - دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

۶۵۵ - ہر وکیل یا مختار اسبات کی درخواست دینے کا مجاز ہے کہ اوسکا نام اوس عدالت مین درج کتاب کیا جاے جسمین اوسکو عموماً اپنا پیشہ کرنا ہے مگر شرائط مندرجہ سرٹیفکیٹ کی رعایت جو درباب اقسام عدالت کی ہو ضرور کرنی ہوگی اور یہ دفعہ مع دفعہ ماسبق عدالت مقررہ سند شاہی سے متعلق نہین - دفعہ ۱۲ - ایضاً

۶۵۶ - سوواے بصورت استثنائی مندرجہ ذیل اگر کوئی شخص بلا موجودگی سارٹیفکٹ کامل القیمت کی مختاری یا وکالت کرے تو اوسپر بیتگاہ عدالت یا حاکم مال سے جرمانہ سارٹیفکٹ کی وہ چند قیمت اسٹامپ تک اور درصورت عدم ادا اوس کے جیلخانہ دیوانی مین چھ کلندرہ مہینے تک قید کیا جائیگا علاوہ اسکے بابت اون ایام کے جنمین عمل اوسکا بحیثیت ناجائز رہا بکسیقد محنتانہ و شکرانہ کا مستحق نہ ہوگا - دفعہ ۱۳ - ایضاً

۶۵۷ - ایام معطلی یا موقوفی مین اگر وکیل یا مختار اپنا پیشہ کرے تو حارتک جرمانہ یا بالعوض اوسکے تین کلندرہ مہینے تک جیلخانہ دیوانی مین قید کیا جائیگا - دفعہ ۱۸ - ایضاً -

ذکر استثناص ایکٹ جو محکمہ جات مال مین مختاری کرتی ہین

۶۵۸ - سواے وکیل معینہ دفعہ ۱۱ - و مختار عام یا خاص مفصلۂ آیندہ کی کوئی شخص بلا حصول سارٹیفکٹ پیشہ مختاری کرنے کا مجاز نہین اور تجدید اوس کی بدستخط صاحب سکرٹری بورڈ یا دیگر عہدہ دار مجاز یا کلکٹر ضلع کے ہو سکتی ہے - دفعہ ۱۹ - ایضاً

۶۵۹ - اسمار مختاران سارٹیفکٹ یافتہ ایک کتاب مین درج کیے جائینگے - دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

۶۶۰ - سارٹیفکٹ اصلی ہو خواہ تجدیدی اسٹامپ واجب پر معادی یکسالہ حسب نمونہ مندرجہ ضمیمہ سوم

عطا ہوگا اور بعد انقضاے میعاد واپسی اصل سارٹیفکٹ تجدید اوسکی (جس کی اطلاع صاحب کلکٹر کو محکمہ بورڈ مین کرنی چاہیے) ہوگی اور اسٹام قیمتی مفصلہ ذیل پر لکھا جاے گا۔ دفعہ ۲۱۔ و ۲۲۔ ایضاً

تفصیل وجوب اسٹامپ سارٹیفکٹ اصلی یا تجدیدی

نام عدالت جسمین اختیار ایجنٹی کرنے کا دیا جاے۔	کس قیمت کے کاغذ اسٹام پر سارٹیفکٹ عطا ہوگا۔
محکمہ بورڈ یا اوسکے ماتحت ہین	صفر
کمشنری یا ایضاً	۴
کلکٹری یا ایضاً	۸

شرح ۔ درباب نمونہ سارٹیفکٹ ۔ دیکھو ضمیمہ منسلکہ کتاب ہذا ۔

۶۶۱ ۔ حکام بورڈ بہ ثبوت جرم فوجداری یا بوجہ فریب یا اہمالی اپنے کام مین اور نیز وجہ معقول سے اینجنٹ مال کو معطل یا موقوف کرسکتی ہین ۔ دفعہ ۲۶۔ و ۲۷۔ ایضاً

۶۶۲ ۔ کسی وکیل کی نسبت اگر شکایت فریب یا غفلت کی روبرو حکام بورڈ کے گذری تو حکام موصوفین اطلاع اس کی عدالت ہائی کورٹ کو کرینگی کہ وہان سے حکم مناسب نسبت موقوفی یا بحالی یا بریت کے صادر ہوگا لیکن حکام بورڈ تا حصول رپورٹ اطلاعی ہائی کورٹ کے وکیل مذکور کو اپنے روبرو پیشہ کرنے سے معطل رکھہ سکتی ہین دفعہ ۲۸ ایضاً

۶۶۳ ۔ اگر وکیل یا ایجنٹ مال کی شکایت بدعملی کسی محکمہ ماتحت بورڈ مین گذری تو حاکم محکمہ مذکور نقل الزام مع اطلاعنامہ قبل از ۱۰ یوم تاریخ اطلاعنامہ سے شخص ملزم پر جاری کرکے تاریخ مقررہ پر بعد اخذ ثبوت و یقین اگر الزام ثابت ہو جاے تو رپورٹ معطلی یا موقوفی بورڈ مال مین بھیجیگا ۔ دفعہ ۲۹۔ ایضاً

۲ ۔ حکام بورڈ ایجنٹ مال کی نسبت خود حکم صفائی یا معطلی یا موقوفی کا دینگی لیکن نسبت وکیل کے رپورٹ اطلاعی ہائی کورٹ کو بھیجنی پڑے گی ۔

۳ ۔ حکام ہائی کورٹ اس باب مین حکم مناسب دیکر صاحبان بورڈ کو اطلاع دینگے ۔

۴ - اگر شکایت بدعملی سامنے حاکم ماتحت کمشنر کے گذرے تو اوس کی رپورٹ معرفت صاحب کمشنر (جسپر موہی الیہ بھی تمہیدات ضروری لکھدیگا) مرسل ہوگی - دفعہ ۲۹ - ایضاً -

۶۶۴ - باوجودیکہ وکیل یا ایجنٹ مال کے کسی حاکم ماتحت کے حکم سے جرم سے صفائی ہوگئی ہو تاہم حکام بورڈ مسل منگاکر حکم مناسب دے سکتے ہین البتہ مقدمہ وکیل مین شرائط دفعہ ۲۸ - کی رعایت کرنی ہوگی - دفعہ ۳۰ - ایضاً

۶۶۵ - رپورٹ موقوفی یا معطلی ایسے ایجنٹ مال کی جسکا نام بصیغہ مختاری درج کتاب ہائی کورٹ ہوا ہو حکام بورڈ کو صاحبان ہائی کورٹ کی خدمت مین بھیجنا چاہیے -

۲ - حکام ہائی کورٹ بعد تحقیقات ضروری حکم مناسب دینگے - دفعہ ۳۱ - ایضاً

۶۶۶ - شرائط دفعہ ۱۸ ایسے ہر وکیل یا مختار سے متعلق ہون گی جو دفعہ ۲۸ - یا ۲۹ - یا ۳۱ - کی مطابق معطل یا موقوف کیا جاے - دفعہ ۳۲ - ایضاً -

۶۶۷ - ایجنٹ مال کو بعد معطلی یا موقوفی اپنے کی فوراً سارٹیفکٹ اپنا واپس کرنا چاہیے ورنہ مارتک جرمانہ یا بامعرض دیوانی مین تین مہینے تک قید رہے گا - دفعہ ۳۳ - ایضاً -

۶۶۸ - کوئی شخص بلا حصول سارٹیفکٹ اور بلا بہم رسانی لیاقت پیشہ ایجنٹی کرنے نہ پاویگا اگر کریگا تو مارتک جرمانہ یا بامعرض اوس سے تین مہینے تک قید رہیگا بلکہ بابت اوس ایام کے جن مین پیشہ مذکور کیا ہو شکرانہ و محنتانہ پانی کا بھی مستحق نہ ہوگا - دفعہ ۳۴ - ایضاً

۶۶۹ - سوائے مختار مقررہ حسب ایکٹ ہذا کے ہر شخص بذریعہ مختارنامہ عام یا خاص جسمین اس امر کا اختیار دیا گیا ہو بحکم کام یا خاص کام کر سکتا ہے بشرط اجازت حکام بورڈ یا دیگر شخص مجاز - دفعہ ۳۵ - ایضاً -

شرح - لفظ مختارنامہ مین (بجز تقرر عوضی اظہار رائے کے) ہر نوشتہ داخل ہے جسکی ذریعہ سے ایک شخص کو اوس کے لکھدینے والی کیطرف سے عمل کرنیکا اختیار دیا جاوے اور مختارنامہ عام مہر کے ٹکٹ پر اور جب واسطے انجام دہی کار واحد اوس معاملہ مین جسکی مالیت حاوے

زیادہ نہ ہو تو عرضی اور جواب سے زیادہ کے واسطے عرضی کے کاغذ پر چاہیے - ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۹ء

۶۷۰ - صاحبان کلکٹر حسب دفعہ ۳۵ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ء اجازت دینے کے مجاز گردانی گئے اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۱۰۸ مورخہ ۸ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء -

۶۷۱ - اجازت مذکور جسنے کہ عطا کی ہو وہ منسوخ بھی کر سکتا ہے اوسصورت مین شخص مذکور بجا اوری امور پیشہ اپنے سے ممنوع ہوگا اگر باز نرہے تو اوسپر ونتی تاوانات عائد ہونگے جو دفعہ ۳۳ - مین مذکور ہین - دفعہ ۳۶ - ایضاً

۶۷۲ - حکام ہائی کورٹ نسبت وکلا اور حکام بورڈ نسبت ایجنٹ مال شرح مختانہ جو مقرر کرینگے - دفعہ ۳۷ - ایضاً

۶۷۳ - لیکن مختانہ اون لوگون کو نہ ملیگا جو مختار نامہ عام کے ذریعہ سے مختاری کرتے ہون - دفعہ ۳۸ - ایضاً

۶۷۴ - حق الخدمت کا تصفیہ بہ تراضی طرفین عمل مین آئیگا مختار نامہ مین اس امر کی صراحت ضرور نہین اور نفاذ اوسکا نالش نمبری سے ہو سکیگا - دفعہ ۳۹ - ایضاً

۶۷۵ - ہر مدعی یا مدعا علیہ دوسرے مدعی یا مدعا علیہ کو بلا استحقاق مختانہ اپنی طرف سے پیروی مقدمہ کے لیے مامور کر سکتا ہے - دفعہ ۴۰ - ایضاً

۶۷۶ - اپیل جرمانہ بورڈ مین یا ہائی کورٹ مین جسکی ماتحت حاکم مجوز جرمانہ ہو کیا جائیگا - دفعہ ۴۲ - ایضاً

۶۷۷ - ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی محکمہ ہائی کورٹ یا کسی عدالت برٹش انڈیا مین وکالت کر سکتا ہے - دفعہ ۴۵ و ۴۶ ایضاً

۶۷۸ - ہر فریق پر ساختہ و پرداختہ اپنے وکلاے مجاز کا جو واقعی و نفس الامری ہو واجب التعمیل ہے اور سہو خطا وکیل کی وجہ قوی واسطے رجوع استغاثہ بابت افعال مذکور در حالیکہ سازش اونکی بنظر ایذا رسانی ثابت نہ ہو قرار نہین پا سکتی جان بمبن صاحب - بنام - قاضی مدد حسین و گوبند داس فیصلہ ۲۲ - فروری سنہ ۱۸۵۵ء

۶۷۹ - چونکہ مختارون کو بالاجمال و بالانفراد مدعیان کے ہدایت سے اختیارات جملہ امور حاصل تھا لیکن ایک مختار نے صلحنامہ منجانب مدعی داخل کیا تجویز ہوئی کہ ایسی حالت مین ساختہ مختار کا اوس اختیار کی بموجب جو دفعہ کی طرف سے حاصل تھا دوسرے مدعی پر واجب التعمیل نہین ہے - جے پرکاش - بنام - شیو پرشاد - منفصلہ

۲۹ - فروری ۱۸۶۶ء -

۶۸۰ - جو کوئی شخص ایسا سارٹیفکٹ یا دستاویز بنائے جو اسکا مقتضی ہے کہ کسی مقدمہ کی دائر کرنے یا اوس کے جوابدہی کرنی یا اوسمین کسیطرحکی پیروی کرنے یا اقبال دعوے داخل کرنیکے لیے اجازت نامہ ہی یا وہ مختار نامہ ہی تو شخص مذکور کو بموجب دفعہ - ۴۶۶ - مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیجاویگی -

شرح - ۱ - دفعہ ۴۴ - و ۴۸ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب -

۶۸۱ - ماتحت دفعہ - ۴۰ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ء احکام صدر بورڈ رفنیو اضلاع شمالی و مغربی - سرکلر نمبر ۶ - ماہ مئی سنہ ۱۸۶۶ء بورڈ رفنیو اضلاع جنوبی کا مشتہر فرماتی ہین اور ہدایت کرتے ہین کہ تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۸۶۶ء سے اور بعد اوس کے روپیہ جو کسی کارروائی یا مقدمہ یا سررشتہ مال مین فریق مغلوب کے ذمہ وکیل طرف ثانی کو واجب الادا ہوگا شرح مصرحہ ضمیمہ مذکورہ ذیل سے حساب کیا جاویگا اگر طرف ثانی نے رفنیو ایجنٹ مقرر کیا ہو تو از روی شرح مفصلہ ذیل سے جو حساب سے نکلے اوس مین سے ایک ربع منہا کر لینا چاہیئے اور اگر وکیل بھی مقرر ہوا ہو اور حکم اعلے محکمہ کی یہ رای ہو کہ تقرر وکیل کی ضرورت نہ تھی اور صرف رفنیو ایجنٹ کا مقرر کرنا کافی تھا تو فیس مثل فیس رفنیو ایجنٹ کی محسوب ہوگی -

ضمیمہ

۱ جملہ مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اور ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ضابطہ کارروائی عدالت یا اوس کارروائی مین جو کہ مثل کارروائی عدالت ہے -

(الف) اگر تعداد یا قیمت جایداد یا قرضہ یا نقصان ڈکری شدہ کی پانچہزار روپیہ سے متجاوز نہ ہو تو پانچ روپیہ سیکڑا تعداد یا قیمت ڈکری شدہ پر -

(ب) اگر تعداد یا قیمت پانچہزار سے زائد ہو مگر بیس ہزار سے زائد نہ ہو تو پانچہزار پر بشرح فیصدی پانچ روپیہ اور باقی پر بحساب فیصدی محکر -

(ج) اگر تعداد یا قیمت بیس ہزار روپیہ سے زائد ہو مگر پچاس ہزار سے زائد نہ ہو تو بیس ہزار پر بشرح

مذکورۂ بالا اور باقی پر بحساب فیصدی ایک روپیہ۔

(د) اگر تعداد یا قیمت پچاس ہزار روپیہ سے زائد ہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح مذکورۂ بالا اور باقی پر بحساب فیصدی آٹھ آنہ۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی حالت مین تعداد زر فیس کی تین ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

۲— اون مقدمات مین جو کہ واسطے قائم کرنے حقوق کے ہون اور جنمین کوئی ٹھیک تعداد مبالغ کی مقرر نہین کی جاتی

جن مقدمات مین کہ تعین دعوے مقرر نہین ہو سکتا۔

مثلاً مقدمات پانی قبولیت یا ٹپہ یا تخفیف یا اضافہ لگان یا بیدخلی یا بحالی یا کارروائی تقسیم محال مین اگر مدعی فتحیاب ہو تو حاکم اعلے محکمہ کا نسبت ادای فیس وکیل یا رفنیو ایجنٹ کے کہ تعداد دعوے پر لائی جائے یا کہ ایسی مقدار پر جو کہ تعین دعوے سے زائد نہ ہو جیسا کہ حاکم مذکور کی راے مین بلحاظ عظمت معاملہ کے مناسب معلوم ہو حکم دے۔

۳— اگر کوئی مقدمہ یا درخواست یا دعوی نسبت عدم پیروی کے یا حسب روئیداد کے ڈسمس ہو جاے یا یہ کہ

فیس بوقت ڈسمسی مقدمہ

مدعا علیہ کی ڈکری ہو تو فیس وکیل یا رفنیو ایجنٹ مدعا علیہ کے کل تعین دعوی پر محسوب ہوگی

۴— اگر کسی مقدمہ یا درخواست یا دعوی کے جزو کی ڈکری بحق مدعی ہو اور باقی دعوی ڈسمس ہو یا یہ کہ اسکی

جب کہ ایک جزو کی ڈکری ہو

ڈکری بحق مدعا علیہ ہو تو ہر ایک فریق کے وکیل کی فیس کا حساب بقدر اوس حصہ کے ہوگا جسکی اوسنے ڈکری ملی۔

۵— اگر کسی دعوی خسارہ مین جو مطابق قوانین لگان کے پیش ہوا ہو مدعی کو کل مقدار خسارہ جس کا دعوے

جبکہ مقدمہ فتح یافتہ مین کل مطالبہ مدعا بہا نہ دلایا جاوے۔

کیا تھا نہ دلائی جائے تو مدعا علیہ کو بابت تفاوت دعوی خسارہ اور مقدار وصول شدہ کی مختار وکیل یا رفنیو ایجنٹ کا کچھ نہ ملیگا مگر اسصورت مین کہ حاکم محکمہ کی راے مین یہ دعوی نامناسب یا زائد ہوا اور اس سبب سے یا اور سبب سے جسکی تصریح ہونی چاہیے حاکم مذکور ہدایت کرے کہ مدعا علیہ کو مختار وکیل یا رفنیو ایجنٹ کا ملنا چاہیے اگر کسی خاص مقدمہ مین مختار نہ دلایا جائے تو وہ اس مقدار پر محسوب ہوگا جسکی نسبت دعوی مدعی کا خارج ہوا۔

۶ — اگر چند مدعا علیہم جنکا حق بالاجمال یا بالاشتراک ہی بالاجمال جوابدہی سے یا جدا جدا جوابدہی کرنے سے جو فی الواقع ایک ہی صورت کی ہون فتحیاب ہون تو ایک وکیل یا ایجنٹ کی مختتانہ سے زیادہ نہ لیگا مگر اوس صورت مین کہ حاکم اعلی محکمہ کا بوجوہ تحریری اُسکے برخلاف حکم دے

جب کہ جوابدہی بالاجمال یا بالاشتراک ہو +

اگر ایک مختتانہ دلایا جاوے تو حاکم اعلے ہدایت کرے کہ کسی مدعا علیہ کو دیا جاوے یا یہ کہ جس طرح مناسب جانین اوس کو اون مدعا علیہم پر تقسیم کرے —

۷ — اگر چند مدعا علیہم جنکی حقوق جداگانہ ہین جواب دعوی جداگانہ اور مختلف پیش کرین اور فتحیاب ہون تو ہر ایک مدعا علیہ کو جس کا وکیل علحدہ ہو بقدر اوسکی حق جداگانہ کی ایک وکیل یا ایجنٹ کی فیس

جبکہ چند مدعا علیہم جدا جدا جوابدہی کرین +

ملیگی اگر اسطرحکی فیس ملے تو وہ تعین حقوق جداگانہ ہر ایک مدعا علیہ پر محسوب ہوگی —

۸ — اگر وکیل طرفینی کو واسطے کارروائی متفرقہ یا اور کسی کام کیواسطے سوای حاضری یا وکالت یا سوال وجواب کارروائی متفرقہ + کرنیکی کسی مقدمہ یا درخواست یا کارروائی عدالت یا اور کسی کارروائی مین جو کہ مثل کارروائی عدالت ہو فیس دلائی جاوے تو حاکم اعلی محکمہ کا مقدار اوس فیس کی حسب شرح مفصلہ ذیل معین کریگا —

اوس کارروائی مین جو پیشگاہ حکام صدر بورڈ در فنیوار و بروصاحب کمشنر مال کے ہو دس روپیہ سے اسی روپیہ تک +

محکمہ صاحب ضلع مین چار روپیہ سے سولہ روپیہ تک

محکمہ ڈپٹی کلکٹر مین ایک روپیہ سے دس روپیہ تک

۹ — کسی مقدمہ یا درخواست یا دعوی مین جو کہ محکمہ ابتدای مین پیش ہو اور جسکی جوابدہی نہ ہو زر روپیہ جو کہ فریق

جن مقدمات مین جوابدہی نہو

ثانی کو بطور فیس وکیل یا مختار کی دلایا جائیگا مقدار مین اوس سے نصف ہوگا جو کہ بحالت جوابدہی مقدمہ کے دلایا جاتا —

۱۰ — اوس کارروائی مین جو کہ بابت یا بوجہ تجویز ثانی مقدمہ کے ہو اگر وکیل یا ایجنٹ کی فیس اوس فریق کو جو

تجویز ثانی —

فتحیاب ہو دلائی جائے تو اوسکی مقدار حاکم اعلے محکمہ کا معین کریگا اس طریق پر کہ وہ مقدار مین

اوسکی نصف سے زائد نہ ہو جو کہ بحالت ڈکری ابتدائی کے دلائی جاتی فیس جو بابت تجویز ثانی کے دلائی جائیگی بلا لحاظ اوس فیس کے ہوگی جو کہ بشمول خرچہ نسبت اصل دعوی کے بذریعہ تجویز ثانی دلائی جائے۔

اپیل

۱۱۔ فیس جج کہ بروقت اپیل وکیل یا ایجنٹ طرفثانی کو دلائی جاوے اسی شرح سے محسوب ہوگی جیسا کہ ابتدائی مقدمات مین محسوب ہوتی ہے اور جو اصول کہ اوپر کی دفعات مین در باب مقدمات ابتدائی کے بیان ہو چکی ہین جہانتک ممکن ہو اپیل مین اونکی پابندی رکھنی چاہیے۔

اپیلانٹان مشترک

۱۲۔ اگر حق چند اپیلانٹان کا بالاجمال ہو تو ایک ایجنٹ یا وکیل سے زیادہ کی فیس نہ ملیگی مگر اوس صورت مین کہ حاکم اعلی محکمہ کا بموجب تحریری اسکے برخلاف حکم دے اگر ایک فیس دلائی جاوے تو حاکم اعلی محکمہ ہدایت کریگا کہ وہ کس اپیلانٹ کو دلائی جاوے یا یہ کہ جملہ اپیلانٹان پر اندازہ مناسب سے تقسیم کر دیگا۔

چند رسپانڈنٹان جو کہ علیحدہ علیحدہ جوابدہی کرین

۱۳۔ اگر چند رسپانڈنٹان کی جداجدا ایجنٹ یا وکلا رہون تو اس امر کی تنقیح کرنی مین کہ چند ایجنٹ یا وکلا کو فیس دلائی جاوے حاکم اعلی کو چاہیئے کہ دفعات ۶۰ و ۶۱ پر اپنی ہدایت کیواسطے غور کرین۔

اختیار حاکم اعلی محکمہ

۱۴۔ اگر کسی صورت مین دلایا جانا فیس کا مطابق دفعات بالا کے حاکم اعلی محکمہ یا سررشتہ کو قرین انصاف نہ معلوم ہو تو وہ دلانے فیس مین جو کہ قرین انصاف ہو اپنی رای اور اختیار پر کاربند ہون مگر جب کسی حالت مین خلاف دفعہ ۸۰ کی فیس وکیل یا ایجنٹ کی دلائی جاوے تو اوس کی مقدار مطابق ضمیمہ متعلقہ دفعہ اول کے محسوب ہوگی۔ سرکلر صاحبان صدر بورڈ در وہنومبری ۸ مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۸۶۶ء

۶۸۲۔ حسب رواج عدالتون کے وکیل کو جس سے مختتانہ اجزی پیروی یا جوابدہی نالش کے دیا جاوے آخر مقدمہ تک پیروی کرنا اور ضروری درخواست صیغہ اجرای ڈکری مین بھی بلا لیس زائد گذرانا لازم ہے وکیل کو فیس بابت اوس درخواست کے جو صیغہ اجرای ڈکری مین داخل کرے نہ دلانا چاہیئے تاوقتیکہ نہ بات وکیل اولین کے عدم میسری ثبوت کو پہونچے۔ تقی علی خان و احمد حسن۔ بنام۔ گل محمد خان۔ منفصلہ ۳۱۔ مارچ ۱۸۶۹ء

فصل دسوین التوائے مقدمہ

دفعہ ۲۷ - صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ مین مدعی یا مدعا علیہ کو واسطے کرنے پیروی یا جوابدہی کے مہلت دیوی اور واسطے ادخال ثبوت مزید یا بوجہ دیگر جسکا تحریر کرنا کلکٹر پر لازم ہے سماعت مقدمہ کو وقتاً فوقتاً حسب اقتضاے رای اپنی ملتوی رکھے -

صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ مہلت دے یا اوسکی سماعت ملتوی رکھے

شرح - دفعہ ۶۷ قسم سوم ملاحظہ طلب

فصل گیارہوین تحقیقات موقع

دفعہ ۲۸ - صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ اثناء دوران مقدمہ مین کسیوقت معرفت کسی اہلکار ماتحت اپنے یا دیگر اہلکار گورنمنٹ بعد حصول اجازت اوس عہدہ دار کی جسکا وہ ماتحت ہو تحقیقات موقع کرا کے کیفیت لکھاوی یا خود موقع پر جاکر اصالتاً تحقیقات کری اور سرانجام قوانین وقت بابت تحقیقات موقع معرفت اُمناء اور کمشنران زیر حکم عدالت ہای دیوانی کی اوس تحقیقات موقع سے متعلق ہون گی جو معرفت کسی اہلکار متذکرۂ دفعہ ہذا عمل مین آوی اور جہان تک ممکن ہو اوس تحقیقات سے بھی متعلق ہون گی جو کلکٹر بذات خاص عمل مین لاوی چنانچہ صورت آخر الذکر مین صاحب کلکٹر بعد تکمیل تحقیقات روبکار مشعر کیفیت اون مراتب کی جنکا لکھنا اوسکے نزدیک مناسب معلوم ہو لکھے گا اور وہ مراتب مندرجہ روبکار مقدمہ مین وجہ ثبوت تصور کیی جاوینگی -

صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ تحقیقات موقع کرا کے یا خود موقع پر جاکر تحقیقات کرے

شرح - نمبر ۴۲۲ - ونیز ذیل دفعہ ۱۷ - ملاحظہ طلب

۶۸ - تحصیلدار جو بموجب دفعہ ہذا کی تحقیقات کری مجاز حلف دینے کا ہے - سودا گرمل فیصلہ - نظامت آگرہ - مورخہ ۱۰ - جولائی سنہ ۶۱ عیسوی

شرح - کوئی تحقیقات جسکے لیے قانون کے مطابق کسی کورٹ آف جسٹس (یعنی حاکم مجاز تجویز مقدمات

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء) کی جانب سے ہدایت ہوا ور جو کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم کے مطابق عمل مین آئی عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور واقع نہ ہو

تمثیل

زید ایک تحقیقات مین کسی اہلکار کے روبرو جو کسی کورٹ آف جسٹس کی طرف سے برسر موقع کسی اراضی کی حدود کو دریافت کرنے کے لیے معین ہوا ہو حلف کی رو سے کچھ بیان کرے جسکو وہ جھوٹا جانتا خواہ جھوٹا باور کرتا ہو یا جسکو وہ سچا باور کرتا ہو تو چونکہ یہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے اسلیے زید نے جھوٹی گواہی دی —

۶۸۴ — صاحبان اسسٹنٹ کالکٹر جب دورے مین ہون اور تحقیقات موقع بموجب دفعہ ۷۳ ایکٹ مذکور کسی مقدمہ مین ضرور ہو تو بنظر مفاد وہ اس کام پر مامور ہو سکتے ہین — دفعہ ۱۰ سرکلر نمبر ۲ — مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۸۵۹ء

۲ — بموجب اسی دفعہ کے مقدمات واسطے تحقیقات موقع اور ایضاح رای جیسا کہ حال مین ہوتا ہے پاس تحصیلدار کے بھیجے جا سکتے ہین اور اختیارات جنکے موجب اونکو کارنبد ہونا چاہیے وہی ہین جو امناء عدالت دیوانی کو دیے گئے ہین اور وہ اختیارات حسب قانون مجریہ حال ایکٹ متعلقہ کارروائی دیوانی نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کی دفعات ۱۸۰ و ۱۸۱ مین مندرج ہین — دفعہ ۱۱ ایضاً

۶۸۵ — جب دوران مقدمہ حاکم مجوز کی نزدیک تحقیقات موقع بذریعہ تحصیلدار یا دیگر عہدہ دار گورنمنٹ کی جسے اختیارات ڈپٹی کلکٹری حسب ایکٹ مذکور مفوض نہین ہین واسطے انکشاف معاملات متنازعہ کے مناسب متصور ہو تو چاہیے کہ کمیشن بموجب دفعہ ۷۳ اس ایکٹ کے صادر کیا جاے لیکن اوس مین صاف مندرج ہونا چاہیے کہ کون سے مراتب کی بابت تحقیقات موقع کے واسطے حکم اور کون سے امور کی کیفیت مطلوب ہے ظاہر ہے کہ تعمیل اس امر کی اوسوقت تک کہ عدالت مراتب تنقیح طلب بموجب دفعہ ۶۵ کے مقرر اور قلمبند نہ کرے نہ ہونی چاہیے اور جن مقدمات مین تحقیقات موقع ضروری متصور ہو تو حکم مطابق نمونہ ذیل یا اوسیطرح کا صادر کیا جاے

نمونہ

نمبر مقدمہ یا سوال — متدائرہ عدالت

مقام — الف ب (نام وبیان ونشان) — مدعی

دعوی — ج د (ایضاً ایضاً ایضاً) — مدعا علیہ

جو کہ عدالت کو معلوم ہوا کہ مقدمہ ہذا تحقیقات موقع ضروری اور مناسب ہے اسلئے تمکو ازروی حکم ہذا کی ہدایت کیجاتی ہے کہ بذات خود نسبت رتبہ اپنے تحقیقات عمل مین لاکر کیفیت عدالت مین بھیجو۔

تحقیقات کی کارروائی مین تمکو چاہیے کہ تعمیل قرار واقعی احکام مندرجہ دفعات ۱۷۹ و ۱۸۱ ایکٹ ۱۸۵۹ء کی کرو

(دستخط ——— صاحب کلکٹر
یا ڈپٹی کلکٹر

جس عہدہ دار کے نام یہ حکم صادر کیا جاے اوسی لازم ہے کہ تحقیقات بذات خود عمل مین لاے۔ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا

ملاحظہ طلب ۔ سرکلر نمبر ۱۳۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۶ء صدر بورڈ۔

۶۸۶۔ ایسی تحقیقات تحصیلدار اور درحالت ضرورت اوسکے پیشکار یا قانونگو کرے لیکن اس امر کا خیال و احتیاط رہے کہ وہ بے پروائی اور بے احتیاطی سے نہ ہونی چاہیے نہ اوسی پر ارتکاب کرامو تعینہ طلب کی تحقیقات کامل اور حسب ضابطہ کا رکھا جاے۔ سرکلر نمبر ۳۔ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۹ء

۶۸۷۔ اوس فریق کو جسکی درخواست پر یا جسکے فائدہ کے واسطے تحصیلدار یا کوئی شخص عملہ تحصیل مین سے مطابق دفعہ ۷۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کی تحقیقات موقع کے واسطے متعین کیا جاے لازم ہے کہ ذیل رکھے بموجب رتبہ ذیل عدالت مین داخل کرے کہ وہ مقدمہ کے خرچہ مین شامل ہوگا۔

جب کہ تعین دعوی زیادہ ۵۰ سے نہو ۱۲ر

۵۰ سے زیادہ اور ۱۰۰ سے زیادہ نہو ۱۵ر

۱۰۰ سے زیادہ اور ۵۰۰ سے زیادہ نہو ۲۰ر

۵۰۰ سے زیادہ ہو ۲۵ر

جو شخص عہدہ داران تحصیل مین سے واسطے تحقیقات موقع کے متعین کیا جاے اوسکو خرچ راہ فی میل ذیل ملیگا

تحصیلدار ... ... ۳ر فی میل

پیشکار ... ... ۲ سرنی بیل

قانونگو ... ... ار ایضاً

چھ مہینے بعد تاریخ اجرای اس حکم سی ہر ایک قسمت کا صاحب کمشنر حکام صدر بورڈ کی خدمت مین اپنی رای کی ساتھ کیفیات صاحبان کلان کی اس باب مین کہ نتیجہ اس قاعدہ جدید کا کیا ہوا اور جمع خرچ کی کیا صورت ہی ارسال کری۔ سرکار بورڈ نمبر ۱۹- مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۸۶۹ء

قواعد مجاریہ عدالت دیوانی
درباب تحقیقات موقع

۶۸۸ بغرض انکشاف اصلیت معاملہ یا واسطے تعین مقدار واصلات یا خسارہ کی باجرای کمیشن موسومہ کسی اہلکار عدالت یا دیگر شخص لائق کی تحقیقات موقع ہوسکتی ہی ایسی صورت مین اہل کمیشن مجاز ہی کہ جس شخص کا اظہار چاہی لیوی اور دستاویز اور غیرہ معائنہ کری بشرطیکہ خلاف اسکے حکم کمیشن مین نہ ہو پس جو لوگ اونکی حکم پر حاضر نہون یا اظہار دینی یا پیش کرنی دستاویزی انکار کرین وی برطبق رپورٹ اہل کمیشن پیشگاہ عدالت سی مورد تدارک اور مستوجب اون تاوانات کی ہونگی جو درصورت عمل مین لائی ایسی افعال کی حاکم کی روبرو ہوتی اہل کمیشن بعد تحقیقات اولینی اظہارات گواہان اوسیطور پر جیسا کہ روبرو عدالت کی ضابطہ ہی اظہارات مذکور مع اپنی کیفیت دستخطی عدالت مین بھیجیگا اور وہ بمنزلہ شہادت سمجھی جایگی

۲- باانیمہ اہل کمیشن کا بھی اظہار درصورت ضرورت ہوسکتا ہی۔ دفعہ ۱۸۰- ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء

شرح دفعات ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۶ و ۶۷ —— ملاحظہ طلب

۶۸۹ — اس صورت مین کیفیت بطور وجہ ثبوت تسلیم کی جایگی گو جائز ہی کہ عدالت کمشنر کا استفسار لیکر اوسکی شہادت کی مقدار معتبری اپنی تجویز سی قرار دیوی ... دفعہ ۴۹- سرکلر نمبر ۲۹- مورخہ ۲۹- جولائی ۱۸۵۹ء

۶۹۰- واسطے تحقیقات یا تصفیہ حساب کی اہلکار یا دیگر شخص لائق اہل کمیشن مقرر ہوسکتا ہی بہ صراحت اس حکم کی کہ فریقین یا اونکی وکلا اثنای کارروائی مین اہل کمیشن کی پاس حاضر ہوین اور وہ صرف روبکار تحقیقاتی بھیجے یا اپنی رای بھی لکھے

ایسی صورت مین اہل کمیشن کے پاس کاغذات ضروری بھیجنے چاہیے

۲- روبکارات اہل کمیشن درصورت نرکہنی کسی وجہ نامنظوری کو کہ ایسی صورت مین تحقیقات مزید ہوکر فیصلہ کیا جائیگا شہادت گردانی جائیگی- دفعہ ۱۸۱- ایکٹ ۱۸۵۹ء

شرح نمبر ۳۴۶ و ۳۴۷ ملاحظہ طلب

۶۹۱- اس صورت مین جائز ہی کہ عدالت کمشنر کو ہدایت کری کہ وہ اپنی عمل درامد کی کاغذات بلایا مع رپورٹ کو پیش کری یا اگر عدالت اوسکی عمل درامد سی ناراض ہو تو اوسکو واسطے تحقیقات مزید کی ہدایت کرے- سرکلر صدر دیوانی نمبر ۲۶- موخہ ۲۹- جولائی ۱۸۵۹ء

۶۹۲- قبل اجرای کمیشن اخراجات کمیشن بقدر مناسب درخواست ہندہ ہی یا اوس ہی جہ کا فائدہ ہو داخل کرانا چاہیے دفعہ ۱۸۲ ایکٹ ۱۸۵۹ء

۶۹۳- اشخاص لائق و متدین کو اہل کمیشن مقرر کرنا چاہیے- دفعہ ۱۸۳- سرکلر صدر دیوانی نمبر ۲۹- موخہ ۲۹- جولائی ۱۸۵۹ء

فصل بارہوین اختیار ادخال زر منجانب مدعا علیہ

دفعہ ۶۹۴- مدعا علیہ کو اختیار ہی کہ روپیہ بقدر معاوضہ کافی عدالت مین داخل کری

مقدمہ متعلقہ ایکٹ ہذا مین مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ اوسقدر روپیہ عدالت مین داخل کری جسکو وہ مطالبہ مدعی کا معاوضہ کافی سمجھتا ہو مع اوسقدر خرچہ کے جو روزادخال زر مذکور تک مدعی پر پڑا ہو چنانچہ وہ روپیہ مدعی کو دیا جائیگا اور اگر مدعا علیہ زر متدعویہ سے کم روپیہ داخل کری اور مدعی ناراض ہوکر مقدمہ کی پیروی کری اور انجام کار مدعی کو اوس روپیہ سے زیادہ دلایا جاوی جو عدالت مین داخل ہوا ہو تو مقدمہ مدعی کا خارج ہوکر اوسقدر خرچہ جو مدعا علیہ پر بعد ادخال روپیہ کے پڑا ہو مدعی کے ذمہ تجویز ہوگا-

۶۹۴- اگر حصہ دار یا کاشتکار کی درخواست پر شخص مجاز انتظام زر واجب الوصول کو لینی یا رسید کو دینی مین انکار کری تو نامبردہ قبل از دوران مقدمہ بنام اوسکے کلکٹری مین جمع کرسکتا ہی-

۲- اگر کسی ذی اختیار حاکم مال کی روبرو عرضی بمضمون مندرجہ بالا مطابق نمونہ (الف) گذری اور مطابق

بگواہی گواہان معتبر ہونیکے روبرو پیش اور انکار کیا گیا تو موی الیہ بروقت وصول اوس روپیہ کی اطلاعنامہ مطابق نمونہ (ب) بنام اوس شخص کے جسکے نام روپیہ جمع ہوا ہی اگر کوئی کارندہ حاضر نہو تو اسطرح پر جاری کیا جاوی کہ ایک نقل محکمہ کلکٹری مین دوسری معرفت تحصیلدار کے پاس نامبردہ کی بھیجین برطبق درخواست نامبردہ یا اوسکے کارندہ مجاز کے فوراً اوسکے حوالہ کیا جاوی۔

۳۔ صاحب اکونٹنٹ جنرل چاہتی ہین کہ یہ روپیہ صاحب کلکٹر کے رجسٹر عام امانت مال مین داخل ہوا کرے نہ کسی مد علحدہ کی ذیل مین اور بلا ضرورت اور بے ترتیب امانت فراہم نہونے پاوی۔ سرکلر صدر بورڈ نمبر ۵۵۔ مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۸۶۷ء

شرح۔ درباب نمونہ جات (الف) و (ب) دیکھو ضمیمہ منسلکہ کتاب ہذا۔

دفعہ ۷۵۔ زرامانت پر سود نہ دیا جائیگا۔

مدعی کو اوس روپیہ پر جو مدعا علیہ عدالت مین داخل کرے تاریخ ادخال سے سود نہین دلایا جائیگا عام اس سے کہ وہ روپیہ بقدر دعوی مدعی ہو یا اوسسے کم ہو

فصل تیرہوین میعاد پٹہ

دفعہ ۷۶ اگر مقدمہ کی تجویز کے وقت ثابت دلاپانے پٹہ کے فریقین اوس میعاد کے لیے جسکو واسطے پٹہ دیا گیا ہی راضی نہ ہون تو صاحب کلکٹر میعاد مقرر کریگا۔

اگر نالش اوس رعیت کی جانب سے جو استحقاق مقابلہ نصف کرتی ہو واسطے دلانے پٹہ کی دائر کیجاوی اور تجویز کے وقت فریقین اس امر پر متفق ہون کہ پٹہ کس میعاد کے واسطے دینا چاہیے تو صاحب کلکٹر کو لازم ہی کہ ایسی میعاد مقرر کری جو بنظر حالات مقدمہ مناسب و بمقتضای انصاف معلوم ہو مگر ملحوظ رہی کہ میعاد پٹہ کی کسی صورت مین دس برس سے زیادہ نہوگی اور جن محالات مین بندوبست دائمی نہ ہو میعاد پٹہ اوس میعاد سے زیادہ نہوگی جس کے واسطے مالک نے سرکار کو اقرارنامہ مالگذاری لکھدیا ہی اور شرط یہ ہی کہ اگر مدعا علیہ مستاجر یا اوس قسم کا شخص ہو جو اراضی پر استحقاق چند روزہ رکھتا ہو تو پٹہ اوس ایام سے زیادہ کے واسطے نہ لکھا جائیگا جس مین وہ استحقاق قائم رہی اور جب رعیت کو حق مقابلہ نصف حاصل نہ ہو تو میعاد مطابق اوس شخص کی مرضی سے مقرر کیجائیگی جو مستحق وصول لگان اراضی ہو

۶۹۵ — جس حال مین کہ سرپراہ کار منجانب مالک نابالغ مقرر ہوا اور وہ مالک اوسمیں سے نالائق نہ ہو تو اوسکو لازم ہے کہ بلا منظوری کورٹ آف وارڈس کے کوئی پٹہ اوس مالک کی حیات سے زیادہ نہ دے۔ دفعہ ۱۶۔ قانون ۱۰۔ سنہ ۱۸۷۳ء

۶۹۶ — وہ شخص جسکو بموجب شرائط ایکٹ ۴۰۔ سنہ ۱۸۵۸ء (ایکٹ درباب قواعد جدید واسطے مزید حفاظت مال اور ذات نابالغون کے جو حکومت کورٹ آف وارڈس سے مبرا ہین) سارٹیفکیٹ سرپراہ کاری عطا کیا جاے مجاز ہین کہ بلا حصول حکم خاص عدالت دیوانی کسی جایداد غیر منقولہ کو پانچ برس سے زیادہ کے واسطے مستاجری پر دے۔ دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۴۰۔ سنہ ۱۸۵۸ء

۶۹۷ — پٹہ جو کسی کاشتکار کو دیا جاے اگر زرپیشکش یا نذرانہ بابت اوس پٹہ کے نہ لیا جاے اسٹامپ سے مستثنی ہے۔ ضمیمہ ۹۔ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ۱۸۔ سنہ ۱۸۶۹ء

۶۹۸ — جب پٹہ یا سرخط ایک سال سے کم میعاد کا ہو تو وہ محصول اسٹامپ ہوگا جو واسطے اقرارنامہ کے بابت کل تعداد اوس زر کے چاہیے جو از روے پٹہ یا سرخط مذکور واجب الادا ہو۔

جب تعداد مندرجہ اقرارنامہ ۵۰ سے زیادہ نہو	۲ر
جب ۵۰ سے زیادہ ۱۰۰ تک ہو	۴ر
جب ۱۰۰ سے زیادہ سو روپیہ تک ہو	۸ر
سو روپیہ سے اوپر بابت سو روپیہ یا اوسکے جزو کے ۱۰۰۰ تک	۸ر
۱۰۰۰ سے اوپر بابت ہر ۱۰۰۰ یا اوسکے جزو کے ۵۰۰۰ تک	۱۶ر
۵۰۰۰ سے اوپر ہر ۵۰۰۰ یا اوسکے جزو کی بابت ۱۰۰۰۰ تک	۸ر
۱۰۰۰۰ سے اوپر ہر ۱۰۰۰۰ یا اوسکے جزو کی بابت	۱ر ۸

مد ۹۔ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ ۱۸۔ سنہ ۱۸۶۹ء

جب پٹہ یا سرخط ایک سال سے کم اور تین سال سے زیادہ میعاد کا نہ ہو وہ محصول اسٹامپ ہوگا جو واسطے اقرارنامہ کے بابت کل تعداد اوس زر کے چاہیے جو از روے پٹہ یا سرخط مذکور میعاد کی پہلے سال کی بابت واجب الادا ہو۔

جب پٹہ یا سرخط تین سال سے زیادہ میعاد کا ہو یا میعاد اوس مین مندرج نہ ہو تو وہ محصول اسٹامپ ہوگا جو دفعہ ۱ انتقال بابت کل تعداد اوس زر کی چاہیے جو از روی پٹہ یا سرخط مذکور میعاد کے پہلے سال کی بابت واجب الادا ہو

دستاویز انتقال سوای انتقال حق انفکاک رہن (کہ اسکے واسطے کاغذ سادہ کا معین ہے)

جب مبلغ ادا شدہ یا مندرجہ ۵ سے زیادہ نہو	۸ آنہ
جب مبلغ ادا شدہ یا مندرجہ ۵ سے زیادہ ۱۰ تک ہو	۱ روپیہ
سو روپیہ سے زیادہ ہر سو روپیہ کے لیے ۱۰۰۰ تک	۱ روپیہ
۱۰۰۰ سے زیادہ بابت ہر ۱۰۰۰ کے ۱۰۰۰۰ تک	۱ روپیہ
۱۰۰۰۰ سے زیادہ بابت ہر ۱۰۰۰۰ کی ۱۰۰۰۰۰ تک	۱ روپیہ
۱۰۰۰۰۰ سے زیادہ بابت ہر ۱۰۰۰۰۰ کے ایک لاک تک	۵ روپیہ
ایک لاک سے زیادہ ہر ۱۰۰۰۰۰ کے لیے	۵ روپیہ

جب پٹہ یا سرخط بجلد دی نذرانہ یا پیشکش کے دیا جاوی اور کوئی لگان یا کرایہ لینا نہ پڑا ہو — وہ محصول اسٹامپ ہوگا جو مبلغ ادا شدہ کی تعداد کی دستاویز انتقال کو واسطے چاہیے

جب پٹہ یا سرخط بجلد دی نذرانہ یا پیشکش کے اور نیز کرایہ یا لگان سالانہ پر دیا جاوے — وہ محصول اسٹامپ ہوگا جو اوس نذرانہ یا پیشکش کی تعداد دستاویز انتقال کے واسطے چاہیے باضافہ اوس محصول اسٹامپ کے جو اوس پٹہ یا سرخط کے واسطے مقرر ہے جسکی بابت کہ نذرانہ یا پیشکش نہ ادا کیا گیا ہو

درصورتیکہ کوئی شرط خلاف اسکی نہو تو خرچ اسٹامپ پٹہ پٹہ دار پر عائد کیا جائیگا۔ دفعہ ۲۔ ایضاً

فصل چودھوین طریقہ شمول شخص ثالث کا فریقین مقدمہ مین

دفعہ ۷۷ - اگر نالش لگان مین تیسرا شخص دعوی وار حاضر ہووے تو وہ فریقین مقدمہ مین شامل کیا جائیگا -

جب کسی مقدمہ متعلقہ ایکٹ ہذا مین جو مابین مالک اراضی و رعیت یا رعیت شکمی کی ہو نسبت استحقاق وصول زر لگان اراضی یا حقیت مقبوضہ یا مزرعہ رعیت شکمی یا رعیت کی نزاع واقع ہو اور کوئی شخص ثالث استحقاق وصول لگان اس بنا پر ظاہر کرے کہ اوسنے یا کسی اور شخص نے جو اوسکے ذریعے سے دعویدار ہوفی الواقع خوشنتی سے اور شروع نالش تک برابر لگان مذکور وصول کی اور اپنے تصرف مین لایا ہے تو وہ شخص ثالث فریقین مقدمہ مین شامل کیا جائیگا اور حاکم عدالت نسبت اس امر کے کہ اوسنے فی الواقع زر لگان وصول اور تصرف کیا ہے یا نہین تحقیقات کرکے بموجب نتیجہ تحقیقات کے مقدمہ کو فیصل کریگا مگر شرط یہ ہے کہ صاحب کلکٹر تجویز سے کسی فریق کو جسکو قانوناً استحقاق تحصیل لگان اراضی یا حقیت مذکورہ حاصل ہو اس امر کی ممانعت نہ ہوگی کہ وہ تاریخ فیصلہ مذکور سے ایک برس کے اندر دیوانی مین نالش کرکے اپنا استحقاق ثابت کرے -

شرح — ایسی درخواست اسٹامپ ۸ر پر لکھی جائیگی - ضمیمہ ب ایکٹ ۲۶ - ۱۸۶۵ء

۶۹۸ (الف) درخواست اخراج نام اوس شخص کی جو بزمرہ مدعا علیہم کروانا گیا ہو منظور ہو سکتی ہے - نظیر صدر شرقی محررہ ۸ مئی ۱۸۵۶ء

۶۹۹ - ہرگاہ ایک شخص ثالث فی الواقع مستحق وصول کرنی لگان کھیت متنازعہ کا اپنی تئین اسوجہ سے ظاہر کیا کہ قبل نالش ہذا اور تا ارجاع اوسکے لگان مذکور کو وہی وصول کرتا رہا بحیثیت مالک کھیت مذکور کے بلکہ از روی کسی ایسی معاہدے خاص کی جسکی تصریح نہین ہوئی پس ڈپٹی کلکٹر کو واجب تھا کہ بموجب دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء کی عمل کرتا اور اونکو بلا تجویز استحقاق نامبردہ کے انصافاً طے کرنا اس عذر مدعا علیہ کا جائز نتھا کہ مین فی زر لگان شخص مذکور کو دیدیا ہے - چھنگا سنگھ بنام - رام کھلاون سنگھ - منفصلہ یکم نومبر ۱۸۶۲ء

۷۰۰ - ہرگاہ مقدمہ مین یہ بحث پیش ہوئی کہ وصول زر لگان کا استحقاق مدعیہ کو حاصل تھا یا نمبردار شخص ثالث کو

تو تجویز اس امر کی حسب مراد دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء ابتداءً عمل مین آنی چاہیے تھی اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ جس صورت مین حکام مال فی باستدلال اون احکام کے جو بموجب قانون مجریہ قبل نفاذ ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء کے صادر ہوئی فرقین مقدمہ کی باہم یہ امر بطور واقع تجویز کیا ہے کہ مدعیہ زمیندار اور مدعا علیہ کاشتکار ہے اور چونکہ شخص ثالث فی جسکی جانب سے وصول زرلگان کا استحقاق پیش ہوا فریق مقدمہ ہونا گوارا نہین کیا اور مدعا علیہ مذکور فی اوسکو گواہ قرار نہین دیا لہذا حاکمان مال کا فیصلہ نسبت امر واقع کی ناطق تھا خصوص اس جہت سے کہ تعداد دعوہ سو روپیہ سے کم ہے اگر شخص ثالث کو استحقاق وصول لگان پہونچتا ہے تو وہ مدعیہ پر عدالت دیوانی مین نالش کرے - مسماۃ وزیرالنسا - بنام - بھوا وبھکا - منفصلہ ۲۲ - دسمبر ۱۸۶۲ء

۷۰۱ - اگر شخص درمیانی دعوی کل یا جزو لگان واجب الادا کا کرے تو اوسکو حسب دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء فریق مقدمہ گردانا چاہیے اور جس کی نسبت واقعی متصرف ہونا اور وصول کرنا لگان اراضی مدعا بہا کا یا جزو لگان کا وقت نالش تک ثابت ہو چاہیے کہ اوسیقدر کی ڈکری اوسکے حق مین دیجاوے - مسماۃ امانت النسا - بنام - خوشحالی منفصلہ ۱۷ - جنوری ۱۸۶۳ء عیسوی

۷۰۲ - ہرگاہ ڈپٹی کلکٹر فی دعوی بقایا لگان مین بحث ملکیت فریقین کی تجویز کی نہ اس امر نزاعی کی کہ فی الواقع روز ارجاع نالش تک بمقتضای دفعہ ۷۷ شخص ثالث تحصیل و تصرف کرتا رہا یا نہین اور صاحب جج فی ایسی فیصلہ کو بحال رکھا تجویز ہوئی کہ ایسا فیصلہ قابل منسوخی ہے - کرسوراہی - بنام - رام جیاون - منفصلہ ۲۲ - جولائی ۱۸۶۵ء

۷۰۳ - جب کہ فریق ثالث بموجب دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء مدعا علیہ کیا جاوے تو سخن تجویز طلب حقیت زمین نہین ہوتا بلکہ صرف یہ امر کہ تا تاریخ رجوع مقدمہ کون شخص خراج تحصیل و تصرف کرتا رہا - مسماۃ ٹھکرائن بھگمانی - بنام - فرزند علی وغیرہ - منفصلہ ۵ - جولائی ۱۸۶۶ء

۷۰۴ - کاشتکاران مدعا علیہم ذمہ دار ادا لگان نسبت شخص ثالث کی ہو سی جو اوسوقت تک ہمیشہ تحصیل کرتا رہا تجویز ہوئی کہ عدالت پر حسب دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء شخص ثالث کو فریق مقدمہ قرار دیکر تجویز اس امر کی کرنی لازم تھی کہ آیا لگان خوشنودی شخص ثالث مذکور کو ادا ہوتا رہا یا نہین - مسماۃ سدیا وغیرہ - بنام - مسماۃ لاڈو وغیرہ - منفصلہ ۳۰ - جون ۱۸۶۸ء

۷۰۵ — دفعہ ۷۷ - ایکٹ ۱۰ ایکٹ ۱۸۵۹ء کی خاص غرض یہ ہی کہ رعایا کو اخراجات و مواخذہ نالشات سی محفوظ رکھی جب کہ اصلی امر متنازعہ فیہ مابین دو دعویداران مخالف حق ملکیت کی ہو اور اس امر سی عدالت کو جسی اختیار سماعت نالش ابتدائی یا اپیل کا حاصل ہی اختیار تجویز اور تنقیح نالش یا اپیل مذکورین کسی ایسی بحث کا حاصل نہین ہوسکتا جسکی تجویز قطعاً اونکی حد اختیار سی خارج ہی اور جو تجویز نسبت ایسی بحث کی خلاف اختیار کیجاوی وہ مانع نالش آیندہ حسب مشار دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۸۵۹ء نہین ہوسکتی - مسٹر بورک - بنام - سربجیت - منفصلہ ۲۲ - جنوری ۱۸۶۹ء

۷۰۶ — اگر کسی وقت ہنگام دریشی مقدمہ حاکم عدالت کو معلوم ہو کہ جملہ اشخاص جو ذی حق یا دعویدار کسی حق یا امر اتفاق واقع شی مدعوہ کی ہین اور جنکی نسبت احتمال ہو کہ نتیجہ تجویز مقدمہ مذکور سی اونکو کچہ تعلق ہی بزمرہ متخاصمین مقدمہ داخل نہین ہین تو حاکم موصوف کو اختیار ہی کہ سماعت مقدمہ کو کسی تاریخ آیندہ تک جو اونکی تجویز سی مقرر کیجاویگی ملتوی کر کے یہ حکم دی کہ اشخاص مذکور بزمرہ مدعیان خواہ مدعا علیہم مقدمہ جیسا کہ موقع ہو شامل کیے جاوین اس صورت مین حاکم عدالت اطلاعنامہ بنام اشخاص مذکور حسب قیود اعداد مندرجہ ایکٹ ہذا درباره اجرای سمن بنام مدعا علیہ جاری کریگا - دفعہ ۷۳ - ایکٹ ۱۸۵۹ء

۷۰۷ — عدالت دیوانی کو منشار دفعہ ۷۳ - ایکٹ ۱۸۵۹ء ابتدائی اختیار حاصل ہی کہ مابین زمیندار و کاشتکار کی نسبت استحقاق درباب وصول لگان کاشتکار شکی تجویز صادر کرین اوس حالت مین جبکہ کاشتکار یا قابض درمیانی بقدر بیدخلی اپنے حق کا دعوی عدالت مال مین کرتا رہا ہو اور یہی تجویز قرار پائی کہ جب کبھی معاملہ استحقاق وصول لگان مین یہ امر تجویز طلب ہو کہ آیا مدعی کو حق قابل وراثت و انتقال اوس حقیت مین جس مین اراضی متنازعہ واقع ہو حاصل ہی یا نہین تو عدالت دیوانی مجاز سماعت و فیصلہ دعوی کی ہی - مطابق مقدمہ ننھو و درگا و دیبی - بنام کسار می دیبی - منفصلہ ۲۹ اگست ۱۸۶۴ء - عدالت اپیل کورٹ کلکتہ - شیو سہای سنگھ - بنام - لچھمن نراین - منفصلہ یکم جولائی ۱۸۶۵ء

۷۰۸ — باوجود تعلق کسی شخص کے شے مدعوہ مین ممکن ہی کہ تعلق اسکا اس قسم کا ہو کہ ڈگری سی اوسمین کچہ خلل واقع نہین ہوسکتا ایسے اشخاص قابل اسکے نہین کہ داخل متخاصمین ہون - رسالہ سیکفرسن حسنا درباب جدید ضوابط دیوانی -

۲ — وہ اشخاص جن کا داخل کرنا بزمرہ متخاصمین مقدمہ لازم ہوتا ہین کہ — وہ اشخاص جنکے اوپر ڈگری صادر ہو

وہ اشخاص جنکو عدالت کی اعانت مطلوب ہو۔ وہ اشخاص جو شی مدعوہ مین تعلق رکھتے ہون۔ مگر ضرور ہی کہ ڈکری نسبت تعلق مذکور کے نافذ ہو۔ رسالۂ صدر۔

۳۔ اگر حالات مقدمہ کے ایسے ہون کہ مدعی کی تشفی ڈکری بنام مدعا علیہ پانے سے کہ جسکی نسبت وہ واقع مین وعویدار ہو جائیگی تو اوسکو ضرور نہین کہ شخص ثالث کو اگرچہ وہ شخص دعوی جایداد متنازعہ باظہار اپنی ملکیت کے پیش کرے بزمرۂ متخاصمین داخل کرے اسواسطے کہ وعویدار غیر حاضر کا نقصان نہین ہوسکتا۔ رسالۂ صدر

۷۰۹۔ بموجب دفعہ ۷۳ کے اسیقدر ضرور ہی کہ وہ اشخاص جنکی دعاوی کا لحاظ قبل تجویز استحقاق مدعی کے ضرور ہی کہ بزمرۂ مدعا علیہم داخل کیے جائین۔ مطابق فیصلۂ صدر عدالت صوبہ مندراس۔ منوہر داس مدعی۔ بنام۔ فلوسٹ صناعہ وران کمپنی وغیرہ۔ منفصلۂ ۱۵ ستمبر ۱۸۶۵ء

۷۱۰۔ جسوقت عدالت نے دعوی مدعی بوجہ اوسکی بے استحقاقی کے خارج کرنا چاہا مدعی نے درخواست کی کہ اپسے نامبردہ جو حقدار ہی فریق مقدمہ گردانا جاے۔ حاکم ماتحت نے باخراج نام اوسکے اوسکے بیٹے کو مدعی قائم کیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسی کارروائی بمنشاء دفعہ ۷۳۔ جائز و درست ہے۔ مسس ایا جیکب۔ بنام مسٹر جیمس جان اوسیو۔ منفصلۂ ۲۹ جولائی ۱۸۶۶ء

۷۱۱۔ محض بوجہ نقص فریق مقدمہ کے خارج کرنا دعوی کا خلاف احکام مجموعۂ ضابطہ دیوانی کی ہی عدالت کو بموجب دفعہ ۷۳ مجموعۂ مذکور اختیار دیا گیا ہی کہ اون لوگون کو جنکو کچھ تعلق شی مدعا بہا سی ہو فریق مقدمہ قرار دین۔ رچپال۔ بنام۔ چورامن وغیرہ۔ منفصلۂ ۱۱ اگست ۱۸۶۶ء

۷۱۲۔ جس صورت مین دیگر حقیت داران جایداد متنازعہ کو فریق مقدمہ گرداننے سے یہ قباحتین پیدا ہوویں کہ اگر مدعی کو ڈکری شی متدعویہ کی حاصل نہو تو نتیجہ ڈکری مذکور کا بالضرور مضر استحقاق کسان مذکورین کے ہوگا اور اگر حاصل ہو تو مدعا علیہ کو بعد ادای کل مقدار متدعویہ واسطے پانے حصۂ رسدی بجملۂ زر متدعویہ مدعی کے اشخاص مذکورین پر دعوی کرنا پڑیگا لیکن خرچہ نالش ہذا کا خواستگار نہین ہوسکتا اور بروقت مطالبۂ رسدی کے منجانب نامبردگان یہ عذر پیش ہوسکتا ہی کہ مدعا علیہ کو اختیار رہن اونکے حصص خواہ عمل مین لانے اوس معاہدہ کا حاصل نہتا تو اون لوگون کو حسب دفعہ ۷۳

فریق مقدمہ گردانا لازم ہو اجب ہے۔ محمد نظیر اللہ۔ بنام۔ فرگسن صاحب مختار عام تامس کمپنی۔ منفصلہ ۶۔ فروری ۱۸۶۴ء

فصل پندرہوین نالش اجمالی بقایا مع بیدخلی

دفعہ ۷۸۔ مقدمات بیدخلی یا تنسیخ پٹہ

ہر شخص کو جسکو بوجہ عدم ادای بقایاے لگان کے کسی رعیت کا بیدخل یا پٹہ کا منسوخ کرنا منظور ہو وی اختیار ہوگا کہ نالش بیدخلی یا فسخ پٹہ بشمول نالش ولایا نے بقایا کی پیش کرے یا نالش بیدخلی اور فسخ پٹہ کی دائر کرکے کسی ڈکری بقایا لگان کو جس کا اجرا نہین ہوا ہو بثبوت صحت بقایا کے پیش کرے اور ہر مقدمہ مین جسمین بیدخلی رعیت یا فسخ پٹہ کی نالش ہو لازم ہی کہ ڈکری مین تفصیل تعداد بقایا مندرج ہووی اور اگر تعداد مذکور مع سود اور خرچہ مقدمہ تاریخ ڈکری سی پندرہ دن کی اندر عدالت مین داخل ہو جاوی تو اجرا ملتوی رہیگا۔

شرح — اس بقایا سی وہ بقایا مراد ہی جو سال گذشتہ کی آخر پر یا سال فصلی یا ولایتی کی ماہ جیٹھہ کے آخیر باقی رہی۔ دفعہ ۲۱ و ۲۲۔ ایکٹ ہذا۔ ملاحظہ طلب

۷۱۳۔ ایک شخص ذ منجملہ چار کہاتہ مشترکہ غیر منقسمہ سیر اراضی کی حصص دو مالکان کی خرید کی تجویز ہوئی کہ خریدار مذکور مجاز ارجاع نالش بیدخلی کا حسب دفعہ ہذا نسبت دون دو مالکون کی نہین ہی جنکی حیثیت مالکانہ قائم ہی۔ خریدار کو جائیگا کہ دعوی جزو اراضیات کرکے حصہ مشترکہ پر دخل حاصل کری۔ عبد العزیز۔ بنام۔ منگل سنگھ۔ منفصلہ ۳۰۔ جون ۱۸۶۲ء جلد ۴ کا ۱۱

۷۱۴۔ حاضر کرنا زر بقایا کا کارندی کے پاس کافی نہین روپیہ واجب مع خرچہ کی عدالت مین داخل ہونا چاہیی۔ رام بکش۔ بنام۔ بہیرون سنگھ منفصلہ ۳۰۔ جون ۱۸۶۴ء

شرح — نظیر نمبری ۲۴۸۔ ملاحظہ طلب

۷۱۵۔ جو زمیندار دعوی بیدخلی رعایا کا کرتا ہی وہ درحقیقت واسطی حصول مقوق کاشتکار واقع اراضی کاشت کی طلبگار ہوتا ہی لہذا تجویز ہوئی کہ تعین محصول اسٹامپ عرضی بلحاظ نرخ بازار حق مذکور کی ہونا چاہیے اور یہ بھی رائے قرار پائی کہ قانونا مدعا علیہ پر اوسیقدر محصول اسٹامپ عاید ہو سکتا ہی جو قانونا مدعی سی مطلوب ہو نہ زیادہ محصول جو بوجہ

غلط فہمی مطالبہ قانون منجانب لعدالت مدعی کو دینا پڑا ہو۔ اجودھیا پرشاد بنام دیبی سنگھ۔ منصفہ ۲۱۔ مارچ ۱۸۶۸ء

۷۱۶۔ تحریر کرنا اس امر کا ڈگری میں جو حسب منشا دفعہ ۷۰ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء دیجاوے فیصلہ ہمیں ہے آئندہ پندرہ روز کی کاشتکار کو دیجائیگی مگر قدر اور تفاوت ڈگری میں مندرج ہونی چاہیئے اور ادا ہو جانا اور سکانح خرچہ اور سود وغیرہ اندر پندرہ روز کی اجرای ڈگری کو ملتوی کرتا ہے اور اپیل ایسے مقدمات کا قابل سماعت صحت جج کرے۔ سیتل سنگھ بنام ٹھاکر تیواری سربراہ کاریزی دیال سنگھ۔ منصفہ ۱۵۔ فروری ۱۸۶۹ء

شرح۔ نمبر ۲۵۲ ملاحظہ طلب

۷۱۷۔ دعوی بیدخلی آسامیان مستحق بخیلکاری کا بموجب ضمن ۵۔ دفعہ ۲۳۔ عاملہ ۱۰ دائر کیا جاوے خواہ حسب دفعہ ۷۰۔ باقیات لگان کی نالش کے شامل ہو لیکن بیدخلی اسامیان وخیلکار کی صرف بذریعہ اجرای ڈگری بقایا کے محض خلاف قانون ہے دفعہ ۹۔ سرکلر نمبر ۱۳۔ مورخہ ۱۲۔ جولائی ۱۸۶۳ء

۷۱۸۔ مقدمات بقایا و بیدخلی میں بعد انقضای ۱۵ یوم تاریخ صدور ڈگری ہی اور مہلت دینا جائز نہیں۔ سرکلر نمبر ۱۱۔ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۶۶ء

فصل سولھوین تجویز ڈگری

دفعہ ۷۹۔ تجویز کسطور سنانی چاہیئے۔

صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ تجویز اپنی کچہری عام میں پڑھ سناوے اور وہ تجویز صاحب کلکٹر کی زبان خاص میں لکھی جاویگی اور اوسمیں وجوہ تجویز مندرج ہونگی اور صاحب کلکٹر اوسپر پڑھ سنانے کے وقت تاریخ اور العبد اپنا ثبت کریگا۔

۷۱۹۔ حاکم عدالت بعد کرنی غور اور پڑھ تحریری و تقریری کے مقدمہ کو فیصل کریگا فوراً اوسکی روزانہ وہ سکی اطلاع دیجائیگی سرانجام سنایا جائیگا۔ دفعہ ۱۸۳۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء

۷۲۰۔ نہ چاہیئے کہ حکام قبل تحریر کرنی اپنی رای و دستخط کے حکم مقدمہ متخاصمین کو سنادیں۔ جگناتھ دوبے بنام مسماۃ برن وغیرہ۔ منصفہ ۲۳۔ جنوری ۱۸۶۶ء

۷۲۱۔ ذات نابالغ پر ڈگری نہونی چاہیئے بلکہ صرف اوسکی جایداد اور ولی پر۔ مسماۃ گلاب کنور وغیرہ بنام

رامین وغیرہ - منفصلہ ۹- فروری ۱۸۶۳ء

۷۲۲- عدالت کو چاہیے کہ تجویز دعوی کی اون وجوہ پر کرے جن پر مدعی نے اپنا دعوی قائم کیا ہے نہ دیگر وجوہ پر - منشوا - بنام - مصر بھگوانداس منفصلہ ۱۴- فروری ۱۸۶۳ء

۷۲۳- دوسری وجہ پر خلاف استحقاق مبنیہ عرضی دعوی کی تجویز صادر کرنی چاہیے - دوارکاداس - بنام - ہرگوبندداس منفصلہ ۹- ستمبر ۱۸۶۳ عیسوی

۷۲۴- جمیع عہدداران کو طرف دفعہ ۷۹- ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء متوجہ کیا جاتا ہے اور اوسمین فیصلہ کی صادر کرنی کا طریق مترقوم ہے چاہیے کہ اس دفعہ کی تعمیل قرار واقعی ہوا کرے اور دفعات ۱۸۵- و ۱۸۶- ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین تصریح اون امور کی ہے جو فیصلہ مین مندرج ہونی چاہیے یعنی مراتب تجویز طلب اور اونکی نسبت تجویز اور تجویز کے وجوہ اور جس حال مین کہ مراتب تنقیح طلب قرار دی جائین تو تجویز یا فیصلہ مع اوسکے وجوہ کے ہر تنقیح جداگانہ کی نسبت تحریر ہوا کرے - دفعہ ۱۱- سرکلر بورڈ نمبر ۱۳- مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۴ء

۷۲۵- یہ امر کہ مدعا علیہ اپنے استحقاق کے ثبوت کرانے مین قاصر رہا مانع اسکا نہین کہ عدالت اوسکی وجہ سے فیصلہ اپنا بموجب واقعات مقدمہ کے صادر نہ کرسکے - مطلوب علی - بنام - ساہو کرپا - منفصلہ ۱۴- دسمبر ۱۸۶۶ء

۷۲۶- فیصلہ زبان حاکم مین لکھا جائیگا اگر انگریزی مین بھی لکھا جاسکتا ہے بشرطیکہ زبان مذکور مین حاکم مہارت تحریری کی رکھتا ہو اور سناتی وقت حاکم اوسپر تاریخ اور دستخط اپنے کچہری عام مین ثبت کریگا اور اگر غیر زبان عدالت مین ہو تو ترجمہ ہوکر شامل مثل ہوگا دفعہ ۱۸۵- ایکٹ ۸- ۱۸۵۹ء

۷۲۷- بعد سنائی جانے اور ثبت ہوجانے تاریخ و دستخط کے تجویز مین اضافہ عبارت باطل و کالعدم ہے - رام پرشاد - بنام - گوشائین ہنسیو نرائن پوری - منفصلہ ۱۳ مئی ۱۸۶۴ء

۷۲۸- فیصلہ جو تعطیل عام کو صادر کیا جاوے فی الواقع ناجائز و کالعدم ہے - ہولاسی - بنام - ڈالچند - منفصلہ ۸- جون ۱۸۶۴ء

۷۲۹- حکام صدر کو نسبت طریقہ تحریر فیصلہ جات حاکمان ہندوستانی ماتحت کے اکثر محل شکایت ہوا کرتا ہے کسواسطے کہ فیصلہ جات مذکور بیشتر بعبارت طویل و لفاظی فضول کی تحریر ہوتے ہین اور ثانیاً اون مین ایسے الفاظ عربی جو زبان اردو کی روزمرہ مین مستعمل نہین اور جنکو سوای عربی دان کے کوئی کم سمجھتا ہے کثرت سے آتے ہین -

۲- پس وہ اپنے فیصلون کی تحریر مین طوالت و لفاظی فضول سے اجتناب کرکے امر یا امور تنقیح طلب و تجویز ہر ایک امر کی

مع وجوہات تجویز عبارت شستہ مین برعایت وضاحت لکھا کرین -

۷۳۳ - جب زبان حاکم کی اردو ہو تو اوسکو لازم ہی کہ اوسمین ایسے محاورات عربی و فارسی جو گفتگو اردو مین علی العموم مانوس و جاری نہین ہین مخلوط نہ کرے -

۷۳۴ - صاحبان جج ان امور کی غفلت تعمیل مین لحاظ و سرزنش کرین - سرکلر نمبر ۱۶ - صدر عدالت مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۸۶۰ء

۷۳۰ - تجویز پر تاریخ و دستخط بر سر عدالت اوسوقت ثبت ہونی چاہیین جب کہ وہ سنائی گئی نہ چند روز بعد - سرکلر صدر عدالت نمبر ۳۱ - مورخہ ۳ - اکتوبر ۱۸۶۴ء

۷۳۱ - حاکم کو اپنے گھر پر لکھنے کا اختیار ہے لیکن تا وقتیکہ فیصلہ نہ ہو تجویز ظاہر نہ کرنی چاہیے - سرکلر صدر عدالت - مورخہ ۴ - جولائی ۱۸۵۹ء

۷۳۲ - حاکم اپنی تجویز یا فیصلہ بہ نسبت ہر ایک امر جداگانہ کے لکھیگا الا اوس صورت مین کہ ایک امر کی تجویز انفصال متعدد کو کافی ہو - دفعہ ۱۸۶ ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء

۷۳۳ - جس بات کی بحث عدالت مین پیش ہو اوسکی نسبت حاکم عدالت کو کچھ لکھنا چاہیے - ہرچرن مدار الملہام بنام ابو الحسن - منفصلہ ۳۱ - جولائی ۱۸۴۷ء

۷۳۴ - اگر مقدمہ کی ایک جزو مین بیان مدعی کا کذب معلوم ہو تو کل دعوی ڈسمس کرنا نہ چاہیے - سکہ مندان - بنام گینشر شاہ - فیصلہ ۱۹ - اگست ۱۸۴۷ء

۷۳۵ - جب فیصلہ مقدمہ کا اوپر بیان منحصر علیہ کے ہوا کرے تو سوا اوس بیان منحصر علیہ اور وجوہات کا لکھنا فضول - نظیر صدر غربی ۹ - جنوری ۱۸۵۴ء

۷۳۶ - فیصلہ مین ہمیشہ اس بات کا حکم منفصل لکھنا چاہیے کہ خرچہ ہر فریق کا خود اوسکے ذمہ رہیگا یا طرفثانی کے ذمہ اور کہ مقدار خرچہ اور حاکم عدالت کو در باب عائد و تقسیم کرنے خرچہ کے اختیار کلی ہی - دفعہ ۱۸۷ - ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء

۷۳۷ - اگر کوئی مدعا علیہ خواستگار اپنی بریت کا خرچہ سی ہو تو اوسکو صرف وجوہ اپنی برات کی لکھنے چاہیین اور اگر ہمراہ وجوہ برات کے دستاویز نشاندہ دعوی مدعی سے انکار کرے اور اوسکو باطل لکھو تو خرچہ سے بری نہین ہو سکتا ہے - شیو بالک - بنام - بابو بدی شاہ منفصلہ ۴ - اپریل ۱۸۴۷ء

۷۳۸ - خرچہ ایک مدعا علیہ کا دوسرے مدعا علیہ پر حاکم کرنا نہ چاہیے - مہاجن - بنام - جگت سنگھ منفصلہ ۸ - اگست ۱۸۴۷ء

۷۳۹ - اگر مدعی منجملہ کل دعوی کے جزو دعوی کی ڈکری پاوے تو خرچہ رسدی بقدر ڈکری شدہ کے دلانا چاہیے یہ ضرور نہیں کہ بسبب ڈسمس ہونے اکثر دعوی کے کل خرچہ عدالت ماوسکی ذمہ ہو۔ محمد عثمان خان - بنام - پراگدیال وغیرہ - منفصلہ ۲۰ - نومبر ۱۸۴۸ء

۷۴۰ - خرچہ مدعا علیہم بری شدہ کا مدعیان کے ذمہ چاہیے جنہوں نے انکو بلاسبب عدالت تک کھچوایا - بھوانی رام و چنی لال - بنام - بخشی رام - منفصلہ ۲۰ - اگست ۱۸۴۹ء

۷۴۱ - مدعی بسقدر دعوی سے دست بردار ہوا اوسقدر خرچہ اوسکی ذمہ ہوگا - نظیر صدر شرقی ۲۳ - دسمبر ۱۸۵۱ء

۷۴۲ - جس حال میں مدعا علیہ وسقدر روپیہ جسکی ڈکری بحق مدعی ہوی دیتا تھا پس مدعا علیہ خرچہ سے قابل برئت ہے - نظیر صدر شرقی ۳ - مارچ ۱۸۵۵ء

۷۴۳ - عدالت ماتحت سے دعوی مدعی ڈسمس ہوکر خرچہ مدعا علیہم کا جداگانہ دلوایا گیا صدر سے جوابات سب مدعا علیہم کے واحد تصور ہوکر ایک خرچہ رسپانڈنٹ کا دلوایا گیا - منی سنگھ - بنام - رحموا ری وغیرہ - منفصلہ ۳۱ - دسمبر ۱۸۵۵ء

۷۴۴ - جب مدعا علیہ مستدعی برات کا ہوا ور کچہ عذر واجبیت یا غیر واجبیت دعوی مدعی میں نہ کرے اور عدم تعلق اوسکا پایا جاوے تو وہ خرچہ سے بری ہوگا اور خرچہ اوسکا ذمہ مدعی ہونا چاہیے - رام چندر وراد ہی کشن - بنام - سمانہ بھگوانی - منفصلہ ۲۶ - جنوری ۱۸۶۰ء صدر غربی

۷۴۵ - درحالیکہ دعوی مدعی بالتفریق ہو تو خرچہ مدعا علیہون کا جداگانہ چاہیے - نظیر صدر غربی ۳ - مارچ ۱۸۶۲ء

۷۴۶ - خرچہ رسپانڈنٹ ذمہ مدعی ہوا کیونکہ مدعی نے بلاسبب نامبردہ کو مدعا علیہ گردانا تھا - چودھری محمد بخش - بنام لچھمن سنگھ - منفصلہ ۳ - جنوری ۱۸۶۳ء

۷۴۷ - چونکہ عدالت ماتحت نے خرچہ دلانا نامنظور کیا تجویز ہوئی کہ یہ امر بدون وجہ کافی خلاف دستور تھا - نواب جعفری بیگم بنام - نواب احمد حسین - منفصلہ ۲ دسمبر ۱۸۶۶ء

۷۴۸ - حساب خرچہ میں جملہ اخراجات ضروری بابت مقدمہ نمبری و اجرای ڈکری مثل قیمت اسٹامپ وطلبانہ و مصارف حصول نقول دستاویزات و زر بھرتہ گواہان و مخارج بابت اہل کمیشن شامل کیے جاوینگے - دفعہ ۱۸۸ - ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء

۷۴۹ - جب بنیت زیر باری فریق ثانی خرچ عمل میں آیا ہو تو وہ خرچ خرچہ کنندہ ڈگری کرنا چاہیے - سرکلر صدر غربی نمبر ۱۹۸ - دفعہ ۲ سورخہ ۱۴ - فروری ۱۸۵۰ء

۷۵۰ — جو تاوان کہ اقرار نامہ مناط دعوی کی منقش بہ اسٹامپ کرانی مین ادا کیا گیا داخل خرچہ عدالت نہین — نواب معین الدولہ — بنام — تھس منزلیس — منفصلہ ۱۲ — دسمبر ۱۸۶۲ء

۷۵۱ — قاعدہ خرچہ مقدمات نمبری مقدمات متفرقہ سے بھی مرعی رہیگا کنکشن نمبر ۱۱۵ — مورخہ ۲۴ — جون ۱۸۳۰ء عربی

۷۵۲ — واضح ہو کہ ڈکری اور فیصلہ مین فرق ہے اور مراتب قابل اندراج ڈکری دفعہ ۱۸۹ — ایکٹ ۸ — ۱۸۵۹ء مین ہین اور ڈکری عدالت کی زبان مین مرقوم ہونی چاہیے — دفعہ ۱۲ — سرکلر نمبر ۱۳ — مورخہ ۱۲ — جولائی ۱۸۶۳ء صدر بورڈ —

۷۵۳ — ڈکری مین تاریخ صدور فیصلہ و نمبر مقدمہ و نام و خلاصہ حال متخاصمین و تفصیل دعوی حسب بہی رجسٹر اور بیان صاف شے ڈکری شدہ کا یا اور تجویز اور تصریح مقدار خرچہ مع نام اون اشخاص کے جنکے ذمہ عائد ہوا ہو مع مقدار حصص لکھنی چاہیے اور اوسپر دستخط حاکم اور مہر عدالت ثبت ہوگی — دفعہ ۱۸۹ — ایکٹ ۸ — ۱۸۵۹ء

شرح — درباب نمونہ ڈکری دیکھو ضمیمہ منسلکہ کتاب ہذا —

۷۵۴ — واضح ہو کہ ڈکری تجویز سے بالکل علیحدہ ہے گو دستخط حاکم مجوز کی ڈکری پر بھی ثبت ہونگی چاہیے کہ دستخط کرنے سے پہلے حکم اخیر کی عبارت غور سے دیکھی جاوی اور ہدایات بعبارت صاف و صریح لکھی جاوین تاکہ گنجایش اشتباہ نہ رہے — دفعہ ۵۰ — سرکلر عدالت نمبر ۲۹ — مورخہ ۱۹ — جولائی ۱۸۵۹ء

۷۵۵ — اگر مقدمہ بابت اراضی یا اور جایداد غیر منقولہ ساتھ تصریح حدود اربعہ کی ہوا ور ڈکری صرف اسطے جزو جایداد مذکور کے ہوئی ہو تو ڈکری مین تفصیل حدود اربعہ اراضی یا جایداد ڈکری شدہ کی لکھنی چاہیے — دفعہ ۱۹۰ — ایکٹ ۸ — ۱۸۵۹ء

۷۵۶ — ڈکریات مال منقولہ مین تعداد اوس روپیہ کی جو درصورت نہ ملنی مال مذکور کے واجب الادا ہو لکھنی چاہیے — دفعہ ۱۹۱ — ایکٹ ۸ — ۱۸۵۹ء

۷۵۷ — عدالت کو اختیار ہے کہ مقدمات زر نقد مین علاوہ سود ماقبل نالش کی نالش ہی ڈکری تک بشرح مناسب مجموعہ زر اصل و سود و خرچہ پر ڈکری سے وصول تک سود مزید دلاوے — دفعہ ۲۲ — ایکٹ ۸ — ۱۸۵۹ء

۷۵۸ — اس دفعہ کی بموجب عدالت کو اختیار سود دلانے کا نسبت دو مدتونکے یعنی تاریخ ارجاع نالش تا

تاریخ ڈکری تک اور تاریخ ڈکری سے تاریخ ادا تک عطا کیا گیا ہے۔

۲— تاریخ ڈکری سے زمانہ مابعد کی سود دلانے مین عدالتون کو لازم ہے کہ اختیار حسب اقتضای رائے اونکی قانونًا اونکو عطا کیا گیا ہے اوسکی رو سے معمولی صورتون مین سود اوس شرحکی موافق نہ دلائین جو معاملات داد و ستد عامہ مین اشخاص کو ملتا ہے کیونکہ اونکو وہ اطمینان حاصل نہین ہے جو ڈکری عدالت سے درباب وصول زر ہوتا ہے۔

۳— عدالت ہذا سے چھ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ سود بعد تاریخ ڈکری نہین دلایا جاتا ہے۔

سرکلر صدر عدالت نمبر ۲— مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۶۶ء

۷۵۹— حاکم عدالت ڈکریات زر نقد مین زر مذکور بسہیل قسط بندی مع سود یا بلا سود ادا کرا سکتا ہے۔ دفعہ ۱۹۴— ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۷۶۰— اگر مدعی کو روپیہ باقساط دلایا جاے تو سود آیندہ دلانا چاہیے ورنہ ڈکری کل روپیہ کی یکمشت کی جائے۔ لالہ گوری شنکر عرف مٹھو لعل— بنام— شیخ محمد— منفصلہ ۲۱— اگست ۱۸۶۵ء

۷۶۱— ہرگاہ حکام ماتحت نے حکم ادا کیے جانے زر ڈکری کا بذریعہ ایسے اقساط کے دیا جو کہ ادا ے زر سود کے لیے کفایت نہ کرتی تھی لہذا سود کی نسبت کوئی حکم نہ دیا اور نہ بشرط وعدہ خلافی کوئی تاوان مندرج کیا پس تجویز ہوئی کہ حکام ماتحت اوس اختیار کو جو اونہین بموجب دفعہ ۱۹۴— مجموعۂ ضوابط دیوانی تفویض ہوا ہے بلا پابندی کسی قاعدہ کے و بلا احتیاط عمل مین لائے اسلیے اونکی حکم مین بصیغہ اپیل خاص دست اندازی ہو سکتی رہے۔ بابو ہرگوبند— بنام— مسماۃ ہرکو— منفصلہ ۲۴— جولائی ۱۸۶۶ء

شرح— اگر کوئی شخص غیر واجب روپیہ کے لیے فریبًا ڈکری صادر ہونے دی یا غیر یا ڈکری حاصل کری تو اوسکو بموجب دفعہ ۲۰۸ و ۲۱۰— مجموعۂ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے حضور سے سزا دیجائیگی۔

۲— دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰— ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۶۹ و ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵— مجموعۂ ضوابط فوجداری یعنی ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء مع نظائر مندرجۂ تحت دفعہ ۳۴— ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب بجای دفعہ ۲۰۹— صرف دفعات ۲۰۸ و ۲۱۰— قائم کرکے پڑھنا چاہیے۔

۷۶۲ - اگر تصانات عظیم نسبت بحال مدعا علیہ بسبب اتفاق ناممکن المزاحمت وغیرہ موہوم کی واقع ہون تو نامبردہ پر ڈکری خلاف شرائط معاہدہ فیصلین بشرط اداے اقساط سالانہ حسب اختیار دفعہ ۱۹۴ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء صادر کرنا نامناسب نہین - خدابخش وغیرہ - بنام - عبدالرحمن خان وغیرہ - منفصلہ ۱۹ - مئی سنہ ۱۸۶۳ء -

۷۶۳ - جب کوئی عدالت دیوانی بذریعہ ڈکری عدالت کے کسی دست آویز متعلقہ جایداد غیر منقولہ کو جو حسب ایکٹ ہذا مصدق برجسٹری ہو چکی ہو ناجائز قرار دے یا جب کوئی عدالت دیوانی ڈکری یا حکم موثر کسی ایسے دستاویز کا صادر کرے اور اوس ڈکری یا حکم کی رو سے کوئی حق یا استحقاق یا حقیت بموجب اوس دستاویز کے اوس جایداد غیر منقولہ مین جس سے کہ وہ متعلق ہے پیدا ہونا قرار پاوے یا منتقل یا محدود یا زائل ہو تو عدالت مذکور کو لازم ہے کہ یادداشت ڈکری یا حکم مذکور کی اوس رجسٹرار کے پاس جسکی ضلع مین وہ دستاویز ابتداء رجسٹری کے گئی ہو روانہ کرائے - دفعہ ۴۱ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء

۷۶۴ - جس وقت کوئی عدالت دیوانی از روے ڈکری یا حکم کے کسی شخص کا حق یا استحقاق یا حقیت کسی جایداد غیر منقولہ واقع علاقہ قلمرو بریٹش انڈیا مین جہان یہ ایکٹ نافذ ہو پیدا کرے یا قرار دے یا منتقل یا محدود یا زائل کرے تو عدالت مذکور کو لازم ہے کہ یادداشت ڈکری یا حکم مذکور کی اوس رجسٹرار یا ہر ایک رجسٹرار کے پاس جسکے ضلع مین کل یا جزو اوس جایداد غیر منقولہ کا واقع ہو روانہ کرائے اور اوس یادداشت مین جہانتک کہ ممکن ہو حلیہ جایداد کا بطریقہ محکومہ دفعہ ۲ - (یعنی جو اسطے شناخت کے کافی ہو - انتخاب دفعہ ۲۱ -) درج کیا جاے - دفعہ ۴۲ - ایضاً

۷۶۵ - خرچہ رجسٹری اور اوسکی کارروائی کا حسب دفعات ۴۱ و ۴۲ - متعلقہ یادداشت ڈکری یا حکم کا خرچہ مقدمہ متصور ہوگا اور بذریعہ عدالت رجسٹرار کو یا دیگر شخص مجاز کو ادا کیا جائے گا - دفعہ ۴۳ - ایضاً

۷۶۶ - نمونے نقشہ (الف) و (ب) یادداشت ڈکری یا احکام عدالت متعلقہ جایداد غیر منقولہ منسلکہ سرکلر ہذا بجاے نقشجات مروجہ سابق کے مستعمل ہوا کرین گے اور یادداشت مطابق نمونہ حال کے اصل حکم یا ڈکری کی زبان مین ہوا کرے - دفعہ ۲ - سرکلر ۲ - مورخہ ۵ - جون سنہ ۱۸۶۹ء

۲ - نمونے نقشہ جات مذکور کی عند الطلب بقاعدہ معمولی سرکاری چھاپہ خانہ سے دستیاب ہونگے

نمونہ (ب) نمونہ منسلکہ حال کی تقطیع کے کاغذ پر چھپا ہے تاکہ یہی رجسٹر نمبر ۱ کی تقطیع کے برابر ہو۔ دفعہ ۳۔ ایضاً۔

۳۔ بموجب احکام دفعہ ۴۳۔ ایکٹ مذکور کی رسوم ۸ کی بابت خرچہ تیاری ہر یادداشت کی جو حسب دفعہ ۴۱ و ۴۲۔ مرتب کیجاتی ہے پس یہ رسوم بھی خرچہ مقدمہ مین شامل ہونی چاہیے اور اون اشخاص سے جنکی حسب مراد ڈکری یا حکم صادر کیا گیا ہو جسوقت کہ اوسکو نقل اس ڈکری یا حکم کی دیجاے وصول کر لی جائیگی۔ دفعہ ۴۔ ایضاً

۴۔ اوس رسوم مین سے نصف صیغہ رجسٹری مین جمع ہوگا اور نصف بحساب عدالت ہائی دیوانی واسطے اخراجات تیاری یادداشت کے داخل ہوگا۔ دفعہ ۵۔ ایضاً۔

۵۔ اس بات پر لحاظ ہونا چاہیے کہ بموجب قانون رجسٹری مجریہ حال کے یادداشتین جو حسب دفعہ ۴۱ تیار کیجاتی ہین اوسی رجسٹرار کے دفتر مین بھیجنی چاہیے جسکے ضلع مین دستاویز ابتداءً رجسٹری کی گئی ہو یعنی رجسٹرار ضلع کی پاس مسل ہونے کے اور اوس دفتر مین نہ بھیجنی چاہیے جسمین کہ ابتداءً رجسٹری کی گئی کہ یہ دفتر اکثر دفتر سب رجسٹرار کا ہوگا۔ دفعہ ۶۔ ایضاً

۶۔ اسی نہج پر ازروے دفعہ ۴۰۔ کے حکم ہے کہ یادداشتین صرف ضلع کی رجسٹرار یا رجسٹرار کی پاس بھیجنی چاہیے۔ دفعہ ۷۔ ایضاً

۷۔ ہدایت جو دفعہ ۴۲۔ کے جزو آخر مین لکھی ہے یعنے یہ کہ یادداشت مین جایداد کا حلیہ باحتیاط لکھا جاے بہت ضروری ہے اور اوسکا لحاظ بتوجہ رکھنا چاہیے۔ دفعہ ۸۔ ایضاً

۸۔ ان یادداشتون کی باضابطہ تیار ہونے کے اطمینان کرنے کی حکام عدالت ہدایت فرماتی ہین کہ ہر عدالت دیوانی کو چاہیے کہ جب کسی دست آویز یا جایداد غیر منقولہ کی نسبت حسب منشا دفعہ ۴۱ و ۴۲۔ کی اپنی راے یا حکم تحریر کرے تب اوسیوقت یہ حکم بھی لکھی کہ نقل یادداشت (الف) یا (ب) یعنی جیسی کہ صورت ہو ضلع متعلقہ کی رجسٹرار کی پاس بھیجدیجاوے۔ دفعہ ۹۔ ایضاً

۹۔ احکام دفعہ ۴۱ و ۴۲ و ۴۳۔ ایکٹ مذکور کی ڈکریات واحکام مصدرہ ماقبل یکم مئی ۱۸۶۶ء سے متعلق نہین بلکہ قوانین سابق متعلق ہین دفعہ ۱۰ ایضاً

۱۰۔ ہدایات مرقومہ بالا مثل عدالت ہائی مرافع اول عدالت ہائی اپیل سے بھی متعلق ہین۔ دفعہ ۱۱۔ ایضاً

شرح۔ درباب نمونہ جات (الف) و (ب) دیکھو ضمیمہ منسلکہ کتاب ہذا۔

۷۶ سرنشتین یا اونکے وکلا کی درخواست دینے پر بقبول فیصلہ اور ڈکری کی دیجائیگی۔ دفعہ ۱۹۸۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

شرح۔ ایسی درخواست اجرا مین اکثر پر گذرے گی ضمن ۵۔ دفعہ ۱۰۔ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۵ء

۷۶۸۔ نقل ڈکری یا ایسے حکم کی جو بمنزلہ ڈکری ہو	روپیہ	آنہ	اگر عدالت ہائی کورٹ سے صادر ہوئی ہو تو	روپیہ	آنہ	نصف	

	روپیہ	آنہ
جب کسی عدالت دیوانی سے بجز عدالت ہائی کورٹ کے یا کسی محکمہ مال سے صادر ہوئی ہو۔		
اگر ڈکری یا حکم متضمن تجویز ایسے دعوی کا ہو جسکی شے متنازعہ تعداد یا مالیت مین ۵۰ یا ۵۰ سے کم ہو	۰	۸
اگر وہ تعداد یا قیمت ۵۰ سے زیادہ ہو۔	۱	۰
نقل یا ترجمہ کسی فیصلہ یا حکم کا جو ڈکری یا بمنزلہ ڈکری کے ہو جب کہ عدالت ہائی کورٹ سے صادر کیا گیا ہو۔	۱	۸

	روپیہ	آنہ
جب بجز عدالت ہائی کورٹ کی کسی عدالت دیوانی یا محکمہ مال سے صادر کیا جاے۔		
اگر وہ معاملہ جس سے کہ فیصلہ یا حکم متعلق ہی تعداد یا مالیت مین ۵۰ یا ۵۰ سے کم ہو۔	۰	۴
اگر وہ تعداد یا مالیت ۵۰ سے زیادہ ہو۔	۰	۸
ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ع		

۶۹ ۷۔ جب کبھی بغرض کارسرکار عدالت کو نقل اپنے فیصلہ یا اور کسی کاغذ کی دینی ہو تو ایسی نقل اسٹامپ پر دینے کی حاجت نہین

اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۳۴۲۵ مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع بحوالہ سرکلر کمشنر اٹک مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع۔

۷۰۔ ڈکری کی نقل کی پشت پر وہ تاریخ جسمین کاغذ اسٹامپ داخل کیا گیا ہو اور درصورت یہ مطلوب ہونے کے کاغذ اسٹامپ

کے تاریخ گذرنی درخواست کی اور نیز تاریخ حوالگی نقل کی لکھنی چاہیے اور یہ امر ضروری ہی اسواسطے کہ بموجب دفعہ ۱۵۶ و ۱۶۱ ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع و دفعہ ۳۳۳۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کی میعاد معینہ اپیل کے شمار مین وہ مدت جو نقل ڈکری اپیل شدہ کے حصول مین گذری

محسوب نہین ہوتی ہے یعنی وہ مدت جو درصورت مطلوب ہونے اسٹامپ کے وقت داخل قطعہ کاغذ اسٹامپ کے حوالگی کے لیے نقل کی تیار

ہونے کی تاریخ تک منقضی ہو۔ دفعہ ۱۴۔ سرکلر نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۶۲ع صدر بورڈ و سرکلر ہائی کورٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۶ع

۷۱۔ اگر کل مضمون ایک قطعہ اسٹامپ قیمت معینہ پر نہ آسکے تو ایک یا زیادہ قطعات اسٹامپ قیمت معینہ عر الفض یعنے

۰ ر کی لگائی جاسکتی ہین الا فیصلجات مین اگر ضرورت زیادہ کاغذ کی ہو تو اسٹامپ مطلوب نہوگا۔ قاعدہ عام ضمیمہ ب ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ع

۷۲۔ عدالتین ماتحت کو وقت دینی نقول ڈکریات کی لازم ہے کہ اوسکی پشت پر تاریخ درخواست نقول اور بھی

تاریخ جب نقول واسطے دینی اپیلانٹ کی تیار ہوئی ہون تحریر کیا کرین اور جس صورت مین کاغذات اسٹامپ ضروری درخواست

کے ساتھ داخل نہ کیے گئے ہون تو تاریخ درخواست کی وہ تاریخ متصور ہوگی جب کاغذ اسٹامپ داخل ہوا اور محرر نے نقل

شروع کی اور عبارت ظہر پر ہمیشہ یہ امر درج ہونا چاہیے کہ کس تاریخ کاغذ اسٹامپ داخل ہوا اور اگر کچھ تاخیر دینے

نقول مین ہوئی ہو تو اوسکو حاکم عدالت اپیل بہ احتیاط لحاظ کرے۔ سرکلر صدر عدالت نمبر ۳۱۔ دفعہ ۵۰۔ مورخہ

۲۹ - جولائی سنہ ۵۹ء

۷۷۳ - تاوقتیکہ کل قطعات کاغذ اسٹامپ واسطے حصول نقل کے داخل نہ ہون حساب مہلت مجرائی حصول نقل کا شروع نہ ہوگا نظر برین جس تاریخ قطعہ اخیر کاغذ اسٹامپ واسطے نقل کے داخل ہووہ تاریخ پشت نقل پر ثبت کی جاویگی — دفعہ ۲ - سرکلر نمبر ۲۱ - مورخہ ۳ - اکتوبر سنہ ۶۴ء

۷۷۴ - ترجمہ مصدقہ ہر تجویز مصدرہ محکمہ مال جب کہ غیر زبان عدالت مین ہو ہر شخص کو درخواست دینے پر بہ ادائے فیس مجوزہ صاحبان بورڈ ملسکتا ہے - دفعہ ۲ - سرکلر نمبر ۱۳ - مورخہ ۲۶ - ستمبر سنہ ۶۶ء

۲ - یہ فیس الفاظ پر بحساب دو روپیہ سیکڑا نہایت درجہ مقرر کی جاتی ہے — دفعہ ۳ - ایضاً

۳ — بمنظوری صاحب کمشنر یہ شرح کم بھی ہوسکتی ہے — دفعہ ۴ - ایضاً

۴ — یہ فیس ایک مرتبہ لی جائیگی یعنی بعد ترجمہ ہر شخص کو معمولی اجرت پر نقل مل سکیگی - دفعہ ۵ و ۶ - ایضاً -

۵ — اگر بہ اشخاص متعدد ترجمہ کے خواستگار ہون تو فیس کی تقسیم مساوی کر دینی چاہیئے اور جسقدر فیس ترجمہ کی ہو وہ ایک جا جمع ہو لی اور صاحب کلکٹر اس باب مین ایسا بندوبست کرین کہ کام کا انتظام بخوبی ہو - دفعہ ۷ ایضاً

۶ — حاکم مجوز صحت ترجمہ تجویز کا ذمہ دار ہے — دفعہ ۸ -

۷ — جس صورت مین علیحدہ مترجم رکھنے کے لیے فیس کافی نہو کوئی افسر اور اس کام کو خارج اوقات کچہری انجام دی سکتا ہے دفعہ ۹

۸ — مترجم کو ایک رجسٹر متضمن امورات ذیل رکھنا چاہیے - دفعہ ۱۰

اولاً — قسم کاغذ

ثانیاً — تاریخ درخواست حصول ترجمہ

ثالثاً — تاریخ وصول کاغذ کی محافظ دفتر کے پاس سے

رابعاً — تاریخ واپسی کاغذ کی محافظ دفتر کو

خامساً — تاریخ دینے ترجمہ کی درخواست دہندہ کو

سادساً — فیس موصولہ

۹ — نتیجہ انتظامات کا رپورٹ سالانہ مین صاحب کلکٹر کو لکھنا چاہیے — سرکلر ایضاً —

باب ششم اجرائیڈکریات

فصل پہلی ضوابط نسبت ذات وجایداد مدیون

دفعہ ۸۰ - اگر وہ شخص جسکو ازروے ڈکری پٹہ دینے کا حکم ہو پٹہ دینے سے انکار کرے تو صاحب کلکٹر مجاز پٹہ دینے کا ہوگا +

جب ڈکری مین حکم واسطے حوالہ کرنے پٹہ کے ہو اگر وہ شخص جسکو پٹہ لکھنے کا حکم ہوا ہے پٹہ لکھنے سے انکار یا اوسکے دینے مین توقف کرے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ مطابق مضمون ڈکری کے اپنی مہر و دستخط سے پٹہ دیوے اور ایسا پٹہ اوسیقدر نافذ اور واجب التعمیل ہوگا کہ گویا شخص مذکور نے اپنے ہاتہ سے لکھدیا +

شرح — یہ دفعہ متعلق ہے ضمن اول دفعہ ۲۳ سے اور نیز دفعات ۲ و ۴ و ۵ ملاحظہ طلب +

دفعہ ۸۱ — اگر وہ شخص جسکو ازروے ڈکری قبولیت لکھدینے کا حکم ہو اوسکے لکھنے سے انکار کرے +

جب ڈکری مین حکم واسطے لکھدینے قبولیت کے ہو اگر وہ شخص جسکو واسطے لکھدینے قبولیت کے حکم ہوا ہے اوسکے لکھنے سے انکار کرے تو وہ ڈکری بمنزلہ ثبوت تعداد زرلگان ذکی شخص مذکور کے قرار پاویگی اور نقل ڈکری جو بمہر و دستخط صاحب کلکٹر دیجاویگی اوسیقدر موثر اور واجب التعمیل ہوگی جیسی قبولیت شخص مذکور کی ہوتی +

شرح — یہ دفعہ بہی متعلق ہے ضمن اول دفعہ ۲۳ سے +

دفعہ ۸۲ — طریق اجرائیڈکری بابت بیدخلی یا بازدخیل ہونے رعیت کے

اگر ڈکری مین حکم واسطے بیدخل ہونے رعیت کے اراضی متبوضہ اپنی سے یا واسطے بازدخیل ہونے رعیت کے اوس اراضی پر جس سے وہ بیدخل ہوئی ہے مندرج ہووے تو اجرائیڈکری کا اوسی طرح پر عمل مین آوے گا کہ جس شخص کو بموجب ڈکری کے قبض و دخل پہونچتا ہے اوسکو اراضی پر قبضہ اور دخل دلایا جاوے گا اور اگر بروقت تعمیل حکم بابت دلانے قبضہ اور

سزائے مزاحمت تعمیل | داخل کرے وہ شخص جسکے نام حکم ہوا ہے کسی طرح مزاحم ہووے تو صاحب کلکٹر کی درخواست پہونچنے پر مجسٹریٹ اوسکی تعمیل کراوے گا

شرح — صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے بموجب دفعہ ۱۸۸ مجموعۂ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دیجائیگی نمبر ۱۸۹ ملاحظہ طلب +

۲ — یہ دفعہ متعلق ہے ضمن ۵ و ۶ دفعہ ۲۳ سے اور دفعات ۱۱ و ۲۲ و ۲۵ و ۸۷ ملاحظہ طلب +

دفعہ ۸۳ — طریق اجرائے ڈکری بابت فسخ پٹہ یا بابت بیدخلی یا بازدخیل ہونے کسی مستاجر یا رعیت کے

اگر ڈکری واسطے فسخ پٹہ یا بیدخلی کسی مستاجر یا اور شخص کے جو خود کاشتکار نہو یا واسطے پھر قائم کرنے قبضہ کسی مستاجر یا اور شخص کے اوپر اوس اجارہ یا حقیت کے جس سے وہ بیدخل کیا گیا ہو صادر ہووے تو اجرائے ڈکری کا اس طرح پر عمل مین آوے گا کہ مضمون ڈکری روبرو کاشتکاران یا دیگر قابضون کے بذریعہ ضرب دہل یا اور طرح پر جیسا رواج موقع ہو مشتہر کیا جاے گا اور ڈکری مذکور کسی نظرگاہ عام پر جو اس اجارہ یا حقیت کے اندر یا متصل ہو آویزان کیجائیگی +

شرح — یہ دفعہ متعلق ہے دفعہ ۲۳ کے ضمن ۵ و ۶ سے +

دفعہ ۸۴ — کس صورت مین مدیون ڈکری حوالات زین یا بید مین بغیر اجرائے حکمنامہ گرفتار کیا رہ سکتا ہے

اگر ڈکری مین حکم واسطے دلانے بقایا رزر لگان یا بابت زر نقد یا دست آویزات یا حساب کے ہوا ور مدعا علیہ حیلخانہ مین کردیا گیا ہو یا بموجب شرائط کسی ضمانت نامہ کے جو بموجب دفعہ ۵۱ ایکٹ ہذا تحریر پایا ہو عدالت مین حاضر آوے تو صاحب کلکٹر یہ حکم صادر کرسکتا ہے کہ اگر مدعا علیہ تعداد ڈکری مع خرچہ فوراً عدالت مین داخل نہ کرے یا بطور دیگر شرائط ڈکری کی تعمیل نہ کرے تو حوالات مین یا حیلخانہ دیوانی مین قید رہے +

شرح — ضمن ۴ دفعہ ۲۳ و دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۸۵ — ذمہ داری ضامن کی جب کہ وہ مدیون ڈکری کو حوالات مین بھیجنے کے واسطے حاضر نکرے

اگر مدیون ڈکری جس نے حاضر ضامنی داخل کی ہو بروقت پڑہے جانے تجویز کے حاضر نہ آوے اور ضامن اوسکو طلبی کے وقت حوالات مین بھیجنے کے واسطے حاضر نکرے تو اوس صورت مین حکمنامہ اجرائے ڈکری اسی طرح ضامن کے اوپر جاری ہوسکتا ہے کہ گویا وہ ڈکری بابت دین ذمگی مدیون کے خاص ضامن کے نام صادر ہوئی تھی اور اگر ڈکری مین حکم حوالہ کرنے کا نمذات یا حساب کا ہو اور مدعا علیہ بروقت پڑہے جانے تجویز کے حاضر نہووے اور ضامن اوسکو عند الطلب حوالات مین داخل نہ کراوے تو جائز ہوگا کہ حکمنامہ بابت مبلغ مندرجۂ ضمانت نامہ اوسی طرح ضامن پر جاری کیا جاوے کہ گویا ڈکری بہ تعداد مذکورہ بنام ضامن صادر ہوئی تھی ✣

دفعہ ۸۶ — حکمنامۂ اجرائے ڈکری کا اجرا

جائز ہے کہ حکمنامۂ اجرائے ڈکری مدیون کی ذات یا جایداد پر جاری کیا جاوے لیکن جب تک مذکور جایداد اور ذات پر معاً جاری نہین کیا جاوے گا اور حکمنامہ متعلقہ ذات یا جایداد منقولہ مدیون کی حسب نمونہ (ہ) یا (و) مندرجۂ ضمیمہ ایکٹ ہذا یا بموجب اور عبارت ہم مضمون کے لکھا جاوے گا ✣

شرح — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کی دفعہ ۸۶ — اس نسخ پر بدلا دی گئی ہے کہ ڈکری دار یا اوس کے کارندہ یا مختار کی درخواست زبانی پر حکمنامہ اجرائے ڈکری جاری ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ درخواست بروقت صدور ڈکری کی جاوے — دیکھو ضمن ۲ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء — دفعہ ۷ سرکلر نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۷۷۵ ڈکری مطالبہ بالاجمالی و مشترکہ کو اجرا کا اختیار بنام واحد یا جملہ مدیونان کے ڈکریدار کو حاصل ہے
چٹھی سکرٹری بورڈ نمبر ۲۷۲ مورخہ ۲۹ جون ۱۸۶۰ء موسومہ صاحب کمشنر میرٹھ +

۷۷۶ جملہ امور متعلق بہ تعین مقدار واصلات جن کا تصفیہ بموجب شرائط ڈکری کے صیغہ اجرائے ڈکری پر منحصر کیا گیا ہو یا نسبت واصلات یا سود کے جو شے مدعا بہا پر تاریخ ارجاع نالش سے تا تاریخ اجرائے ڈکری یا قضی ہوا ور بھی تنازعات بابت اوس روپیہ کے جبکا دیا جانا واسطے ادا سے یا ایفائے زر ڈکری کے بیان کیا گیا ہوا ور باقی جملہ نزاعات مابین فریقین اوس مقدمہ کے جس مین ڈکری صادر ہوئی ہو اور جو صیغہ اجرائے ڈکری سے متعلق ہون بموجب حکم اوس عدالت کے طے ہونگے جسنے حکم صادر کیا ہو نہ بذریعہ نالش علیحدہ کے اور اس عدالت کے حکم کی ناراضی سے اپیل جائز ہوگی - دفعہ ۱۱ ایکٹ ۲۳ - ۱۸۶۱ء +

۷۷۷ جب کوئی حکم واسطے اجرا ایسی ڈکری کے صادر ہو جسکی ناراضی سے اپیل رجوع ہوئی ہو تو عدالت مجوز ڈکری مجاز ہوگی کہ بمراد اطمینان واپسی اوس جایداد کے جو صیغہ اجرائے ڈکری سے حاصل ہوئی ہو یا اطمینان ادائے قیمت ملی اور نیز واسطے تعمیل قرار واقعی ڈکری یا حکم آئندہ عدالت اپیل کی ضمانت طلب کرے اور اوس صورت مین عدالت اپیل کو اختیار ہوگا کہ اوس عدالت کو ضمانت لینے کی ہدایت کرے جسنے ڈکری صادر کی تھی - دفعہ ۳۶ - ایضاً

۷۷۸ جب کوئی شخص سوائے مدعا علیہ دوران اجرائے ڈکری مین اس بنا پر عذر دار ہو کہ وہ جایداد پر قابض ہے تو عدالت کو چاہیے کہ مقدمہ کی سماعت و تجویز حسب دفعہ ۲۹ ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء کے کرے نہ یہ کہ درخواست اجرائے ڈکری کو خارج کردے - رام پہل رای - بنام - دمر پانڈے منفصلہ ۲۸ جولائی ۱۸۶۲ء

۷۷۹ جو ڈکری بباعث ہو جانے ناقابل اجرا کے حسب سرکلر صدر دیوانی عدالت مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۵۴ء

کے مسترد ہوجاے تو وہ کلیتہً ناجائز اور کالعدم نہین ہوسکتی بلکہ نسبت اوس استحقاق کے جو ازروے ڈکری حاصل ہوا ہو نفاذ پذیر ہے اور حکم اوسکے استرداد کا واسطے حاصل کرنے ڈکری جدید قابل اجرا کے بنا یہ دعوی پیدا کرتا ہے - رام سنورتہ بنام ٹہاکردین منفصلہ ۲۵ اگست ۶۳ء ۱۸ء

۷۸۰ - عدالت کو قانوناً اجراے ڈکری مین یہ اختیار نہین ہے کہ بلا رضی ڈکریدار کے حکم دیوے کہ زرڈکری شدہ باقساط ادا کیا جاے جب کہ ڈکری مین بذریعہ اقساط ادا کرنے کا حکم نہوا ہو - مسٹر جی اسمتھ بنام مسٹر جی کلیڈون منفصلہ ۲ ستمبر ۶۳ء ۱۸ء

۷۸۱ - عدالتین ماتحت نے سماعت اور تجویز مقدمہ مین درباره اوسی معاملہ کے جسکا تصفیہ اجرا ڈکری سابق مین حسب مراد دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۲۳ ۶۱ء ہونا چاہیے تہا اپنے اختیار سے تجاوز کیا - امراو بنام پرتہی سنگہ منفصلہ ۷ - دسمبر ۶۳ء ۱۸ء - اجلاس کامل

۷۸۱ الف مدعا علیہ نے زرڈکری عدالت مین بلا گذرنے درخواست اجرا کے منجانب ڈکریدار داخل کردیا تہا اور ڈکری مذکور بعدہ صیغہ اپیل سے منسوخ ہوگئی تو مدعا علیہ مستحق وصول پانے زر مجموعہ مع سود کا تاریخ ادخال سے واپسی تک ہے گو ڈکری دار نے زر مجموعہ نہ لیا ہو کیونکہ لینا اوسکا اختیاری تہا ہنومان پرشاد بنام جی مارٹن منفصلہ ۷ فروری ۶۴ء

۷۸۲ قاعدہ معینہ مقدمہ رام سنورتہ اون مقدمات سے بہی متعلق ہے جو بہ ضائع ہوجانے مسل مقدمہ کے ناقابل اجرا ہوگئے ہون - کرم الدین بنام سمانہ نعمت بی بی منفصلہ ۴ اپریل ۶۴ء

۷۸۳ جب کہ حق حقوق بلا تصریح نیلام کیے جاوین تو اوس مین نہ صرف باغات بلکہ جملہ متعلقات زمیداری شامل ہین بشرطیکہ وقت نیلام بالتخصیص مستثنے نہ کیے گئے ہون - چنی لال بنام نرمل سنگہ منفصلہ ۸ - جون ۶۴ء ۱۸ء

۷۸۳ الف کاتب کی غلطی تحریر شتہار نیلام مین درباب نام محال کے موجب ستم نہین درحالیکہ بوجوہ دیگر

عیان ہوتا ہو کہ کل محال دائر نیلام ہے - ٹھاکر شیو پال سنگھ بنام ہرسکھ داس منفصلہ یکم اگست ۱۸۶۴ء

۷۸۴ - قاعدہ مقدمہ رام منورتہ اون مقدمات سے بھی متعلق ہے جو بوجہ غیر معین حکم کے ناقابل اجرا ہون - بابو ہرسنگھ بنام گنیش رائے منفصلہ ۷ - جنوری ۱۸۶۵ء

۷۸۵ - وقت نیلام بعلت اجرائے ڈکری مین حق شفع پیدا نہین ہوتا تاوقتیکہ حکم خاص قانون سے پیدا ہوتا ہو - سیٹھ لکھمی چند بنام کیسر بہو منفصلہ ۸ - مارچ ۱۸۶۵ء

۷۸۶ - مدیون ڈکری نے بحالت قرقی اپنی جایداد کے اراضی سیر فریباً منتقل کردی اور مشتری نیلام اجرائے ڈکری نے واسطے منسوخی انتقال فریبی اپنی اراضی سیر کے نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ اینی نالش قابل سماعت محکمۂ دیوانی سے ہے ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۴ ۱۸۶۳ء اوسکی سماعت کا مانع نہین سادھو رام وغیرہ بنام بھگونت سنگھ منفصلہ ۴ - مئی ۱۸۶۵ء

۷۸۷ - کوئی درخت خودرو تاوقتیکہ وہ اندر احاطہ نہو صرف اسوجہ سے کہ وہ متصل ہے متعلق مکان نہین سمجھا جا سکتا - شیو دیال سنگھ بنام بھیانا سنگھ منفصلہ ۵ - مئی ۱۸۶۵ء

۷۸۸ - بصیغہ اجرائے ڈکری قسط بندی زر ڈکری کی کرنی جائز نہین فیصلہ متفرقہ مولچند مدعی بنام مارچ صاحب منفصلہ ۱۲ - اگست ۱۸۶۵ء

۷۸۹ - زر نقد کی ایک ڈکری تلف یا گم ہوگئی اجرائے ڈکری مین ڈکریدار کو ہدایت نالش نمبری کی ہوئی تجویز ہوئی کہ وجود و شرائط ڈکری کی تحقیقات صیغہ اجرائے ڈکری مین ہوسکتی تھی اور اوس عدالت کے حکم سے جہان کہ اجرائے ڈکری کی درخواست گذری تھی کسی عدالت کو ایسی نالش کی سماعت کا اختیار حاصل نہین ہوسکتا - رنجیت بنام جیی لال منفصلہ ۲ - جولائی ۱۸۶۶ء

۷۹۰ - جب کہ مدیونان ڈکری مشترکہ اور علحدہ علحدہ ذمہ دار ادا سے کل تعداد زر ڈکری شدہ کے ہین تو اس وجہ سے کہ اوس نے اپنا حصہ ادا کیا ہے اور دوسرے مدیون ڈکری نے نہین ادا کیا

ذمہ داری مشترکہ سے بری نہین ہوسکتا اور حکم واسطے حفاظت جایداد اوس شخص کے جسنے کہ قسط ادا کی ایسی کارروائی ہی جو کہ واسطے وصول زرڈگری شدہ کی ہے ناجائز ہے - سالک رام وغیرہ - بنام - رام سیوک مقصلہ ۱۱ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۹۱ ۷ - منجملہ کئی ڈگریدارون کے ایک ڈگری دار دوسری ڈگریدار کی فعل کا جسنے کہ مدیون ڈگری سے مصالحہ کیا اور وصول قسط پر راضی ہوا پابند نہین ہوسکتا - بالگوبند - بنام بھوانی دین ساہو مقصلہ ۲۸ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۹۲ ۷ - جب کہ ڈگری محض واسطے تنقیح قبضہ کی تھی نہ قابل نفاذ بذریعہ حوالگی قبضہ تو چارہ اجرائے ڈگری بوجہ منقضی المیعاد ہوجانے کے گو جاتا رہتا ہے تاہم استحقاق ڈگری شدہ قائم رہتا ہے اور قابل نفاذ بذریعہ نالش جدید ہے - چکرناتہ وغیرہ - بنام بالگوبند مقصلہ ۲۲ - مئی سنہ ۱۸۶۹ء

۹۳ ۷ - تحصیلداران اختیاری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کو اختیار سماعت مقدمات اجرائے ڈگری کا جس مین اونکو بیان سے ڈگری ہوئی ہو حاصل ہے اور جس مقدمہ کا اپیل نہووے وہ مثل عرصہ ایک سال تک تحصیل مین رہ سکتی ہے - چٹھی سکرٹری صدر بورڈ نمبری ۵ مورخہ ۸ - جنوری سنہ ۱۸۶۳ء - وسرکلر کمشنر الہ آباد نمبری ۱۴۱ مورخہ ۱۴ - جنوری سنہ

دفعہ ۸۷ - درخواست اجرائے ڈگری بابت جایداد منقولہ

ڈگریدار کو چاہیے کہ جس جایداد منقولہ کو صیغہ اجرائے ڈگری سے قرق کرانا چاہتا ہے اوسکی فہرست مفصل داخل کرے الا اگر ڈگریدار فہرست مذکور کی ادخال سے متعذر ہو تو اوسکو اختیار ہوگا کہ واسطے قرقی عام مال و اسباب مدیون کے اوس تعداد تک جو زرڈگری اور خرچہ کو کفایت کرے درخواست گذرانی اور منجملہ صورہ بالا ہر صورت مین ڈگریدار یا اوسکی مختار کو لازم ہوگا کہ واسطے نشاندہی جایداد کی اہلکار برندہ حکمنامہ کے ساتھ جاوے ✣

شرح - جو کوئی شخص ضبطی کی طور پر کسی ڈگری کی تعمیل مین کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کے لیے اوسے فریباً دور کرے یا چھپاوے تو اوسکو بموجب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیجائیگی

۲ - دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۶۹ و ۱۷۱ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

مع نظائر مندرجہ تحت دفعہ ۳۴ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب حرف بجای دفعہ ۲۰۹ - دفعہ ۲۰۶ قائم کرکے پڑہنا چاہیے

دفعہ ۸۸ — وارنٹ کس میعاد تک جاری رہ سکتا ہے

ہر ایک حکمنامہ پر وہی تاریخ لکھی جاویگی جس تاریخ اوسپر صاحب کلکٹر کی دستخط ثبت ہووین اور اوسقدر میعاد کی واسطے جاری رہے گا جو صاحب کلکٹر تجویز کرے مگر تاریخ مذکورہ سے ساٹہ دن سے زیادہ میعاد کیواسطے جاری نرہیگا +

دفعہ ۸۹ — وارنٹ ثانی اور ثالث

جائز ہے کہ برطبق گذرنی درخواست ڈکریدار بعد انقضاے ایام نفاذ حکمنامہ اول کے حکمنامہ ثانی وثالث وغیرہ بموجب حکم صاحب کلکٹر کے جاری ہووین +

دفعہ ۹۰ — بعد ایک سال کے بغیر اطلاع حکمنامہ متعلقہ ڈکری کا اجرا نہین ہوسکتا

کوئی حکمنامہ متعلق کسی تجویز کا بلا اجرای اطلاعنامہ بنام شخص موسومہ درخواست کی اوس صورت مین جاری نہین کیا جاویگا جب تاریخ تجویز یا پچھلی درخواست اجرا کی تاریخ سے درخواست اجرای حکمنامہ حال تک ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہو +

دفعہ ۹۱ — حکمنامہ متعلقہ کسی مدیون متوفی کی وارث یا اور قائم مقام پر بلا اجرای اطلاعنامہ جاری نہ ہوگا

حکمنامہ متعلقہ ڈکری کسی مدیون متوفی کی وارث یا اور قائم مقام پر بلا اجرای اطلاعنامہ بنام وارث یا قائم مقام مذکور بغرض اسکے کہ وہ عدالت مین حاضر ہوکر عذر پیش کرے جاری نہین کیا جاویگا +

دفعہ ۹۲ — کوئی حکمنامہ تاریخ ڈکری سے تین برس بعد جاری نہ کیا جاوے گا

کوئی حکمنامہ کسی قسم کا جو کسی ڈکری متعلقہ ایکٹ ہذا سے نسبت رکھتی تاریخ ڈکری مذکور سے تین برس بعد جاری نہین کیا جاویگا الّا اوس صورت مین کہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ کی ڈکری ہووے چنانچہ اوس صورت مین وہ میعاد جسکے اندر اجرای حکمنامہ جائز ہوگا بموجب قواعد عام متمشیہ بابت میعاد اجرای ڈکری عدالت ہای دیوانی کے تجویز کیجاویگی +

قاعدہ عام متمشیہ عدالت دیوانی

۷۹۴ — کوئی حکمنامہ کسی عدالت سے جو بموجب رایل چارٹر مقرر نہوئی ہو متضمن جاری کرنے کسی تجویز

یا ڈگری یا حکم مصدورہ عدالت موصوفہ جاری نہیں کیا جاویگا الا اوس صورت مین کہ ڈگریدار درخواست اجرا سے تین برس پہلے کسی وقت مین پیروی مناسب بغرض اجرای تجویز یا ڈگری یا حکم مذکور بالغرض قائم کنی تاثیر ڈگری وغیرہ کے عمل مین لایا ہو۔ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ء

۷۹۵ بعض افسران نے قیاس کیا ہے کہ دفعہ ۹۲ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ کی دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ سے ترمیم ہوئی ہے اور اتنا بھی ضرور ہے کہ مابین تین سال قبل از گذرنے غرضی اجرا کی کچھ کارروائی واسطے اجرا کی کرنی چاہیے مگر شرائط دفعہ ۳ کی طرف توجہ نہیں کی

دفعہ ۳ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹

۲ جب کسی قانون مجاریہ حال یا آئندہ مین بمقابلہ میعاد مندرجۂ ایکٹ ہذا کی میعاد قلیل مندرج ہووے تو باوصف نفاذ اس ایکٹ کے وہی میعاد قلیل اوس مقدمہ سے متعلق کیجاویگی۔ دفعہ ۳ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ء

۳ لہذا جبکہ کوئی ڈگری کم از حاری جو ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ سے متعلق ہو صادر کیجاوے تو کوئی حکمنامہ اجرا کا کسی قسم کا ہو بعد مرور تین سال کے تاریخ ڈگری سے جاری نہونا چاہیے۔ سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۶۶

۷۹۶ - جو لفظ سے کا جزو آخر ضمن ۶ دفعہ ۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ء مین آیا ہے اوس سے تاریخ حکم کی خارج رہتی ہے گو نظیر نمبری ۶۲ منفصلہ ۱۵ جولائی سنہ ۶۴ء تنسکہ رای بنام سماۃ بندی۔ مین رای مختلف دی گئی - رام دیال رای بنام بدھا دریتواری منفصلہ ۲۲ جنوری سنہ ۶۶ء

تنبیہ - واضح ہو کہ اس نظیر سے یہ نتیجہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ اسیطرح جو لفظ سے کا دفعہ ۹۲ ایکٹ ہذا یعنے (تاریخ ڈگری مذکور سے) مین آیا ہے اوس سے تاریخ حکم اصدار ڈگری مستثنے ہے گو نظیر مذکورۂ بالا بالتخصیص دفعہ ۹۲ کی نسبت صادر نہین ہوئی

۷۹۷ - دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۵۹ء کا تعلق صرف اوس صورت مین ہوتا ہے کہ بفور صدور ڈگری کے اجرا کا استحقاق ہوا اور ایسی شکل سے متعلق نہین کہ ادای زر ڈگری کو لیے آئندہ کی قسط مقرر ہووے بلکہ ایسی صورت مین ہر ایک قسط کی واجب الطلب ہونیکی تاریخ سے درمیان تین برس کی اجرا ڈگری ہو سکتی ہے۔ الطاف علی بنام رام سہای منفصلہ ۹ مارچ سنہ ۶۷ء

۷۹۸ — جو ڈگری کی طرف اندر میعاد معینہ قانون کے جاری نہ کرائی جاوی بیکار متصور ہو اور اگر ڈگریدار بخلاف [illegible] کو بعرصہ [illegible] بارہ برس اپنی حیثیت پر قائم رہے تو زمانہ مابعد مین وہ اسطے ثبوت اپنے استحقاق کے ڈگری مذکور پر دلیل نہین کر سکتا اور نہ یہ دلیل عدالت مین مقبول ہو سکتی ہے — رام جیاون وغیرہ بنام دیپ نرائن وغیرہ منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۰ء

۷۹۹ — الفاظ مندرجہ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء سے یہ ضرور نہین کہ وارنٹ واسطے اجرائے ڈگری ذات یا جایداد مدیون ڈگری پر جاری ہو یہ کافی ہے کہ اگر ڈگریدار ڈیسی پیروی عدالت مین کی ہو جس سے کہ اوسکی خواہش اجرائے ڈگری کی معلوم ہوتی ہو اور اگر عدالت بموجب اوسکی درخواست کے کوئی کارروائی عمل مین لائی ہو تو یہ ضرور نہین ہے کہ وہ کارروائی انجام کو پہونچائی جاوی بلکہ جب بفائدہ متصور ہو تو اوس سے دست برداری ہو سکتی ہے — کامیان نکا وغیرہ بنام بہادر سنگھ وغیرہ منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء جلاس کامل

۸۰۰ — کوئی تحریک عدالت بغرض جاری کرنے کسی تجویز یا ڈگری یا حکم مصدورہ کسی عدالت مقررہ رایل چارٹر عمل مین نہین آویگی تا وقتیکہ درخواست اجرا اوس تاریخ سے بارہ برس کے اندر نہ گذری جب استحقاق جاری کرانے ڈگری کا ڈگری کو مالک ذی اختیار کو حاصل ہوا ہو الا اوس صورت مین کہ تجویز یا ڈگری یا حکم بین المیعاد مذکورہ مجدداً اثر پذیر ہو گیا ہو یا کسیقدر زر اصل یا زر سود ڈگری شدہ ڈگریدار کو ادا ہوا ہو یا کہ مدیون ڈگری یا اوسکی منجانب کوئی اقرار نامہ تحریری دستخطی اپنا متضمن اقبال استحقاق ڈگریدار کی اوسکو حوالہ کیا ہو پس صورت مذکورہ مین کوئی درخواست بابت اجرائے ڈگری خواہ تجویز خواہ حکم مقبول نہوگی تا وقتیکہ درخواست مذکور اوس تاریخ سے بارہ برس کے اندر داخل نہو جب ڈگری وغیرہ آخر مرتبہ مجدداً اثر پذیر ہوگئی ہو یا روپیہ خواہ اقرار نامہ آخر مرتبہ دیا گیا ہو مگر ملحوظ رہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے تین برس تک ہر تجویز اور ڈگری اور حکم سے جو بروقت نفاذ ایکٹ ہذا اثر پذیر ہوں وہی قوانین متعلق ہونگے جو بالفعل جاری ہین گو کہ اس ایکٹ مین اسکے خلاف حکم ہوا ہو دفعہ ۱۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء

تنبیہ — واضح ہو کہ ہماری ممالک مغربی و شمالی مین عدالت مقررہ رایل چارٹر یعنی فرمان بادشاہی عدالت العالیہ ہائی کورٹ الہ آباد ہے

دفعہ ۹۳ — وارنٹ مدیون کیواسطے | اگر حکمنامہ واسطے گرفتاری ذات مدیون کی ہو تو برندۂ حکمنامہ کو

چاہیے کہ جسقدر جلد ممکن ہو مدیون کو کلکٹر کے حضور حاضر کرے اگر مدیون کل مبلغ مندرجہ حکمنامہ
اوسوقت عدالت مین داخل نکرے یا اوسکے ادا کی واسطے ایسا بندوبست نکرے جس سے ڈگریدار کو
اطمینان ہووے یا صاحب کلکٹر کو اس امر سے مطمئن نکرے کہ وہ فی الحال مقدور ادا سے قرضہ نہین رکھتا
تو صاحب کلکٹر اوسکو جیلخانہ مین بھیجدے اوسقدر میعاد تک قید رکھیگا جو حکمنامہ اسمی داروغہ
جیلخانہ مین مندرج ہوگی الا اوس صورت مین کہ مدیون ختم میعاد سے پہلے کل زر ڈگری ادا کردیوے
سزا کی حد
مگر ملحوظ رہے کہ جب مدیون موجب حکمنامہ متعلقہ ایکٹ ہذا قید
کیا جاوے تو میعاد قید اوس صورت مین تین مہینہ سے زیادہ نہوگی جب تعداد ڈگری بلا محسوبی
خرچہ پچاس روپیہ سے زیادہ نہو اور اوس صورت مین چھ مہینے سے زیادہ نہوگی جب تعداد مذکور
پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو اور باقی صورتون مین وہ میعاد دو برس سے زیادہ نہوگی اور اگر
اگر گرفتاری بابت مدیون ڈگری جسکی رو سے حکمنامہ جاری ہوکر مدیون گرفتار کیا جاوے بابت حوالہ
کرنے کاغذات یا حساب کی ہو اور مدیون بروقت حاضری بحضور صاحب کلکٹر کاغذات یا
حساب حوالہ نکرے تو جائز ہے کہ مدیون مذکور جیلخانہ دیوانی مین داخل ہوکر کسی میعاد تک قید رہے
جو کلکٹر تجویز کرے اور جو چھ مہینہ سے زیادہ نہو الا اوس صورت مین کہ وہ میعاد مجوزہ سے پہلے کاغذات
اور حساب حسب محکومیہ ڈگری حوالہ کرے

۸۰۱ — جب کوئی قیدی جیلخانہ دیوانی مین ایک سال تک قید رہ چکا ہو تو اوسکی مقید رہنے کی وجہ
نقشہ جیلخانہ دیوانی مین (جسکو مجسٹریٹ مہتمم جیلخانہ بھیجے گا) حاکم دیوانی یا کلکٹر کو بالاختصار لکھنی چاہیے سرکلر
آرڈر نمبر ۳۹ جلد ۲

۸۰۲ — جو شخص کہ بعلت اجرائیڈگری زر نقد بذریعہ حکمنامہ کی گرفتار ہوکر عدالت مین حاضر کیا جاوے وہ واسطے
اپنی رہائی کی اس بنا پر درخواست کرسکتا ہے کہ اوس سے کوئی سبیل ادا کرنے کل یا جزو زر قرضہ کی بالفعل نہین ہوسکتی
یا درصورت قابض ہونے اوسکی کچھ جایداد پر وہ درخواست اس امر کی کرے کہ جو کچھ جایداد اوسکی قبضہ مین ہے
اوسکی نسبت عدالت جو چاہے کرے اس درخواست مین تفصیل جایداد ہر قسم از ان سائل کی خواہ وہ اوسکے

قبضہ مین یا اوسکو ممکن الحصول ہو عام اس سے کہ وہ اسپر بلا شرکت غیری یا بشراکت دیگران قابض ہو یا وہ اوسکی طرف سے امانتہً دوسرے شخص کے قبضہ مین ہو (باستثنای پارچہ تن پوشی اسکے یا اسکے وابستگان اور املاک خاص خود اوسکے) مع مقام وقوع جایداد مذکور مفصل درج ہوگی یا درخواست مین یہ بھی لکھا جاے کہ سوای مستثنیات متذکرۂ بالا کے اور کچھ جایداد سائل کے قبضہ مین نہین ہے اور جو طریقہ متذکرۂ بالا کے واسطے دستخط و تصدیق عرائض دعوی کے معین ہے اوسکے موافق اس درخواست پر سائل کے دستخط اور تصدیق ثبت کرائی جاویگی۔ دفعہ ۲۷۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۸۰۳ — اگر کوئی شخص جو حسب الحکم حکمنامہ متعلقہ اجرائے ڈگری زر نقد کے گرفتار ہو کر عدالت مین حاضر کیا جاے باعتبار کسی وجہ من الوجوہ متذکرۂ دفعہ ۲۷۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع کو رہائی پانیکی درخواست کرے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ مدعی یا اوسکے وکیل کے مواجہہ مین اول درخواست سے اس باب مین استفسار کرے کہ بالفعل اوسکی کیا حیثیت ہے اور آیندہ زر ڈگری ادا کرنیکی کیا سبیل کر سکتا ہے اور عدالت مدعی سے اس بات کی درخواست طلب کریگی کہ مدعی اوس جایداد پر جو مدعا علیہ کے قبضہ مین ہو حکمنامہ کیون نہین جاری کراتا ہے اور مدعا علیہ کیون نہ رہا کیا جاے اور اگر مدعی ایسی وجہ ظاہر نہ کر سکے تو عدالت مجاز ہوگی کہ مدعا علیہ کی حراست سے نجات پانیکا حکم دے مگر عدالت مجاز ہوگی کہ حین دوران اوس تحقیقات کے جو نسبت بیانات کسی فریق کے ضرور معلوم ہو مدعا علیہ کو اوس اہلکار عدالت کی حراست مین جسکو حکمنامہ کی تعمیل سپرد ہوئی تھی اس شرط کے ساتھ رکھے کہ مدعا علیہ اہلکار مذکور کا زر فیس عدالت مین داخل کرے اور فیس کی شرح یومیہ اوس شرح کے برابر ہوگی جسکے بموجب اوسی عدالت مین اور اور حکمنامجات کا خرچہ لیا جاتا ہو اور جو سب مین کم ہو یا اگر مدعا علیہ اس بات کی ضمانت کافی اور معتبر داخل کرے کہ وہ دوران تحقیقات تک عند الطلب حاضر ہوگا اور اوسکا ضامن یا ضامن لوگ اس بات کی ذمہ دار ہون کہ درصورت عدم احضار مدعا علیہ کے وہ لوگ زر مندرجہ حکمنامہ ادا کرینگے تو عدالت مجاز ہوگی کہ ایسی ضمانت پر مدعا علیہ کو رہائی دے۔ دفعہ ۸ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ ع

۸۰۴ — اگر یہ بات واضح ہو کہ مدعا علیہ نے اپنی درخواست مین نسبت جایداد ازان اپنی کی خواہ وہ اوسکے قبضہ مین ہو یا اوسکو ممکن الحصول ہو یا اوسکی جانب سے امانتہً دوسرے کے قبضہ مین ہو کچھ اخفا کیا ہے یا عمداً بیان خلاف لکھا ہے یا اوسنے قریباً کچھ جایداد کو مخفی یا منتقل کیا یا اوٹھوا دیا ہے بایہ کہ وہ مرتکب کسی اور بد معاملگی کا ہوا ہے تو رہا ہو جانا اوسکا بموجب دفعہ مقدم الذکر کے حافظ اوسکی گرفتاری

دوبارہ اور قید کا نہوگا اور ایسی رہائی سے جایداد جو اوسوقت قبضہ مدعا علیہ کے ہو یا جو آیندہ اوسکی قبضہ مین آنیوالی ہو قرقی اور نیلام سے محفوظ نہ ہوگی - دفعہ ۲۷۵ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۰۵ - جو شخص کہ بعلت ڈگری قید مین ہو وہ اپنی رہائی کیواسطے عدالت مین درخواست گذران ہسکتا ہے درخواست مذکور مین تفصیل جایداد ہر قسم ازان سائل خواہ وہ اوسکو ملنے والی ہو یا اوسکی قبضہ مین ہو اور عام اس سے کہ وہ اسپر بذات خاص یا بشرکت دیگران قابض ہو یا اور اشخاص اسکی جانب سے امانۃً قابض ہون بہ استثنا ئے پارچہ تن پوشی اوسکے اور اوسکے وابستگان اور ضروری حالات حرفہ اوسکی مع نشان مقامات جہان جایداد مذکور دستیاب ہوسکی تصریح مندرج ہوگی اور درخواست مذکور پر دستخط اور تصدیق سائل کی مطابق اوس طریقہ کی ثبت ہوگی جو درباب ثبت ہونے دستخط اور تصدیق کے عرائض نالش پر اوپر مذکور ہوچکا ہے - دفعہ ۲۸۰ ایضاً

۸۰۶ - برطبق گذرنے درخواست مذکور کی حاکم عدالت ایک نقل تعلیقہ جایداد مدعا علیہ کی مدعی کو عطا کریگا اور مدعی مقول اوس حکم سے معین کریگا کہ مدعی اوسکی اندر کل یا جزو جایداد مذکور کو قرق اور نیلام کرالے یا یہ ثابت کرے کہ مدعا علیہ نے بلا الفاء ڈگری کی اپنی رہائی کے لیے دیدہ و دانستہ اپنی جایداد یا حق یا حقوق کو جسکی یا جایداد کو فریباً منتقل کیا یا اوٹھوا دیا یا وہ کسی اور حرکت بدمعاملگی کا مرتکب ہوا اگر مدعی اندر میعاد معینہ کے ثبوت اس بات کا داخل نکرسکے تو حاکم عدالت مدعا علیہ کو رہا کریگا اگر مدعی اندر میعاد معینہ یا من بعد اب حسب اطمینان عدالت کے یہ ثابت کرے کہ مدعا علیہ مرتکب کسی حرکت کا منجملہ حرکات مذکورۂ بالا کے ہوا ہے تو حاکم عدالت کو لازم ہوگا کہ جیسا موقع ہو مدعا علیہ کو باستدعاے مدعی کے حوالات مین کبھی یا سپرد محبس کرے الا اوس حالت مین کہ مدعا علیہ ڈگری کی علت مین دو برس قید رہا ہو اور حاکم کو اس بات کا بھی اختیار ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے تو مدعا علیہ کو صاحب مجسٹریٹ کے پاس واسطے عمل مین آنے تدارک معینہ قانون کے نسبتاً اوسکی بھیجدیوے - دفعہ ۲۸۱ - ایضاً

دفعہ ۹۴ - کوئی شخص ایک ہی ڈگری کی رو سے دوسرے بار قید نہین ہوسکتا

جب کوئی شخص ایک مرتبہ جیلخانہ سے رہائی پاجاوے تو وہ اوسی ڈگری کی رو سے مرتبہ ثانی قید نہ کیا جائیگا اگر تعداد ڈگری ایک سو روپیہ سے زیادہ نہو تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ شخص رہائی یافتہ کی نسبت

یہ ظاہر کرے کہ وہ اوس ڈکری کی ذمہ داری سے دوام کو بری ہوگیا لیکن اور صورتون مین رہائی مذکورہ موجب سقوط ذمہ داری متعلقہ ڈکری نہوگی اور یہ نہین لازم آویگا کہ اوس ڈکری کی اجرا مین شخص رہائی یافتہ کی جایداد قرق نہوسکیگی ٭

دفعہ ۹۵ - زرخوراک اجرای وارنٹ کو وقت جمع ہونا چاہیے

جب کوئی شخص درخواست بابت اجرای حکمنامہ گرفتاری بموجب دفعہ ۴۹ یا اجرای حکمنامہ اوپر ذات مدیون کو گذرانے اوسکو لازم ہے کہ بروقت جاری ہونی حکمنامہ کی زرخوراک بقدر حاجت ایک مہینہ یعنی تیس روز بموجب شرح مقررہ صاحب کلکٹر کی عدالت مین داخل کرے اور شرح مذکور روانہ یومیہ سے زیادہ نہوگی الا اوس صورت مین کہ صاحب کلکٹر کسی وجہ خاص سے شرح زائد کی بموجب خوراک داخل کراوے مگر کسی صورت مین شرح مذکور ۴ر یومیہ سے زائد نہوگی ٭

دفعہ ۹۶ - زرخوراک درآنای قید کو پیشگی ادا کرنا چاہیے

ایام قید کی ہر ماہ آیندہ کے شروع ہونے سے پہلے ڈکریدار کو شرح مذکورہ بالا کے بموجب زرخوراک داخل کرنا لازم ہوگا اگر زرخوراک داخل نہ کیا جاویگا تو شخص مقید کو رہائی دیجائیگی ٭

دفعہ ۹۷ - زرخوراک خرچہ مقدمہ مین شامل ہوگا

جو کچھ روپیہ بابت خوراک قیدی کے صرف ہووے وہ خرچہ مقدمہ مین شامل کیا جاوے گا اور اوس قدر زرخوراک مدخلہ جو تصرف مین نہ آوے شخص داخل کنندہ کو واپس دیا جائیگا ٭

فصل دوسری نیلام بصیغہ اجرا ڈکری

اول - جایداد منقولہ

شرح - جایداد منقولہ سے وہ شے مادی مراد ہے جو زمین سے ملصق یا پیوستہ نہو

دفعہ ۹۸ - ڈکریدار کی نشاندہی پر فہرست تعلیقہ طیار کرکے اطلاعنامہ نیلام مشتہر کرنا چاہیے

بروقت جاری کرنی حکمنامہ اوپر جایداد منقولہ کسی مدیون ڈکری متعلقہ ایکٹ ہذا کی اہلکار برندۂ حکمنامہ کو چاہیے کہ جس جایداد کی ڈکریدار نشاندہی کرے اوسکی فہرست طیار کرکے اطلاعنامہ مشتہر تفصیل تاریخ جو

واسطے نیلام کے مقرر ہوئی ہو مع نقل فہرست مذکورہ موقع محجوزہ نیلام پر اور مدیون کی مسکن پر مشتہر کیجاوے ایک نقل اطلاعنامہ اور فہرست مذکورہ کی صاحب کلکٹر کے پاس مرسل اور صاحب موصوف کی کچہری مین آویزان کیجائیگی +

۸۰۷ - بیع ایسی جایداد کا جو بحکم عدالت قرق کی گئی ہو ناجائز ہی بعد بیع اگر قرقی بھی اوٹھا لیجاوے تاہم ایسا بیع جائز اور قابل عملدرامد کے نہین ہوتا ایکٹ ۱۷ بنام بہادر سنگھ منفصلہ ۲۶ - جنوری ۱۸۶۳ء

الف ۸۰۷ - جو جایداد کہ حالت قرقی مین منتقل کیجاوے اوسکا انتقال واسطے جملہ اغراض اور نسبت بلا استواض کے قطعاً ناجائز نہین بلکہ ناجائز فی الجملہ ہی لہذا قابل منظوری بھی ہوسکتا ہی - سید محمد علی بنام گوکل چند منفصلہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۹ء

۸۰۸ - انتقال کرنا جایداد مقرونہ بعلت اجرائیڈگری کا جو واقعی بہ نیت ادا وزر اور اوس ڈگری کی جسکی بابت قرقی ہوئی ہو عمل مین آوے اور زر ثمن اوسکا حسب مقصود صرف ہوا اور اوسکی واسطے کافی ہو حسب منشاے دفعہ ۲۴۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کی ناجائز نہین حسمیت رای بنام ہدایت اللہ منفصلہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۹ء

دفعہ ۹۹ - حفاظت اور نیلام جایداد منقولہ جو قرق کیجاوے

نیلام جایداد منقولہ جو بموجب حکمنامہ کے قرق کیجاوے تاریخ مابعد روز قرقی سے دس روز پیچھے عمل مین آویگا اور تا وقوع نیلام کے جایداد مذکور کسی موقع مناسب پر امانت رکھی جاویگی یا کسی شخص معتبر کی حفاظت مین جسکو اہلکار بندوبست حکمنامہ مناسب سمجھیگا سپرد کیجاویگی اور شرائط دفعات ۱۲۹ - لغایت ۱۳۲ - جہان تک اونکی تعلیق ممکن ہو نیلام منصلہ دفعہ ہذا سے متعلق ہونگی +

دفعہ ۱۰۰ - اگر شخص نسبت جایداد منقولہ جو قرق ہوئی ہو دعوی حقداری ظاہر کرے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہو کہ اوسکا نیلام ملتوی رکھے

اگر قبل تاریخ مقررہ نیلام کے کوئی شخص ثالث صاحب کلکٹر کی حضور حاضر ہوکر نسبت کسی جایداد منقولہ کے جو قرق ہوئی ہو دعوی اور مقدار اوسکی ظاہر کرے تو صاحب کلکٹر کو لازم ہی کہ اظہار شخص مذکور یا اوسکی مختار کا بذریعہ حلف یا بطور دیگر جو کچھ درباب زبان بندی گواہان قانون وقت مین حکم ہو قلمبند کرے اور اگر وجہ کافی پائی جاوے تو جایداد مذکور کا نیلام ملتوی رکھے +

شرح - اقسام دفعہ ۶۷ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

۸۰۹ - ایسی درخواست ٹہاپہ پر لکھی جائیگی - ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۱۰۱ — صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ ایسی دعاوی کا تصفیہ کرے

صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ شخص ثالث کی دعوی کا تصفیہ کرکے مابین اوس دعویدار اور مدعی اور مدعا علیہ اصل مقدمہ کے حکم مناسب صادر کرے بروقت تجویز دعوی مذکور کی صاحب کلکٹر کو لازم ہے کہ قواعد متعلقہ ایکٹ ہذا کی جہانتک ممکن ہو پابندی کرے +

شرح — جو کوئی شخص ضبطی کی طور پر یا کسی ڈکری کی تعمیل مین کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کے لیے فریبا اوسکا دعوی کرے تو وسکو بموجب دفعہ ۲۰۷ مجموعۂ تعزیرات ہند سزا دیجائیگی — دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۱۶۹ و ۱۷۱ الغایت ۱۷۵ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء مع نظائر تحت دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب صرف بجائے دفعہ ۲۰۹ دفعہ ۲۰۷ قائم کرکے پڑہنا چاہیے

دفعہ ۱۰۲ — اگر دعویدار اپنا حق ثابت نکرسکے تو ڈکریدار کو اوس سے ہرجہ دلانا جائز ہے

اگر دعویدار مذکور نسبت جایداد مقرونہ کی حق اپنا ثابت نکرسکے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ بروقت تجویز مقدمہ کی ڈکریدار کو اوس دعویدار سے اوسقدر روپیہ بطور خرچہ دلاوی جو بمقابلہ اوس نقصان حق یا خسارہ کی جو بوجہ التوای نیلام جایداد ڈکری دار کی عائد حال ہوا ہو کافی معلوم ہو +

شرح — درباب تعیین مقدار نقصان دیکھو شرح دفعہ ۱۴۱ — ایکٹ ہذا

دفعہ ۱۰۳ — جو حکم بموجب دو دفعات بالا کے صاحب کلکٹر صادر کرے اوسکی ناراضی سے اپیل نہین ہوسکتا

جو حکم بہ تجویز صاحب کلکٹر بموجب دفعہ ۱۰۱ و ۱۰۲ صدور پاوے اوسکی ناراضی سے اپیل نہوگی بلکہ اوس شخص کو جسکی نام حکم ہوا ہو اختیار ہوگا کہ تاریخ حکم سے ایک سال کے اندر واسطے اثبات حق کی دیوانی مین نالش کرے مگر شرط یہ ہے کہ اگر حکم واسطے نیلام جایداد کے ہوا ہو تو نالش دیوانی واسطے حصول جایداد کی نہوگی بلکہ واسطے دلایانی زر ہرجہ بنام ڈکریدار جسکی تحریک سے جایداد نیلام ہوئی ہو اوسکیجاویگی +

دفعہ ۱۰۴ — کوئی بیضابطگی جو نیلام کو مشتہر کرنے یا تعمیل کرانے مین ہو موجب سقوط نیلام نہوگی

کوئی بیضابطگی جو جایداد منقولہ مقرونہ کی نیلام کے مشتہر کرنے یا تعمیل کرانے مین واقع ہوئی ہو موجب سقوط نیلام مذکور نہوگی مگر یہ قاعدہ مانع اس امر کا نہوگا کہ وہ شخص جسنے بیضابطگی سے نقصان اوٹہایا ہو دیوانی مین نالش کرکے بذریعہ ہرجہ

حاصل گری بشرطیکہ نالش مذکور تاریخ نیلام سے ایکسال کے اندر رجوع کیجاوے ÷

دوم جایداد غیر منقولہ

شرح — جایداد غیر منقولہ ہی وہ شی مراد ہی جسکا اوٹھانا ایک جگہ ہی دوسری جگہ جوازاً ممنوع ہو خواہ وہ شی مادی ہو یا غیر مادی یعنی اراضی اور مکانات اور ہر قسم کی شی ملصقہ زمین اور وہ اشیا مراد ہین جو کسی ایسی شے کے ساتھ دائماً وصل ہون جو خود زمین سے ملحق ہی

۲ — وہ حقیت شکمی جو بالعوض اپنے مطالبہ لگان کی نیلام ہو

دفعہ ۱۰۵ — نیلام اراضیات انتقالی کا بصیغہ اجرائیڈگری بعلت اپنی بقایاے لگان

اگر ڈگری بابت بقایاے لگان اوس قسم کی حقیت شکمی کے ہو جو بموجب اسناد ملکیت یا رواج ملک بذریعہ بیع انتقال ہو سکتی ہی تو ڈگریدار کو اختیار ہی کہ واسطے نیلام اوس حقیت کی درخواست کری کہ اوسوقت حقیت مذکور بصیغہ اجرائیڈگری بموجب اون قواعد کے نیلام کیجاویگی جو واسطے نیلام حقیت ہاے شکمی بعلت بقایاے لگان کے کسی قانون وقت مین مندرج ہون مگر درخواست مذکور اوس صورت مین جب حکمنامہ اوس سے پہلے مدعون ڈگری کی ذات یا جایداد منقولہ پر جاری کیا گیا ہو اثناے دوران حکمنامہ مذکور مین منظور نہین کیجاویگی اور اگر بعد نیلام حقیت شکمی کے کوئی جزو تعداد ڈگری غیر مودی رہی تو جائز ہی کہ درخواست اجراے حکمنامہ بابت دوسری جایداد منقولہ یا غیر منقولہ مدعون کی داخل ہووے اور وہ جایداد غیر منقولہ حسب مشروطہ دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ہذا نیلام ہو سکتی ہے ÷

شرح — اس دفعہ کو بشمول دفعہ ۱۰۸ دیکھنا چاہیے

۸۱۰ — نیلام ایسی حقیت شکمی کا جو اپنے مطالبہ مین نیلام ہو بموجب قانون وقت ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے عمل مین آویگا — سرکلر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۸۵۹ء

۸۱۱ — جو اختیار کہ قبل ازین صاحب جج کو بابت نیلام حقیت شکمی بعلت اجرائیڈگریات زرلگان کے حاصل تہا وہ صاحب کلکٹر کو تفویض کیا گیا — دفعہ اول ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۱۲ — ایسا نیلام معرفت صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر باعلان ہوگا اور اطلاع اوسکی بذریعہ

اجرا اور آویزانی اشتہار کچہری ضلع یا عدالت مقام پر اور کچہری کلکٹری مین دس روز پیشتر کیجاویگی - دفعہ ۱۰۶ ایضاً

دفعہ ۱۰۶ - اگر شخص ثالث حقیت شکمی پر جواز قابض ہونیکا دعویدار ہو تو صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ نیلام کو ملتوی رکھکر اوسکی تحقیقات اور دعوی کا تصفیہ کرے

اگر قبل پہونچنے روز مقررہ نیلام حقیت شکمی بصیغہ اجرائیڈگری بعلت بقایائے زرلگان متعلقہ حقیت مذکورہ کے کوئی شخص ثالث صاحب کلکٹر کے حضور حاضر ہوکر یہ ظاہر کرے کہ مین حقیت شکمی کا مالک ہون اور وہ شخص جسکے نام ڈگری ہوئی ہے مالک نہین ہے اور مین تاریخ صدور ڈگری تک بطور جائز قابض رہا تو صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ حسب شرائط دفعہ ۱۰۰ ابابت زبان بندی اشخاص ثالث کو اوس شخص کا اظہار لیوے اور اگر وہ عدالت مین تعداد ڈگری داخل کرے یا ضمانت کافی دیوے اور صاحب کلکٹر کی نزدیک وجہ کافی پائی جاوے تو صاحب موصوف نیلام کو ملتوی کرکے اوس شخص کی دعوی کی تحقیقات اور تجویز کریگا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی انتقال حقیت شکمی جسکا حسب شرائط ایکٹ ہذا یا دیگر قانون مجاریہ وقت کے زمیندار یا حقیت دار اعلی کے سررشتہ مین زمین رجسٹری ہونا چاہیے تسلیم نہ کیا جاویگا الا اوس صورت مین کہ اوسکی رجسٹری ہوئی ہو یا عدم رجسٹری کی وجہ کافی حسب اطمینان صاحب کلکٹر پیش کیجاوے ٭

دفعہ ۱۰۷ - طریقہ تصفیہ عذرات

بروقت تجویز دعوی قسم بالا کے صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا پر جہان تک اونکی تعلیق ممکن ہو لحاظ کرے اور بنا راضی اوس تجویز کی جو صاحب کلکٹر نسبت دعوی مذکور صادر کرے اپیل نہوگی بلکہ اوس شخص کو جسکے نام تجویز صدور پاوے اختیار ہوگا کہ تاریخ تجویز سے ایک سال کے اندر نالش اثبات حق کی عدالت دیوانی مین پیش کرے ٭

دفعہ ۱۰۸ - اجرائیڈگری بحق حصہ داران محال غیر منقسم یا حقیت کے

اگر ڈگری کسی حصہ دار محال مشترکہ غیر منقسمہ یا حصہ دار تعلقہ شکمی یا اور حقیت قسم مذکورہ کی بابت زر واجب الوصول متعلقہ حصہ زرلگان حقیت شکمی جو اس محال یا تعلقہ یا حقیت غیر منقسمہ مین واقع ہو صدور پاوے تو درخواست ڈگریدار بابت نیلام اوس حقیت شکمی کی منظور نہوگی الا اوس صورت مین کہ اوس سے پہلے حکمنامہ اوس

جایداد منقولہ مدیون پر جاری ہو چکا ہو جو اس ضلع مین جسمین نالش رجوع ہوئی تھی واقع ہووے اور اوس جایداد منقولہ کی نیلام سے تعداد ڈکری تمام و کمال ادا نہوئی ہو پس اوس صورت مین وہ حقیت شکمی بشرطیکہ وہ قسم مفصلہ دفعہ ۱۰۰ اسی ہوا وسیطرح صیغہ اجرائے ڈکری سے نیلام ہو سکتی ہے جیسے جایداد غیر منقولہ بموجب شرائط و دفعات ذیل کے ڈکری زر نقد کی اجرا مین نیلام ہوتی ہے ٭

۲ - وہ جایداد غیر منقولہ جو دوسری کی مطالبہ مین نیلام ہو

دفعہ ۱۰۹ - جملہ مقدمات ڈکری زر نقد اگر تعداد ڈکری نیلام جایداد منقولہ مدیون سے وصول نہو سکی تو جایداد غیر منقولہ کی نسبت حکمنامہ کا اجرا ہو سکتا ہے

جب ڈکری بابت زر نقد بموجب ایکٹ ہذا صدور پاوے بشرطیکہ وہ زر نقد بابت بقایاے لگان متعلقہ کسی حقیت شکمی قابل بیع کے نہ ہو تو بروقت اجرا اوس ڈکری کی اگر تعداد ڈکری بذریعہ اجراے حکمنامہ اوپر ذات یا جایداد منقولہ مدیون واقع اوس ضلع کی جس مین نالش رجوع ہوئی تھی وصول نہو سکے تو کریدار کو اختیار ہوگا کہ واسطے اجراے حکمنامہ اوپر کسی جایداد غیر منقولہ مدیون کی درخواست کرے ٭

دفعہ ۱۱۰ - طریقہ اجراے حکمنامہ کا اگر جایداد غیر منقولہ از قسم حویلی یا اور مکان کی ہو

اگر وہ جایداد غیر منقولہ جسپر حکمنامہ جاری کرانا مطلوب ہو از قسم حویلی یا اور مکان کی ہو تو حکمنامہ اوسی طرح جاری کیا جاویگا جیسے جایداد منقولہ کی قرقی و نیلام کیواسطے حکمنامہ جاری ہوتا ہے اور شرائط دفعات ۹۸ و ۹۹ حکمنامہ اول الذکر سے متعلق ہونگی اور اگر جایداد از قسم حقیت شکمی قابل بیع ہو تو اوس کا

اگر از قسم حقیت شکمی قابل بیع ہو

نیلام بموجب اون شرائط قانونی کے عمل مین آویگا جو واسطے نیلام حقیت ہاے شکمی بعلت اوس مطالبہ کے جو از قسم مطالبہ بقایاے لگان حقیت مذکور منہو مقرر ہین

اگر وہ از قسم محال یا جزو محال ہو

اور اگر جایداد از قسم محال یا جزو محال ہو تو اوسکا نیلام بموجب اون قواعد کے عمل مین آویگا جو واسطے نیلام محالات بمراد وصول اون مطالبات کے جو مثل بقایاے مالگذاری کے وصول ہوتے ہین مقرر ہین ٭

دفعہ ۱۱۱ - عذر جو کسی جایداد غیر منقولہ کی نیلام سے پیشتر کیا جاے

اگر قبل اوس تاریخ کے جو واسطے نیلام کسی جایداد غیر منقولہ مذکورہ بالا کے مقرر ہو یہ عذر پیش کیا جاوے کہ یہ جایداد ملکیت مدیون ڈکری کی نہین ہے

اور اوس ڈگری کی اجرا مین جو اوسکے نام صادر ہوئی ہے نیلام نہین ہو سکتی ہے تو صاحب کلکٹر بموجب شرائط دفعہ ۱۰۰ متعلقہ زبان بندی اشخاص ثالث کی اس عذر داری کا اظہار لیوے گا اور اگر وجہ کافی پائی جاوے تو صاحب موصوف نیلام کو ملتوی کر کے اس عذر کی تحقیقات اور تجویز بموجب دفعہ ۱۰۷ کی عمل مین لاویگا مگر اوس شخص کو جسکے نام تجویز کیجاوے استحقاق نالش دیوانی باقی رہیگا ✣

۸۱۳ — اگرچہ قرقی علت اجرائیڈگری مین نہ دلایا جاوے تو نالش نمبری علیحدہ ہو سکتی ہے نظیر صدر غربی ۱۸۶۲ء

شرح — قواعد درباب نیلام حویلی یا مکان و باغات وغیرہ —

۱ — قواعد نیلام حقیت شکمی قابل بیع

۸۱۴ — جو جایداد از قسم حقیت شکمی قابل بیع ہو اوسکا نیلام ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء کی دفعات ۲۴۸ اور اوسکے مابعد کے بموجب عمل مین آویگا — دفعہ ۱۳ — سرکلر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۳ اگست سنہ ۵۹ء

تنبیہ — جو کہ وسطے قرقی جایداد غیر منقولہ قسم مذکور کی ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء مین کوئی حکم مندرج نہین ہے لیکن ہر گاہ نیلام ہونا اوسکا قواعد ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء پر منحصر کہا گیا تو اس سے معنی یہ بات نکلتی ہے کہ نیز اوسکی قرقی اوسمین احکام کی بموجب عمل مین آویگی جو ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء مین قرقی اراضات کی لیے مذکور ہین اور ذیل مین مندرج ہین

۸۱۵ — جب جایداد از قبیل اراضی یا دیگر شی غیر منقولہ کی ہو تو قرقی بذریعہ حکم تحریری متضمن اس بات کی عمل مین آویگی کہ مدعا علیہ جایداد کو بذریعہ بیع یا ہبہ کی یا اور کسیطرح سے منتقل نہ کرے نہ کوئی شخص اوسکو بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور کسیطرح سے لیوے — دفعہ ۲۳۵ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

۸۱۶ — ایسا حکم تحریری جایداد پر یا اوسکی متصل باواز بلند پڑھا جاویگا اور کچہری کی کسی منظر عام پر اور ایک کلکٹر کی کچہری مین آویزان کیا جاویگا — دفعہ ۲۳۹ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

۸۱۷ — نیلام کسیقدر جایداد مقرونہ بعلت اجرائیڈگری کا فریقین کی درخواست پر عدالت آمر نیلام سے ملتوی ہو کر مقدمہ زیر تجویز سے خارج ہوا غلبہ آرا سے یہ تجویز قرار پائی کہ چونکہ کوئی حکم خاص مشعر برخاستگی قرقی صادر نہین ہوا بلکہ خلاف اوسکی عدالت و نیز فریقین کا منشا رقیام قرقی تھا پس اس حکم سے کہ مقدمہ زیر تجویز سے خارج کیا جاوے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ قرقی اوٹھالیجاوے — احمد حسین خان بنام محمد عظیم خان منفصلہ ۲۷ جنوری سنہ ۶۹ء

۸۱۸ — اگر حکم تحریری متضمن قرقی صادر ہوکر اعلان اور اشتہار اوسکا بطریقہ مندرجہ بالا حسب الطلب عمل مین آیا ہو تو انتقال خانگی جایداد مقروقہ کا بذریعہ بیع یا ہبہ یا اور کسی نوع سے باطل اور ناجائز ہوگا۔ دفعہ ۲۴۰ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

شرح — نظائر تحت دفعہ ۹۸ ایکٹ ہذا بملاحظہ طلب نمبری ۸۰۸ و ۸۰۷ الف و ۸۰۰

۸۱۹ — جملہ حالات قرقی مین عدالت کو اس حکم کے اصدار کا اختیار ہے کہ کسقدر جایداد مقروقہ جو وسطہ ایفائے ڈگری کو کافی ہو نیلام کیجاوے اور زر نیلامی سے جس قدر کافی ہو ڈگری دار کو دیا جاوے۔ دفعہ ۲۴۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۲۰ — اگر مدیون اطمینان کردیوے کہ زر ڈگری اراضی کو رہن یا مستاجری کرنے سے یا جزو اراضی یا دیگر جایداد مملوکہ مدیون کو انتقال یا بیع خانگی سے وصول ہونیکی امید ہے تو بطبق گذرنے درخواست مدیون کو نیلام ایسی میعاد تک ملتوی رکھا جاوے جس مین مدیون کو فرصت مناسب وسطے مہیا کرنے زر روپیہ کی ہو۔ دفعہ ۲۴۳ ایضاً

۸۲۱ — اگر وقت نیلام اراضی مالگذاری کو صاحب کلکٹر کی یہ رای ہو کہ نیلام کرنا اوس اراضی یا حصہ کا غیر مناسب ہے اور یہ کہ اراضی یا حصہ مذکورہ کو چند روز تک انتقال کردینے سے تمام زر ڈگری عرصہ معقول مین وصول ہوجائیگا کلکٹر کو اختیار ہو کہ بشرط گذرنے ضمانت معتبر بقدر تعداد ڈگری مالیت یا حصہ مذکورہ کی بجای نیلام اراضی کوئی اور بندوبست ایفائے زر ڈگری کا عمل مین لاوے۔ دفعہ ۲۴۴ ایضاً

شرح — دفعہ ۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء بملاحظہ طلب

۸۲۲ — زر ڈگری مع دیگر اخراجات قرقی عدالت مین داخل ہوجانے یا اور طرح پر مطالبہ ادا ہوجانے پر قرقی برخاست کی جاویگی اور اگر مدعا علیہ چاہے اور عدالت مین خرچ کافی جمع کرے تو اوس طریقہ کے موافق جو وسطہ اشتہار اور اعلان قرقی کے اوپر مذکور ہوچکا ہے حکم واگذاشت مشتہر کردیا جاوے اور اوس سے اطلاع دیجاوے اور جو تدبیر کہ واسطے التوای کارروائی آیندہ بصیغہ اجرائے ڈگری ضرور ہو عمل مین آویگی۔ دفعہ ۲۴۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

ذکر دعوی نسبت جایداد مقروقہ

شرح — دفعات ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۱۱ ایکٹ ہذا بملاحظہ طلب

۸۲۳ — جب جایداد مقروقہ کی نسبت کوئی دعوی اس بیان سے پیش ہو کہ جایداد مذکور بعابت ڈگری موسومہ مدعا علیہ کی

قابل نیلام نہین ہو تو صاحب عدالت بحفظ قواعد مندرجہ دفعہ ما بعد دفعہ ہذا کی تحقیقات اوسکی اونہین اختیارات سے کریگا کہ گویا دعویدار در اصل مدعا علیہ مقدمہ گردانا گیا اور بموجب اونہین اختیارات کے کاربند ہوگا جو دربارہ طلبی و تعیین گواہان بعد تحریر امور تنقیح طلب عمل مین آتے ہین اور اگر حاکم عدالت اس بات سے مطمئن ہو جاے کہ جایداد اوس شخص کے قبضہ مین جسپر اجرا مطلوب ہے یا کسی اور شخص کی امانت مین منجانب اوسکے نہین ہے یا کہ رعایا یا کاشتکار یا دیگر اشخاص جو وقت قرقی جایداد کی اوسکو لگان دیتے ہون اوسپر قابض نہین ہے یا یہ کہ وہ جایداد وقت قرقی کی اوسکے قبضہ مین تو تھی مگر وہ بطور مالک کے یا اپنی طرف سے اوسپر دخیل نہ تھا بلکہ منجانب شخص دیگر یا امانۃً اوسپر قابض تھا تو صاحب عدالت اوس جایداد کو قرقی سے واگذاشت کریگا لیکن اگر یہ امر حسب اطمینان عدالت کے پایا جاوے کہ جایداد اوس شخص کی قبضہ مین بطور ملکیت ہے جس پر اجرا مطلوب ہوا اور وہ کسی دوسرے شخص کیطرف سے اوسپر قابض نہین ہے یا یہ کہ بہ قبضہ کسی اور شخص کی اوسکی طرف سے امانۃً ہے یا رعایا اور کاشتکار یا دیگر اشخاص جو وقت قرقی کی اوسکو لگان ادا کرتے ہون اوسپر قابض ہین تو حاکم عدالت حکم منظوری عرضی دعوی صادر کریگا اور حکم مصدورہ دفعہ ہذا کا اپیل نہوگا لیکن جس شخص کی حق مین وہ حکم مضر ہوا وسکو اختیار ارجاع نالش دیوانی اندر ایک برس کے رہیگا - دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۲۴ عدالت جاری کنندہ حکم قرقی مین دعوی یا عذر جس قدر جلد ہو سکے پیش کیا جاویگا اور اگر شے متدعویہ یا عذر یہ مشتہر بہ نیلام ہو گئی ہو تو نیلام درصورت ضرورت اس عرض سے ملتوی کیا جائیگا کہ تحقیقات مذکورۂ دفعہ بالا عمل مین آوے لیکن اگر یہ پایا جاوے کہ دعوی یا عذر عمداً اور بلا ضرورت بنظر ہرج حق رسی کے بتوقف پیش ہوا ہے تو اوسکی تحقیقات نکر جائیگی اور ایسے حکم کا اپیل نہوگا مگر دعویدار کو اختیار ارجاع نالش دیوانی اندر ایک سال کے رہیگا - دفعہ ۲۴۷ ایضاً

ذکر نیلام

۸۲۵ نیلام بر بلا معرفت صاحب کلکٹر کی عمل مین آویگا - دفعہ ۲۴۸ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۲۶ یہ نیلام ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ کو ہوا کریگا بشرطیکہ وہ روز یکشنبہ یا اور کسی تعطیل عام کا روز نہو کہ ایسی صورت مین جس روز پہلے کچہری کھلے نیلام ہوگا - دفعہ ۲ سرکلر نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۴ء

۸۲۷ بعد صحت حقیت مدعا علیہ کی اشتہار زبان مروجہ مین عدالت سے جاری کیا جائیگا کہ جس مین تعین وقت و مقام نیلامی و شی نیلام و تعداد مالگذاری سرکار اور مقدار زرڈگری مع دیگر کوائف ضروری کے مندرج ہوگا - دفعہ ۲۴۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۲ - اشتہار میں صاف لکھا جائیگا کہ صرف وہی استحقاق جو مدعا علیہ کو جایداد مندرجہ اشتہار میں حاصل ہیں نیلام ہونگے - دفعہ ۲۴۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۲۰ - ایک ایک اشتہار اوپر نظر گاہ عام موضع اور بھی موقع قریبی اور کچہری امر نیلام اور جج اور کلکٹر کی آویزان اور بضرب دہل مشتہر ہوگا - دفعہ ایضاً

۸۲۸ - عدالت جاری کنندہ ڈگری صاحب کلکٹر کی پاس درخواست نیلام مع نقل اشتہار جسکو عدالت نے موجب احکام دفعہ ۲۴۹ طیار کیا ہو ارسال کریگی - دفعہ ۳ سرکلر بمبر ۱۸۶۸ء

۸۲۹ - تاریخ آویزانی اشتہار سے کچہری امر نیلام میں تیس روز بعد نیلام بولا جائیگا - دفعہ ۲۴۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۳۰ - جب محال پٹی داری کا کوئی حصہ نیلام ہووے اور اوسکو شخص غیر خریدکرے تو حصہ دار باد خال زر نیلامی روز نیلام پر اور بہ تسلیم جملہ شرائط نیلام دعوی پیش کرسکتا ہے - دفعہ ۱۴ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

شرح - جس محال میں دو پٹی یا اوس سے زیادہ شمول ہوں یا جس میں کئی مالک ہوں جو جداگانہ جایداد اپنے تصرف میں رکھتے ہوں اور سرکار کو مالگذاری دیتے ہوں مگر ادای مالگذاری کا تعہد اپنے نام نہ کیا ہو پس جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ نمبردار اور جس کا داخل نہیں وہ پٹی دار کہلاتا ہے - دفعہ ۲ - ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۱ء ملاحظہ طلب

۸۳۱ - خریدار مستحق واصلات جایداد مشتریہ اپنی کا بابت اوس زمانہ کی ہے جو درمیان تاریخ خرید اور انتقال مابعد بنام شفیع کے گذرا ایسے مقدمہ میں شفیع کو فریق بنانا چاہیے - بلدیو پرشاد بنام ہوہن منفصلہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

۸۳۲ - ایک ثلث معافی منضبطہ مشمولہ میں پٹی واقع محال ادای بکجائی پر جمع سرکار عائد ہوئی اور وہ جمع بذریعہ نمبردران محال ادائی کی واجب الادا قرار دی گئی اور نمبرداران مذکور کو اختیار دیا گیا کہ اگر حصہ دار لوگ اپنا حصہ ادا نہ کریں تو وہی حصہ داران پٹی پر نالش سرسری دائر کریں اور حصہ شخص باقیدار کو نیلام کرادیویں اور نامہ دگان سرکار کی نزدیک ذمہ دار ادای مالگذاری معینہ ہر سہ پٹی کے تھی اور درصورت باقیداری کے اونکی حقوق واقع محال بجای حصہ داران پٹی باقیدار بعلت باقی مالگذاری سرکار کے جو اون پٹیون پر پڑی ہے جب نیلام تھی پس ایسی صورت میں تجویز ہوئی کہ محال مذکورہ وہ پٹی داری محال نہیں ہے جسکا ذکر دفعہ ۲ - ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۱ء میں مندرج ہے اور جو حق شفع قانون

مذکور کے بموجب حصہ داران کو دیا گیا ہو وہ اوس سے متعلق نہین ہوسکتا یہ بھی تجویز ہوئی کہ کسی محال کو حسب مراد دفعہ ۲ قانون مذکور کے محال پٹی داری قرار دینے کے لیے صرف یہی ضرور نہین ہو کہ کل الفاظ مندرجہ دفعہ مذکور اوسپر صادق آجاوین بلکہ یہ بھی ضرور ہو کہ جملہ مراتب جوازروی دیگر احکام مندرجہ ایکٹ مذکور کے محال متذکرہ دفعہ مذکور سے متعلق کیے گئے ہین وہ مراتب بھی اوسپر عائد ہوسکین ۔ سالک رام سنگھ بنام پرسدہ رام وغیرہ منفصلہ ۳۱ اگست ۱۸۶۶ء

۸۳۳ ۔ جس صورت مین قطعہ اراضی معافی متنازعہ رقبہ مشخصہ محال مین تو داخل کیا گیا لیکن محال علحدہ قائم نہین ہوا اور نیز معافیداران سابق اوسپر قبضہ اپنا سرکار کی طرف سے نہین رکھتے تھے نہ اونکو کچھ حق مالکیت تھا یہ تجویز قرار پائی کہ ایسی اراضی وہ اراضی نہین ہو جسکا ذکر دفعہ ۱۴ ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۱ء مین آیا لہذا وقت نیلام ایسے جزو محال کا جسکی نوعیت زمینداری خالص ہو حق شفع قابل پذیرائی نہین ۔ کنور تیوسنگھ بنام دیبی دیال سنگھ منفصلہ ۲۷ جون ۱۸۶۷ء

۸۳۴ ۔ عذرات و دعاوی عدالت جاری کنندہ ڈگری مین پیش ہونگے اور تصفیہ اونکا عدالت مذکور سے حسب مراد دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۷ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء کو عمل مین آویگا ۔ دفعہ ۴ سرکلر نمبر ۱ ۱۸۶۸ء

۸۳۵ ۔ خریدار نیلام کو پچیس روپیہ سیکڑا زر نیلامی پر فوراً زر بیعانہ داخل کرنا ہوگا ورنہ جایداد فوراً دوبارہ نیلام کیجاویگی ۔ دفعہ ۲۵۳ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء

۸۳۶ ۔ بقیہ روپیہ پندرہ وین دن قبل غروب آفتاب اور اگر اوس روز تعطیل ہو تو جس روز پہلے کچہری کھلی داخل ہونا چاہیے ورنہ زر مذکور بعد مجرائی خرچ نیلام کو ضبط سرکار ہوگا اور وہ جایداد دوبارہ نیلام کیجاویگی ۔ دفعہ ۲۵۴ ایضاً

۸۳۷ ۔ میعاد پانزدہ روزہ مین یوم نیلام داخل نہین ہے ۔ شرح ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء مرتبہ بابو رامپرشاد رائے ۔

۸۳۸ ۔ نیلام ثانی متذکرہ دفعہ ۲۵۴ مین اوسیطرح تعمیل اجرای اشتہار وغیرہ کی ہوگی جیسی پہلے تھی یعنی بعد اجرائے اشتہار جدید حسب طریقہ و میعاد معینہ کو نیلام ثانی ہوگا ۔ دفعہ ۲۵۵ ۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء

۸۳۹ ۔ خریدار قاصر کا استحقاق نسبت جایداد یا کسی جزو زر ثمن نیلام ثانی کو باقی نہ رہیگا اگر نیلام ثانی مین خریدار نادہندہ کی بولی سے قیمت کم اوٹھے تو زر کمی خریدار اول سے مثل اجرائیڈگری کے وصول کیا جائیگا ۔ دفعہ ۲۵۲ ایضاً

۸۴۰ ۔ عامل نیلام ان چار صورتون مین نیلام ملتوی کرسکتا ہو (۱) جب کل زر ڈگری داخل ہوجاے (۲) جب خریدار رسید کل دعویکی پیش کرے (۳) جب کہ حکم امتناع نیلام عدالت سے صادر ہو (۴) جب کہ صورت مندرجہ

دفعہ ۲۱۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء وقوع مین آوی - دفعہ ۴ سرکلر نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء

۸۴۱ - جب کہ جایداد بجلت اجرائیہ کری معرض نیلام مین آتی اور اوسکی نسبت واقع مین بولیان بولی گیین تو عدالت کو اختیار التوای نیلام اور اوسکو ختم کرنے سی انکار کرنی اور دوسری نیلام کی حکم دینی کا صرف مدیون ڈکری کو اس بیان سی کہ بہ نسبت نیلام کی وہ بیع خانگی سی زیادہ قیمت پاسکتا ہی نہین ہی کیونکہ زر ڈکری کی اسطرح وصول ہونیکی نسبت کوئی وجہ باور کرنی کی نہین - بابو لچھمین نراین بنام بابو بہیرون پرشاد منفصلہ ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء

۸۴۲ - صاحب کلکٹر عدالت امر نیلام مین نتیجہ نیلام کی رپورٹ کرکی زر نیلامی تا صدور حکم عدالت امانت رکھی گا دفعہ ۵ سرکلر نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء

۸۴۳ - نیلام جایداد تا وقتیکہ عدالت سی منظور نہوی مکمل نہوگا درخواست منسوخی نیلام کی برنبای وقوع بوضابطگی نسبت کسی امر ضروری متعلق باشتہار یا تعمیل نیلام تاریخ نیلام سی ۳۰ روز کی اندر گذر سکتی ہی لیکن تا وقتیکہ سائل حسب اطمینان عدالت کی یہ ثابت نہ کری کہ ایسی بوضابطگی سی اوسکو کمال ضرر عائد ہوا ہی نیلام برنبای بوضابطگی مذکور کے ہرگز منسوخ نہوگا - دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۴۴ - اس مقدمہ مین ڈکریدار نی درخواست التوای نیلام محررہ قبل تاریخ نیلام بہیل ڈاک روانہ کلکٹری کی مگر بوجہ اسکی کہ وہ درخواست بعد دو روز تاریخ نیلام کی پہونچی نیلام وقوع مین آگیا - تجویز ہوئی کہ ایسی بوضابطگی سے نیلام منسوخ نہین ہوسکتا کیونکہ اگر یہ فرض کیا جاوی کہ ڈکریدار خود حاضر ہوکر درخواست مذکورہ بالا پیش کرتی رسید کل مطالبہ کی گذرانتا تاہم صاحب کلکٹر مجاز التوای نیلام نہ تہی - بال گوبند بنام کاشی رام منفصلہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء

۸۴۵ - جب بسبب بوضابطگی امین یا دوسری عہدہ دار کی نیلام اجرائیہ کری کا منسوخ ہوا تو اخراجات ایسے نیلام کی مدیون ڈکری کی ذمہ نہین ہوسکتی - مسٹر ولیم ہانس بنام لچھمین داس منفصلہ ۳ جون سنہ ۱۸۶۶ء

۸۴۶ - کوئی نیلام بعلت اجرائیہ کری اسوجہ پر نا جائز قرار نہین پاسکتا کہ زر واجب الادا سی زیادہ بیان کیا گیا کیونکہ کوئی بوضابطگی درباب مشتہری و تکملہ نیلام کی نہین ہوئی - چتر سنگہ - بنام - مسماۃ دہرم کنور - منفصلہ ۱ - فروری سنہ ۱۸۶۶ء

۸۴۷ - اگر درخواست منسوخی نیلام کی نہ گذری یا گذر کر نامنظور ہوجاوی تو حکم منظوری نیلام اور اگر عذر منظور ہوجاوے

تو حکم منسوخی نیلام صادر ہوگا حکم منسوخی نیلام قطعی اور حکم نامنظوری درخواست یا منظوری نیلام قابل اپیل ہے اور حکم صیغہ اپیل ناطق ہوگا شخص ناراض اثبات حق دیوانی سے کرا سکتا ہے۔ دفعہ ۲۵۷۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۴۸۔ بحالت منسوخی نیلام خریدار زر ثمن مع سود یا بلا سود پانیکا مستحق ہوگا۔ دفعہ ۲۵۸۔ ایضاً

۸۴۹۔ بعد منظوری نیلام خریدار نیلام کو عدالت سے قبالہ دیا جائیگا اور اوسمین نام اصلی خریدار نیلام کا لکھا جائیگا اور وہ ہر امر مین بمنزلہ دست آویز متصور ہوگا۔ دفعہ ۲۵۹ و ۲۶۰۔ ایکٹ۔ ایضاً

شرح۔ بغرض دریافت کاغذ اسٹامپ جسپر قبالہ تحریر پائیگا۔ دیکھو تصریح اسٹامپ دست آویز انتقال مندرجہ تحت دفعہ ۷۶۔ ایکٹ ہذا۔

۸۴۹۔ اس قسم کی دست آویز جب متضمن کسی استحقاق مالیتی ایک سو روپیہ یا اوس سے زیادہ کی ہو واجب الرجسٹری ہے۔ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۶ء

۸۵۰۔ عدالت کو لازم ہے کہ قبل عطائے سارٹیفکٹ اوسپر رجسٹری کراوے اور مشتری نیلام کو بمعیت اپنی درخواست اور اسٹامپ سادہ کے زر معینہ رجسٹری بھی داخل کرنا چاہیے۔ سرکلر صدر عدالت مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۵

۸۵۱۔ جنالش اس بنا پر دائر ہو کہ نام خریدار مندرجہ قبالہ کا فرضی ہے خریدار اصلی اور ہے تو وہ مع خرچہ ڈسمس ہوگی۔ دفعہ ۲۶۰۔ ایضاً

۸۵۲۔ بعد منظوری نیلام حسب دفعہ ۲۵۶ عدالت کو حکم پر زر مجتمعہ نیلام بعد اخذ رسید یا بندہ و منہائی حسب مفصلہ ذیل یا بندہ کو حوالہ کر کے رسید عدالت مین بھیجنی چاہیے۔ دفعہ ۶ سرکلر نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء

۲ منہائی زر ثمن نیلام پر بحساب ذیل ہونی چاہیے

اگر زر ثمن ۱۰ تک ہو تو ایک روپیہ سیکڑا۔ اگر ۱۰ سے زیادہ ہو تو ایک ہزار تک ۸ سیکڑا

اگر ایک ہزار سے زیادہ ہو تو ۸ فی پانصد۔ دفعہ ۷ سرکلر ایضاً

۳ روپیہ منہا شدہ صاحب کلکٹر اپنے پاس رکھیگا۔ دفعہ ایضاً

۴۔ جملہ اخراجات جو صاحب کلکٹر کی کارروائی نیلام مین واقع ہون زر مذکور سے دیے جاوینگے

دفعہ ۸۔ سرکلر ایضاً

۸۵۳ — اگر جایداد بقبضہ مدعا علیہ یا متجانب اوسکی بقبضہ کسی اور شخص یا بقبضہ شخص دیگر کے ہو جو بذریعہ ایسے استحقاق کے اُس جایداد کی نسبت دعویدار ہو کہ بعد عمل مین آنے قرقی جایداد کے مدعا علیہ سے اوسکو حاصل ہوا ہو تو حاکم عدالت یہ حکم صادر کریگا کہ خریدار نیلام کو بذریعہ دخل دہانی کے جایداد مذکور پر قبضہ دلایا جاے اور عند الضرورت قبضہ شخص قابض کی بیدخلی کے ذریعہ سے دلایا جائیگا — دفعہ ۲۶۳ — ایضاً

۸۵۴ — اگر جایداد نیلامی بقبضہ رعایا یا بقبضہ اون دیگر اشخاص کے ہو جنکو اوسکے قبضہ کا استحقاق حاصل ہے تو اس طرح سے قبضہ دلایا جائیگا کہ نقل سارٹیفکٹ نیلام کو جایداد کے کسی منظر عام پر آویزان کرائیگا اور بضرب دہل یا بذریعہ دیگر رواج مروجہ کے مناسب مقام یا مقامات مین واسطے اطلاع قابضان جایداد کے یہ مشتہر کرائیگا کہ استحقاق اور حق و مرافق مدعا علیہ کی خریدار کی ہاتہ منتقل کیے گئے — دفعہ ۲۶۴ — ایضاً

۸۵۵ — اگر خریدار کے ساتہ نسبت دخل دہانی جایداد نیلامی کے مقابلہ یا ہرج وقوع مین آوے تو وہی قواعد ملحوظ ہونگے جو اس ایکٹ کی دفعات ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ مین متضمن مقابلہ یا ہرج ہونے ڈگری دار کے مندرج ہین — دفعہ ۲۶۸ — ایضاً

دفعہ ۲۲۶ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۸۵۶ — اگر وقت تعمیل ڈگری کے جو بابت اراضی یا دیگر جایداد غیر منقولہ کی ہو کوئی شخص اہلکار جاری کنندہ کا مقابل یا ہارج ہووے تو ڈگریدار وقت مقابلہ یا ہرج سے کسی وقت ایک مہینے کے اندر استغاثہ اپنا عدالت مین گذرانے اور حاکم عدالت ایک روز واسطے تحقیقات استغاثہ کے معین کرکے مستغاث علیہ کو واسطے جواب دہی کے طلب کریگا — دفعہ ۲۲۶ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

دفعہ ۲۲۷

۸۵۷ — اگر حسب اطمینان عدالت یہ بات معلوم ہو کہ مدعا علیہ یا اور کوئی شخص باغواے اوسکے بوجہ مندرج نمبر ۱ اراضی یا جایداد غیر منقولہ کو ڈگری مین یا اور کسی وجہ کی بنا پر مقابل یا ہارج ہوا تو حاکم عدالت مجاز ہوگا کہ نسبت استغاثہ کے تحقیقات کرے اور حکم مناسب دے — دفعہ ۲۲۷ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

دفعہ ۲۲۸

۸۵۸ — اگر حاکم عدالت کو بعد تحقیقات ضروری کے اس بات کا اطمینان ہو جاے کہ مقابلہ یا ہرج بیجا ہتا اور یہ کہ مدعا علیہ یا دیگر شخص اوسکا انحواسی باین غرض مقابل اور ہارج ہو رہا ہی کہ مستغیث کو شی ڈگری کا قبضہ کلی حاصل نہووے تو حاکم عدالت مجاز ہی کہ حسب استدعاے مدعی کے مدعا علیہ یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اوس قدر میعاد کے جو تیس دن سی زیادہ نہو بنظر انسداد مداومت مقابلہ یا ہرج مذکور کی قید کرے درصورتیکہ اسطرحکی تجویز ہارج کسی ایسی کارروائی کی نہو کہ جسکی روسی مدعا علیہ یا دیگر شخص مذکور بموجب کسی قانون کی کہ جو اوس وقت نسبت تدارک مقابلہ یا ہرج کی نافذ ہو سزاوار سمجھا جاے — دفعہ ۲۲۸ — ایضاً

شرح — جو شخص سرکاری ملازم کی باضابطہ مشہور کرائی ہوی حکم سی عدول کرے اوسکو صاحب مجسٹریٹ کی حضور سی بموجب دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دیجاویگی — نمبر ۸۸۹ ملاحظہ طلب

۸۵۹ — اگر وقوع مین آنا مقابلہ یا ہرج کا نسبت دخل دہانی کی کسی شخص کی جانب ہی پایا جاے جو مدعا علیہ نہو اور جو جایداد نیلامی کی قبضہ کا دعویدار بذریعہ مالک یا مرتہن یا مستاجر ہونی یا بذریعہ کسی اور استحقاق کے ہو یا خریدار نیلام کو قبضہ دلانی سی کوئی اسطرحکا دعویدار بیدخل ہو جاے تو حاکم عدالت برطبق گذرنی استغاثہ خریدار نیلام یا اوس شخص کی جو بطریقہ مذکور الصدر دعویدار ہو استغاثہ کی نسبت تحقیقات کرکی بنظر حالات مقدمہ کی حکم مناسب صادر کریگا بشرطیکہ ایسا استغاثہ تاریخ مقابلہ یا ہرج یا تاریخ بیدخلی سی یعنی حسب شکل مقدمہ کے ایک مہینہ کی اندر گذرے اور عدالت کی حکم سی اپیل نہو سکیگا مگر شخص مغلوب کو اختیار رہوگا کہ حکم مذکور کی تاریخ سی ایک برس کی اندر نالش واسطے استقرار اپنی حق کی دائر کرے — دفعہ ۲۶۹ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۸۶۰ — زر ثمن نیلام کی وصول دہ شخص مستحق وصول اپنی مطالبہ کا ہوگا کہ برطبق جسکی درخواست کی جایداد مذکور قرق ہوئی ہو گو بعد ازان قرقی اوس جایداد کی دوسرے شخص کی طرف سی بعلت اجراے کسی ڈگری سابق کے عمل مین آوے — دفعہ ۲۷۰ — ایضاً

۸۶۱ — فیما بین اون اشخاص کی جنکو کسی ڈگری مین بالاجمال حیثیت حاصل ہو استحقاق اوس شخص کا جسکے جانب سی اول درخواست اجرائیڈگری گذری بمقابلہ اوس شریک ڈگری کی جسکی طرف سی درخواست من بعد گذری مقدم نہین ہی دفعہ ۲۷۰ — اون ڈگریداروں سی متعلق ہی جو بموجب ڈگری ہاے مختلف کی دعویدار ہون

نواب عابد علی مرزا - بنام - منوہیاس منفصلہ ۱۳ مارچ ۱۸۶۷ء

۸۶۲ - اگر تمام وکمال مطالبہ اوس شخص کا کہ برطبق جسکی درخواست کی جایداد قرق ہوئی ہو اور سکی زرثمن سے وصول ہوکر کچھ زر فاضل رہے تو ایسا زر فاضل باہم اون اشخاص کو بطور حصہ رسدی کے تقسیم کیا جائیگا جنہون نے قبل صادر ہونی حکم تقسیم مذکور کے مدعا علیہ پر ڈگری جاری کرائی ہو مگر زر ڈگری حاصل نہ کیا ہو پر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی جایداد مکفول برہن نیلام ہوئی ہو تو مرتہن منجملہ زر فاضل نیلام کی مستحق بانی حصہ رسدی کا نہوگا

دفعہ ۲۷۱ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۸۶۳ - اگر حاکم عدالت کو برطبق گذرنی درخواست ڈگریدار کی یہ معلوم ہو کہ کوئی اور ڈگری جسکی ذریعہ سے جایداد قرق ہوئی ہو زیب یا کسی اور طریقہ ناجائز سے حاصل ہوئی ہے تو حاکم عدالت مجاز صادر کرنی اس حکم کا ہوگا کہ سائل کا مطالبہ زر نیلام جایداد مقرقہ سے بقدر اوسکی مقدار کے وصول کیا جاوے پر شرطیکہ ڈگری مذکور اسی عدالت سے صادر ہوئی ہو یا اگر وہ ڈگری دوسری عدالت کی ہو تو معرفی الیہ کارروائی کو یہ ملتوی کریگا تاکہ سائل حکم وصول مطالبہ کا اوس عدالت سے حاصل کرے جہان سے ڈگری مذکور صادر ہوئی ہو - دفعہ ۲۷۲ ایضاً

قواعد نیلام محال مالگذاری

۸۶۴ - اگر جایداد نیلام طلب حصہ مالگذاری ہو تو اوسکے لیے ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۵ء قانون نیلام سمجھا جائیگا

دفعہ ۱۳ - سرکلر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۸۵۹ء

شرح - دفعہ ۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ملاحظہ طلب

۸۶۵ - ازروے دفعات ۲۴۳ و ۲۴۴ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کلکٹر کی مقدمات مین نیلام سے درگذر کرسکنا خود ڈگریات نئی قسم یعنی اقسام دفعہ ۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کی مقدمات مین صادر ہون غالب ہے کہ اون کا اجرا اکثر اراضی کی حقوق مالکانہ پر کرایا جائیگا اس صورت مین جو اختیار کہ ازروے دفعہ ۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کو دیا گیا ہے بہت مفید ہوگا اور جو ڈگری کہ بنی دار پر ہو وہ اکثر ایسی پائی جائیگی کہ چند روزہ انتقال جایداد کا ڈگریدار کو بلا نہ کرنے سے اوسکا اجرا ہو جاوے یعنی ڈگریدار اپنے دعوی کا روپیہ شی منتقلہ کی آمد سے وصول کرلے اس قاعدہ کی بموجب جیسا کہ شریک بیباق کو بلا نہ انتقالات بنی داری ہونیکی صورت مین ہوتا ہے

دفعہ ۸ سرکلر بورڈ نمبر ۱۰ مجریہ ۱۲ مئی ۱۸۶۳ء

۸۶۶ — کوئی محال نیلام نہو گا جب تک کہ منظوری صدر بورڈ کی حاصل نہو اور صدر بورڈ اپنے حکم اجازتی مین تاریخ مقرر کرینگے اگر اوس تاریخ تک زر ڈگری ادا ہو جاوے تو نیلام نہ کیا جاویگا — دفعہ ۴۰ ایکٹ اول ۱۸۵۹ء

۸۶۷ — بعد موصول ہونے اجازت نیلام کے صدر بورڈ سے ایک ایک اشتہار بتفصیل قسم اور مقدار باقی اور یہ کہ کس تاریخ کے بعد باقی نہین لی جاینگی مقام اور موضع اور کچہری کلکٹری اور جج اور صدر الصدور اور صدر امین اور منصفی اور تھانہ مین آویزان کیا جاویگا اور ثبوت آویزانی کا بروی رسید دستخطی حاکم اور یہی رسید پیادہ برندہ حکمنامہ سے ہوگا یہ شتہار قبل پندرہ روز اوس تاریخ کی جو واسطے لینے باقی کی مقرر کی گئی ہو آویزان ہونا چاہیے چھپوانا اشتہار کا گزٹ مین کچھ ضرور نہین — دفعہ ۵۰ ایضاً و دفعہ ۴۲ سرکلر بورڈ مورخہ ۲ مئی ۱۸۶۵ء

۸۶۸ — رپورٹ طلب منظوری نیلام حق و مراتب اراضی بعملداری اجرائیہ کری ایکٹ ۱۸۵۹ء مین نقشہ ذیل کا آمد ہوگا بجای نقشہ ضمیمہ سرکلر نمبر ۱ مورخہ ۲ مئی ۱۸۶۳ء نقشہ تزمیم شدہ منسلکہ سرکلر ہذا استعمال کیا جاوے +

۸۶۹ — سرکلر صاحبان بورڈ نمبر ۴۷ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۶۷ء

نقشہ حق حقوق جنکے نیلام کی تجویز بعملداری اجرائیہ کری ایکٹ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۲۴ ۱۸۶۳ء بعملداری باقی (لگان یا مالگذاری) ضلع

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷		۸		۹	۱۰	۱۱
نمبر دعوی	نام مدعی	نام مدعا علیہ	نمبر مقدمہ	نمبر ڈگری	نمبر قسط	تاریخ اور تعداد زر ڈگری بشمول خرچہ اور دفعہ جسکے بموجب ڈگری ہوئی ہو		تفصیل حق حقوق مراتب مدیون ڈگری		تاریخ اور تعداد آخر قسط	ریمارک جسمین کیفیت نیلام اور تاریخ اور تعداد قسط اور تاریخ اور تعداد آخر قسط اور کیفیت ادا و بقایا اور تاریخ اور تعداد قسط اور تاریخ اور تعداد آخر قسط اور کیفیت ادا و بقایا اور تاریخ اور تعداد قسط اور تاریخ اور تعداد آخر قسط اور کیفیت ادا و بقایا اور تاریخ اور تعداد قسط اور تاریخ اور تعداد آخر قسط اور کیفیت ادا و بقایا	کیفیت صاحب کلکٹر
						تاریخ	تعداد	نمبر دفعہ قانون	جمع			

۸۷۰ — بعد انقضاء میعاد دیہ جاز باقی معینہ صدر بورڈ کو بلا تامل دوسرا اشتہار (جو یکم از پندرہ روز اور زائد از تیس دن سے نہو) تصحیح محال نیلام طلب و تاریخ شروع نیلام کو جاری ہو کر کچہری کلکٹری اور جج مین آویزان کیا جاویگا اور گزٹ سرکاری مین چھپوایا جاویگا دفعہ ۷ ایکٹ اول ۱۸۵۹ء و دفعہ ۴۲ سرکلر صدر بورڈ مورخہ ۲ مئی ۱۸۶۵ء و یکم مارچ ۱۸۶۲ء

۸۷۱ — تاریخ نیلام سے پندرہ روز پہلے اشتہار گزٹ مین چھپ جانا چاہیے صاحب کلکٹر نقل اردو اشتہار کی ملاحظہ کر لیا کرین

سرکلر صدر بورڈ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۸۴۸ء و ۲۰ مئی ۱۸۵۲ء

۸۷۲ — ایسی اشتہار کو ساتھ ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا جاویگا کہ تاریخ انقضاء میعاد لیوجائیگی صدر بورڈ سے جو کوئی اسامی یا ٹھیکہ دار یا مالکان کہ کچھ روپیہ دینا ہوگا وہ حساب میں حوالہ پاویگا۔ دفعہ ۱۰ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۴۵ء و دفعہ ۵ سرکلر صدر بورڈ مورخہ ۲ مئی ۱۸۴۵ء

۸۷۳ — ان دونوں اشتہاروں کو فوائد کی اوپر صاحب کلکٹر کو نظر رکھنا چاہیے اور خیال رکھیں کہ بعینہ موجب دفعہ ۵ و ۶ کی تعمیل ہو۔ دفعہ ۶ سرکلر ایضاً

۸۷۴ — نیلام معرفت صاحب کلکٹر کی اکثر کچہری کلکٹری یا دوسرے مقام معینہ میں جسکی منظوری صدر بورڈ سے منگائی جاویگی ہوگا۔ دفعہ ۱۲ ایکٹ اول ۱۸۴۵ء و سرکلر نمبر ۲ دفعہ ۱۲۴

۸۷۵ — اگر بیاری آمر نیلام یا تعطیل یا کسی وجہ دیگر سے نیلام تاریخ معین پر شروع یا بعد شروع کو ختم نہو سکے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بتحریر روبکار مشعر وجوہ التواء (اسکی نقل صاحب کمشنر کے پاس مرسل ہوگی) روز آیندہ پر ملتوی کریں اور اشتہار التواء نیلام کا اپنی کچہری میں آویزان کریں اور علی ہذا القیاس جب تک کہ نیلام شروع یا ختم نکر سکیں اسیطرح عمل کریں۔ دفعہ ۱۳ — ایکٹ اول ۱۸۴۵ء

۸۷۶ — اگر بوجوہ مندرجہ دفعہ ۱۳ قانون اول ۱۸۴۵ء کو نیلام ملتوی رہے تو جائز ہے کہ التواء روزمرہ عمل میں آوے کچھ ضرورت اجراء اشتہار میعادی تیس روز کی نہیں ہے مگر جب نیلام بلا قید ملتوی کیا جاوے یا بسبب داخل ہونے ثمن کے جانب مشتری سے نیلام ثانی ہووے تو البتہ مثل اشتہار اول کو اشتہار جاری ہونا چاہیے۔ سرکلر صدر بورڈ نمبر ۱۴ مورخہ ۲ جون ۱۸۵۱ء

۸۷۷ — محال بترتیب وسلسلہ نمبر رجسٹر مالگذاری کو نیلام ہوگا یعنی وہ دیہ نیلام ہوگا جو سب سے آخر نمبر پر ہوگا اور علی ہذا القیاس اور سوائے اسکے کہ بوجہ نہ داخل ہونی زرمعاینہ کی ضرورت نیلام ثانی کی پڑے کوئی گانون شکست نمبر پر نیلام نہ چڑھایا جاویگا۔ دفعہ ۱۴ ایکٹ اول ۱۸۴۵ء — دفعہ ۱۴ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۵۱ء مندرجہ تحت قواعد نیلام حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء ملاحظہ طلب نمبری ۸۳ نغایت ۸۳۳

۸۷۸ — وقت ختم نیلام کے خریدار نیلام فوراً بحساب پچیس روپیہ سیکڑا کی زر نیلامی پر معاینہ بطور نقد یا بذریعہ

نوٹ کو داخل کرے بحالت کوتاہی کے فوراً بہر نیلام ہوگا (کوتاہی اوخال زرمیعانہ مین جرم گستاخی متصور ہوکر دوسو روپیہ جرمانہ یا العوض اوسکی ایک ماہ قید جیلخانہ دیوانی مین ہوگی ۔ دیکھو دفعہ ۳۱ و ۳۲ ۔ ایکٹ ہذا ۔ دفعہ ۱۵ ۔ ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۵ ع

۸۷۹ ۔ تاریخ نیلام سی تیس ۳۰ دن تک اور اگر تیسوین دن تعطیل ہو تو اول کچہری مین بقیہ قیمت نیلام تمام و کمال داخل ہونی چاہیے بحالت کوتاہی زرمیعانہ ضبط اور دعوی خریدار ساقط ہوجائیگا اور محال دوبارہ نیلام کیا جائیگا اور اگر نیلام ثانی مین کم قیمت اوسکو تو کمی خریدار اول سی بطور باقی مالگذاری کے وصول کیجائیگی اور حساب باقی مین جمع ہوگی ۔ دفعہ ۱۶ ۔ ایکٹ ایضاً

۸۸۰ ۔ اگر بہ سبب نہ ادا ہونے زر نیلام کی حاجت نیلام ثانی کی پڑی تو تین روز توقف کرکے اگر اس عرصہ مین مالک محال یعنی باقیدار زر باقی دیدے تو محال نیلام نہوگا) اشتہار متذکرہ دفعہ ۶ ایکٹ ہذا جاری کردیا جاوے ۔ دفعہ ۱۶ ۔ ایضاً

۸۸۱ ۔ بشرطیکہ داخل ہوجانی کل زرثمن اور ہونی اپیل کی تیسوین ۳۰ روز وقت دوپہر کو تاریخ نیلام سی نیلام مکمل ہوجاویگا اور اگر اپیل بعد انقضای میعاد تیس ۳۰ روز کی خارج ہوگئی ہو تو ۲۴ روز پورے گذرکر نیلام مکمل ہوگا ۔ دفعہ ۱۹ ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۵ ع

۸۸۲ ۔ بعد تکمیل نیلام کے قبالہ نیلامی کاغذ اشٹامپ پر جسکی قیمت خریدار دیگا خریدار کو دیا جائیگا اور وہ بمنزلہ دست آویز متصور ہوگا قبالہ مین تاریخ نیلام وہ لکھی جائیگی جو تاریخ لیجانی باقی معینہ صدر بورڈ سے دوسرے دن ہو ۔ دفعہ ۲۰ ۔ ایکٹ ایضاً

۸۸۳ ۔ جو دعوی بابت بیدخلی خریدار نیلام اہل سند کے اس بنیاد پر ہو کہ محال واسطے غیر شخص کے خریدا گیا ہے تو گو برضامندی باہم بطور اسم فرضی کے نام اہل سند کا مندرج ہوا لا دعوی دسمس ہوگا ۔ دفعہ ۲۱ ۔ ایضاً

۸۸۴ ۔ تکمیل نیلام کے بعد ایک اشتہار متضمن انتقال محال بجانب خریدار جاری ہوکر اوپر محال اور کچہری کلکٹری و منصفی تھانہ مین چسپان کرادیا جائیگا ۔ دفعہ ۲۰

۸۸۵ ۔ بحالت فسخی نیلام کے اوسکا اشتہار بھی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے انتقال کا ۔ دفعہ ۲۲

۸۸۶ ۔ زرثمن نیلام سی پہلے زر باقی ادا کیا جائیگا جو بچے وہ مالکان کو دیا جائیگا ۔ دفعہ ۲۰ ۔ ایضاً

۸۸۷ — خریدار نیلام ذمہ دار اون جملہ اقساط کا ہی جو بعد آخر روز معینہ باقی کی پڑین — دفعہ ۲۳ — ایضاً

۸۸۸ — سے ہذا القیاس جو باقی بقیدار کو رہا یا سو تا آخر روز معینہ ادا سے باقی کے واجب الطلب تہی بعد نیلام کے لائق وصول خریدار نیلام کے ہے مگر اوسکی عوض قرقی نہین کرسکتا ہی — دفعہ ۳۰ — ایضاً

سزا اون جرائم کی جو نیلام سی پیدا ہوتے ہین

شرح — جو کوئی شخص کسی مال کے نیلام سرکاری مین قصداً مزاحمت پہونچاوی تو اوسکو موجب دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند اور جس شخص کو قانوناً خریدنا نیلام کا ممنوع ہی اگر وہ یا بذریعہ دوسرے کے بولی بولے یا خریدے یا کوئی شخص بلا قصد و نیت ادا سے شرائط بولی کے بولی بولے تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۸۵ تعزیرات ہند سزا دیجائیگی

۸۸۹ — ایسا الزام بغیر منظوری یا ارجاع نالش از جانب اوس عدالت یا ملازم سرکاری کو جس سے جرم مذکور علاقہ رکہتا ہو کسی عدالت فوجداری مین مسموع نہوگا یا اگر وہ ملازم کوئی اونسے ملازم سر رشتہ ہو تو الزام کی سماعت بلا منظوری یا ارجاع نالش از طرف افسر ملازم مذکور کے نہوگی — دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع

باب ہشتم قرقی باختیار مالک

فصل پہلی ضوابط قرقی

دفعہ ۱۱۲ — پیداوار اراضی زرلگان میں مستغرق ہے

واضح ہو کہ پیداوار اراضی کی اوس زرلگان میں مستغرق ہی جو اوسکی بابت واجب الادا ہو پس جب کوئی بقایا لگان حسب تعبیر مندرجۂ دفعہ ۲ ایکٹ ہذا کسی کاشتکار اراضی کے ذمہ ہی تو زمیندار بالاخراجداری یا مستاجر یا تعلقہ دار شکمی یا قابض شکمی یا اور شخص کو جو اوس کاشتکار سی لگان بالا بالا وصول کرنیکا مستحق ہی اختیار ہوگا کہ بجای ارجاع نالش وصول بقایا جیسا اوپر لکھا گیا ہی بموجب قواعد ذیل کے اوس اراضی کی پیداوار کی قرقی و نیلام سی وصول کری جسکی بابت بقایا واجب الادا ہی مگر ملحوظ رہی کہ جب کاشتکار نے ضمانت ادای زرلگان کی داخل کی ہو تو پیداوار اراضی جسکی لگان کی بابت ضمانت داخل ہوئی ہی قرق نہ ہوسکیگی اور شرط مکرر یہ ہی کہ کوئی حصہ دار مجال مشترکہ یا تعلقہ شکمی یا دیگر حقیت کا جس مین تقسیم اراضی مابین شرکا نہین ہوئی ہی اس امر کا مجاز نہ ہوگا کہ سوای بذریعہ اوس مہتمم کے جو کل شرکا کی جانب سے کل محال یا تعلقہ یا حقیت کی زرلگان کی تحصیل کا اختیار رکھتا ہو اور طرح پر اختیارات قرقی عمل مین لاوے مزید بران محالات پٹی داری مین جو بیچ اضلاع زیر حکومت نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی کے واقع ہین ہر ون نمبردار کو قرقی کا اختیار حاصل رہیگا

از روی دفعہ ۷ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ کے اسقدر عبارت اس مقام پر اضافہ کی گئی — جب کہ نمبردار کسی پٹی کا لگان تحصیل نہ کرتا ہو تو پٹی دار کو جو مستحق تحصیل لگان کا ہے اختیار مذکور حاصل ہوگا

۸۹۰ — ضمن ۷ دفعہ ۲۳ مین احکام واسطے نالشات بغرض نفاذ دعوی حسب قانون قرقی مندرج مین زمیندار مندرجۂ رجسٹر موضع قرقی کرنیکا مجاز ہی گو برخلاف استحقاق زمینداری نامبردہ کوئی ڈگری غیر جاری شدہ موجود ہو — بابو جگناتھ بنام — غوث علی منفصلۂ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۶۲ء

۸۹۱ — مطالبہ اضافہ لگان مین قرقی کرنا بلا اجرای اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء ناجائز ہی - جگت سنگھ بنام - ہرسیوک سوکل - منفصلہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۳ء

۸۹۲ — ممالک شمالی ومغربی مین عموماً محالات پٹی داری مین نمبردار تحصیل کرتا ہی الا بموجب دفعہ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ایک صورت مختلف قائم ہوئی ہی اوس حالت مین جب کہ نمبردار کے ذریعہ سے تحصیل نہ ہوتی ہو بلکہ جملہ پٹی داران اپنی اپنی حصہ کا لگان علحدہ علحدہ خود تحصیل کرتے ہون اوس جگہ پٹی دار اختیارات قرقی عمل مین لانیکا مجاز ہی - بھولا ناتھ - بنام - بشیشر تیواری - منفصلہ ۹ نومبر سنہ ۱۸۶۷ء

۸۹۳ — جو پٹی دار کہ مستحق تحصیل زر لگان کا ہی گو کہ وہ نمبردار نہ ہو تاہم اب اوسکو بابت باقیات کو قرقی کرنیکا اختیار ہی دفعہ ۹ سرکلر نمبر ۱ مورخہ - ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۶۳ء

شرح سرکلر نمبر ۳ - صدر بورڈ مورخہ - ۱۷ - فروری سنہ ۱۸۶۹ء مندرجہ تحت دفعہ ۲۲ ضمن ۴ — ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۱۳ بعض صورتون مین قرقی نہین ہو سکتی ہے

بنظر وصول اوس بقایا لگان کی قرقی جائز نہ ہوگی جو ایکسال سے زیادہ عرصہ کی بابت واجب الادا ہوا ور نہ اوس روپیہ کو وصول کرنیکی واسطے قرقی جائز ہوگی جو سال گذشتہ کی زر لگان متعلقہ اراضی مذکور سے زیادہ ہو الا اوس صورت مین کہ کاشتکار نے بابت ادای رقم ایراد یکا اقرار نامہ تحریری لکھدیا ہو

شرح (عرصہ) مندرجہ جزو اول دفعہ ہذا سے صرف مدت یکسالہ مراد ہی پس بابت لگان جزو ۵ سنہ ۷۶ و جزو ۶ سنہ ۷۷ کی قرقی جائز ہوگی لیکن جو باقی کہ زیادہ ایکسال سے چلی آتی ہو اوسکی بابت قرقی جائز نہ ہوگی

دفعہ ۱۱۴ — مہتممان ماتحت کورٹ آف وارڈ وغیرہ اختیارات قرقی عمل مین لاسکتے ہین

جو اختیارات قرقی بموجب دفعہ ۱۱۲ زمیندارون اور دیگر اشخاص کو جو کاشتکار سے لگان تحصیل کرنیکے مستحق ہین عطا ہوے ہین اون مہتممون کو جو کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہین اور سربراہ کاران اور تحصیلدارون کو جو محالات خاص کی تحصیل کرتے ہین اور دیگر اشخاص کہ جن کو اہتمام اراضی حسب قانون دیا گیا ہو حاصل ہون گے

اور نایب اور گماشتہ لوگ اور کارندون کو جواز جانب اشخاص مذکورہ بالا واسطے تحصیل مالگذاری کے مقرر ہون اوس صورت مین اختیار قرقی حاصل ہوگا جبکہ اوس امر کا مختار نامہ خاص اونکے نام تحریر پایا ہو مگر شرط یہ ہی کہ اگر کوئی نائب یا گماشتہ یا کارندہ وغیرہ بحیلۂ تعمیل اختیار قرقی کسی فعل ناجائز کا مرتکب ہووے تو آقا اوس کا رندہ وغیرہ کا علاوہ کارندہ کے اوس خسارہ کا ذمہ دار ہوگا جو بوجہ فعل مذکور ظہور مین آیا ہو

دفعہ ۱۱۵ فصل استادہ اور دروشدہ جو کھلیان مین جمع نہ کی گئی ہو لائق قرقی ہے

جن لوگون کو بموجب شرائط ایکٹ ہذا اختیارات قرقی دیگئی ہین اونکو اشیاء مفصلۂ ذیل کی قرقی کرنیکا اختیار ہوگا یعنی فصل استادہ اور دیگر پیداوار اراضی جو درو نہین کی گئی اور فصل اور دیگر پیداوار جو درو ہوکر کھلیان مین جمع کی گئی ہو عام اس سے کہ وہ کھلیان کھیت مین یا مکان کے اندر واقع ہو لیکن ملحوظ رہی کہ کوئی فصل یا پیداوار جو اوس اراضی کی پیدا نہ ہو جسکی بابت بقایا واجب الادا ہے یا جو ایک ہی معاہدہ کے ذریعہ سے قبضہ مین ہو اور کوئی غلہ یا دیگر جنس جسکو کاشتکار نے گھر مین رکھ لیا ہو اور کوئی اور جایداد کسی قسم کی ایکٹ ہذا کی قرقی کے لائق نہ ہوگی

شرح — ایک کھیت کی بقایا کی بابت دوسرے کھیت کی پیداوار کی قرقی اوس صورت مین جائز ہوگی جب اون دونون کھیتون کا ایک ہی پٹہ ہو

۹۴۸ — از روی ایکٹ ۱۸۵۹ء کے درختان قابل قرقی حسب اختیار متصلہ زمینداران نہین ہین الفاظ پیداوار اراضی سے جو ایکٹ مذکور مین آئے ہین یہ مراد ہے کہ وہ شے اکٹھی کی جائیگی و جمع کی جائیگی یا فصل از قسم غلہ یا گھاس یا میوہ سے ہو اون درختان سے مراد نہین جن کی فصل اگر وہ فصل میوہ کی ہو اکٹھی کی جاے۔ شیوپرشاد پٹواری وغیرہ۔ بنام۔ حلیما بی بی وگنگا پرشاد پانڈے۔ منفصلۂ ۱۵۔ مارچ ۱۸۶۹ء

دفعہ ۱۱۶ قبل یا بروقت کرانی قرقی کے باقیدار کو باسر مطالبہ تحریری پہونچایا جاوے

قبل یا بروقت کرانی قرقی متعلقۂ ایکٹ ہذا کے قارق کو لازم ہے کہ مطالبہ تحریری بہ تفصیل بقایا معہ فرد حساب متضمن وجوہ مطالبہ باقیدار کے پاس پہونچاوے

اور جہان تک ممکن ہو مطالبہ اور حساب کو باقیدار کی ذات تک پہونچانا چاہیے اور اگر باقیدار اسطرح پر مفرور یا روپوش ہوجاوے کہ کاغذات مذکور اوسپر جاری نہ ہوسکین تو وہ کاغذات اوسکے مسکن معمولی پر آویزان کی جاوینگی

دفعہ ۱۱۷ اگر باقی ادا یا حاضر نہ کی گئی ہو تو قرقی اتنی کرنی چاہیے جو تعداد بقایا کو کفایت کرے

اگر باقیدار تعداد مطالبہ فوراً ادا یا حاضر نکرے تو قارق کو اختیار ہوگا کہ جایداد باقیدار اوس مالیت کی جو تعداد بقایا اور خرچہ قرقی کو کفایت کرے حسب مذکورۂ بالا قرق کرے معہذا قارق کو مناسب ہوگا کہ فہرست بتفصیل جایداد مذکور طیار کرکے نقل اوسکی مالک کے حوالہ کرے اگر مالک غیر حاضر ہووے تو اوسکے مسکن معمولی پر آویزان کرے

دفعہ ۱۱۸ فصل استادہ وغیرہ جب قرق کیجاے تو جائز ہے کہ کاشتکار درو کرکے انبار کرے

باوصف قیام قرقی کے جائز ہے کہ کاشتکار فصل استادہ اور دوسری پیداوار کو جو درو نہین ہوئی ہے درو کرکے انبار کرے اور کھتے اور کوٹھریون مین جہان غلہ رکھنے کا معمول ہے بھر دیوے اور اگر کاشتکار اوس مین غفلت کرے تو

اگر کاشتکار اوس مین غفلت کرے تو قارق کو اختیار ہوگا کہ درو کرکے انبار کرادے

قارق کو اختیار ہوگا کہ فصل اور پیداوار مذکور کو درو اور انبار کراکے اوسی کھتے یا کوٹھری مین بھروادے یا اور کسی جگہ نمین جو اوسکے قریب ہو جمع کرادے اور منجملہ صورہ مذکورۂ بالا ہر صورت مین مال مقروقہ اوس شخص کی حفاظت مین رہیگا جسکو قارق اس امر کے واسطے تجویز کرے اور جائز ہوگا کہ اس قسم کا غلہ یا پیداوار جو دہر رکھنے کے لائق نہ ہو بموجب قواعد مندرجۂ ذیل درو اور انبار ہونے سے پہلے نیلام کیا جاوے لیکن اوس صورت مین قرقی اوس تاریخ سے بیس روز پہلے عمل مین آویگی جسپر وہ غلہ یا پیداوار یا جزو اوسکا قابل درو اور اجتماع کے ہوتا

دفعہ ۱۱۹ اگر قارق کا کوئی شخص مقابلہ کرے یا اوسکو مقابلہ کا اندیشہ ہو تو صاحب کلکٹر اعانت کی درخواست کرسکتا ہے

اگر کوئی شخص قارق کا مقابلہ کرے یا قارق کو مقابلہ کا اندیشہ ہووے اور اوسکو اعانت اہلکار سرکار کی مطلوب ہووے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ صاحب کلکٹر کی حضور درخواست دیوے اور صاحب موصوف مجاز ہوگا کہ اگر ضرورت پائی جاوے

کسی اہلکار سرکار کو واسطے مدد قارق کی بیچ تعمیل قرقی کی اسکی ہمراہ بھیجے

ایسی درخواست اسٹامپ ۸ر پر گذرنی چاہیے — ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۱۲۰ جس شخص کو قرقی کا اختیار حاصل ہو وہ اپنے ملازمون کو قرقی کرنیکو مختارنامہ تحریری دے سکتے ہین

جب کوئی شخص جسکو بموجب دفعات ۱۱۲ و ۱۱۴ اختیار قرقی حاصل ہو واسطے کرانے قرقی کے کسی ملازم کو مقرر کرے تو اوسکو چاہیے کہ مختارنامہ تحریر اوپر کاغذ سادہ کے ملازم کو دیوے پس وہ قرقی اُس شخص کے نام اور ذمہ داری سے عمل میں آویگی جس نے ملازم کو اختیار دیا ہو

دفعہ ۱۲۱ اگر باقیدار زر باقی اور خرچہ قرقی تاریخ نیلام سے قبل حاضر کرے تو قرقی اوٹھا لینی چاہیے

اگر بعد قرقی جایداد اور قبل پہونچنے تاریخ مقررہ نیلام حسب مندرجۂ ذیل کے مالک جایداد زر بقایای متدعویہ بعد اخراجات قرقی حاضر کرے تو قارق کو چاہیے کہ روپیہ لے کر فوراً قرقی اوٹھا لیوے

فصل دوسری قواعد نیلام و بیان نالشات و عذرات

دفعہ ۱۲۲ درخواست نیلام

فصل یا پیداوار مقروقہ کے مجتمع ہونیکی تاریخ سے پانچ روز کے اندر یا اگر فصل یا پیداوار اس قسم کی ہو جسکا دیر رکھنا غیر ممکن ہو تو قرقی سے پانچ روز کے اندر قارق کو لازم ہوگا کہ امین عدالت دیوانی یا دوسرے اہلکار کے پاس، جسکو اوس حلقہ زمین میں جس میں جایداد مقروقہ واقع ہو اختیار نیلام جایداد بعلت اجرای ڈگری دیوانی حاصل ہوا ہو یا اور کسی اہلکار سرکار کے پاس جسکو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے نیلام کی درخواست دیوے

دفعہ ۱۲۳ نمودِ درخواست

درخواست مذکور بذریعۂ تحریر داخل ہوگی اور اوس میں تعلیقہ بالتفصیل جایداد مقروقہ اور نام اور سکونت باقیدار اور تعداد بقایا اور تاریخ قرقی اور نام موقع جہاں جایداد مقروقہ رکھی گئی ہو مندرج ہوگا اور قارق کو چاہیے کہ شامل درخواست مذکورہ کے

خرچ اجرای اطلاعنامہ بنام باقیدار قرقی کرانیوالے کو داخل کرنا چاہیے

اسقدر خرچ جو واسطے اجرای اطلاعنامہ بنام باقیدار حسب قاعدہ مندرجۂ

ذیل کی ضرور ہوا مین عدالت دیوانی یا دوسری اہلکار کی پاس داخل کرے

دفعہ ۱۲۴ مناسبطہ امین عدالت وغیرہ درخواست کی بھیجنے پر

برطبق گذرنی درخواست مذکورہ کی امین عدالت دیوانی یا دوسرا اہلکار نقل اوسکی صاحبکلکٹر کی پاس بہیجیگا اور قطعہ اطلاعنامہ حسب نمونہ (نمبر ۴) مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ہذا یا بموجب دیگر عبارت ہمضمون کی اُس شخص پر جاری کریگا جسکی جایداد قرق ہوئی ہو اور اطلاعنامہ کا یہ مضمون ہوگا کہ شخص مذکور زر متدعویہ ادا کری یا تاریخ اطلاعنامہ سے پندرہ دن کی اندر نالش بجائیت مطالبہ بحضور صاحبکلکٹر پیش کری اور اہلکار مذکور کو لازم ہی کہ اوسیوقت قطعہ اشتہار متضمن بتقرر تاریخ واسطی نیلام جایداد مقروقہ کی جو درخواست کی تاریخ سی بیس روز سی کم فاصلہ پر نہ ہوگی صاحبکلکٹر کی پاس واسطی آویزانی بہ کچہری کلکٹری اور اگر مقدمہ متعلق ممالک مغربی سی ہو واسطی آویزانی بہ کچہری تحصیلداری مرسل کری اور ایک پرت اشتہار مذبور کی چپراسی برندہ اطلاعنامہ کی حوالہ کری اور چپراسی اوس پرت اطلاعنامہ کو اوس مقام پر جہان جایداد مقروقہ مجتمع ہو آویزان کریگا اور اشتہار مین تفصیل جایداد اور مطالبہ جس کی وصول کیواسطی نیلام ہونیوالا ہی اور نام موقع جہان نیلام عمل مین آویگا مندرج ہوگا

دفعہ ۱۲۵ امین کو چاہیکہ صاحبکلکٹر کی سارٹیفکٹ ارجاع نالش کی پہنچنی پر نیلام سی دست بردار ہو

اگر بموجب اطلاعنامہ مذکور کی کوئی نالش بجائیت مطالبہ بحضور صاحبکلکٹر رجوع ہووی تو صاحب موصوف قطعہ سارٹیفکٹ متضمن تصدیق ارجاع نالش مذکورہ عدالت دیوانی کو امین یا دوسری اہلکار کی پاس بہیجیگا یا اگر مالک جایداد مقروقہ نی درخواست کی ہو اوسکی حوالہ کریگا اور جب سارٹیفکٹ مذکور امین یا دوسری اہلکار کی پاس پہنچ جاوی تو اہلکار مذکور نیلام جایداد مقروقہ سی دست بردار ہوگا

دفعہ ۱۲۶ قبل اجرای اشتہار نیلام کی نالش ثابت بجائیت مطالبہ قارق کی ہو سکتی ہے

جس شخص کی جایداد حسب مندرجہ دفعات بالا قرق ہوئی ہو اوسکو اختیار ہی کہ فوراً بعد قرقی اور قبل اجرا اشتہار نیلام کی نالش ثبوت بجائیت مطالبہ

قارق کو پیش کرے اور جب نالش قسم مذکورہ بالا رجوع کیجاوے تو صاحبکلکٹر کو چاہیے کہ بموجب احکام مندرجہ دفعہ ۱۲۵ ایکٹ ہذا عمل کرے اور اگر اوسکے بعد کوئی درخواست نیلام جایداد کسی امین عدالت دیوانی یا دیگر اہلکار کے پاس گذرے تو اوسکو چاہیے کہ نقل درخواست بخدمت صاحبکلکٹر مرسل کرکے تا انفصال مقدمہ کے نیلام کی پیروی سے باز رہے

دفعہ ۱۲۷ جب صاحب کلکٹر کا سارٹیفکٹ باہر مضمون کا ہو کہ مالک نے ضمانت نامہ مشعر اس امر کو لکھدیا کہ روپیہ ڈگری کا معہ سود اور خرچہ کو ادا کرونگا تو قرقی اوٹھا لیجاوے

اُس شخص کو جسکی جایداد قرق ہوئی ہو اختیار ہوگا کہ بروقت ارجاع نالش قسم بالا یا کسی زمان مابعد مین ضمانت نامہ مشعر اس امر کو لکھدیوے کہ جو کچھ روپیہ اوسکے ذمہ واجب الادا تجویز کیا جاویگا اوسکو معہ سود و خرچہ ادا کرونگا اور جب ضمانت نامہ قسم بالا تحریر پا جاوے تو صاحبکلکٹر کو لازم ہے کہ مالک جایداد کو اس مضمون کا سارٹیفکٹ دیوے یا قارق پر اگر اس امر کی درخواست گذرے اطلاعنامہ جاری کرے پس جب مالک جایداد سارٹیفکٹ قسم بالا قارق کے پاس حاضر کرے یا سارٹیفکٹ بموجب حکم صاحبکلکٹر اوسکے اوپر جاری کیا جاوے تو جایداد قرقی سے واگذاشت کی جاوے گی۔

شرح ایسا ضمانت نامہ اسٹامپ ۸ر پر لکھا جاویگا دفعہ ۲ ضمیمہ ب ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۱۲۸ بعد انقضاے میعاد مقررہ اشتہار نیلام کے اگر سارٹیفکٹ متضمن اطلاع ارجاع نالش بغرض ثبوت بیجائیت مطالبہ قارق کے عدالت دیوانی کے امین یا دیگر اہلکار کے پاس بحکومہ بالا مرسل نہ کیا جاوے تو اہلکار موصوف کو لازم ہوگا کہ جایداد مذکورہ کو یا جزو اوسکا جسقدر ضرور ہو حسب مندرجہ ذیل نیلام کرے الا اوس صورت مین کہ زر مطالبہ مع اُسقدر اخراجات قرقی کے جو امین تجویز کرے تمام و کمال ادا ہو جاوے

دفعہ ۱۲۹ مقام اور طریق نیلام جایداد مقرونہ کا

نیلام اُس موقع پر عمل مین آویگا جہان جایداد مقرونہ جمع کی گئی ہو یا اگر عدالت دیوانی کا امین یا دوسرا اہلکار بنظر حصول قیمت زاید

کے بجویز کری تو اوس گنج یا بازار یا ہاٹ یا اور گذرگاہ عوام پر کیا جاویگا جو موقع مذکور سے قریب تر ہو اور جایداد مذکورہ بذریعہ ایک یا زیادہ لاٹ کے جسطرح اہلکار عامل نیلام مناسب سمجھے نیلام کیجاویگی اور اگر خرچہ جایداد مقرروقہ کی نیلام سی کل مطالبہ معہ خرچہ قرقی و نیلام ادا ہو جاوے تو قرقی باقی جایداد سے فورًا اوٹھالے جاوے گی

دفعہ ۱۳۰ اگر قیمت مناسب بولی جاوی تو نیلام کو دوسری روز تک ملتوی رکھنا چاہیے اوجو کچھ قیمت استا ریخ لگائی جاوے اوسی قیمت پر نیلام ختم ہوگا

اگر بروقت نیلام کی اسقدر قیمت جو اہلکار عامل نیلام کی نزدیک مناسب اور معقول معلوم ہو نہ بولی جاوی اور مالک جایداد یا اوسکا مختار ذی اختیار اسکی طرف سے اس امر کی درخواست کری کہ نیلام روز آیندہ پر یا اگر بازار کھلتا ہو تو اول روز افتتاح بازار پر ملتوی کیا جاوی تو نیلام مذکور تک ملتوی کیا جاویگا اور جو کچھ قیمت اوس تاریخ کو لگائی جاوی اوسی قیمت پر نیلام ختم ہوگا

دفعہ ۱۳۱ ادائی ثمن

قیمت ہر لاٹ کی بروقت نیلام یا اسقدر عجلت کی ساتھ جو اہل کار عامل نیلام مناسب سمجھے بذریعہ نقد ادا کیجاویگی اور اگر قیمت ادا نہ کی جاوی تو جایداد مکرر نیلام ہوگی اور جب زر ثمن تمام و کمال ادا ہو جاوی اوسوقت اہلکار عامل نیلام خریدار کو سارٹیفکٹ متضمن تفصیل جایداد و مشتریہ اور تعداد قیمت متحصلہ عطا کریگا

دفعہ ۱۳۲ زر ثمن نیلام

عامل نیلام جایداد مقرروقہ کی نیلام کی زر ثمن سی بقدر ایک آنہ فی روپیہ بابت خرچہ نیلام کی وضع کرکے واسطے داخل ہونی بمد جمع سرکاری کی صاحب کلکٹر کی پاس بھیجدیویگا بعد ازاں عامل نیلام اوسقدر اخراجات جو قارق سی بابت خرچہ قرقی اور اجرای اطلاعنامہ اور اشتہار نیلام محکومہ دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا لی گئی ہون اور بعد ملاحظہ بند خرچہ مدخلہ قارق کی مناسب معلوم ہون قارق کو ادا کریگا اور باقی روپیہ مین سی وہ زر بقایا جسکی عوض قرقی ہوئی ہے معہ سود تا تاریخ نیلام کی دیا جاویگا اور اگر کچھ روپیہ فاضل رہی تو وہ اس شخص کو جسکی جایداد نیلام ہوئی ہو دیا جاویگا

۸۹۵ — آیندہ نیلام معرفت ایک عملہ تحصیلی کی ہوا کریگا نہ معرفت امین دیوانی کی اور اس باب مین دفعہ ۴۳ و ۴۴ ایکٹ اول

سنہ ۳۹ پر عمل کرنا چاہیے

دفعہ ۴۳ صاحب کلکٹر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایک شخص کو جو بمقام تحصیلداری ہو واسطے اس کام کے مقرر کریں اور ۵ فی صدی مال مقروقہ پر پاوے

دفعہ ۴۴ ورجالیکہ کام ایک علیحدہ افسر مقرر کرنیکا نہ ہو تو یہ عہدہ نائب تحصیلدار کے سپرد ہو — اشتہار نمبر ۲۳ - جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

بنظر دفع غلط فہمی اشتہار مذکورہ ہائے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اوسکا منشا کسی طرح سے واسطے تنسیخ شرح جائز ایک آنہ فی روپیہ عینو دفعہ ۱۳۲

ایکٹ مذکور کے نہ تھا صرف اسکی نسبت تھا کہ نیلام کسکی معرفت ہونا چاہیے - یادداشت نمبر ۳۶۵ - مورخہ ۷ - اپریل سنہ ۱۸۶۳ء

۸۹۶ - ہرگاہ اپیلانٹ نے اپنے عہدہ کمشنری نیلام میں بباعث بیضابطگی قرقی و نیلام کے بہ سائر سپرنٹنڈنٹ جو اختیار سے تجاوز کیا

لہذا ہرچہ رسپانڈنٹ ذمہ اپیلانٹ چاہیے - نظیر منفصلہ ۱۷ - اپریل سنہ ۱۸۶۱ء

دفعہ ۱۳۳ عاملان نیلام خرید کرنے سے ممنوع ہیں

عاملان نیلام کو جو بموجب ایکٹ ہذا جایداد نیلام کریں اور جملہ اشخاص کو جو اہلکاران موصوف کے ملازم یا ماتحت ہوں تاکید کی جاتی ہے کہ اس جایداد کو جو معرفت اون عاملون کے نیلام ہووے حیاتہً یا صریحًا خرید نہ کیا کریں

شرح — دفعہ ۱۸۵ تعزیرات ہند میں درصورت انحراف سزا مقرر ہے — دیکھو شرح تحت نمبر ۱۸۶

دفعہ ۱۳۴ جملہ بیضابطگیوں کی اطلاع صاحب کلکٹر کو دیجاوے

عدالت دیوانی کے امناء اور دیگر اہلکارون کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب قارق لوگ بجدہ تعمیل ایکٹ ہذا بیضابطگی ہائے عظیم کے مرتکب ہوں تو اطلاع اوسکی صاحب کلکٹر کو دیا کریں اور

اگر باقیدار کو اطلاع واجب نہ پہونچی تو اہلکار نیلام شروع نکریں

اگر بروقت تعمیل نیلام کسی جایداد کی عدالت دیوانی امین یا دیگر اہلکار کو دریافت ہووے کہ مالک جایداد کو ہنوز اطلاع قرقی اور نیلام کی نہیں پہونچی ہے تو اوسکو چاہیے کہ نیلام ملتوی کرکے صاحب کلکٹر کی خدمت میں کیفیت بھیجے کہ اوسوقت صاحب موصوف اطلاعنامہ جدید اور اشتہار نیلام بموجب دفعہ ۱۳۴ - ایکٹ ہذا جاری کراویگا یا جو کچھ حکم دیگر مناسب سمجھے صادر کریگا

دفعہ ۱۳۵ اگر امین موقع نیلام پر جاوے اور نیلام عمل میں نہ آوے تو اوسکا خرچہ کیونکر وصول ہوگا

جب کوئی عدالت کا امین یا اور اہلکار واسطے تعمیل نیلام کے موقع پر پہونچ گیا ہو اور کوئی نیلام بوجہ مرقومہ دفعہ ۱۳۴ یا بوجہ پیشتر ادا ہوجانی مطالبہ قارق کے عمل میں نہ آوے اور قارق نے اطلاع وصول زر مطالبہ اپنے کی امین

یا دیگر اہلکار مذکور کو نہ دی ہو تو خرچہ بحساب ایک آنہ فی روپیہ واجب الاخذ ہوگا اور وہ خرچہ جایداد مقروقہ کی قیمت تخمینی پر محسوب کیا جاویگا اور اگر مطالبہ قارق کا تا روز مقررہ نیلام ادا نہ ہو جاوے تو خرچہ مذکور مالک جایداد کے ذمہ رہیگا اور بذریعہ نیلام اوسقدر جزو جایداد کا جو مناسب معلوم ہو وصول کیا جاویگا اور باقی صورتون مین خرچہ قارق کے ذمہ رہیگا اور بموجب ارنٹ صاحبکلکٹر کے قارق کی جایداد کی قرقی و نیلام سے وصول ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی مبلغ خرچہ جو دس روپیہ سے زیادہ نہو بموجب مراد دفعہ ہذا وصول نہ کیا جاویگا

دفعہ ۱۳۶ عمل درآمد امناء عدالت دیوانی وغیرہ قابل تبدیل و تابع حکم صاحبکلکٹر کے ہوگا

عمل درآمد امناء عدالت دیوانی اور دیگر اہلکاران مفصلۂ بالا کا قابل ترمیم اور تابع حکم صاحبکلکٹر کے ہوگا اور صاحبان موصوف کو اختیار ہوگا کہ بعد حصول منظوری بورڈ مالگی کیفیت اور نقشہ جات کارگذاری امناء عدالت ہای دیوانی و دیگر اہلکاران مذکور کو سال بسال یا جیسا مناسب معلوم ہو داخل کرایا کرین

دفعہ ۱۳۷ نیلام کا اشتہار ثانی

جب نالش بابت بیجائیت مطالبہ قارق کی دائر ہو جاوے اور جایداد ضمانت پر واگذاشت نہ ہوئی ہو تو اگر حاکم عدالت مطالبہ یا جزو مطالبہ کا واجب الادا ہونا تجویز کرے اوس صورت مین صاحبکلکٹر کو لازم ہوگا کہ عدالت دیوانی کے مین یا دیگر اہلکار کے نام حکم متضمن اجازت نیلام جایداد کی صادر کرے اور اگر قارق اوس تاریخ سے پانچ روز کے اندر درخواست دیوے جس تاریخ حکم امین یا دیگر اہلکار مذکور کے پاس پہونچ جاوے تو امین یا دیگر اہلکار مذکور اشتہار ثانی حسب طریقہ مقررہ دفعہ ۱۲۴ ایکٹ ہذا مشتہر کریگا اور اوس مین جایداد مقروقہ کی نیلام کیواسطے تاریخ جدید مقرر ہوگی اور وہ تاریخ اشتہار کی تاریخ سے پانچ روز سے کم اور دس روز سے زیادہ فرق پر نہوگی اور اگر وہ تعداد جو حاکم کی تجویز سے واجب الادا قرار پاوے معہ خرچہ قرقی اوس درمیان مین ادا نہ ہو جاوے تو امین وغیرہ جایداد کو حسب شرائط دفعات بالا نیلام کرے گا

دفعہ ۱۳۸ ضابطہ بعد ازجاے نالش بیجائیت مطالبہ قارق کی

ہر مقدمہ مین جو واسطے ثبوت بیجائیت مطالبہ قارق کے دائر ہوئی قارق کو اوسیطرح بقایا رمتدعویہ ثابت کرنا پڑیگا گویا نالش مطالبہ مذکور کی بموجب

سے ایکٹ ہذا خود اوسکی جانب سے رجوع ہوئی ہو اور اگر مطالبہ یا جزو اوسکا واجب الادا اقرار پاوے تو صاحبکلکٹر ڈکری بہ تعداد مذکور بحق قارق صادر کریگا اور اگر قرقی نہین اوٹھائی گئی ہو تو زر ڈکری حسب محکومۂ دفعہ ۱۳۷ ایکٹ ہذا جایداد کی نیلام سے وصول کیا جایگا اور اگر نیلام کے بعد کچھ روپیہ باقی رہے تو وہ بذریعہ اجرای ڈکری اوپر ذات اور دیگر جایداد باقیدار کے وصول ہوگا اور اگر جایداد ضمانت پر واگذاشت ہوئی ہو تو بذریعہ اجرای ڈکری اوپر ذات یا اور جایداد باقیدار ضامن کے لیا جاویگا اور اگر بالعکس اوسکے صاحبکلکٹر قرقی کو بی اصل اور از راہ ایذارسانی تجویز کرے تو صاحب موصوف کو اختیار ہوگا کہ علاوہ حکم واگذاشت جایداد کی مدعی کو اوسقدر زر ہرجہ دلاوے جو بنظر حالات مقدمہ مقتضای انصاف صحیح پایا جاوے

شرح نظیر جگت سنگھ بنام ہرسیوک سوکل منفصلۂ ۲۱ جنوری ۱۸۶۳ء ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۳۹ کوئی شخص جسکی جایداد بعلت ایسی بقایای لگان کے قرق ہوئی ہو جو دوسرے شخص سے واجب الاخذ ہو اختیار رکھتا ہے کہ قارق کے نام نالش دائر کرے

اگر کوئی جایداد بعلت بقایای لگان بنام نہاد جایداد باقیدار کے قرق ہو جاوے اور کوئی شخص غیر اوسکو اپنا مال ظاہر کرے تو شخص مذکور کو اختیار ہے کہ نالش بنام قارق اور شخص ثانی واسطے تنقیح استحقاق ملکیت اوسی طرح اور بہ پابندی اونھین شرائط متعلقہ میعاد ارجاع اور التوای نیلام کے رجوع کرے جیسے وہ شخص جسکی جایداد بعلت بقایای لگان بقرارداد ذیل شخص مذکور قرق ہوتی ہے بجائیت مطالبہ کی نالش کرسکتا ہے اور جب اُس قسم کی نالش دائر ہووے تو جایداد بذریعہ ادخال ضمانت بقدر قیمت جایداد کے واگذاشت ہوسکتی ہے اور اگر نالش ڈسمس کی جاوے تو صاحبکلکٹر حکم واسطے نیلام جایداد یا وصول قیمت جیسا موقع ہو واسطے انتفاع قارق کے صادر کریگا اور اگر بالعکس اوسکے دعوی درست قرار پاوے تو صاحبکلکٹر ڈکری بابت واگذاشت جایداد مقروقہ معہ خرچہ اور اوسقدر زر ہرجہ کے جو بنظر حالات مقدمہ مقتضای انصاف ہو صادر کریگا مگر شرط یہ ہے کہ دائر ہونا دعوی کا نسبت اوس پیداوار اراضی کے جو بموجب ایکٹ ہذا قابل قرقی ہو اور جو قرقی کے وقت کسی کاشتکار باقیدار کے قبضہ مین پائی جاوے

عام اس سے کہ وہ دعوی کسی بیع یا رہن سابق وغیرہ کی بناء پر رجوع ہوی اُس شخص کو استحقاق مزحم کا مسقط نہ ہوگا جو لگان اراضی کی تحصیل کا حق رکھتا ہی اور کوئی قرقی جو کسی ڈکری عدالت دیوانی کی اجرا مین عمل مین آوی موجب زوال استحقاق مذکور نہ ہوگی

شرح یہ نالش نمبری تاریخ اطلاعنامہ سے پندرہ دن کے اندر رجوع ہوگی اور صاحبکلکٹر حکم التوائی نیلام پاس کمشنر نیلام خود بھیجین گے یا حوالہ کرینگے دعویدار کو۔ دفعہ ۱۲۴ و ۱۲۵ — ملاحظہ طلب

۸۹۷ — قانون مین ممانعت نہین ہی کہ زمیندار جس نے بذریعہ ڈکری قرضہ کی فصل پیدا اور اول قرق کی ہو لگان اراضی کا جسپر فصل پیدا ہوی وصول نہ کرسکے۔ ٹھاکر اچودھیا کشن سنگھ۔ بنام ماتا دین منفصلہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۲ء

دفعہ ۱۴۰ ضابطہ اگر استحقاق قرقی مین تنازع ہو

اگر کسی مقدمہ مین جس مین جایداد بعلت بقایای لگان قرق ہوکر نالش بیجائیت مطالبہ دائر ہوئی ہو کوئی شخص ثالث یا اوسکا مختار سوای قارق کے استحقاق قرقی جایداد بعلت بقایای مذکور اس بیان کے ساتھ ظاہر کرے کہ مین فی الواقع نیک نیتی سے لگان اراضی تحصیل اور تصرف کرتا چلا آیا ہون تو شخص ثالث مذکور فریقین مقدمہ مین شامل کیا جاویگا اور تحقیقات اس امر کی کہ اوس شخص نے روز ارجاع نالش تک فی الواقع زر لگان تحصیل اور تصرف کیا یا نہین عمل مین آویگی اور مقدمہ بموجب نتیجہ اوس تحقیقات کے فیصل کیا جاویگا مگر شرط یہ ہی کہ تجویز صاحبکلکٹر مانع اس امر کی نہوگی کہ کوئی فریق جسکو لگان اراضی پر استحقاق جائیز پہونچتا ہو تاریخ تجویز سے ایک سال کے اندر نالش اثبات استحقاق مذکور عدالت دیوانی مین پیش کرے

شرح ایسی عذرداری اسٹامپ ۸ر پر ہوگی — ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

دفعہ ۱۴۱ جو شخص ہر کہ نیلام ہوا اپنی جایداد محفوظ رکھنے کے لیے عین وقت پر نالش نہ کرسکین نادہنین اختیار ہی کہ مالگزار زر رہ جہ رجوع کرین

اگر کوئی شخص جسکی جایداد ایسی مطالبہ کی وصول کی واسطے قرق ہوئی ہو جو قانونًا اوسکے ذمہ نہو یا کسی شخص غیر کے ذمہ ہو کسی وجہ معقول سے نالش بیجائیت مطالبہ یا نالش تنقیح استحقاق ملکیت جیسا موقع ہو اندر میعاد مفصلۂ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۹ ایکٹ ہذا کے پیش نہ کرسکے

اور جایداد اوسکی اس وجہ سے نیلام ہو جاوے تو اوسکو یہ اختیار باقی رہیگا کہ نالش زر ہرجہ بعوض قرقی اور نیلام ناجائز جایداد اپنی کے بموجب ایکٹ ہذا دائر کرے

شرح — ۱ — نالش غیر واجبیت مطالبہ کی بموجب دفعہ ۱۲۶ و بمطالبہ ذگی شخص دیگر کی بموجب دفعہ ۱۳۹ ہو سکتی ہے یعنی اگر مدعی اطلاعنامہ سے پندرہ دن کے اندر نالش بجائیت مطالبہ دائر نہ ہو سکی اور جایداد نیلام ہو جاوے تاہم نالش نمبری زر ہرجہ کی بموجب دفعہ ۱۴۱ ہو سکتی ہے اور ایسی دعوی کو واسطے میعاد تین مہینہ کی مقرر ہے دفعہ ۱۴۴ — ایک ہذا — ملاحظہ طلب

۲ ایضاً ایسا معاوضہ کسی نقصان یا خسارہ بعید اور غیر صریح کا جو اس نیلام کی وجہ سے عائد ہوا ہو لائق ادا کرنیکے نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو بحسب دستور زمانہ نتیجہ طبعی اوس نیلام کا ہو

۳ نقصان کے تخمینہ کرنے مین ہمیشہ اس امر پر نظر کرنی چاہیے کہ نیلام کی ہو جانے سے جو وقت پیدا ہوئی اوسکی چارہ کار کے کیا وسیلے موجود تھے

تمثیل

زید جسکی جایداد نیلام ہو گئی اس بیان سے دعویدار زر ہرجہ کا ہے کہ باہم میری اور ایک شخص ثالث کے یہ معاہدہ تھا کہ جسقدر پیداوار اراضی ہو اوسکو بحساب فی من ۱ ایک وقت معین پر ادا کرونگا درصورت عدم تعمیل تعہد فی من ایک روپیہ ہرجہ دینے کا سزاوار ہوگا چونکہ بلا ایفای معاہدہ وہ وقت معین منقضی ہو گیا کیونکہ قبل اوسکے مدعا علیہ نے میری جایداد مذکور نیلام کرا لی اور شخص ثالث نے بوجہ وعدہ خلافی دو سو روپیہ کے نالش بابت دو سو من پیداوار کے بحساب فی من ۱ معینہ کے عدالت مین رجوع کر کے ڈگری پائی اور اوسکے اجرا سے دیگر جایداد مملوکہ میری نیلام ہو گئی لہذا ایکہزار روپیہ قیمت پیداوار اور دو سو روپیہ زر ہرجہ مذکور اور سو روپیہ خرچہ عدالت جو بمقابلہ شخص ثالث کی میرے ذمے عاید ہوا اور دو سو روپیہ زر ہرجہ جایداد مملوکہ جو اوسکی کم قیمت پر نیلام ہونے سے نقصان واقع ہوا ہمگی پندرہ سو روپیہ مدعا علیہ سے دلایا جاؤن پس ایسی صورت مین جس قیمت پر پیداوار نیلام ہوئی وہ ایک روپیہ فی من تخمینی ہرجہ بحسب دستور زمانہ نتیجہ طبعی نیلام کا ہوگا اور نیلام کی ہو جانے سے جو وقت پیدا ہوئی اوسکے چارہ کار کا یہی وسیلہ ہے کہ زر ہرجہ بصراحت متذکرہ دلایا جاوے علاوہ اسکے جن رقوم پر مدعی نے اپنی بنیاد ہرجہ کی قائم کی ہے وہ خسارہ بعید اور غیر صریح ہے مدعا علیہ سے نہین دلایا جا سکتا

دفعہ ۱۴۲ مالک جایداد کو اگر قرقی ناجائز ہو نقصان پہونچے تو وہ نالش خسارہ کی کر سکتا ہے

اگر کوئی شخص جو اختیار قرقی رکھتا ہے یا بموجب مختار نامہ تحریری شخص ذی اختیار کی قرقی کے واسطے مقرر ہوا ہو کسی جایداد کو بعلت بقایا لگان ظاہر کردہ بموجب طریقہ خلاف شرائط ایکٹ ہذا قرق یا نیلام کرے۔ یا اگر کوئی مال مقروقہ اس وجہ سے گم یا خراب یا تلف ہو جاے کہ قارق نے اوسکی خبر گیری اور حفاظت کے واسطے احتیاط مناسب نہین کی تھی یا اگر قرقی اوسوقت فوراً نہ اوٹھا لیجاوے جب بموجب ایکٹ ہذا اوسکا اوٹھا لینا ضرور ہو تو مالک جایداد کو اختیار ہوگا کہ جسقدر خسارہ بوجہ اسباب مذکور اوسکے عائد حال ہوا ہو ایکٹ ہذا کے بموجب اوسکے دلا پانے کی نالش کرے

شرح خلاف ورزی احکام دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۲ و ۱۲۷ و نیز شرائط دفعہ ہذا سے یہ نالش پیدا ہوتی ہے اور تین مہینہ کے اندر دائر ہونی چاہیے دیکھو دفعہ ۱۴۱ شرح تحت دفعہ ۱۴۱۔ ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۴۳ قرقی ناجائز

اگر کوئی شخص جسکو بموجب دفعات ۱۱۲ و ۱۱۴ ایکٹ ہذا اختیار قرقی حاصل نہ ہو یا جو شخص ذی اختیار کی طرف سے بذریعہ مختار نامہ تحریری مقرر نہ ہوا ہو کسی جایداد کو بحیلہ ایکٹ ہذا قرق یا نیلام کرے یا کراوے تو مالک جایداد کو اختیار ہوگا کہ جو کچھ نقصان بوجہ قرقی یا نیلام مذکور اوسکے عائد حال ہوا ہو اوسکی بابت زر ہرجہ پانے کی نالش کرے بلکہ اوس قارق یا نیلام کنندہ کی نسبت ارتکاب جرم مداخلت فوجداری تصور کیا جاوے گا اور سوائے زر ہرجہ جو اوسکے نام تجویز کیا جاوے اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو اس جرم کے واسطے مقرر ہے

شرح مالک جایداد کے استغاثہ پر عدالت فوجداری بموجب دفعہ ۴۷ مجموعۂ تعزیرات ہند مواخذہ کرے گی

دفعہ ۱۴۴ میعاد ارجاع نالش ہرجہ کی

ملحوظ رہے کہ کوئی مقدمہ جواز روی کسی دفعہ منجملۂ دفعات ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ رجوع ہووے تاریخ ظہور بنای دعوی سے تین مہینہ کے اندر دائر کیا جاویگا

دفعہ ۱۴۵ مزاحمت قرقی

اگر کوئی شخص کسی قرقی مین جو حسب ضابطہ بموجب ایکٹ ہذا عمل مین آوی مزاحم یا متمرد ہووے یا کسی جایداد مقروقہ کو جبرا یا خفیتہً اوٹھالیجاوے تو تاریخ تمرد یا انتقال جایداد سے پندرہ دن کے اندر شکایت گذرنے پر صاحب کلکٹر شخص متہم کو گرفتار کراوے گا اور اگر جرم ثبوت کو پہونچے اور مجرم اوس جایداد کا مالک ہو تو صاحب موصوف یہہ حکم صادر کرے گا کہ مجرم جیلخانۂ دیوانی مین چھہ مہینہ تک یا اوس عرصہ تک قید رہے جب تمام زر بقایا یا فسخی قارق معہ جملہ اخراجات و خرچہ بذریعہ قرقی و نیلام جایداد مجرم بموجب حکمنامہ صاحب کلکٹر کے ادا ہوجاوے اور اگر مجرم سوائے مالک جایداد کے کوئی اور شخص ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ قیمت جایداد مقروقہ کی قارق کو بھر دیوے اور کسیقدر جرمانہ جو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو ادا کرے اور درصورت عدم ادای زر مذکور کسیقدر میعاد تک قید رہے جو دو مہینہ سے زیادہ نہو

شرح ایسی درخواست اسٹامپ ۸ر پر گذرے گی — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۷ء

۸۹۸ — از روے دفعہ ۱۶ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۶۳ء وہ نقص جو دفعہ ۱۴۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ مین تھا رفع کیا گیا اور صاحبان کلکٹر کو اجازت دی گئی ہے کہ جو شخص بعلت تمرد یا خلل اندازی قرقی کے دراثنا زیر تجویز ہونے مقدمہ کے گرفتار ہو اوس سے ضمانت لین —

دفعہ ۱۲ سرکلر نمبر ۱۲ مورخہ ۱۲ — مئی سنہ ۱۸۶۳ء

باب ہشتم حکمنامجات

دفعہ ۴۶ تعمیل حکمنامہ ہر حکمنامہ پر جو بموجب ایکٹ ہذا معرفت صاحب کلکٹر جاری ہووے مہر اور دستخط صاحب کلکٹر کی ثبت ہون گے اور اجرا اور تعمیل اوسکی معرفت ناظر یا دوسری اہلکار کی جس سیکو صاحب کلکٹر بتجویز کری عمل مین آوی گی اور خرچہ اوس فریق کی ذمہ ہی کا جسکی طرف سی درخواست اجرا گذری ہو اور تعداد خرچہ اور زاد راہ گواہ درصورتیکہ سفینہ بنام گواہ اجرا پایا ہو قبل اجرای حکمنامہ کی عدالت مین داخل کیا جاوی گا مگر شرط یہ ہی کہ اگر کسی صورت مین صاحب کلکٹر کو اطمینان ہو کہ کوئی فریق کسی حکمنامہ ضروری کی اجرا کا خرچہ نہین دی سکتا ہی تو صاحب موصوف کو اختیار رہو گا کہ واسطی اجرای حکمنامہ سانہ معافی خرچہ کی حکم دیوی

شرح دفعہ ۶۷ - ایکٹ ۱۰ کی قسم پنجم - ملاحظہ طلب و نیز نظیر نمبری ۵۷۶

۸۹۹ — جب کوئی حکمنامہ کسی جیلخانہ کی قیدی مقیم کی نام کسی عدالت سی صادر ہو تو اجرا اوسکا اس نہج پر ہو سکتا ہی کہ وہ حکمنامہ اوس جیلخانہ یا محبس کے عہدہ دار مہتمم کو معاینہ کرا کی نقل اوسکی اوسکی پاس چھوڑی جاوی — دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۹ ع

۹۰۰ ہر عہدہ دار جیلخانہ کو جسپر اجرای حکمنامہ حسب مذکورہ دفعہ ۱۵ عمل مین آیا ہو لازم ہی کہ جسقدر جلد ہو سکی وہ نقل حکمنامہ جو اوسکی پاس چھوڑی گئی ہو اوس قیدی کو جسکے نام وہ حکمنامہ آیا ہو دکھلا کر اوسکا مطلب بیان کردی اور بعد ازان اوس حکمنامہ کی پشت پر اپنے دستخط سی یہ تصدیق کری کہ وہ قیدی جسکے نام حکمنامہ بھیجا گیا میری جیلخانہ زیر اہتمام کا قیدی ہی اور نیز کہ یہ مینے نقل اوسکی حوالہ کی — دفعہ ۱۶ ایضاً

۲ - پس وہ تصدیق اس حکمنامہ کی اجرا کی بادی النظر مین شہادت کافی ہوگی اور اگر قیدی یہ استدعا کری کہ نقل مذکور کسی شخص کی پاس بھیجی جاوی اور اوسکی بھیجنے کی خرچہ کی تدبیر کردی تو عہدہ دار مذکور اوسکو بذریعہ پنہی رجسٹری کی بھیجدیگا اگر وہ کسی شخص کی پاس بھیجدیگا — دفعہ ایضاً

۹۰۱ کوئی حکم کسی مقدمہ دیوانی مین اوس وقت تک عدالت سی صادر نہوگا کہ خرچہ اور اخراجات تعمیل حکمنامہ مذکور کی (جنکی تجویز وہ عدالت خود کری گی) عدالت مذکور مین داخل کیجائین مگر شرط یہ ہی کہ اگر ایسی حکم کی درخواست کنندہ نے پر اس عدالت کو جس مین درخواست گذری ہی یہ معلوم ہو کہ سائل کو استطاعت کافی خرچہ اور اخراجات مذکور کی نہین ہی تو اس عدالت کو جائز ہی کہ جو روپیہ اخراجات اتفاقی کو واسطی اس عدالت مین ہو اوس مین سی خرچ کری اور جسقدر روپیہ کہ اس نہج پر خرچ کیا جاوی سرکار اوس شخص سی جسپر عدالت کو حکم ہو وہ خرچہ عمل مین جو اسطرح وصول کری گویا وہ خرچہ مقدمہ کا قابل وصول حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تہا — دفعہ ۱۰ — ایضاً

دفعہ ۱۴۷ مزاحمت حکمنامہ اگر کوئی حکمنامہ جائزہ بتجویز صاحب کلکٹر بموجب ایکٹ ہذا جاری ہووے اور کوئی شخص بمرادتمرد اوسکا مزاحم ہووے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہی کہ جس طرح قوانین وقت کی رو سے جرم تمرد یا مزاحمت تعمیل حکمنامجات عدالت ہای دیوانی کی سزا ہوتی ہی اوسی طرح جرم مذکور کی سزا دی اور اگر صورت مذکورہ مین مجرم عدالت مین حاضر نہووے تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہی کہ واسطے ادخال جواب الزام کی اوسکو طلب کری اور اگر بعد اجرای باضابطہ سمن کے وہ عدالت مین حاضر نہ آوے تو صاحب موصوف کو اختیار ہوگا کہ اوسکی گرفتاری کی واسطے حکمنامہ جاری کری اور جو احکام بہ تجویز صاحب کلکٹر بموجب دفعہ ہذا صدور پاوین وہ بمنزلہ احکام متعلقہ بتجویز مقدمات یا اجرای ڈکری حسب مراد دفعہ ۱۵۱ اقرار نہین پاوین گے

شرح جرم تمرد یا مزاحمت مین عدالت دیوانی سی سزای قید تین دن تک ہوسکتی ہی لیکن خاص حکمنامہ اجرای ڈکری کی مزاحمت مین سزای مذکور دی جاتی ہی اور اس دفعہ سی یہ مفہوم ہوتا ہی کہ ہر حکمنامہ کی مزاحمت مین سزای معینہ دیوانی یعنی تین ۳ روز تک کی دی جاوے گی۔

سزای تمرد یا مزاحمت حکمنامہ عدالت دیوانی

اگر بروقت تعمیل ڈکری کے جو بابت اراضی یا دیگر جایداد غیر منقولہ کی ہو کوئی شخص اہل کار جاری کنندہ کا مقابل یا مزاحم ہووے تو ڈکری دار وقت مقابلہ یا ہرج سی کسی وقت ایک مہینہ کی اندر استغاثہ اپنا عدالت مین گذرانے اور حاکم عدالت ایک روز واسطی تحقیقات استغاثہ کی معین کرکی مستغاث علیہ کو واسطی جوابدہی کی طلب کریگا۔ دفعہ ۲۲۶۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۰۳۔ اگر حسب اطمینان حاکم یہ بات معلوم ہو کہ مدعا علیہ یا اور کوئی شخص باغوای اوسکی بوجہ مندرج نہ ہونی اراضی یا جایداد غیر منقولہ کی ڈکری مین یا کسی اور وجہ کی بنا پر مقابل یا مزاحم ہوا تو حاکم عدالت مجاز ہوگا کہ بعد تحقیقات حکم مناسب دے۔ دفعہ ۲۲۷۔ ایضاً

۹۰۴۔ اگر حاکم عدالت کو بعد تحقیقات ضروری اہبات کا اطمینان ہوجاوے کہ مقابلہ یا ہرج بیجا تہا اور یہ کہ مدعا علیہ یا دیگر شخص اوسکے اغوا سی باین غرض مقابل اور مزاحم ہوا ہی کہ مستغیث کو شی ڈکری کا قبضہ کلی حاصل نہووے تو حاکم عدالت مجاز ہی کہ حسب استدعای مدعی ڈکری مدعا علیہ یا دیگر شخص کو کہ اوس قت رہیاد کی واسطے جو تیس ۳۰ دن سی زیادہ نہو بنظر انسداد مداومت مقابلہ یا ہرج مذکور کی قید کرے اور صورتیکہ اسطرح کی تجویز یا ہرج کسی ایسی کارروائی کی نہو کہ جسکی روسی مدعا علیہ یا دیگر شخص مذکور بموجب قانون وقت مزاحم یا مجرم قرار پاوے تو ایضاً

۹۰۵۔ اگر خریدار خیلام جایداد غیر منقول کے سابقہ دخل دلانی کی کی مقابلہ یا ہرج وقوع مین آوے تو اوسکی نسبت وہی قواعد ملحوظ ہونگے جو

اس ایکٹ کی دفعات ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ مین مذکور ہین — دفعہ ۲۶۸ — ایضاً

شرح جو کوئی شخص سمن یا اطلاعنامہ کو اپنی یا غیر پر جاری یا اوسکی چسپان ہونی مین مزاحمت کری یا بعد لگائی جانے کے اوسکو نکال ڈالی یا اشتہار رو کری تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۳ مجموعۂ تعزیرات ہند —

اور جو کوئی شخص کسی مال کے لیے جانے مین جو کسی کاری ملازم کو اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہو تعرض کری یا تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۷۴ مجموعۂ مذکور یا —

۲ — جو کوئی شخص کسی مال کی نیلام مین جو کسی کاری ملازم کو اختیار جائز کی رو سے نیلام پر چڑہایا گیا ہو مزاحم ہووی تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۸۴ مجموعۂ مذکور یا —

۳ — جو کوئی شخص لوازم منصبی کی انجام دہی مین سرکاری ملازم کی مزاحمت کری تو اوسکو بموجب دفعہ ۱۸۶ مجموعۂ مذکور سزا دی جاوی گی فقط

۴ — دفعہ ۱۶۹ مجموعۂ ضوابط فوجداری — نمبری ۸۸۹ — ملاحظہ طلب

باب نہم اختیارات

دفعہ ۱۴۸ صاحب کلکٹر مجاز ہے کہ اپنے علاقہ کے کسی مقام پر کچہری کری

صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ واسطے سماعت و تجویز مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا اپنی ضلع علاقہ کی حدود کی اندر کسی مقام پر کچہری کری مگر شرط یہ ہی کہ سماعت اور تجویز مقدمہ کی جلسۂ عام مین ہوا کری اور فریقین مقدمہ یا اونکی مختاران باضابطہ کو واسطے حاضر ہونے مقام مذکور کی حسب ضابطہ اطلاع دی جاوی گی —

۹۰۶ — کسی حاکم انگلشیہ خواہ ہندوستانی کو اگر فریقین مقدمہ سے کسی مین کا قرضدار ہوا اختیار سماعت یا تجویز مقدمہ کا نہوگا — سرکلر صدر شرقی و غربی ۲۶ — مارچ سنہ ۱۸۳۳ء

۹۰۷ — محکمجات صاحبان کلکٹران اور ڈپٹی کلکٹر واسطے تجویز مقدمات متعلقہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء تعطیلات منظور شدہ محکمۂ دیوانی مین جو دو روز سے زیادہ کی ہون بند رہا کرین — سرکلر نمبر ۳۸ — صاحبان بورڈ مورخہ ۱۴ — اگست سنہ ۱۸۶۷ء

۹۰۸ — جو کوئی شخص قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کری یا اوسکا بارج ہو جبکہ وہ عدالت کی کارروائی کی کسی حالت مین اجلاس کر رہا ہو تو اوسکو بموجب دفعہ ۲۲۸ مجموعۂ تعزیرات ہند سزا دی جاوی گی —

قسم ششم دفعہ ۶۷ — ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۴۹ کارندہ یا مختار — یہ دفعہ بموجب نمبر ۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء منسوخ ہو گئی

دفعہ ۱۵۰ اختیارات صاحبان ڈپٹی کلکٹر — جملہ اختیارات جو بموجب دفعات ایکٹ ہذا صاحب کلکٹر کو حاصل ہین

صاحبان ڈپٹی کلکٹر کو اون صورتون مین حاصل ہون گی جب صاحب کلکٹر نی اونکو مقدمہ تفویض کیا ہوا ور جب کوئی ڈپٹی کلکٹر کسی ضلع کی حصہ کی اہتمام کی واسطی مقرر ہوا ہو تو صاحب کلکٹر کا تفویض کرنا ضرور نہوگا اور جملہ درخواست اور رپورٹ جو بموجب اجازت یا حکم شرائط ایکٹ ہذا صاحب کلکٹر کی پاس گذرنی چاہیین اوس ڈپٹی کلکٹر کی پاس داخل ہوسکتی ہین جسکو اوس علاقہ مین اختیار پہونچتا ہو

شرح ۱ — دفعات ۱۶۳ و ۱۶۱ و ۱۶۵ - ایکٹ ۱۸۵۹ء معہ نمبرہای متعلقہ — ملاحظہ طلب

۹۰۹ — اختیارات سماعت ابتدا سوای صاحب کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر یا اسسٹنٹ ڈپٹی اختیار کلکٹر کی دوسرے کو حاصل نہین

دفعہ ۸ سرکلر بورڈ مورخہ ۳ - اگست ۱۸۵۹ء

۹۱۰ — اگر صاحب کلکٹر کو بزدیک مصلحت معلوم ہو تو تحصیلداران ذی اختیار ڈپٹی کلکٹری کو ایک حصہ ضلع کا اس ایکٹ کی لیے تفویض کیا جاے اس صورت مین موی الیہم بلا تفویضگی مقدمات مجاز سماعت ہونگی - اشتہار نمبر ۱۶۰ - مورخہ ۲۸ فروری ۱۸۶۲ء

۹۱۱ — یہ اختیارات تحصیلدارون کی ذاتی ہین بحالت منتقل ہونی مشار الیہم کی دوسری جگہہ پر اونکی تجدید کی ضرورت نہین

— سرکلر بورڈ نمبر ۹ مورخہ ۱۳ - مارچ ۱۸۶۷ء

۹۱۲ — عہدہ دار مامورہ بکار بندوبست یا ترمیم بندوبست ہی مقدمات متعلقہ ایکٹ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء فیصل کرسکتے ہین بشرطیکہ لوکل گورنمنٹ نے اونکو اختیار عطا کیا ہو - دفعہ ۸ - و ۹ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء

شرح ۱ — چنانچہ گورنمنٹ نے بموجب اشتہار نمبری ۱۴۵ الف مرقومہ ۲۱ - اپریل ۱۸۶۳ء - یہ اونکو اختیار عطا کیا —

باب دہم اپیل

فصل اول اپیل عدالت مال

شرح ۱ — مقدمات ضمن ۲ و ۴ و ۷ و دفعہ ۲۳ و دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کم از سو روپیہ کے (بشرطیکہ بحث کسی استحقاق کی تجویز نہوئی ہو) قابل اپیل نہین البتہ اندر ۳۰ یوم کی تجویز ثانی ہوسکتی ہی - دفعہ ۱۵۲ و ۱۵۴ - ایکٹ ہذا - ملاحظہ طلب

۲ - جو فیصلہ بنام مدعا علیہ غیر حاضر یک طرفہ یا بنام مدعی غیر حاضر بوجہ عدم پیروی صادر ہوا ہو اوسکا اپیل نہوگا البتہ اندر ۱۵ یوم درخواست تنسیخ فیصلہ کی گذر سکتی ہی — دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا — ملاحظہ طلب

۳۔ حکم متعلقہ مذرداری شخص ثالث بابت جایداد مقرونہ منقولہ بعلت اجرای ڈکری یا حکم بابت دلائی جانی ہرجہ ڈکری دار کو عذردار مذکور سے بوجہ بیجا کرنی عذرداری قابل اپیل نہین البتہ دیوانی مین دعوی زر ہرجہ کا کر سکتا ہی ۔ دفعہ ۲۰۳ ۔ ایکٹ ہذا ۔ ملاحظہ طلب

۴۔ اگر کوئی حیثیت شکمی قابل انتقال اپنی باقی کی عوض دائر نیلام ہوا اور شخص ثالث بہ بیان ملوکہ اور مقبوضہ اپنی کی عذرداری کرے اور اوس عذرداری کی بابت جو حکم صادر ہوا اوسکی ناراضی سے اپیل نہوگا البتہ اندر ایک سال کے دیوانی مین اثبات حق کی نالش ہوسکتی ہے دفعہ ۲۰۴ ۔ ملاحظہ طلب

۵۔ اگر کوئی جایداد غیر منقولہ مثل مکان یا باغ یا حیثیت شکمی یا محال بعلت اجرای ڈکری عدالت کی دائر نیلام ہو اور شخص ثالث کی طرف سے یہ عذر پیش ہو کہ یہ حیثیت مدیون کی نہین ہی اور تحقیقات کے بعد جو حکم صادر ہوا اوسکی ناراضی سے اپیل نہوگا البتہ شخص ناراض کو نالش دیوانی کا استحقاق باقی رہے گا ۔ دفعہ ۲۱۱ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

۶۔ جو نیلام حیثیت شکمی کا بعلت اجرای ڈکری عدالت مال کی ہووی اور وہ منسوخ کیا جاوی تو حکم منسوخی نیلام قطعی ہوگا اور اپیل اوسکا نہو سکی گا ۔ دفعہ ۲۵۷ ۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء ۔ نمبری ۴۰۸ ۔ ملاحظہ طلب

۷۔ فیصلہ عدالت کا نسبت مالیت نرخ بازار یا سالانہ منافع خالص کے جسکے بموجب اسٹامپ عرائض دعوی مستعمل ہونا چاہیے قطعی ہوگا ۔ ضمیمہ (ب) ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء ۔ نمبری ۴۰۷ ۔ ملاحظہ طلب

۸۔ اگر ڈکری دار مقابل کیطرف سے عذرداری بطور شخص ثالث کی پیش ہو تو اوسکو بنا راضی حکم مصدورہ صیغہ اجرا سے ڈکری کی اپیل کرنی کا منصب نہین ۔ نظیر منفصلہ ۲۰ ۔ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء

دفعہ ۱۵۱ صاحبان کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر تابع حکم اور ہدایت صاحبان کمشنر اور بورڈ مال ہونگے

جو کام بموجب ایکٹ ہذا صاحبان کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر سے متعلق ہین اونکی تعمیل مین صاحبان موصوف عموماً تابع حکم اور ہدایت صاحبان کمشنر اور بورڈ مال کی ہونگی اور ڈپٹی کلکٹر لوگ اُن صاحبان کلکٹر کی تابع حکم و ہدایت ہون گی جنکی وہ ماتحت ہون اور بنا راضی جملہ احکام کی جو بتجویز صاحب کلکٹر بموجب ایکٹ ہذا صدور پاوین بشرطیکہ وہ از قسم تجویز مقدمہ یا حکم مصدورہ حین دوران مقدمہ جو مقدمہ کی تجویز سے متعلق ہو یا از قسم احکام جو بعد صدور

ڈکری صادر ہوی اور اجرای ڈکری سی تعلق رکہتی ہون نہون صاحب کمشنر کی حضور اپیل ہوسکتی ہی اور اوس قسم کی جملہ احکام کی ناراضی سی جو بتجویز ڈپٹی کلکٹر صدور پاوین صاحب کلکٹر کی حضور اپیل ہوسکتی ہی مگر کوئی تجویز صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر متعلقہ مقدمہ اور کوئی حکم صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر متعلقہ مقدمہ جو مقدمہ کی تجویز سی تعلق رکہی یا حکم متعلقہ اجرای ڈکری جو بعد ڈکری صدور پاوی قابل ترمیم اور اپیل کی نہوگا سوای بمتابعت اون شرائط کی جو ایکٹ ہذا مین مندرج ہین

۹۱۳ — نقشجات منسلکہ ضمیمہ کتاب ہذا — اکتوبر سنہ ۶۳ ع واسطی رپورٹ فیصلجات مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ ع کے اختیار کیی جائین — سرکلر نمبر ۱۶ — صاحبان بورڈ مورخہ ۲۹ — جولائی سنہ ۶۴ ع

۹۱۳ (الف) نقشجات منسلکہ ضمیمہ یکم جنوری سنہ ۶۸ ع بہی مستعمل ہونگے ان مین عدالتہای مالی بہی داخل ہین بقول انکی عدالت مذکور مین صاحبان جج کو بہیجدینی چاہیی اور وی صاحبان کلکٹر کو مطلع کرین کہ اوقات معینہ پر ان نقشجات کا بہیجنا ضرور ہی تا ہر صاحب جج کی دفتر مین معمولی نقشجات عدالت دیوانی مین داخل ہوکر سنہ ہی کی گذرنی پر ماہ مابعد کی پندرہویں تاریخ کو یا اوس سی پہلے ہائی کورٹ مین پیش ہون — سرکلر نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ — دسمبر سنہ ۶۷ ع ہائی کورٹ

۹۱۳ (ب) درخواست اپیل بشرطیکہ وہ اپیل بناراضی کسی حکم مشعر نامنظوری عرضی دعوی کی یا بناراضی کسی ڈکری یا ایسی حکم کے نہو جو تاثیر ڈکری کی رکہتا ہو

۲ — اگر کسی محکمہ مال مین بجز بورڈ رفینیو گذرانی جای تو ۸ پیسہ — ایکٹ ۶ سنہ ۶۷ ع

۹۱۴ — وہ احکام کہ برعایت دفعہ ۲۴۳ و ۲۴۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع (یہ دفعات درباب التوای نیلام اور کیی جانی بندوبست ادای زر ڈکری کا دوسری نوع پر ہی) صادر ہون اونکی ترمیم صاحبان کمشنر اور بورڈ کر سکینگے اور دیوانی مین اونکا اپیل نہوگا — دفعہ ۶ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۶۳ ع

۹۱۵ — جس کسی شخص کی نسبت کوئی سزا بجرم کرنی تمرد اجرای حکمنامہ مین بحکم صاحب کلکٹر یا صاحب مہتمم بندوبست کی تجویز کیجای اپیل اوسکا بحضور صاحب کمشنر کی ہوگا — دفعہ ۱۴۷ — ایکٹ ہذا و دفعہ ۱۲ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۶۳ ع

۹۱۶ — اپیل منسوخی نیلام محال یا جزو محال کی بعلت اجرای ڈکری عدالت مال کی بحضور صاحب کمشنر مسماۃ ۱۸ نومبر کے

ہوگا اور حکم صیغۂ اپیل نا طق سمجھا جاے ایسا اپیل نسبت امر قانونی کی ہوگا نہ بابت امر واقعی کی اور خریدار نیلام کو کسی قدر روپیہ بابت نقصان کے بہ سود دلایا جا سکتا ہے اوس صورت مین جبکہ نیلام مسترد ہوجاے اور وہ نیلام بسبب غفلت مالک محال کیا گیا ہو۔ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ اول ۱۸۴۵ء

۹۱۷ — وہ احکام کہ درخواست ہاے مذکرہ دفعہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸۔ ایکٹ ۱۸۵۹ء پر صادر کیے جائین داخل تجویز نہین ہین لہذا قابل اپیل صاحب کمشنر کی ہین۔ شیخ رمضان علی۔ بنام نند کنوار۔ منفصلہ ۲۵ نومبر ۱۸۶۲ء۔ اجلاس کامل

۹۱۸ احکام دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸۔ ایکٹ ۱۸۵۹ء مصدورہ محکمۂ صاحب کلکٹر کا اپیل کمشنری مین ہوگا نہ فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا۔ چٹھی سکرٹری بورڈ موسومہ صاحب کمشنر میرٹھ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء

۹۱۹ استصواب کرنا ڈپٹی کلکٹر کا ایک مقدمہ متدائرہ مین صاحب کلکٹر سے خلاف قانون ہے اور جو کچھ رای ہے حکم کہ کلکٹر نے دیا ہو کچھ وقعت نہین رکھتا اور نہ وہ ایسی تصور ہے جسکی اپیل نہ کرنے سے ممانعت تجویز سخن مستفسرہ کی ہووے۔ صاحب سنکہ۔ بنام نندرام و ہردیال وغیرہ منفصلہ ۳۰۔ جولائی ۱۸۶۶ء

۹۲۰ ایک نالش روبرو ڈپٹی کلکٹر کی دائر ہوئی اور ایک اسسٹنٹ کلکٹر نے جسکو ظاہرا اختیارات ڈپٹی کلکٹری حاصل نہ تھے امور تنقیح طلب قرار دیے اور اظہارات قلمبند کیے اور اپنی کیفیت نسبت تجویز مقدمہ کی لکھی تب تجویز مقدمہ کی ایک اور ڈپٹی کلکٹر نے کی جو غالبًا اوس وقت قائم مقام کلکٹر تھا یہ تجویز قرار پائی کہ یہ طریقہ جس کے ذریعہ سے نالش ایک افسر نے سماعت کی اور دوسرے نے فیصل کی ناجائز ہے۔ ہردیال اوپدھیا وغیرہ۔ بنام محمد عین منفصلہ ۱۳۔ فروری ۱۸۶۹ء

۹۲۱ یہ تجویز ڈپٹی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر جو فیصلجات حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸۔ ایکٹ ۱۸۵۹ء صادر ہون اونکا اپیل بحضور صاحب کلکٹر ہوگا نہ محکمہ کمشنری مین۔ چٹھی سکرٹری صدر بورڈ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء موسومہ صاحب کمشنر میرٹھ

۹۲۲ جیسا کہ اپیل بنا راضی فیصلہ ڈپٹی کلکٹران متعہد بمقدمات ایکٹ ۱۸۵۹ء بحضور صاحب کلکٹر ہوتا ہے ویسا ہی ڈپٹی کلکٹران غیر متعہد کا اپیل بحضور صاحب کلکٹر جائز ہے۔ حکم صدر بورڈ شرقی نمبر ۱۲۔ مرقومہ ۸۔ مارچ ۱۸۵۹ء۔ باتفاق رای گورنمنٹ

۹۲۳۔ صاحبان کمشنر نگران ہین کہ کارروائی اونکے حکام ماتحت کی رجوع سے صحیح اور باضابطہ ہو اور جب قضیات بصیغہ اپیل یا بنوع دیگر اونکی ملاحظہ سے گذرین تا ایام دورۂ سالانہ مین پیش نظر آوین تو اونکو چاہیے کہ اون امر کی نسبت خاص تحقیقات فرماوین۔ دفعہ ۱۶۔ سرکلر صاحبان بورڈ موخہ ۴ اگست ۱۸۵۹ء نمبر ۲

۹۲۴۔ اپیل اون احکام کی جو مقدمات متعلقہ ایکٹ ۱۸۵۹ء مین بعد ڈگری اور بابت اجراے ڈگری کے صادر ہون حسب منشاے ایکٹ مذکور قابل سماعت نہین ہے۔ سرکلر نمبر ۶۔ مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۸۶۵ء۔ صدر عدالت۔

دفعہ ۵۲ میعاد رجوع اپیل بناراضی احکام کے

لازم ہی کہ اپیل بناراضی حکم صاحب کلکٹر صاحب کمشنر کی حضور تیس ۳۰ روز کی اندر گذری علی ہذا القیاس اپیل بناراضی حکم ڈپٹی کلکٹر صاحب کلکٹر کی حضور تاریخ حکم سی پندرہ ۱۵ دن کی اندر دائر کیجاوی گی اور بناراضی احکام صاحب کمشنر اور صاحب کلکٹر جو بصیغہ اپیل صدور پاوین اپیل نہ ہوگی الا بورڈ مال یا صاحب کمشنر کو اختیار ہوگا کہ مثل مقدمہ طلب کرکی جو حکم مناسب سمجھین صادر کرین

دفعہ ۵۳ جو ذکری صاحب کلکٹر کی روپیہ سی کم تعداد کی ہو اوسکی ناراضی سے اپیل ہوگی۔

اون نقدیات مین جو بموجب ضمن ہای ۲ و ۴ و ۷ دفعہ ۲۳ ۔ اور بموجب دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا رجوع اور صاحب کلکٹر کی تجویز سی فیصل ہووین اگر تعداد متدعویہ یا مالیت شی مدعا بہا ایک سو روپیہ سی زیادہ نہو تو فیصلہ صاحب کلکٹر ناطق ہوگا اور اوسکی ترمیم یا اپیل سوای بصورت مندرجۂ ذیل غیر ممکن ہوگی مگر ملحوظ رہی کہ اگر صاحب کلکٹر کی فیصلہ مین نسبت مراتب ذیل کی تجویز ہوئی ہو یعنی استحقاق زمیندار بابت بڑہانی یا تبدیل کرنے زرلگان ذمگی رعیت یا کاشتکار کی یا نسبت استحقاق ملکیت اراضی

مگر اوس صورت مین جبکہ فیصلہ نسبت استحقاق بڑہانی لگان یا نسبت استحقاق ملکیت اراضی کی ہو

یا نسبت حقیت واقع اراضی جسکی بابت دعاوی مختلف جانب فریقین سی پیش ہوئی ہون تو بابتہ فیصلہ صاحب کلکٹر کی ناراضی سی حسب مندرجۂ دفعات ۱۶۰ و ۱۶۱ ایکٹ ہذا اپیل ہوسکتی ہی

۹۲۵ — عدالت عالیہ صدر کو اختیار ہوگا کہ اگر کوئی مقدمہ کسی عدالت ماتحت مین بصیغۂ اپیل سی فیصل ہوا ہو اور اوس فیصلے کی ناراضی سی اپیل مزید بحضور عدالت صدر قانوناً جایز نہو تو مقدمہ کی روداد اوس صورت مین طلب کری کہ بدالنست حکام صدر کے عدالت ماتحت اپیل کی سماعت کی وقت ایسا اختیار عمل مین لائی ہو جو قانوناً اوسکو حاصل نہ تہا اور حکام موصوفین مجاز ہونگے کہ اوس فیصلہ کو جو اوس مقدمہ مین عدالت ماتحت کی تجویز سی صادر ہوا ہو منسوخ کرین یا اور مضمون کا حکم جو کچھ حکام موصوفین کو مقتضای انصاف معلوم ہو صادر کرین ۔ دفعہ ۳۵ ۔ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۲۶ — ایک مقدمہ باقیات زرلگان کم از صد روپیہ مین یہ نزاع تہی کہ اراضی متبوضہ اراضی سیر ہی اور کہ زرلگان شرح نقدی ادا ہوتا ہی اور طرف ثانی بذریعۂ بٹائی کی لگان کا خواستگار تہا تجویز ہوئی کہ ہرگاہ مقدمی مین ایک استحقاق نسبت اراضی خواہ

ایک حق بیچ اوسکی یا ہم فریقین جاداد کی بابت مخالف دعوی پیش کرتی ہین تجویز ہوا ہی اسلیے مقدمہ قابل اپیل ہی - بیجنا بنام سنگھ بنام - منگل - منفصلہ ۲۸ - ستمبر ۱۸۶۱ء

۹۲۷ - تکرار اس امر کی تہی کہ آیا مدعی کاشتکار کل زر بیع محمد عمر کو یا ایک ربع اوسکا مدعا علیہم کو ادا کرنیکا مگر بقدر دعوی سو روپیہ سے کم تہی تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ مین اس امر کی بحث نہین ہی کہ حق مدعا علیہم بقدر ایک ربع کا سہی نہین ہی بلکہ آیا جس طریقہ جسپر مدعا علیہم نے قصد نفاذ اپنے استحقاق کا کیا داخل رواج دیہہ ہی یا نہین اسلیے فیصلہ صاحب کلکٹر کا بموجب دفعہ ۱۵۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء ناطق ہی - شیو بالک سنگھ - بنام - منگل سنگھ - منفصلہ ۱۴ مئی ۱۸۶۲ء

۹۲۸ - یہ عذر مدعا علیہم کا کہ کاشت پر ہمارا قبضہ مالکانہ ہی نامنظور ہوا اور وہ فیصلہ بصیغہ اپیل صاحب کلکٹر نے بحال رکہا تب مدعا علیہم نے منصفی مین نالش کی اور وہ حسب بنشار دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۸۵۹ء خارج ہوئی حانچہ یہ تجویز قرار پائی کہ فریقین کو بنا راضی ایسے فیصلے صاحب کلکٹر سے جسمین استحقاق کی بحث ہو اپیل محکمہ صاحب جج مین کرنا چاہی نہ عدالت مال مین - غلام شریف - بنام فتح اللہ شاہ - منفصلہ ۴ - جولائی ۱۸۶۴ء

۹۲۹ - ہرگاہ کہ نسبت استحقاق مدعیہ درباب طلب کے نی حصہ پیداوار درختان متنازعہ کی جانب مدعا علیہما سی کہ رعیت مدعیہ کی ہی اعتراض ہی اور صاحب کلکٹر نے یہ تجویز کی کہ مدعیہ کو استحقاق طلبی حصہ پیداوار مذکور حاصل نہین تو موصوف الیہ نے گویا دعوی دو دعویداران مخالف کی ایسی معاملے کی نسبت ای دی جسمین استحقاق حق زمینداری معرض بحث مین تہا تو ایسی تجویز حسب طریقہ محکومہ - دفعہ ۱۶۰ - قابل اپیل صاحب جج کی ہی - مسماۃ بہلو کنوری - بنام مسماۃ - امام باندی - منفصلہ ۱۶ - دسمبر ۱۸۶۴ء

۹۳۰ - جب بمقدمہ قرقی بیجا یہ امر معرض نزاع مین تہا کہ ایک جزو اراضی متفرقہ کا مذہبی کی بہ عطا ہوا تہا یہ تجویز قرار پائی کہ اپیل اوسکا صاحب جج کی محکمی مین ہونا چاہی - ہرشنکر پرشاد - بنام - درگا - منفصلہ ۷ - دسمبر ۱۸۶۶ء

۹۳۱ - جو فیصلہ کہ صاحب کلکٹر نے بصیغہ اپیل عام صادر کیا ہو اوسکا اپیل صاحب جج سماعت نہین کرسکتی اور صاحب کلکٹر اپیل فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا بہ لحاظ شرائط دفعہ ۱۵۲ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۵۹ء سنی کی مجاز نہین ہائی کورٹ کو از روی دفعہ ۳۵ - ایکٹ ۲۴ - ۱۸۶۱ء کی اختیار ہی کہ ایسی فیصلجات جو بغیر از اختیار صادر کیگئی منسوخ کرے - مہیش پانڈی - بنام - بالدت پانڈی - منفصلہ ۳۰ - جنوری ۱۸۶۸ء

۹۳۲ - جس حالت مین کہ فیصلہ ڈپٹی کلکٹر سی اپیل ہو بروصاحب کلکٹر کی ہوا - خواہ صاحب کلکٹر کو اختیار سماعت تہا نہین صاحب جج اپیل فیصلہ صاحب کلکٹر کا نہین سماعت کرسکتی - رام پرشاد - بنام لال سہای - منفصلہ ۲۰ - اپریل ۱۸۶۸ء

۹۳۳- بموجب ایکٹ ۱۸۵۹ء صاحب جج مجاز سماعت اپیل فیصلہ صاحب کلکٹر جو صیغۂ اپیل سی صادر ہو نہین ہی فیصلۂ سابق عدالت صدر مرقومہ ۱۹- مارچ سنہ ۱۸۶۲ء- غلام غوث- بنام- کڈہا منسوخ کیا گیا- شخص نارض درخواست تنسیخ فیصلہ صاحب کلکٹر حسب دفعہ ۳۵- ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۶۱ء ہائی کورٹ مین گذران سکتا ہی- سید عبد العلی وغیرہ- بنام- سید مدد علے وغیرہ منفصلۂ ۴- فروری سنہ ۱۸۶۹ء

۹۳۴- ایک مقدمہ بقایا لگان مین بحث استحقاق تبدیل لگان نقدی کی ساتہ جنس کی پیش آئی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش اور اس قسم کی ہی جس مین کہ تجویز بحث استحقاق تبدیل لگان کی حسب مراد دعوی دفعہ ۱۵۳- کی لازم آوی پس اگر ڈپٹی کلکٹر نے اوسکو سماعت کیا تو اپیل اوسکا قابل تجویز صاحب جج کی ہی نہ کلکٹر کی- الہی بخش- بنام- سید جعفر علی کارندہ وشوہر مسماۃ سکرا- منفصلۂ ۲۲- مئی سنہ ۱۸۶۹ء

دفعہ ۱۵۴- اون مقدمات مین جنکی اپیل نہو سکی صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ برنبار ثبوت جدید وغیرہ مقدمہ کی تجویز ثانی کرے

اُن مقدمات مین جن مین فیصلہ صاحب کلکٹر کا حسب مندرجۂ دفعہ ۱۵۳- ناطق ہی صاحب کلکٹر کو اختیار ہی کہ اگر تاریخ فیصلہ سی تیس ۳۰ روز کے اندر کسی فریق کی طرف سی درخواست گذری تو اس بنیار پر مقدمہ کی تجویز ثانی کی واسطی حکم دیوی کہ ثبوت جدید یا مراتب ضروریہ متعلقۂ اصل نزاع مقدمہ کی جنکا علم سائل کو پہلی نہ تہا اور جنکو وہ بروقت تجویز اول پیش نہ کرسکتا تہا دستیاب ہوئے ہین

شرح یہ دفعہ صاحب کلکٹر کی لیی محدود ہے- ڈپٹی کلکٹر اپنی فیصلے کی تجویز ثانی سوای بصورت مندرجہ دفعہ ۵۸- نہین کرسکتی-

دفعہ ۱۵۵- ڈپٹی کلکٹر کی فیصلہ کی اپیل ہوسکتی ہی

اگر کسی مقدمۂ بالا مین جس مین درصورت تحقیقات وانفصال معرفت صاحب کلکٹر کی فیصلہ صاحب موصوف کا ناطق ہوتا تحقیقات وانفصال معرفت ڈپٹی کلکٹر کی عمل مین آوے تو بنا راضی فیصلۂ ڈپٹی کلکٹر کی اپیل بحضور صاحب کلکٹر ممکن ہے

دفعہ ۱۵۶ سوال اپیل

سوال اپیل کو اسٹامپ قیمتی آٹھہ آنہ پر لکھکر تاریخ ڈکری سی پندرہ دن

کاغذ اسٹامپ پر ہونا چاہیے | کے اندر صاحب کلکٹر کی محکمہ مین داخل کرنا چاہیے اور ملحوظ رہے کہ اوس ڈکری کی نقل حاصل کرنی مین جسکی ناراضی سے اپیل منظور ہو جس قدر عرصہ منقضی ہو جاوی وہ عرصہ اوس میعاد پندرہ روزہ مین شامل نہین کیا جاوی گا

شرح۔ بموجب ضمیمہ ب ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء شرح اسٹامپ سوال اپیل مندرجہ جزو اول دفعہ ہذا مستعمل نہین رہی بلکہ اب وہی جاری ہے جو واسطے عرائض دعوی کے معین ہے۔ دیکھو ۹۸ ۳ نمبر

دو دفعہ ۱۴ اسٹر کلر نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۶۴ء و سرکلر نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۷ء۔ نمبری ۳۰۴ و ۱۷۷۔

۹۳۵۔ حساب میعاد مین وہ مدت جو فیما بین تاریخ درخواست حصول نقل ڈکری اور اوس تاریخ کی کہ جب نقل مذکور دی گئی ہے منہا کرنی چاہیے۔ جودھراج بنام شیو پرشاد منصفہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء

دفعہ ۱۵۷۔ ضابطہ اپیل | صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ واسطے سماعت اپیل کی تاریخ مقرر کری اور جس طرح بموجب دفعات ماسبق کے سمن جاری ہوتی ہین اُسی طرح اطلاعنامہ رسپانڈنٹ پر جاری کراوی اور اگر اوس تاریخ پر جو واسطے سماعت اپیل کی مقرر کی جاوی یا کسی اور روز کو جسپر سماعت ملتوی کی گئی ہو اپیلانٹ اصالتہً یا مختارتاً حاضر نہ آوی تو اپیل عدم پیروی مین ڈسمس کی جاویگی اور اگر اپیلانٹ حاضر ہووی اور رسپانڈنٹ اصالتہً یا مختارتاً حاضر نہ ہووی تو سماعت اپیل بطور یکطرفہ ہوگی۔

دفعہ ۱۵۸۔ بازقائم ہونا اپیل کا | اگر اپیل عدم پیروی مین ڈسمس کیجاوی تو اپیلانٹ کو اختیار ہوگا کہ تاریخ حکم ڈسمسی سے پندرہ روز کے اندر درخواست بازقائم ہونی اپیل کی صاحب کلکٹر کی حضور گذرانی اور اگر حسب اطمینان صاحب موصوف یہ امر ثابت ہووی کہ اپیلانٹ بروقت درپیشی بغرض سماعت اپیل کی کسی وجہ کافی سے حاضر نہو سکا تھا تو صاحب موصوف مجاز ہوگا کہ اپیل کو نمبر سابق پر قائم کری۔

دفعہ ۱۵۹۔ تجویز اپیل | بعد سماعت اپیل کی صاحب کلکٹر اوسی طرح تجویز صادر کری گا جیسا دفعات ماسبق کی رو سے مقدمات ابتدائی مین تجویز کرنی کا حکم ہے اور تجویز صاحب کلکٹر

کی ناطق ہوگی۔

دفعہ ۱۶۰ کن مقدمات مین اپیل صاحب جج ضلع کی حضور اور کن مقدمات مین محکمۂ عالیہ صدر مین ہونی چاہیے

سوای اون مقدمات کی جن مین یہ صفت ہی کہ اگر تحقیقات وتجویز معرفت صاحب کلکٹر کی ہووی تو تجویز صاحب موصوف ناطق ہوگی یا اگر تحقیقات وتجویز معرفت ڈپٹی کلکٹر کی ہووی تو اوسکی ناراضی سے صاحب کلکٹر کی حضور اپیل جایز ہی باقی مقدمات مین اپیل بناراضی تجویز صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر کی صاحب جج ضلع کی حضور ہوا کریگی الا اون صورت مین کہ تعداد یا مالیت شی متنازعہ پانچہزار روپیہ سی زیادہ ہو کہ اوس صورت مین اپیل محکمۂ عالیہ صدر مین گذرا کرے گی۔

شرح — ۱۶۷ نمبر۔ ملاحظہ طلب

۹۳۶ عدالت اپیل کو عذر پیش ناکردہ کی تجویز کرنی نہ چاہیی۔ گمان چند — بنام چاند — منفصلۂ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۳۷ — عدالت اپیل ماتحت فی واجب نہین کیا کہ فیصلہ مرافعہ اولی کو جو مبنی اوپر شہادت کاغذی کی تنہا بلا طلبی شہادت مذکور کی منسوخ کیا۔ نورنگ رای — بنام ہیربل — منفصلۂ ۲ اپریل سنہ ۱۸۶۱ء

۹۳۸ — جب امر متنازعہ واقعات مابین دو فریق کا پہلی عدالتین ماتحت مجازسی تصفیہ ہوکر فیصلہ بربناء اوسکی کیا گیا تہا تو صاحب جج کو نہ چاہیی کہ نالش ثانی جس مین وہی امر نزاعی تہا بر خلاف تجویز مذکورۂ بالا بلا حوالہ دینی فیصلۂ سابق اور لکہنی وجوہ اختلاف کی فیصل کرین — گنگا پرشاد — بنام سندر — منفصلۂ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء

۹۳۹ — صدر صدور مجاز سماعت اپیل مقدمات ایکٹ ۱۸۵۹ء کی نہین کرین — بنام شیخ کریم اللہ — منفصلۂ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۶۲ء

۹۴۰ — جس عالت مین حکام مال نی ڈگری اضافہ لگان کی ازروی تحقیقات موقع صادر کی تو صاحب جج کو اس وجہ سی کہ کمیت قرب وجوار مندرجہ شجرہ کا اوسقدر لگان جمعبندی مین مندرج نہین ہی فیصلۂ مذکور منسوخ کرنا چاہیی — مسماۃ رحمن بی بی — بنام — منفصلۂ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

دفعہ ۱۶۱ قواعد مابت ارجاع اور سماعت اپیل کی

درخواستہای اپیل اوس قیمت کی کاغذ اسٹامپ پر لکہی جای گی جو بلحاظ مالیت شی متنازعہ اپیل کی اون درخواستہای اپیل کی واسطی مقرر ہی جو بناراضی احکام عدالتہای دیوانی ماتحت کی دائر ہوتی ہین اور قواعد مجاریہ حال بابت

اوس میعاد کی جسکے اندر اپیل بنا راضی فیصلجات عدالتہای موصوفہ دائر ہونی چاہیے اور بابت طریقہ سماعت اور انفصال اپیل مذکورہ اور بابت باقی عمل درآمد عدالت جو اون مقدمات اپیل مین جائز اور ممکن ہے اون اپیلون سے بھی متعلق ہون گی جو بموجب ایکٹ ہذا صاحب جج ضلع یا محکمہ عالیہ صدر مین گذرا کرین

شرح یادداشت اپیل مین وہی اسٹامپ مستعمل ہوگا جو دعاوی عرائض دعوی کی جاری ہے۔ دیکھو۔ نمبر ۹۳

فصل دوم قواعد سماعت اپیل محاربہ عدالتہای دیوانی

۹۴۱ سوای اوس صورت کے کہ کسی قانون یا ایکٹ مجاریہ وقت مین کوئی اور حکم صریح ہو وے اور صورتون مین اپیل بنا راضی ڈکریات عدالتہای سماعت ابتدائی کی اون عدالتون مین داخل ہو سکی گی جو عدالتہای سماعت ابتدائی کے فیصلون کی ناراضی سے اپیل سننے کی مجاز ہین پس اگر اپیل لائق ادخال عدالت عالیہ صدر کی ہو تو اوس عدالت کی دو یا زیادہ حکام اپیل کی سماعت اور تجویز کرین گے اور جب اوس عدالت کی دو ہی حاکم اپیل کی سماعت مین مصروف ہون اور اون مین وجہ ثبوت کی [illegible] اور مقدمہ اوس قسم کا ہو کہ حکام صدر ثبوت کی بابت بحث کرنے کی مجاز ہوا اور اون مین سے ایک حاکم [illegible] اتفاق رای کرین تو مقدمہ اوس اتفاق رای کی بموجب فیصل کیا جاوے گا اور اگر دونون حاکمون مین کسی مقدمہ کی بابت اختلاف رای ہو تو دونون حکام اون مراتب کو تحریر کرین گے جن مین اونکی رای مختلف ہون اور مقدمہ باقی حکام مین سے ایک یا زیادہ حاکمون کے روبرو بحث کے لیے پیش ہوگا اور اوس وقت جو کچھ رای حکام صدر غالب الاراء اپیل کی سماعت مین مصروف تھے قرار پاوے مقدمہ اوسی کے بموجب فیصل کیا جاوے گا۔ دفعہ ۲۳۔ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۱۔ میعاد

۹۴۲۔ اپیل کیونکر اور کس وقت داخل ہوا کرے گی

یادداشت اپیل محکمہ صاحب جج مین اندر میعاد تیس روز اور عدالت صدر مین اندر میعاد نوے روز باستثناء [illegible] تاریخ فیصلہ اور مدت حصول نقل ڈکری کی گذر گئی اور وجہ کافی میعاد مذکورہ کو وسعت بھی دی جا سکتی ہے۔ دفعہ ۳۳ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۴۳۔ اگر یادداشت اندر ۳۰ یوم کی گذر جاوے تو گو اپیلانٹ ۲۰ روز تک توقف کرتا رہا ہو اپیل وسکا سماعت سے خارج نہین ہو سکتا

۔ رادھے لال۔ بنام۔ رام غلام۔ منفصلہ ۱۹۔ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

۹۴۴۔ حسب مشار دفعہ ۳۳۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء صاحب جج کو اختیار ہے کہ بعد میعاد معینہ قانون کے بھی اپیل سماعت کر لیوین۔

بھگن سنگھ۔ بنام۔ گذاردہ۔ منفصلہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۶۲ء

۹۴۵ — میعاد اپیل ہی اوس مدت کی مجرا کرنی مین جو حصول نقل ڈکری مین صرف ہوئی ہو مدت مذکور تاریخ ادخال قطعات استامپ سے جو نقل ڈکری کی لیے درکار ہون شمار کی جاے — سرکلر صدر عدالت نمبر ۲۹ — مورخہ ۲۷ — دسمبر ۱۸۶۴ء

۲ — طریقہ ارجاع

۹۴۶ — یادداشت اپیل مین کون سی دراتب لکھے جائین گے

یادداشت اپیل مین وجوہ ناراضی فیصلہ ماتحت بعبارت مختصر اور نمبروار بلا ذکر حجت و حکایت لکھی جاے گی اور بلا اجازت حاکم اور کوئی وجہ ناراضی پیش نہوگی نہ اوسکی سماعت کی جاے گی لیکن عدالت اپیل وقت انفصال اپیل بمدرجہ مبینہ اپیلانٹ کی پابند نہوگی — دفعہ ۳۳۴ — ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء

۹۴۷ — نمونہ یادداشت اپیل —

یادداشت اپیل جسکی ساتھ نقل ڈکری داخل ہوگی بشکل اور مضمون ذیل لکھی جاے گی —

مسمی فلان حسب بہی جسٹر مدعی اور مسمی فلان حسب بہی جسٹر مدعا علیہ مسمی فلان اپیلانٹ سابق مدعی یا مدعا علیہ بناراضی ڈکری فلان بمقدمہ مذکورۃ الصدر مجوزہ تاریخ وماہ وسنہ فلان بوجوہات مفصلہ ذیل اس جگہ وجوہات لکھنی چاہیے بمحکمہ عدالت صدر مقام فلان یا ضلع فلان کی صاحب جج کی محکمے مین اپیل کرتا ہی — دفعہ ۳۳۵ — ایضاً

۹۴۸ — اپیلانٹ نی اپیل بناراضی فیصلہ مرافعہ اولی کی بغیر نقل ڈکری کی داخل کی بعد اوسکے ڈکری مرافعہ اولی کی درمیان میعاد معینہ اپیل کی داخل ہوئی اور صاحب جج نی یہ تجویز ہوئی کہ اوس بیضابطگی کی اصلاح ہوگئی تہی پس اپیل ایسی بیناً بطگی کی وجہ سی ڈسمس نہونی چاہیے للی مدعا علیہ — بنام رام پرشاد مدعی — منصفہ ۸ — جنوری ۱۸۶۷ء

۹۴۹ — اگر یادداشت اپیل فاعدہ اور ضابطہ کے بموجب نگذرے تو کیا کرنا چاہیے

اگر یادداشت حسب طریقہ مندرجہ بالا مرتب نہو تو حاکم عدالت وہی نامنظور یا سائل کو واسطے تصحیح کی واپس کرے اگر یادداشت میعاد معینہ کے اندر نگذری اور توقف کی وجہ جو بیان نہ کیجاوی تو اپیل نامنظور ہوگی — دفعہ ۳۳۶ — ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء

۹۵۰ — منجملہ چند مدعیون یا مدعا علیہم کے ایک نی یا چند نی مدعا علیہ کی طرف سے اوس بنا پر جو لائق تسلیم و قبیل ہو اپیل داخل ہوسکتی ہے

اگر کسی مقدمہ مین دو یا زیادہ مدعی یا مدعا علیہ ہون اور فیصلہ عدالت ماتحت کا کسی ایسی وجہ پر مبنی ہو جو اون سبکی نسبت موثر ہو تو کوئی شخص منجملہ مدعیان یا مدعا علیہم کے کل ڈکری کی نسبت اپیل کرسکتا ہی اور حاکم عدالت اپیل مجاز ہوگا کہ ڈکری کی کل مدعیان یا مدعا علیہم کی نسبت منسوخ یا ترمیم کری — دفعہ ۳۳۷ — ایضاً

۳ — ذکر التوا و اجرا اون ڈکریات کا جو زیر اپیل ہون

۹۵۱ — حاکم اپیل اجرا اوس ڈکری کی جسکی اپیل ہوئی ہو کسی وجہ معقول پر ملتوی رکھہ سکتا ہے

التوا کسی ڈکری کا صرف بوجہ دائر ہونی اوسکی اپیل کی عمل مین نہ آوی گا لیکن حاکم عدالت اپیل مجاز ہوگا کہ درصورت پائے جانے وجہ موجہ کے حکم التوا صادر کرے

حاکم ماتحت کس صورت مین اجرا اوس ڈکری کا جسکی اپیل ہوئی ہو ملتوی کرسکتا ہی

اگر درخواست اجرا کی قبل انقضای میعاد ارجاع اپیل کے گذری اور حاکم عدالت تحتانی مطلع ہوئے اپیل سے اطلاع نہ ہوئی ہو تو حاکم عدالت ماتحت مجاز ہوگا کہ درصورت وجہ معقول اجرا کو ملتوی رکھی قبل صدر حکم التوای اجرا حاکم مجوز اوس شخص سے جسپر ڈکری ہوئی ہو ضمانت واسطے تعمیل مناسب ڈکری یا حکم عدالت اپیل کے طلب کریگا - دفعہ ۳۳۹ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

شرح دفعہ ۳۳۹ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء - مندرجہ تحت دفعہ ۹۸ - ایکٹ ہذا نمبری ۷۷۷ - ملاحظہ طلب

۹۵۲ - سرکار مدعی خواہ مدعا علیہ اوس سے ضمانت طلب نہ ہوگی

اون مقدمات مین جو بہ حکم اور بہ صرف سرکار دائر ہوون یا جن مین سرکار کی جانب سے جواب دہی عمل مین آوے ایسی کوئی ضمانت کسی حالت مین سرکار سے یا کسی اہلکار سرکاری سے طلب نہوگی

دفعہ ۳۴۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۴ - ذکر کارروائی متعلقہ اپیل تا ڈکری اخیر

۹۵۳ - ضابطہ جبکہ اپیل اندر میعاد اور حسب نقشہ معینہ کے گذرے

جب یادداشت اپیل حسب نقشہ معینہ اور اندر میعاد مقررہ کے گذری تو عدالت اپیل یا حاکم مجاز اوس عدالت کا تاریخ داخلہ کی اوسکی ظہر پر ثبت کریگا اور اپیل بہی جسٹر مین داخل کیجاویگی - دفعہ ۳۴۱ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۵۴ - سوای اوس صورت کے کہ اسکی خلاف حکم ہو عدالت اپیل کو مقدمات اپیل مین وہی اختیارات حاصل رہینگے جو عدالتہای سماعت ابتدائی کو مقدمات ابتدائی مین حاصل ہین - دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۵۵ - کون صورت مین اپیلانٹ سے ضمانت واسطے ادای خرچہ کی لی جاسکتی ہی

عدالت اپیل کو اختیار ہوگا کہ قبل ضبطی پر سپانڈنٹ واسطے استمرار اور جوابدہی کی اپیلانٹ سے ضمانت واسطے ادای خرچہ کی جیسا مناسب سمجہی طلب کرے یا نہ کرے لیکن اون کل مقدمات مین جنمین ثبت طلب کرنا ضروری ہی جن مین اپیلانٹ ساکن ایسے مقام کا ہوا جو قلمرو ہند کی عملداری سرکار سے خارج ہو اور بجز رعیت یا دیگر شہی غیر منقولہ علاوہ جایداد متعلقہ اپیل کی عملداری مذکور مین از آن نامبردہ نہو اور درصورت داخل ہونی ضمانت مذکور وقت گذرنی یادداشت اپیل اندر میعاد معینہ عدالت کی عدالت مذکور اپیل کو نامنظور کریگی - دفعہ ۳۴۲ - ایضاً

۹۵۶ - حاکم ماتحت کو کب اطلاع ارجاع اپیل سے دی جاوے

جب یادداشت اپیل داخل بہی جسٹر ہو جاوے عدالت اپیل کا حاکم محکمہ ماتحت کو اوس سے اطلاع دیگا اور اگر اپیل کسی ایسی عدالت کی حکم سے ہو جسکی کاغذات محکمہ اپیل مین نرہتی ہون تو حاکم محکمہ ماتحت

کاغذات ضروری حاکم ماتحت کو

بطبق وصول اطلاع کی جہانتک جلد ممکن ہو کل کاغذات ضروری مقدمہ یا ایسی کاغذات جن کی نسبت

عدالت اپیل مین جلد جانا چاہیے

عدالت اپیل سے طلبی خاص ہوئی ہو عدالت اپیل مین مسل کرنے کا فریقین مین سے کوئی فریق درخواست تحریری کے ماتحت مین تصریح اون دستاویزات کی پیش کریگا کہ رہنا کی نقول کا محکمہ ماتحت مذکور مین اوسی مرکوز ہوا اور نقول دستاویزات مذکور کی بصرف مسائل مرتب ہوکر محکمہ ماتحت مین کہی جاوینگی — دفعہ ۴۴۳ — ایضاً

شرح دفعہ ۶۰ — ایکٹ ہذا کی قسم ۳ — ملاحظہ طلب

۹۵۷ — تاریخ سماعت اپیل کیونکر مقرر کی جاوے گی

عدالت اپیل واسطے سماعت مقدمہ کے ایکدن بلحاظ مسکن رسپانڈنٹ اور مدت تعمیل اطلاعنامہ کے مقرر کریگی دفعہ ۴۴۲ — ایضاً

۹۵۸ — مقدمہ مین واسطے تنقیح کی تاریخ مقرر ہوئی تھی اور صاحب جج ذی بلا داخل ہوئی ثبوت طرفین کے اور بلا تحقیقات حالات واقعی فیصلہ قطعی کردیا تجویز ہوئی کہ صاحب جج کا فیصلہ ناقص و ناجائز ہی — گلزار شاہ — بنام مہتاب سنگھ — منفصلہ ۸ — جنوری ۱۸۶۸ء

۹۵۹ — اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

اطلاعنامہ مذکور کا ایک پرت محکمہ اپیل مین آویزان کیا جاویگا اور دوسرا پرت محکمہ ماتحت مین مسل ہوگا اور کل کارروائی متعلقہ اجرای سمن اس اطلاعنامہ ہی سے متعلق ہوگی اور اطلاعنامہ اس مضمون سے ہوگا کہ اگر رسپانڈنٹ بروز معینہ سماعت اپیل محکمہ اپیل مین حاضر نہوگا تو مقدمہ بغیر حاضری اوسکی پیش ہوکر بصیغہ یکطرفہ فیصل کیا جاویگا لیکن جسصورت مین کہ رسپانڈنٹ نے اپنی طرف سے کوئی وکیل محکمہ اپیل مین حاضر ہونے کے واسطے مقرر کیا ہو تو اجرا اطلاعنامہ وکیل مذکور پر کافی متصور ہوگا — دفعہ ۴۴۵ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۶۰ — اگر اپیل بنا راضی حکم مصدرہ حسب دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء دائر ہوا و عند الملاحظہ سوال اپیل یا حکم کی کوئی وجہ دست اندازی کی نہ پائی جائے تو عدالت اپیل خارج کریگی اسی صورت مین حکم اخراج سے پہلے رسپانڈنٹ کے نام اطلاعنامہ جاری کرنا ضرور نہوگا — دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

شرح نمبر ۷۷۶ — ملاحظہ طلب

۹۶۱ — باداش غیر حاضری اپیلانٹ ہو اور رسپانڈنٹ

اگر بروز معینہ سماعت اپیل یا کسی دوسری روز مقررہ پر اپیلانٹ اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہو تو اپیل بوجہ عدم پیروی کے ڈسمس ہوگا اور اگر اپیلانٹ اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو لیکن اسطرح رسپانڈنٹ حاضر نہو تو سماعت اپیل بطور یک طرفہ عمل مین آوے گی — دفعہ ۴۴۶ — ایضاً

۹۶۲ — اگر اوس تاریخ کو جو واسطے احضار اور جوابدہی عاملیہ کے مقرر ہوئی ہو یہ بات دریافت ہو کہ سمن موسومہ مدعا علیہ اس وجہ سے جاری نہیں کیا گیا کہ مدعی نے میعاد عطیہ کے اندر اوقدر روپیہ داخل نہین کیا ہے سمن کے مصارف اجرا کو کفایت کرتا تو عدالت مجاز ہوگی کہ مقدمہ کی ڈسمسی کا

حکم دیوے مگر شرط یہ ہے کہ اگرچہ سمن مدعا علیہ پر جاری نہ کیا گیا ہو حکم ڈسمسی مقدمہ اوس صورت مین صادر نہ کیا جاویگا جبتک مدعا علیہ کو اظہار اور جوابدہی کی تاریخ معینہ کو مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا معرفت مختار ذی اختیار کے بشرطیکہ اوسکا مختار تاحاضر ہونا جائز ہو حاضر ہوا ہو۔ دفعہ ۵ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۶۳ - ادخال ثانی اپیل کا

اگر بعلت عدم پیروی مقدمہ کو اپیلڈ ڈسمس ہو تو اپیلانٹ مجاز ہوگا کہ اندر میعاد تیس ۳۰ روز تاریخ ڈسمس ہونے کے واسطے ادخال ثانی اپیل کی محکمہ اپیل مین درخواست گذرانی اگر حسب اطمینان وجہ کافی غیر حاضری کی پائی جاوے تو عدالت اپیل حکم ادخال ثانی اپیل کا منظور کرے۔ دفعہ ۳۴۷ ایضاً

۹۶۴ - جب کوئی مقدمہ اس ایکٹ کی دفعہ ۵ کے بموجب ڈسمس کیا جاوے مدعی کو اختیار ہوگا کہ اگر قواعد حدمیعاد نالش مانع نہون تو نالش جدید رجوع کرے یا اگر مدعی تاریخ حکم ڈسمسی مقدمہ سے عرصہ تیس ۳۰ روز کے اندر اسبات کی وجہ کافی حسب اطمینان عدالت پیش کرے کہ وہ میعاد معینہ کے اندر تقاضا مطلوبہ داخل کرنے سے متعذر تھا تو عدالت مجاز ہوگی کہ اوسی عرضی نالش پر جو داخل ہو چکی ہو سمن جدید کو اجرا کا حکم دیوے۔ دفعہ ۷ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

۹۶۵ - رسپانڈنٹ کو اختیار ہے کہ عدالت ماتحت کو فیصلہ پر اعتراض کرے

بوقت سماعت اپیل کے رسپانڈنٹ کو اختیار ہے کہ فیصلہ محکمہ ماتحت کی نسبت کوئی ایسا اعتراض پیش کرے جو وہ بہ عدالت رجوع کرنے اپیل جداگانہ بنا راضی فیصلہ مذکور کے پیش کر سکتا۔ دفعہ ۳۴۸ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۶۶ - جب کوئی اپیل عدالت دیوانی مین کل فیصلہ کی نسبت نہ دائر کیا جاوے بلکہ صرف نسبت ایک جزو یا اجزا شی متنازعہ کے داخل ہو اور بروقت پیشی اپیل مذکور رسپانڈنٹ بموجب دفعہ ۳۴۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی اعتراض نسبت کسی جزو فیصلہ مذکور کے پیش کرے اور وہ جزو غیر جزو پین شدہ ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ اوس اعتراض کو نہ سنے تاوقتیکہ رسپانڈنٹ وہ محصول اسٹامپ زائد داخل نہ کرے جو درصورت اپیل مین شامل ہونے جزو معترضہ فیصلہ کے واجب الادا ہوتا اور یہ محصول زائد عدالت سے محسوب ہو کر خرچہ مقدمہ مین شامل ہوگا تبنیہ (۵) ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

۹۶۷ - ازروی دفعہ ۳۴۸ اوسی حالت مین رسپانڈنٹ اعتراض کر سکتا ہے جبکہ دوسرا فریق اپیلانٹ ہو نسبت اشخاص ثالث کے جو مقدمہ اپیل مین فریق نہ ہون منصب اعتراض کرنیکا نہین اور جب ایسا منصب حاصل نہین تو وہ شخص ثالث ازروی دفعہ ۷۳ اپیل مین فریق مقدمہ نہین گردانا جا سکتا۔ بابو چھوٹے لال - بنام کشن سہای

منفصلہ- ۲۹ نومبر ۱۸۶۳ء

۹۶۸ - عذر دفعہ ۳۴۸ کا اوسیوقت سماعت ہوسکتا ہی کہ اپیلانٹ اپنی اپیل کی پیروی کرے نہ اوس صورت مین کہ اپیل سے دست بردار ہو - بہادر سنگھ وغیرہ - بنام - بھگوانداس وغیرہ - منفصلہ ۱۱ - جون ۱۸۶۳ء

۹۶۹ - حکم اپیل کو کسطرح پر تجویز لکھنی چاہیے

حاکم اپیل بعد سماعت اپیل بطریقہ مرقومۂ بالا جو دربارۂ صدور فیصلہ محکمات مرافعہ اولی کی ہی اپنا فیصلہ صادر کرے گا - دفعہ ۳۴۹ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۷۰ - ڈگری حاکم تحت کی بحیثیت بطلی پر منسوخ نہ کیجائیگی

فیصلہ مذکور کی رو سے ڈگری عدالت ماتحت کی بحال یا منسوخ یا ترمیم ہوسکتی ہی لیکن کوئی ڈگری اس وجہ سے منسوخ یا ترمیم نہ ہوگی اور نہ کوئی مقدمہ عدالت ماتحت مین اس جہت سے تجویز ثانی کے واسطے واپس بھیجا جائیگا کہ فیصلہ مین یا کسی حکم درمیانی مین جو مقدمہ کی نسبت صادر ہوا ہو مگر روداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کی نسبت موثر نہ ہو کوئی خطا یا سقم یا بیضابطگی پائی گئی - دفعہ ۳۵۰ - ایضاً

۹۷۱ - اگر فیصلہ عدالت ماتحت مین نقص اختیار سماعت کا واقع ہو تو عدالت اپیل پر لازم ہی کہ بغیر پیش ہونے اعتراض کے منجانب فریق ثانی فیصلہ کو مسترد کرے - ٹھاکر مصر وغیرہ - بنام - پراگدت راے منفصلہ ۳۱ جولائی ۱۸۶۲ء

۹۷۲ - ہرگاہ عدالت ماتحت نے دعوی مدعیان کو ناقابل سماعت قرار دیا تو بعد اس رای کی تحریر کرنا تجویز کا نسبت روداد دعوی کی صریح نادرست ہی - جوالا پرشاد وغیرہ - بنام - رانای دھولپور منفصلہ ۲۰ - جون ۱۸۶۳ء

۹۷۳ - جس حال مین عدالت اپیل ماتحت نے ہبہ نامہ سادہ کو معتبر قرار دیا تجویز ہوئی کہ ایسا فیصلہ اپیل جائز ہے کیونکہ بوجہ غلطی یا سقم یا بیضابطگی کے جس سے روداد مثل یا اختیار سماعت کو تعلق ہو حسب دفعہ ۳۵۰ کوئی فیصلہ منسوخ یا ترمیم یا واپس نہین ہوسکتا ہی - سید مظہر حسین وغیرہ - بنام - اصالت بی بی منفصلہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۳ء

۹۷۴ - ڈسمس کرنا اپیل کا بلا تجویز روداد محض اس وجہ پر بجا ہی کہ مدعی نے حسب دفعہ ۳۹ و بہ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ بعض کاغذات عرضی دعوی کے ساتھ پیش نہین کیے تھی اور دیگر کاغذات طلب کرانیکی مدعا علیہ سے درخواست نہین کی - سوداوبے نام - شیو منگل سنگھ - منفصلہ ۲۰ - جنوری ۱۸۶۴ء

۹۷۵ - ہرگاہ دستاویز بغیر اسٹامپ شدہ عدالت ماتحت مین بطور ثبوت کی گئی تو عذر منقش بہ اسٹامپ ہونیکا اپیل مین قابل قبول نہین اس وجہ سے کہ وہ موثر حقیت مقدمہ یا اختیار عدالت ماتحت کو نہین ہی - کرانی صاحب مختار

انڈین کرنک کمپنی - بنام مسیلنک صاحب - منفصلہ ۳ - جولائی سنہ ۱۸۶۱ء

۹۷۶ - اگر نالش از جانب مدعی خریدار ہو تو فیصلہ مشعر دسمسی نالش بحال نہیں رہ سکتا - مسماۃ کانجمان - بنام - مسماۃ - بنو - منفصلہ ۷ - دسمبر سنہ ۱۸۶۳ء

۹۷۷ - کس صورت میں مقدمہ عدالت ماتحت میں تجویز ثانی کو بھیجا جائیگا

اگر عدالت ماتحت فی انفصال مقدمہ کا کسی امر تمہیدی پر کیا ہو اور اس حیثیت سے شہادت نسبت واقعات مقدمہ جو عدالت اپیل کے نزدیک موثر استحقاق فریقین ہونے لی گئی ہو اور ذکری عدالت ماتحت کی نسبت امر تمہیدی مذکور کا ذکری عدالت اپیل سے منسوخ ہو تو عدالت اپیل مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے مقدمہ کو مع نقل ذکری اپیل کی محکمہ ماتحت میں تجویز ثانی کیواسطے احکام ہدایت سے واپس بھیجے کہ حاکم محکمہ مذکور مقدمہ کو باز بہ نمبر سابق رجسٹر کی قائم کرے اور رویداد مقدمہ کی نسبت تحقیقات عمل میں لاکر ذکری صادر کرے دفعہ ۳۵۱ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۷۸ - حاکم محکمہ اپیل مجاز نہوگا کہ کسی مقدمہ کو تجویز ثانی کو واسطے محکمہ ماتحت میں بھیجے الا الصورت مندرجہ دفعہ مقدم الذکر کے - دفعہ ۳۵۲ - ایضاً

۹۷۹ - از روی دفعہ ۳۵۲ عدالت اپیل اسکی مجاز نہیں کہ کسی مقدمہ کو تجویز ثانی کے لیے باز پھیر اپیل کرے الا صورت مذکورہ دفعہ ۳۵۱ میں جسکی موجب عدالت مذکور کو واپسی مقدمہ کا اوس حالت میں اختیار ہے کہ جب عدالت ماتحت نے تجویز مقدمہ کی کسی ایسی امر پر کی ہو کہ جو رویداد مقدمہ کی نسبت موثر تھا سوا ایسی صورت مرقومہ بالا کے کسی حالت میں فیصلہ مکرر کیلیے مقدمہ باز بہ نمبر واپس بھیجا نہیں جا سکتا - سرکلر نمبر ۶ - مورخہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

۹۸۰ - محکمہ اپیل کو قطعاً تجویز مقدمہ کی کرنی چاہیے بشرطیکہ یہ امر شہادت سے متعلق ہو

جبکہ شہادت موجودہ مسل محکمہ ماتحت کی اس بات کے واسطے کافی ہو کہ حاکم محکمہ اپیل کا حسب اطمینان اپنی فیصلہ صادر کرے تو حاکم محکمہ اپیل مقدمہ کی نسبت حکم ناطق صادر کریگا گو فیصلہ محکمہ ماتحت کا بالکل کسی اور بنیاد پر مبنی ہو - دفعہ ۳۵۳ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۸۱ - جبکہ فیصلہ عدالت ماتحت کا رویداد مقدمہ پر ہوا ہو لیکن فیصلہ مذکور حسب دفعہ ۳۵۲ بربنای غلط مبنی ہو یا آنکہ اوس میں وہ نقصانات خاص واقع ہوں جنکی تفصیل دفعہ ۳۴۹ و ۳۵۰ میں بیان ہے عدالت اپیل مجاز اسکی نہیں ہے کہ مقدمہ کو واسطے فیصلہ جدید کے باز بہ نمبر واپس کرے بلکہ اوسپر واجب ہے کہ حسب صورت مقدمہ اوپر طریقہ معینہ دفعہ ۳۵۳ - یا ۳۵۴ یا ۳۵۵ کے عمل کرے - دفعہ ۴ سرکلر نمبر ۶ مورخہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۶۴ء صدر عدالت

۲ — لیکن احکامات مذکورہ بالا اپیل عام سے متعلق ہین نہ اپیل خاص سے لہذا تجویز دیدادی ناقص یا تحقیقات ناکامل ہونے کی صورت مین اپیل خاص سے باز نہ بھیجنا مقدمہ کا ضرور ہوتا ہے — سرکلر مذکور

۹۸۲ — محکمہ اپیل کو اختیار ہے کہ امور تصفیہ طلب واسطے تجویز حاکم تحت کے واپس کرے

اگر عدالت ماتحت نے کسی امر تنقیح طلب کو قرار نہ دیا ہو یا تصفیہ اوسکا نہ کیا ہو یا تنقیح کسی ایسے امر واقعات کی نہ کی ہو جو حاکم محکمہ اپیل کے نزدیک واسطے اصدار فیصلہ مناسب نسبت روبداد مقدمہ کی موثر متصور ہو اور شہادت موجودہ مسل اسبات کو واسطے کافی نہو کہ محکمہ اپیل کا حاکم تصفیہ امر تنقیح طلب یا امر واقعات مذکورہ کا کرے تو حاکم محکمہ اپیل مجاز ہے کہ امر یا امور تنقیح طلب واسطے تجویز محکمہ ماتحت کی قائم کرکے محکمہ ماتحت مین تجویز کو واسطے مرسل کرے برطبق اوسکے حاکم محکمہ ماتحت امر یا امور تنقیح طلب مذکور کی نسبت تجویز کرکے اپنی رائے معہ شہادت محکمہ اپیل مین ارسال کریگا ایسی تجویز اور شہادت بمنزلہ جزو مسل متصور ہوگی اور فریقین مین سے کوئی فریق اندر میعاد معینہ محکمہ اپیل کے یادداشت عذرات متعلقہ تجویز کی داخل کرسکتا ہے اور بعد انقضای ایسی میعاد معینہ کے محکمہ اپیل کا حاکم اپیل کو فیصل کریگا دفعہ ۳۵۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۸۳ — ازروی دفعہ ۳۵۴ تجویز کرنا ایسے امور کا جو واسطے انفصال صحیح مقدمہ کے ازروی روداد ضرور ہین اور جنکو مرافعہ اولی نے تنقیح طلب قرار نہ دیا عدالت اپیل کو قرار دینا چاہیے — ہیراسنگھ — بنام — رام رتن منفصلہ — ۱۹ — دسمبر سنہ ۱۸۶۳ء

۹۸۴ — مرافعہ اولی کو لازم ہے کہ امور تنقیح طلب نوٹی اور واقعات جن پر فیصلہ صحیح مقدمہ کا منحصر ہو تحقیقات سے دریافت کرے اگر عدالت مذکور سے کوئی امر اہم قائم کرنے سے متروک کیا جاے یا تجویز اوسکی عمل مین نہ آوے تو اوس فروگذاشت کی اصلاح منجانب محکمہ مرافعہ ثانی ازروی دفعہ ۳۵۴ ہونی چاہیے مقدمہ نمبری ۱۰۵ — منفصلہ ۱۸ — اپریل سنہ ۱۸۶۵ء

۹۸۵ — جبکہ ایک مقدمہ بموجب دفعہ ۳۵۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء تجویز ثانی کو بھیجا گیا اور میعاد متذکرہ دفعہ مذکور واسطے پیش کرنے عذرات کے معین ہوئی اور عذر پیش نہوا تو صاحب جج مجاز نہ تھے کہ اس امر کی نسبت مرافعہ اولی کی تجویز مین دست اندازی کرتے — مسماۃ نوزن — بنام — خدا بخش وغیرہ — منفصلہ ۲۹ — جون سنہ ۱۸۶۶ء

۹۸۶ — فریقین اپیل محکمہ اپیل مین ثبوت جدید نہین گذران سکتے لیکن حاکم اپیل کسی وجہ معقول سے لے سکتا ہے

فریقین اپیل مجاز نہ ہونگے کہ محکمہ اپیل مین ثبوت جدید خواہ وہ از قسم دستاویزات ہو یا گواہی گواہان پیش کرین لیکن درصورت معلوم ہونے اس امر کے کہ محکمہ ماتحت نے شہادت جائز کو

لینا قبول نہ کیا یا محکمۂ اپیل کا حاکم واسطے صادر کرنے فیصلہ حسب اطمینان اپنے یا اور کسی وجہ موجہ سے گذرنا دستاویزات یا لیا جانا اظہار گواہان کا ضرور سمجھے تو حاکم عدالت اپیل اسبات کا مجاز ہے کہ دستاویزات جدید لیوے اور جن گواہونکی شہادت ضرور سمجھے اونکا اظہار قلمبند کراوے خواہ اظہار گواہان مذکور کا محکمۂ ماتحت مین پیشتر لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو پر شرط یہہ ہے کہ جب حاکم محکمۂ اپیل کا وجہ ثبوت جدید لیوے تو وجہ لیے جانے ایسی ثبوت کی محکمۂ مذکور کے حکم مین درج ہوگی دفعہ ۳۵۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۸۷ — حسب اختیار متحصلہ دفعہ ۳۵۵ و بلحاظ واجبیت معاملہ قبول کر لینا ایسی دستاویز کا جو عدالت ماتحت مین ملاحظہ نہوئی ہو واسطے تنسیخ فیصلہ کے وجہ کافی نہین — گنیشی لال بنام تاراچند منفصلہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء

۹۸۸ — شہادت جدید کون لیگا

جب لینا شہادت جدید کا بجا متصور ہو حاکم محکمۂ اپیل مجاز ہوگا کہ خود شہادت لیوے یا شہادت مذکور لینے کے واسطے محکمۂ ماتحت یا اور کسی محکمہ کو حکم دیوے یا کسی شخص کو اوسکے لینے کا اختیار دیوے اور شہادت کو جو قلمبند ہوئی ہو محکمۂ اپیل مین مرسل کراوے اور حاکم محکمۂ اپیل کو یہہ اختیار رہوگا کہ طریقہ لینے شہادت مذکور کا تعین کرے — دفعہ ۳۵۶ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۸۹ — کون صورت مین تعیین امر یا امور شہادت طلب کا کیا جائیگا

جب اجازت واسطے اخذ شہادت جدید کے دیجاوے تو محکمۂ اپیل تعیین امر یا امور شہادت طلب کا کریگا اور سببات کو اپنے حکم مین لکھیگا — دفعہ ۳۵۷ ایضاً

شرح دفعہ ۳۵۸ از روی ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء منسوخ ہوگئی

۹۹۰ — فیصلۂ اپیل مین کیا کیا امور درج ہون گے

فیصلہ حاکم مرافعہ اپیل کا ہمیشہ سرا جلاس سنایا جائیگا اور اوس مین امر یا امور تجویز طلب اور تجویز نسبت امر یا امور مذکور اور وجوہات تجویز مندرج ہونگی اور اوسپر تاریخ اور دستخط حاکم عدالت یا حاکمان عدالت کی جو وقت اصدار فیصلہ کے متفق الرای ہون ثبت ہونگے فیصلہ بزبان — انگریزی

تجویز محکمۂ اپیل کس زبان مین لکھی جائیگی

انگریزی تحریر ہوگا لیکن اگر حاکم عدالت اوس زبان مین فیصلہ قابل تفہیم نہ لکھ سکتا ہو تو فیصلہ مذکور اوس حاکم کی زبان مین لکھا جائیگا جب فیصلہ اوس زبان مین لکھا ہوا ہو جو تحریر عدالت مین جاری نہ ہو تو ترجمہ فیصلہ کا زبان مروجہ مین ہوگا اور ترجمہ پر حاکم یا حاکمان عدالت کے دستخط ثبت ہون گے

اگر کوئی حاکم اپیل اختلاف رای کرے تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی رای قلمبند کرے اور رای مذکور مثل مقدمہ کا ایک جزو متصور ہوگی — دفعہ ۳۵۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۹۱ - ہر ایک عذر اپیل کا تصفیہ کرنا چاہیے - گجرو سنگھ - بنام - گوکل پرشاد - منفصلہ ۲ - جنوری سنہ ۱۸۶۲ء

۹۹۲ - عدالت اپیل کو بصراحت وجوہ اپیل اور تجویزاونکی صاف صاف مطابق دفعہ ۳۵۹ ضابطہ دیوانی کے لکھنی چاہیے - دوکیت پانڈی - بنام - شیوبران - منفصلہ ۲ - مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۹۹۳ - عدالت اپیل نے تصفیہ اون عذرات کا جو مدعا علیہم نے اپنی یادداشت اپیل عام مین پیش کی بطور مناسب نہین کیا لہذا مقدمہ بتجویز ثانی کو واپس ہوا - مسماۃ افضل النساء - بنام - شیخ محمد اشرف علی - منفصلہ ۱۶ اگست سنہ ۱۸۶۳ء

۹۹۴ - ڈکری محکمہ اپیل

محکمہ اپیل کی ڈکری پر روز صدور تجویز کی تاریخ ثبت ہوگی اور اوسپر نمبر مقدمہ اور نام و نشان وغیرہ اون اشخاص کا جو مقدمہ مین اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ ہون اور یادداشت اپیل مندرج ہوگی اور اوس مین ذکر دادرسی یا دیگر تجویز کا جو صیغہ اپیل سے ہوئی ہو بصراحت لکھا جائیگا اور اوس مین تذکرہ تعداد خرچہ اپیل اور اسبات کا کہ کن اشخاص کے ذمہ کسقدر خرچہ اپیل مقدمہ کا عائد ہونا چاہیے درج ہوگا اور ڈکری پر حاکم یا حاکمان مجوز ڈکری کے دستخط مرقوم ہونگے اور مہر عدالت ثبت ہوگی اگر باہم حاکمان عدالت کی اختلاف رای ہو تو اوس حاکم پر جو تجویز عدالت سے اختلاف رای رکھتا ہو ڈکری پر دستخط کرنا ضرور نہوگا مگر حاکم مذکور کی رای ڈکری مین لکھی جائیگی ڈکری کی نقول مصدقہ حسب طریقہ مندرجہ بالا کے جو دربارہ ڈکریات محکمہ جات مرافع اولی کے ہی فریقین کو دیجائیگی - دفعہ ۳۶۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۹۵ - نقول مصدقہ ڈکری اپیل کو محکمہ ماتحت مین بھیجنا چاہیے

نقل ڈکری یا دیگر حکم مشعر انفصال اپیل بعد تصدیق محکمہ اپیل یا اہلکار مجاز عدالت مذکور اور بہ ثبت مہر عدالت کے اوس عدالت مین مرسل ہوگی جہان سے پہلے ڈکری نسبتا اوس مقدمہ کے صادر ہوئی ہو جسکا اپیل ہوا ہو اور اصل کاغذات مقدمہ کے ساتھ شامل کیجاوینگے اور فیصلہ محکمہ اپیل کا اصل رجسٹر مقدمہ مین درج ہوگا - دفعہ ۳۶۱ ایضاً

۹۹۶ - ڈکری اپیل کا اجرا کہان سے ہوگا

درخواست واسطے اجرا ڈکری محکمہ اپیل کی اوس عدالت مین گذریگی جہان سے پہلے ڈکری مقدمہ کی صادر ہوئی ہو اور اجرا اوسکا حسب طریقہ اور قواعد مجاریہ کے عمل مین اویگا - دفعہ ۳۶۲ - ایضاً

۵ - ڈکر اپیل بنا راضی احکام درمیانی

۹۹۷ — جو حکم کہ اثنای دوران مقدمہ اور قبل ڈکری کے صادر ہوا ہو اوسکی ناراضی سے اپیل نہوگی

جو حکم کہ اثنای دوران مقدمہ مین نسبت اوسکے قبل ہونے ڈکری کے صادر ہوا ہو بنا راضی اوسکے اپیل مسموع نہوگا لیکن اگر ڈکری کی ناراضی سے اپیل ہو تو کوئی خطا یا سقم یا بیضابطگی جو ایسے حکم مین پائی جاے اور روبداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کی نسبت متوثر ہو یادداشت اپیل مین بطور اعتراض کے مندرج ہو سکتے ہین — دفعہ ۳۶۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۹۹۸ — جو حکم متعلقہ اجرا بعد ڈکری کے صادر ہو اوسکی ناراضی سے اپیل نہوگا

جو حکم کہ بعد ڈکری کے صادر ہوا ہو اور اوسکے اجرا سے متعلق ہو اوسکی ناراضی سے باستثناء اوس صورت کے جو اوپر بصراحت مذکور ہوئی ہے کوئی اپیل نہوگا — دفعہ ۳۶۴ ایضا

۹۹۹ — اپیل بنا راضی احکام مشعر جرمانہ یا قید

جمیع احکام نسبت جرمانہ یا وصول کرنے اوسکے یا در باب قید کے جو اس ایکٹ کی رو سے باستثناء قید بعلت اجرای ڈکری کسی ڈکری کے عمل مین آوے قابل اپیل ہونگے — دفعہ ۳۶۵ ایضاً

۶ — ذکر اپیل خاص

شرح دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء مین حکم واسطے منظوری اپیل خاص اوسیطور سے ہی بپابندی اونہین قواعد کے جیساکہ فیصلجات صاحبان ضلع بصیغہ اپیل عام مین مرعی ہین

۱۰۰۰ — اپیل خاص کس بنیاد پر دائر ہوگا

اگر کسی قانون مجاریہ وقت مین ممانعت نہو تو بنا راضی کل فیصلجات جو بصیغہ اپیل عام بہ تجویز عدالت ہاے ماتحت صدر عدالت کے صادر ہون اپیل خاص صدر عدالت مین اس بنیاد پر دائر ہوگا کہ فیصلہ برخلاف کسی قانون یا کسی رواج کے ہے جو بمنزلہ قانون کے ہو یا فیصلہ اوپر کسی ایسی غلطی فاش یا سقم قانونی کے مبنی ہے جس سے نسبت کارروائی یا تحقیقات مقدمہ کی غلطی یا نقصان پیچ تجویز اصل حقیقت دعوی کے واقع ہوا ہو اور بجز صورت مذکور کی اور کسی بنیاد پر اپیل خاص مسموع نہوگا — دفعہ ۷۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

شرح — ۷۶۱ نمبر ملاحظہ طلب

۱۰۰۱ — فیصلہ عدالت ماتحت کا نسبت اون امور نزاعی کے جو فریقین نے حسب دفعہ ۱۴۲ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ بتراضی طرفین قرار دیے ہون قابل اپیل خاص کے نہین ہے — سید ہادی علی بنام مسماۃ خورشید بیگم منفصلہ ۸ مئی سنہ ۶۱ء

۱۰۰۲ — اگر حاکم مرافعہ نے مقدمہ کو بعد رفع کرنے عذر اختیار سماعت کے بتجویز ثانی کے لیکر واپس بھیجا ہو اور اوس حکم کی ناراضی

سے اپیل خاص نہو تو حاکم مرافع ثانی کی دوسری تجویز سے اپیل خاص مسموع نہوگا بشرطیکہ اختیار سماعت سے تجاوز کرنیکا سقم صریح تجویز مذکور سے عیان نہو۔ شیودان سنگھ بنام سیتل سنگھ۔ منفصلہ ۱۹ مئی ۱۸۶۵ء

۱۰۰۳ — تجویز ہوئی کہ غلط تعبیر کرنا کسی دستاویز کا سقم قانونی ہے اور اسی وجہ سے داخل مضمون قانون مجاریہ اپیل خاص کے ہے۔ اودت نراین بنام مہیش بخش منفصلہ ۱۲ ستمبر ۱۸۶۶ء

۱۰۰۴ — بلاتفاق رای فیصلہ اجلاس کامل صدر سابق نے یہ تجویز قرار پائی کہ نسبت خرچہ کی اپیل خاص ہوسکتا ہے آسامام وغیرہ بنام کسمبری داس۔ منفصلہ یکم اپریل ۱۸۶۷ء

۱۰۰۵ — اپیل خاص حکم صاحب جج کا جو مشعر نامنظوری اپیل عام بعد انقضای میعاد معینہ کے پیش ہو قابل سماعت نہیں مسماۃ پھلاری بنام بشیشر پرشاد منفصلہ ۲۰ جون ۱۸۶۸ء

۱۰۰۶ — درصورت اپیل خاص الت صدر مین گذرانیکی

یادداشت اپیل خاص اندر میعاد معینہ معہ نقل تجویزات و ذکریات عدالتین ماتحت اسٹامپ معینہ اپیل عام پر صدر عدالت مین گذرا کریگی لیکن درحالت بیمفدوری سائل صدر عدالت مجاز ہے کہ اوسکو اجازت دائر کرنے اپیل مفلسانہ کی بہ تبعیت کل قواعد باب نہم درباب اپیل متعلقہ ذکریات مفلسی جہانتک متعلق ہون مرحمت کرے۔ دفعہ ۳۷۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱۰۰۷ — ذکر عبارت درخواست اپیل خاص

درخواست مین وجوہات ناراضی اوس فیصلہ کی جسکی نسبت اپیل ہو نمبروار بعبارت مختصر بلا تحریر حجت و حکایت کے مندرج ہونگی اور کوئی دیگر وجہ ناراضی کی جو سائل کی جانب سے پیش ہو بلا اجازت عدالت کے مسموع نہوگی مگر فیصلہ عدالت کا بربنیاد کسی ایک وجہ کے جسکی بنا پر اپیل خاص مسموع ہوسکتا ہو صادر ہوسکتا ہے۔ دفعہ ۳۷۴ ایضاً

۱۰۰۸ — اگر درخواست منظوری اپیل خاص اسٹامپ کامل القیمت پر نہ لکھی گئی ہو یا اوسکے عذرات اون شرائط کے بموجب قلمبند نہوسکے ہون جو ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ کی دفعہ ۳۷۴ مین مندرج ہین یا اگر اوس مین ایسی دلیل مندرج نہووے جسکی بنیاد پر اپیل خاص حسب شرائط دفعہ ۳۷۲ ایکٹ مذکور سماعت کے لائق ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ درخواست نامنظور کرے یا ترمیم کے لیے واپس دے اور جائز ہے کہ ایسا حکم عدالت کے حاکم واحد کے اجلاس سے صادر ہووے اور اگر درخواست ہر طرح سے صحیح اور درست ہووے تو وہ ایک بھی جسٹر مین درج کیجاوے گی اور نمود بھی اوسی کا جو ایکٹ مذکور کی ضمیمہ (د) مین مندرج ہے اور باقی ضابطہ اپیل خاص کا مثل ضابطہ اپیل عام کے ہوگا اور بقدر امکان وہی قواعد متعلق کے جائینگے۔ دفعہ ۲۵ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء

باب یازدہم احکام متفرقہ

دفعہ ۱۶۲ مقدمات ضلع کی کچہری مال مین یا جزو ضلع مین جسمین اراضی کا جزو کثیر واقع ہو رجوع ہونی چاہیین

لازم ہے کہ وہ مقدمات جو ایکٹ ہذا سے تعلق رکھتے ہین ضلع کی مال کچہری مین رجوع ہووین یا اگر ضلع تقسیم ہو کر ایک قسمت اوسکی کسی ڈپٹی کلکٹر کے اختیار مین کی گئی ہو تو وہ اوسکی مال کچہری مین دائر ہووین جسمین بنائے دعوی پیدا ہوئی ہو مگر صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ کو کسی ڈپٹی کلکٹر سے علیحدہ کر کے خود فیصل کرے یا کسی دوسرے ڈپٹی کلکٹر کو سپرد کرے اور اگر کل اراضی متعلقہ کسی تعلقہ یا اجارہ یا اور حقیت کی یا وہ جملہ اراضی جسکی بابت قابض کو ایک پٹہ حاصل ہوا یا اقرار نامہ واحد بابت مالگذاری اجمالی کے لکھا گیا ہو اور جسکی بابت بقایا واجب الادا ہو اضلاع یا قسمت ہاے متعدد مین واقع ہونے تو ظہور بنائے دعوی اوسی ضلع یا قسمت مین قرار پاویگا جس ضلع یا قسمت مین جزو کثیر اراضی مذکور کا واقع ہو اور اگر اس باب مین تکرار ہو کہ جزو کثیر اراضی مدعا بہا کس ضلع یا قسمت مین واقع ہے تو حکام بورڈ مال کو یا اگر جملہ اراضی ایک ضلع مین واقع ہو تو اوس ضلع کے صاحب کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اوس تکرار کی تجویز کرے اور تجویز حاکم موصوف کی اس امر مین ناطق اور ختم ہوگی +

۱۰۰۹ جب کہ تحقیقات مقدمہ بلا اختیار سماعت یعنی بدون حصول اجازت عدالت صدر دیوانی مین آئی ہو سوا سطے کا بدوانی سابقہ کو کالعدم تصور کرنا چاہیے اور جب کہ عدالت مدرسے اجازت تجویز مقدمہ کی دی گئی تو عدالت ماتحت کو لازم ہے کہ جملہ جوابات اور شہادت پیش کردہ بار ثانی کو منظور کر کے تنقیحات جدید قائم کرے اگر طرفین تحقیقات سابقہ پر کاربند ہونے مین راضی ہون تو یہ امر علیحدہ ہے - اشرف حسین وغیرہ - بنام - ای جی لارنس منصفہ - ۲ - نومبر ۱۸۶۱ء

دفعہ ۱۶۳ سوا ے طریق بالا کے صاحب کلکٹر نسبت اوس اراضی کے جو اوس ضلع کی حدود کے باہر واقع ہون دست اندازی نکر سکیگا

سوا ے طریق مندرجہ دفعہ ۱۶۲ - ایکٹ ہذا کے کسی کلکٹر کو اختیار دست اندازی حسب منشا ایکٹ ہذا نسبت اوس اراضی کے جو اوس ضلع کی حدود کے باہر جسمین وہ مقرر ہوا ہو اس بنیاد پر حاصل نہ ہوگا کہ اراضی مذکور اوس محال کا

جزو رہے جس کی مالگذاری ضلع مذکور کے خزانے مین داخل ہوتی ہے

دفعہ ۱۶۴ ڈپٹی کلکٹر جسے اختیارات پولیس تفویض ہوئے ہون حسب ایکٹ ہذا اختیارات دیوانی عمل مین نہین لاسکتا ہے

کوئی ڈپٹی کلکٹر جو بموجب آئین نہم ۱۸۳۳ء مجموعہ بنگالہ مقرر کیا گیا ہو اوس صورت مین اختیارات دیوانی یا دیگر اختیارات مندرجہ ایکٹ ہذا عمل مین نہ لاویگا جب اوسکو کسی قسم کے اختیارات پولیس تفویض ہوے ہون -

۱۰۱۰ تاوقتیکہ اون سے کل کام فوجداری نکال نہ لیا جاوے کوئی مقدمہ سپرد اونکے نہ ہو - دفعہ ۹ - سرکلر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۴ - اگست ۱۸۵۹ء

۱۰۱۱ بموجب دفعہ ۱۶۴ کے اون ڈپٹی مجسٹریان مختار باختیار پولیس کو ممانعت سماعت و تجویز مقدمات کی ہے جو ملک بنگالہ مین ہمیشہ بنظر نگرانی اہتمام پولیس بحیثیت سپرنٹنڈنٹی پولیس کے دورہ کیا کرتے ہین نہ اونسے جو اوس ضلع مین کام مال و فوجداری کا انجام دیتے ہین - حکم گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۹ مورخہ ۴ - نومبر ۱۸۵۹ء

دفعہ ۱۶۵ صاحبان اسسٹنٹ کلکٹرون کو کون سے اختیارات عمل مین لاسکتے ہین

صاحبان اسسٹنٹ کلکٹر اس ایکٹ کے اختیارات عمل مین لانے کے مجاز نہ ہون گے الا اوس صورت مین کہ گورنمنٹ سے اونکو اختیارات ڈپٹی کلکٹر کے تفویض ہوے ہون کہ اوس صورت مین اونکو وہ اختیارات حاصل ہون گے جو ڈپٹی کلکٹرون کو عطا کیے گئے ہین +

۱۰۱۲ اختیارات سماعت ابتدائی سوائے صاحب کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر یا اسسٹنٹ کے اختیار ڈپٹی کلکٹر کے دوسرے کو حاصل نہین ہین چنانچہ دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ہذا مین بھی حکم ہے - دفعہ ۹ سرکلر بورڈ نمبر ۲ مورخہ ۴ - اگست ۱۸۵۹ء

دفعہ ۱۶۶ تحفظ استحقاق مالکان اراضی کا نسبت تعلقہ پٹنی وغیرہ کے حسب قانون ۸ ۱۸۱۹ء

اس ایکٹ کی کسی عبارت سے اون مالکان اراضی کے استحقاق متذکرہ ذیل مین زوال نہ آئیگا جو بالا بالا سرکار کو مالگذاری دیتے ہون یعنی استحقاق اس امر کا کہ تعلقہ پٹنی اور دیگر حقیت ہاے قسم مذکورہ کو بموجب شرایط قانون ۸ ۱۸۱۹ء حلت بقایاے لگان مین نیلام کرین

دفعہ ۱۶۷ شروع ایکٹ کا

شروع اور نفاذ ایکٹ ہذا کا یکم اگست ۱۸۵۹ء اور اوسکے مابعد قرار پاویگا

دفعہ ۱۶۸ بغیر معنی الفاظ | لفظ جملخانہ دیوانی کا جو اس ایکٹ مین مستعمل ہوا ہے ضلع کے جملخانہ دیوانی پر اور ہر مقام پر جو بہ تجویز گورنمنٹ عامل واسطے مجموعی قیدیان حسب الحکم عدالت مقرر و ایکٹ ہذا مقرر ہووے محتوی ہوگا اور لفظ ناظر کا ہر اہلکار عدالت پر دلالت کریگا جو کسی حکمنامہ عدالت موصوفہ کے اجرا اور تعمیل کا اختیار رکھتا ہو اور الفاظ بمعنی مفرد الفاظ بمعنی جمع پر دال ہونگے اور الفاظ بمعنی جمع مین الفاظ بمعنی مفرد شامل سمجھی جائینگے اور وہ الفاظ جنسی ذکور مراد مین نسا پر بھی حاوی ہون گے ۔ ۔ ۔

حصہ دوم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء

جو پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل سے ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء کو منظور ہوا +

ایکٹ برادر ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء جو بغرض ترمیم قوانین متعلقہ وصول زرلگان واقع پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ کے نافذ ہوا تھا ۔

تمہید | ہرگاہ ترمیم کرنا ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کا (جو بغرض ترمیم قوانین متعلقہ وصول زرلگان واقع پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ نافذ ہوا تھا) جہان تک علاقہ حکومت لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ سے علاقہ رکھتا ہے اور توسیع دینا ایکٹ مذکور کا اون مقامات مین جنسے اوسکے احکام متعلق نہین ہین قرین مصلحت متصور ہوا لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

۱۰۱۳ ازروے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے صدر کو توسیع دی گئی اور بعض اوسکے احکام ترمیم ہوئے من جملہ چار نئے قسم کی نالشات مالی عدالتون مین قابل سماعت گردانی گئی ہین قسم اول اور سیوم اور چہارم کی نالشات بابت باقیات زرمالگذاری مین جو لگان سے علحدہ ہین دفعہ ۲ - سرکلر نمبر ۱۰ - ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

۲ - صاحبان بورڈ کی رائے مین ان مقدمات متعلقہ مالگذاری کو اندراحاطہ احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے لانے سے واضعان قانون کا یہ منشا ہے کہ تمام وہ قواعد جو نالشات متعلقہ لگان سے علاقہ رکھتے ہین جہان تک کہ ممکن ہو ان مقدمات متعلقہ مالگذاری مین بھی مرعی رہین پس باین نظر صاحبان ممدوح یہ تجویز فرماتے ہین کہ نالشات مخالف

یعنی منجانب شرکا۔ بنام نمبردار اور منجانب مالکان بنام معافیداران یا دیگر عطیہ داران مالگذاری سرکار یا منجانب مالکان شکمی بنام تعلقہ داران یا دیگر مالکان اعلی حسب دفعہ ۲۲ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع کے رجوع ہوسکتے ہین اور بالعموم جہان کہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع مین لفظ لگان مستعمل ہے اوسمین مندرجہ مالگذاری بھی جسکا دعوی بموجب ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ ع ہوسکتا ہے داخل سمجھنی چاہیے بجز اوس صورت کے کہ منشاء ان دونون ایکٹون کا خلاف اس توضیح کے پایا جاتا ہو مثلاً دفعات ۴۰ و ۷۷ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع باقیات مالگذاری کی نالشات سے بھی بہ تبدیل الفاظ جو مناسب ایسی نالشات سے ہون متعلق ہونگی دفعہ ۳ ایضاً

۳ ۔ یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ بجز ان نالشات کے جواب مالی عدالتون مین مسموع ہوا کرینگی خصوص نالشات قسم دوم مین تنازعات حقوق و مراتب کے گاؤ کشا پیدا ہوا کرینگے بنگالہ کی عدالت اعلی سے یہ تجویز قرار پاچکی ہے کہ عدالت مالی کو اختیار ہے کہ بغور تجویز اس امر کے کہ مقدمہ اونکی سماعت کے لائق ہے یا نہین ایسے تنازعات کی تحقیقات عمل مین لائین اور فریقین کی طرف سے عرضداشتین ہون ایسے عذرات کا جن مین حقیقت کی تنازعات پر پنچ کی تنقیح لازم ہو واسطے اس امر کے کافی نہین ہے کہ عدالت مالی کی سماعت سے وہ مقدمہ بلا تحقیقات خارج ہوجاے اس باب مین مقدمہ نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۸۶۲ ع ہیری پرشاد مالی بنام کیجھاری ساہ وغیرہ کا مندرجہ صفحہ ۲ ۔ رپورٹ انڈین جوریسٹ کو ملاحظہ کرنا چاہیے ۔ جب مدار فیصلہ کا اوپر تجویز کیے حقیقت تنازعہ کے ہو اور دعویدار قبضہ کل حصہ یا حصت کا نہ رکھتا ہو کہ جسکی بناء پر دعوی منافع کرتا ہے تو ایسی صورت مین کلکٹر کو یہ حکم دینا چاہیے کہ دعویدار واسطے استقرار حقیت مالکانہ کے عدالت دیوانی مین رجوع کرے ۔ دفعہ ایضاً

دفعہ ۱۰ ہمارا قسام مفصلہ ذیل علاوہ مقدمات متذکرہ دفعات ۲۳ و ۲۴ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع کے مقدمات مفصلہ ذیل بھی بموجب ضوابط ایکٹ مذکور کے قابل سماعت کلکٹران مالگذاری کے بھی نالشین کلکٹر سنا کرین گے

اراضی کے ہون گے اور بجز صورت اپیل کے جیسا کہ ایکٹ مذکور مین لکھا ہے کسی دوسری عدالت مین یا روبرو کسی دوسرے عہدہ دار کے یا کسی اور نوع پر سماعت نہ کیے جاوینگے (یعنی)

اول ۔ بقایا مالگذاری ۔ نالشات نمبردارون کے بابت باقیات مالگذاری سرکار دنگی اون شرکا کے جو اون نمبردارون کی معرفت مالگذاری ادا کرتی ہون ۔

۱۰۱۴ ۔ جس حالت مین کہ حق نمبرداری نزد واقعی تحصیل کردہ نمبردار پر دیا جانا پایا نہین گیا بلکہ ادا ہونا اوسکا از روے شرائط بجبلارض کے قرار پایا تھا یہ تجویز ہوئی کہ نالش بابت ایسے حق کے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ ع مین داخل نہین ہے عدالت

دیوانی مین سماعت ہونی چاہیے

۱۰۱۴ الف ۔ نالش بقایا الخراجات وغیرہ مثل بواقیات زر مالگذاری کے آرڈر دے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء دائر ہو سکتی ہے کیونکہ جملہ دعاوی جو مابین نمبردار و پٹی دار از روے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ممنوع السماعت تھے وہ حسب ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء قابل السماعت قرار پائے لیکن فیصلے ایسے مقدمات کے جو بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء قبل ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء صادر ہو چکے ہین وے بموجب عدالت دی اختیار کے نہین لہذا اون سے تصفیہ قطعی حیثیت فریقین مقدمہ ہذا کا نسبت اوس دعوی کے متصور نہین ہو سکتا ۔

پرجھو سنگھ ۔ بنام ۔ محمد جعفر علی ۔ منفصلہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء

۱۰۱۵ ۔ جملہ مقدمات ضمن اول ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کا اپیل قابل سماعت صاحب جج کے ہے جو تمیز دکہ نسبت اپیل مقدمات بعض اقسام مندرجہ دفعہ ۱۵۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہین وے متعلق ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کے نہین ۔ یہوتی ۔ بنام ۔ دلیپ سنگھ ۔ منفصلہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء ۔ اجلاس کامل ۔ وسرکلر بورڈ نمبر ۱۱ ۔ ۲۹ ۔ اگست سنہ ۱۸۶۶ء

دوم نالشات منافع یا تصفیہ حساب | **نالشات تنہ کار کی بابت اونکے حصہ کے منجملہ منافع مجال یا کسی جزو منافع کے جو بعد ادائے مالگذاری سرکار اور خرچ وبیہ کے باقی رہے یا بابت تصفیہ حساب کے**

۱۰۱۶ ۔ ہرگاہ شرکا رہنے اقرار کیا ہے نان ونفقہ و کاشت کا منجانب افسر خاندان بجز دیگر اشخاص منظور کر لیا تو گو یا اونکی حصہ داری کو تسلیم کر لیا لہذا ایک شخص کا نام درج کاغذات رہنے سے اوسکا قبضہ مخالفانہ مستلزم نہین ہوتا ۔

بہاگیرتہ ۔ بنام ۔ جہمن سنگھ ۔ منفصلہ ۲۸ فروری سنہ ۱۸۵۴ء

۱۰۱۷ ۔ محض مندرج ہونا کاغذات سرکاری مین نام شخص واحد کا جو خاندان مین بود و باش مشترکہ رکھتا ہو قبضہ ثبوت قبضہ مخالفانہ واسطے عارض ہونے تمادی ایام دعوی دیگر شرکا خاندان مین بابت حصہ جایداد کے نہین ہے ۔

سروہن سنگھ پانڈے ۔ بنام ۔ سگریو پانڈے ۔ منفصلہ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۵۴ء

۱۰۱۸ ۔ جب کہ نام شریک غیر حاضر کا کسی بیعنامہ مین لکھا جاوے تو خریدار پر دریافت کرنا رضامندی واقع شخص غیر حاضر کی اور اختیار انتقال اوسکے بھائی بندون کا منجانب اوسکے ضرور ہے ۔

چتر سنگھ ۔ بنام ۔ بدھی سنگھ منفصلہ ۲۱ فروری سنہ ۱۸۶۳ء

۱۰۱۹ ۔ جو شرائط کہ حصہ دارون نے وقت بندوبست درباب انتقال حصص وغیرہ قبول کی ہون اونکی پابندی خریدار نیلام پر جو بذریعہ ڈگری بقایا مالگذاری عمل مین آوے لازم نہین آتی ۔

درگا پرشاد ۔ بنام ۔ لودھی سنگھ منفصلہ ۲ جون سنہ ۱۸۶۳ء اجلاس کامل

۱۰۲۰ — قبضہ اراضی سیر منجملہ حصہ مندرجہ کیوٹ کافی ثبوت قبضہ مالکانہ اوپر کل حصہ کے نہین ہے حصول منافع مالکانہ بہ تقسیم حساب یا بصورت دیگر ثابت کرنا چاہیے — تراب شیر خان — بنام — کرامت خان منفصلہ ۲۰ جون سنہ ۶۳ ع

۱۰۲۱ — قبضہ بعض اراضیات سیر و درختان کا بمنزلہ حصول استحقاق شرکت منافع محال اور عموماً آمدنی ساتر کی نہین ہو سکتا — تراب خان — بنام — اسد علیخان منفصلہ یکم اگست سنہ ۶۳ ع

۱۰۲۲ — حصہ منافع اراضیات مشترکہ کا دعوی لائق پذیرائی کے ہے کیونکہ وہ حق مشترکہ بابت اراضی کے ہے تاوقتیکہ بر بنائے اقرار نامہ یا دستور یا بصورت محال کی منظوری اس بات کی پائی جاوے کہ وہی شریک جو انتظام کاشت کا کرتا ہے کلیتہً محاصل اوسکے پر متصرف ہو

تنبیہ رواج مذکور اس نظیر مین از روے دھارا چہ بیان کیا گیا تھا — موہن سنگھ — بنام — مان سنگھ منفصلہ ۱۹ اپریل سنہ ۶۵ ع

۱۰۲۳ — بندوبست دربست ساتھ اون اشخاص کے جنھون نے جنگل اراضیات اپنے موضع کا بشرط ادا ے زر مقررہ زمیندار اعلی پرگنہ کو قطع کیا ہو داخل بندوبست حسب منشاء دفعہ ۸ — قانون ہفتم سنہ ۲۲ ع کے ہے گو بالتصریح معرض تحریر مین نہ آیا ہو اور قواعد مقررہ صاحب مہتمم بندوبست درباب تقرر رقم جواد سوقت پر یافتی زمیندار ٹھہرائی ہون قائم رہنی چاہیے اور زر یافتی زمیندار بقید رقم معمولی مالکانہ کے ہونا کچھ واجب نہین ہے — شیخ ذوالفقار علی — بنام — گنسام کے منفصلہ ۲۰ فروری سنہ ۶۵ ع

۱۰۲۴ — دعوی واصلات منجانب مرتہن بنام نمبردار و دیگر حصہ داران عدالت مال مین ہونا چاہیے نہ دیوانی مین حصہ دارون پر نالش نہ ہوا اس بات پر منحصر ہے کہ آیا تصفیہ حساب کا ساتھ مرتہن کے جو حصہ دار محال کی حیثیت رکھتا ہے نامبردگان پر لازم رکھا گیا ہے یا نہین — امراو سنگھ — بنام — دھوم سنگھ منفصلہ ۲۰ مارچ سنہ ۶۵ ع

۱۰۲۵ — اگر مدعی وقت رجوع نالش اپنے حصے پر قابض نہ ہو تو وہ بابت ایام بیدخلی کے حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۶۲ ع منافع کی نالش کر سکتا ہے — حسین علی بیگ — بنام — اشرف علی بیگ نظیر منفصلہ ۵ اپریل سنہ ۶۵ ع

۱۰۲۶ — مدعیان جو حسب بیان خود اراضی سیر پر بطور معافی بالعوض اپنے حصہ موروثی کے قابض تھے بوجہ انقضاے میعاد دعوی حصہ مذکور کا نہین کر سکتے — بندا سنگھ — بنام — گردھر سنگھ منفصلہ ۵ مئی سنہ ۶۵ ع —

۱۰۲۷ — صرف معمولی دستخط کرنا کسی حصہ دار کا کاغذ کاسی پر دربحالیکہ نامبردہ نیک نیتی نمبردار سے انکار کرتا رہا ہو

بمنزلہ تسلیم صحت رقوم مندرجہ اوسکے اور مانع سماعت دعوی منافع کا نہین ہے۔ گوکل شاہ۔ بنام۔ بھگونت سنگھ منفصلہ ۲۰

۱۰۲۸۔ اس مقدمہ مین مدعیہ ایک رقم ۱۱۰۰ کی بابت حصہ بافتنی اپنی از روے ڈگری اور دوسرے رقم ۹۰۰ کی بابت اپنے حصہ منجملہ خرچہ نالشر ہکان اور ایک رقم ۵۰ تنخواہ کارندہ و پیادہ کی مجرا چاہتی تھی یہ تجویز قرار پائی کہ اول دو رقوم پر اطلاق لفظ اخراجات دیہی کا بطور جایز نہین ہوسکتا اور نیز مطابق فیصلہ عدالت کلکتہ بمقدمہ عبدالعلی منفصلہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء و فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ جمنا پرشاد۔ بنام۔ مونچند منفصلہ ۲۸۔ نومبر سنہ ۱۸۶۴ء یہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ دفعہ ۱۲۱۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء ایسی نالشات سے جواز روے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء دائر ہون متعلق نہین کی گئی ہے۔ تاہم وہ نالش جسکا دائر ہونا از روے ضمن ۲ دفعہ ۱۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کے جائز ہے بابت ایسے حصہ منافع کے ہوتی ہے جو بعد ادا کرنے مالگذاری و اخراجات دیہہ کے وجب الوصول ہو لہذا یہ تجویز ہوئی کہ حکمان دارالمثل کو اختیار تحقیقات صدرات رقوم مجرائی کا اوس صورت مین حاصل نہین ہے جب کہ مدعی نے اوس حساب کو جسمین رقوم مجرائی درج ہون پہلے سے تسلیم نہ کیا ہو یا جب کہ معاملہ رقوم مجرائی سے ایسی تحقیقات لازم آتی ہو جو اختیارات محدود المال سے خارج ہو۔ اور نسبت رقم ثالث کی یہ راے قرار پائی کہ نوکر رکھنا اونکا واسطے فائدہ جایداد کے اگر مناسب و ضروری پایا جاوے تو اخراجات دیہی مین متصور ہوکر مجرا ملنی چاہیے

۔ رسال راے۔ بنام۔ اوترا جگنور منفصلہ ۲۷۔ نومبر سنہ ۱۸۶۵ء

۱۰۲۹۔ چونکہ یہ امر واضح ہے کہ نمبردار یا دیگر شخص قائم مقام مقبولہ جسپر تفہیم حساب واجب ہوا وہی پرسشکار حسب مراد ضمن ۲ نالش دائر کرنے کے مجاز ہین لہذا دعوی ایک شریک کا بنام دوسرے شریک کے بابت حصہ منافع یا تفہیم حساب کے عدالت دیوانی مین رجوع ہونا چاہیے۔ پریم سنگھ۔ بنام۔ بھگونت سنگھ منفصلہ ۲۴۔ اپریل ۱۸۶۶ء

۱۰۳۰۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء مین ایسا کوئی حکم نہین جس سے عدالت مال کو اختیار ابتداے سماعت نالشات وصول حصہ منافع کا جو منجانب شرکا دمحال منعافی دار ہو دیا گیا ہو پس نالشات مذکور عدالت دیوانی مین رجوع ہونی چاہیے

۔ موہن لال۔ بنام۔ عنایت حسن خان منفصلہ ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۸۶۶ء اجلاس کامل

۱۰۳۱۔ نالش نمبردار واسطے منافع خاص اپنے حصہ کے بمقابلہ اپنے شریک نمبردار کے جو لگان تحصیل کرتا ہو قابل سماعت ہے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کے ہے۔ محمد غوث۔ بنام۔ مسماۃ کریم النسا منفصلہ ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء

۱۰۳۲ - ایک راہن نے فک رہن کرانے کے شے مرہونہ پر دخل پایا اور بعد اوسکے مرتہن پر واسطے منافع چند سال یافتنی اپنی کے دعوی کیا تجویز ہوئی کہ یہ تراع درمیان حصہ داروں کے نہین ہے بلکہ بابین راہن و مرتہن کے ہے اس لیے بموجب ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ ع قابل سماعت محکمہ مال نہین - پریم سنگھ - بنام - عباس علی وغیرہ - منفصلہ ۹ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۳ - راہن علاقہ کا نمبردار بھی تھا اور مرتہن کو دخل نہ دیکر حصہ مرہونہ کا منافع خود وصول کر لیا پس وہ مجاز نہین ہے کہ بہ نسبت دعوی مرتہن بابت منافع کے یہ عذر پیش کرے کہ واقعی قبضہ مرتہن کا نہین ہے اگر ایسا عذر پذیرا کیا جاوے تو راہن کو خود اوسکے قصور کا فائدہ بخشنا جاتا ہے - نیل کنٹھ - بنام - مسماۃ روشن منفصلہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۴ - عدالت ماتحت نے دعوی مدعی بابت دلانے منافع اراضی منضبطہ کا ڈگری کیا تجویز ہوئی کہ جبصورت مین مدعا علیہ کو اوپر تحصیل حد اگانہ کی استدلال ہے تو بلا تجویز صریح تجویز اون امور مستدلہ کی فیصلہ ناقص متصور - ڈالچند - بنام - سیتا رام - منفصلہ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۵ - ایک صلحنامہ مین اقرار اس امر کا ہوا تھا کہ اراضی سیر مدعی کی کمی رفع کرنے کے لیے اوسکو منجملہ اراضی زیر کاشت اسامیان کی اور درصورت غیر کافی ہونے اوسکے سیر مدعا علیہم سے اراضی بیگی مگر اس اقرار کی تعمیل نہین ہوئی اور مدعی کی کمی پوری نہ ہوئی پس یہ تجویز قرار پائی کہ مدعی مستحق دلانے منافع کا مدعا علیہم سے بقدر کمی اراضی سیر کے ہے - حاجی ہدایت اللہ - بنام - دو کھورے - منفصلہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۶ - نمبردار پر عموماً لازم ہے کہ ذمہ دار لگتہ غیر وصول شدہ کا ہو بشرطیکہ وہ اپنا اختیار نالش و قرقی بکوشش تمام عمل مین نہ لاوے - سیس رام - بنام - چیت رام - منفصلہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۷ - اگر کوئی نمبردار یہ بات ثابت کرے کہ اوسنے تابمقدور کوشش وصول کی کی تو وہ ذمہ دار ادا ے اوس لگان کا نہین ہے جو بلا غفلت اوسکے وصول نہ ہوا ہو - عنایت حسین وغیرہ - بنام - غلام علی - منفصلہ ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰۳۸ - نالش حصہ دار کی بنام ایسے اشخاص کے محکمہ مال مین بموجب ضمن ۲ - دفعہ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ ع کے ہو سکتی ہے جو واسطے تحصیل لگان کے منجانب جملہ خواہ چند مالکان موضع مقرر یا آرزوے رواج مستحق ہوا اور جسپر ادا ے مالگذاری

سرکار اور اخراجات دیہی اور تقسیم حساب اپنی آمدنی و خرچ سرکار بطور کارکن اوسکے قے واجب ہو۔
سری کشن وغیرہ — بنام — ایسری پرتاب سنگھ — منفصلہ ۲ جولائی ۱۸۶۶ع

۱۰۳۹ — جب کہ مدعی نمبرداری نے بحیثیت نمبرداری نہ لیا ہو بلکہ بحیثیت ذات خاص اپنے بخیال استحقاق مرتہنی تو وہ منافع عدالت سے بذریعہ نالش نہین دلایا جا سکتا — خوب سنگھ — بنام — بلونت سنگھ — منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۸۶۶ع

۱۰۴۰ — جس حال مین کوئی ثبوت لائق اعتبار کے نہ ہو تو صرف مندرج ہونے نام سے بارہ برس تک قبل ارجاع نالش کچھ استحقاق حصول منافع پیدا نہین ہوتا — مقصود علیخان — بنام — غازی الدین خان — منفصلہ ۲۱ مارچ ۱۸۶۶ع

۱۰۴۱ — محض دستخط کردینا کارندہ کا واجب العرض پر جس مین درج ہونا کسی اہم استحقاق ملکیت کا متروک ہوا ہو مستلزم اس امر کا نہین کہ دست برداری اوس حق یا دعوی کی مفہوم کی جاے اور نا کاملیت یا نادرستی روبکار بندوبست سے حقوق موجودہ زائل یا نامنظور نہین ہو سکتی — مسماۃ امام باندی — بنام — بھگوان داس — منفصلہ ۲۱ جنوری ۱۸۶۶ع

۱۰۴۲ — فقط شرکاء متذکرہ ضمن عام سمجھنا چاہیے یعنی اوسمین جملہ شرکا بمحال غیر منقسمہ خواہ نمبردار جدی جدی پٹیون کے یا پٹی دار اور سی پٹی کے ہون شامل ہین — دفعہ ۲ — سرکلر نمبر ۱۰ — مورخہ ۴ جون ۱۸۶۴ع

سوم نالشات معافیداران یا عطیہ داران بابت باقیات مالگذاری

نالشات معافیداران یا عطیہ داران مالگذاری سرکار بابت باقیات مالگذاری جو بمنصب معافیداری یا عطیہ دار قی واجب الطلب ہون

۱۰۴۳ — زمینداران نے اپنی اپنی حصہ اور مالگذاری تقسیم کرلی تھی اگرچہ یہ تقسیم معرفت عدالت مال کے نہین ہوئی مگر نامبردگان اوسپر عمل کرتی رہی اور عطیہ دار مالگذار سرکار بھی تقسیم مذکور سے اس طور پر رضامند ہوگیا کہ بالافراد زمینداروں سے مالگذاری لیتا رہا اور اونکو منفرداً ذمہ دار مطالبہ کا سمجھتا رہا پس بتائید فیصلہ رانی سرنامی — بنام — بھگوان سنگھ — منفصلہ یکم جنوری ۱۸۶۶ع یہ تجویز قرار پائی کہ معافیدار جو عطیہ دار مالگذاری سرکار ہے ایسے بندوبست کی رضامندی دینے سے جو زمینداروں کی جانب سے دربارہ تبدیل ذمہ داری مشترکہ ساتھ ذمہ داری منفردہ کی عمل مین آوے ممنوع منصور نہین ہو سکتا — رانی سرنومی — بنام — رام چرن سنگھ — منفصلہ ۲۱ اپریل ۱۸۶۶ع

چہارم نالشات تعلقہ داران و دیگر مالکان درجہ اعلی بابت باقیات مالگذاری وغیرہ

نالشات تعلقہ داران و دیگر مالکان درجہ اعلی بابت باقیات مالگذاری وغیرہ جو اونکو بمنصب تعلقہ داران و دیگر مالکان درجہ اعلی کی واجب الطلب

ہون جو از قسم زر لگان نہ ہو کہ اوسکا دعوی بلا رجب دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع کر سکتا ہے

۱۰۴۴ - بندوبست درمیان بندوبست سے متعلق ان اشخاص کے جنہون نے جنگل اراضیات رائے موضع

کا بسفہ رضا دادے زر مقررہ زمیندار اعلی پر گنہ کو قطع کیا ہو داخل بندوبست حسب بنشا روفعہ

۱۰ قانون مہتم سنہ ۱۸۶۳ ع کے ہے گو بالتصریح یہ عرض تحریر مین نہ آیا ہو اور قواعد مقررہ صاحب مہتمم بندوبست دربارہ

تقرر رقم جو اوسوقت پر یافتنی زمیندار ٹھہرائی ہون قائم رہنے چاہیے اور زر یافتنی زمیندار بقید رقم معمولی مالکانہ

کی ہو نا کچھ داسطہ نہین ہے - شیخ ذوالفقار علی - بنام - گھنسیام پانڈے - منفصلہ فروری سنہ ۱۸۶۵ ع

۱۰۴۴ - الف - بسوہ دار جس حالت مین رقومات سوائے متدعویہ کے ذمہ دار تھے تو اون لوگون پر بھی جو بذریعہ

دعوے قابض ہین ذمہ داری دعوی مدعی کے نہین ہو سکتی ذمہ داری مدعا علیہم کی خواہ وے ٹھیکہ دار ہون یا

مرتہن بسوہ داران اول ثابت پر موقوف ہوگی کہ خود بسوہ دارون پر ذمہ داری ایسے مطالبہ جات کی ہے

یا نہین دوم اس بات پر کہ ذمہ داری مدعا علیہم کے شرائط پٹہ یا رہن نامہ پر جسکی رو سے نامبردگان قابض

جایداد ہوئے ہے یا نہین - سنی رام وغیرہ - بنام - مرسید ھر - منفصلہ ۲۴ مر جولائی سنہ ۱۸۶۵ ع

۱۰۴۵ - اگر تعلقہ دار نے چندہ مدرسہ یا سڑک وغیرہ کے ادا کرنیکا معاہدہ کیا تو بوجہ اپنے معاہدہ کے بسوہ دارون

سے یہ رقوم مذکور وصول نہین کر سکتا الا اوس صورت مین کہ نامبردگان نے اوسکے ادا کا معاہدہ کیا ہو یا اونپر اوسکا

ادا کرنا کسی قانون صریحی سے لازم ہو یا اونہون نے نسبت اوسکی رضامندی ظاہر کی ہو

۲ - کوئی خاص بسوہ دار جس نے کسی طور پر اپنے تئین پابند نہین کیا محض بدینوجہ پابند ادا سے رقم واحد یا جملہ

رقوم کا نہین ہے کہ اوسکے شرکا ادا کرنے پر رضامند ہے ہین یا اونہون نے ادا کیا ہے - دھنی رام

- بنام - مرسید ھر - منفصلہ ۲۴ مر جولائی سنہ ۱۸۶۵ ع

۱۰۴۶ - کچھ روپیہ سرکار مین بطور نذرانہ ہنگام معافی معرفت نمبردار ادا ہونا تھا بغیر بازیافت معافی و تشخیص

جمع سرکاری کے نذرانہ مذکور بدستور ادا ہوتا رہا تا وقتیکہ حق حقوق قابض اراضی معافی منضبطہ کے بوجہ بغاوت ضبط

ہو کر نیلام ہو گئی بعد ضبطی بعلت بغاوت کے سرکار نے رقم مذکور کو مطالبہ سرکاری مین نمبردار کو مجرا دیا یہ تجویز

قرار پائی کہ اس عمل درآمد سے سرکار نے منجانب نمبردار کو اپنا سپردار ایسی حق کا محال مین پیدا کر دیا جس سے

وہ نالش کرنی اور وصول کرانیکا مجاز ہو اور یہ بھی تجویز ہوا کہ بلحاظ حالات اوا ہونا مزرعہ کا بالفعل یا بالقوہ حق ملکیت از قسم رقم لگان کی ہے پس قابل سماعت محکمہ مال حسب ضمن ۴ - دفعہ ۱ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ ع کی ہے - سید ظہور حسین - بنام - اسد علی - منفصلہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۶۷ ع

دفعہ ۳ میعاد نالشات بقایا یا مالگذاری و دعاوی منافع

مقدمات حسب دفعہ بالا اوس تاریخ سے جبکہ باقی مالگذاری یا بعداد منافع متدعویہ کی واجب الادا ہو تین سال کے اندر پیش کیے جاوینگے بادرصورتیکہ مقدمہ بابت ایسی باقی مالگذاری یا منافع کے ہو جو کہ بروقت نفاذ ایکٹ ہذا واجب الادا ہو تو وہ مابین میعاد تین سال کے بعد نفاذ ایکٹ ہذا یا اندر اوس میعاد کے جو کہ بالفعل واسطے دائر کرنی ایسی نالشات کے عدالت دیوانی مین مقرر ہے یعنی جو میعاد اون دونون مین سے پہلے گذر جاوے اوسی کے اندر دائر ہونگی

میعاد نالش تصفیہ حساب

اور درصورت نالش تصفیہ حساب کی مقدمہ ایک برس کے اندر بعد انقضاے اوس سال کے جسکی بابت وہ حساب ہی یا درصورت ایسے دعوی کے جو بابت تصفیہ حساب زمانہ حال موجود ہو تو وہ اندر اکیسال کے تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا سے یا اندر اوس میعاد کے جو کہ ایسی مقدمہ کی سماعت کے واسطے عدالت دیوانی مین بالفعل جائز ہے یعنی جو میعاد کہ ان دونون مین سے پہلے گذر جاوے اوسی کے اندر پیش ہونا چاہیے -

۱۰۴۷ - جب کہ ایک حصہ دار واسطے منافع اپنے حصے کے بنام شریک دار دعوی کرکے شکایت لے لینے اراضی اور تصرف محاصل کی کرے تو ایسا دعوی واسطے منافع حصہ کے متصور ہے نہ واسطے حساب فہمی کے لہذا میعاد سماعت سہ سالہ متعلق ہوگی نہ یکسالہ - شیخ عمی وغیرہ - بنام - محمد تقی - منفصلہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۸ ع

دفعہ ۴ دوسری وجہ تخفیف شرح لگان کے

علاوہ وجوہ متذکرہ دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع جنکی بنا پر رعیت مستحق دخل دعوی تخفیف اوس زر لگان کا جو سابق سے ادا کرتا رہا ہو کر سکتا ہے ہر رعیت کو دعوی تخفیف کا اس وجہ پر بھی پہونچتا ہے کہ جس شرح سے لگان وہ ادا کرتا رہا ہے وہ شرح بنسبت اوس لگان کے جو اوسی قسم کی رعایا ویسی ہی اراضی کی دیدہ

اور ویسی ہی فوائد کے ساتھہ مقامات متصلہ مین ادا کرتے ہین زائد ہے —

دفعہ ۴ — توسیع ضمن ۲ دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

ضمن ۲ دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع اس نہج پر پڑہی جایگی کہ گویا اوسمین یہ الفاظ زیادہ تھے یا کسی دوسرے ذریعے سے جو قانوناً جائز نہ ہو +

دفعہ ۵ — بہ تنسیخ دفعات ۳۴ و ۸۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع و دفعات ذیل صادر کی جاتی ہین

ایکٹ ہذا کی نفاذ کی تاریخ سے دفعہ ۳۴ و ۸۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع کے ممالک ماتحت حکومت لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی مین عمل درآمد رہیگی اور جس مقام سے کہ ایکٹ ہذا متعلق کیا جاے جیسا کہ آگے ایکٹ ہذا مین حکم مندرج ہے اوسمین بھی عمل پذیر نہ ہون گے اور بجاے اونکے دفعات مندرجہ ذیل صادر کی جاتی ہین

دفعہ ۳۴ — نمونہ عرضی دعوی

مقدمات حسب ایکٹ ہذا اس نہج پر دائر کیے جائینگے کہ صاحب کلکٹر کی روبرو ایک عرضی دعوی یا بیان دعوی متضمن نام اور نشان اور سکونت مدعی اور نام اور نشان اور سکونت مدعا علیہ یہان تک کہ یہ مراتب دریافت ہوسکین اور مشعر خلاصہ اور مالیت دعوی جسکی تشخیص بموجب کسی قانون مجاریہ وقت کے کہ بابت تشخیص مالیت مقدمات ہو اور تاریخ بنا نالش کی گذرانا جاوے

دفعہ ۳۶ — صدور حکمنامہ اجراے ڈکری

حکمنامہ اجراے ڈکری کا خواہ اوپر ذات مدعیان ڈکری کے خواہ اوپر اوسکی جایداد کے صادر ہوسکتا ہی لیکن اوپر ذات اور مال دونونکے دفعۃً صادر نہین ہوسکتا اور صدور اوسکا بروقت صادر ہونے ڈکری کے ڈکری دار یا اوسکے کارندہ یا مختار کی درخواست زبانی پر عمل مین آئیگا مگر بعد وقت مذکور کے ڈکری دار یا اوسکے کارندہ یا مختار کو درخواست تحریری کرنی اور حکمنامہ اجرا کا اوپر ذات یا جایداد منقولہ مدعیونکی بطور نمونہ (ہ) یا (و) مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع کی بمطابق اوسی کی مضمون کی ہوگا —

دفعہ ۴۶ — دفعات ۲۴۳ و ۲۴۴ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع سے متعلق کی گئین

قواعد ۲۴۳ و ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اون ڈکریات سے بھی متعلق ہون گے جو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع یا ایکٹ ہذا کے متعلق مقدمات مین صادر ہون جسمین صاحب کلکٹر کسیقدر زر بابت باقیات مالگذاری سرکار یا منافع کے یا بنوع دگر دلاوے اور جو احکام کہ اون دونون دفعات مین سے کسی کی بموجب صاحب کلکٹر صادر کرے اونکی ترمیم قسمت کی صاحب کمشنر اور صاحبان صدر بورڈ

رفنیو کی حضور سے ہوسکیگی لیکن عدالت دیوانی مین اونکا اپیل نہ ہوگا -

شرح - دفعہ ۲۴۳ و ۲۴۴ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء مندرجہ تحت نمبر ۸۲۰ و ۸۲۱ ملاحظہ طلب

دفعہ ۷ توسیع دفعہ ۱۱۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے اس طور پر پڑہی جاویگی کہ گویا یہ عبارت دفعہ مذکور کے اخیر مین زیادہ کی گئی تھی یعنی جب کہ نمبردار کسی پٹے کا لگان تحصیل نہ کرتا ہو تو پٹی دار کو جو تحق تحصیل لگان کا ہے اختیار مذکور حاصل ہوگا -

دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ملاحظہ طلب

دفعہ ۸ لوکل گورنمنٹ اختیار تصفیہ مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کا حاکم بندوبست کو عطا کرسکتی ہے

لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی عہدہ دار مامورۂ بندوبست یا ترمیم بندوبست مالگذاری اراضی کو اختیارات کلکٹری متذکرۂ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء عیسوی بابت تصفیۂ مقدمات کے جو اوس عہدہ دار حدود علاقہ اختیار سماعت کے اندر از قسم متذکرۂ دفعہ ۲۳ - ایکٹ مذکور یا ایکٹ ہذا واقع ہون یا ایسی مامور ہنے اوس عہدہ دار کو عطا

۱۰۴۸ — جملہ ڈپٹی کلکٹران متعینہ بندوبست کو یہ اختیارات تفویض ہوے - اشتہار گورنمنٹ نمبری ۵۱۴ - (الف) محررہ ۲۱ اپریل ۱۸۶۳ء

۱۰۴۹ — گورنمنٹ نے جمیع صاحبان کلکٹر اور اونکے اسسٹنٹ مامورۂ بندوبست یا ترمیم بندوبست کو اختیار متذکرۂ دفعہ ۸ بغایت ۱۳ مرحمت کیے ہین لہذا عہدہ داران مذکور کو بمعینہ بیون کے واسطے شرح لگان کی تجویز کرنے مین اختیار بہت زیادہ حاصل ہوگیا ہے مقدمات دعوی از دیہولگان مین اطلاع متذکرۂ دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کی نالش سے پہلے ضرور نہ ہوگی اون مقدمات مین اور نیز بمقدمات تخفیف ایک ہی مجال کے متعدد رعایا پر یا اونکی طرف سے نالشین ہوسکتی ہین اور جو لگان کہ بذریعہ جنس یا قیمت تخمینی فصل کی دی جاتی ہو وہ دینے والی یا لینی والی کی کسی کی درخواست پر مبدل بتعداد معین زر نقد ہوسکتی ہین — دفعہ ۱۳ - سرکلر بورڈ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۴ء

دفعہ ۹ اختیارات عہدہ دار بندوبست درباب تجویز مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

بہ تعمیل اختیارات کے جو حسب دفعہ بالا مفوض ہون عہدہ دار مذکور کو اختیار ہوگا کہ جمیع تنازعات فیما بین زمینداران یا متعلقہ داران یا دیگر مالگذاران صدر یا مستاجران اراضی یا کسی شخص کے جو اونکی طرف سے حسب ضابطہ مجاز ہو اور کسی زمیندار شکمی یا رعیت یا دوسری قسم کی اسامی شکمی کے جو کسی نام سے موسوم ہو

بابت شرح لگان کے جسکا ادا کرنا اس زمیندار شکمی یا رعیت یا دوسری قسم کی اسامی شکمی وغیرہ اسامی کے ذمے ہو واقع ہون اونکو فیصل کرے ۔

شرح ۔ سرکلر بورڈ نمبر ۱ ۔ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۴ع تحت دفعہ ۸ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۰ بعض صورتون مین عہدہ دار بندوبست بغیر ابتدا سے اطلاعنامہ دفعہ ۳ ایکٹ ۱۰ سنہ کے سماعت مقدمات اضافہ کی کرسکتا ہے ۔

اگر کوئی مقدمہ ازدیاد لگان کا روبرو کسی عہدہ دار کے جسکو اختیار بموجب دفعہ ۸ ۔ ایکٹ ہذا اسکی سماعت کا حاصل ہو پیش کیا جاوے تو عہدہ دار مذکور اوسکی سماعت و تجویز کریگا باوجودیکہ اطلاع ازدیاد لگان کی بموجب دفعہ ۳ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے فریق ثانی کو جسپر دعوی ازدیاد لگان کا ہے نہ کی گئی ہو اور ایسی صورت مین بیان دعوی کے اندر وجوہ ازدیاد لگان متدعویہ کے مندرج ہونی چاہیین اور وہ صورتیکہ ڈگری بحق دعوی دار صادر ہو تو وہ صرف شروع سنہ فصلی سے جو بعد تاریخ ڈگری آوی تعمیل پذیر ہوگی ۔

شرح ۔ سرکلر بورڈ نمبر ۱ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۴ع مندرجہ تحت دفعہ ۸ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

۱۰۵۰ ۔ صاحبان مہتمم بندوبست کو جو اختیارات ازروے دفعہ ۸ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ع حاصل ہین عمل درآمد اونکا اونکی طرف سے ایسے مقدمات مین ہوسکتا ہے جن مین نزاع فیما بین اشخاص متذکرہ دفعہ ۹ ۔ ایکٹ مذکور کے واقع ہو مگر جب معاملہ فیما بین معافیدار و رعایا کے درباب استحقاق اضافہ لگان ہو تو اختیار اضافہ لگان بلا اجرائے اطلاعنامہ مہتمم بندوبست کو ازروے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ع کے حاصل نہین ۔ ہرکشن وغیرہ ۔ بنام ۔ مکند رام ۔ مفصلہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۶۶ع

۱۰۵۱ ۔ ازروے دفعہ ۱۰ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ع ضرورت اجرائے اطلاعنامہ اضافہ لگان محکومہ دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع اون مقدمات مین نہین ہے جو روبرو صاحب مہتمم بندوبست کے ازروے دفعات ۸ و ۱۰ ۔ قانون مذکور کے پیش ہون مگر دفعہ مذکور مین حکم ہے کہ بیان دعوی مین وجوہ بیشی جسپر دعوی اضافہ لگان کا مبنی ہو مندرج کیے جائین اور یہ تجویز قرار پائی کہ وجوہ بیشی ایک یا زیادہ اونمین سے ہونی چاہیے جو دفعہ ۱۷ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع مین مذکور ہین اور یہ وجوہ اوسی قدر صراحت کے ساتھ جیسا کہ اطلاعنامہ اضافہ لگان مجریہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع مین ہوتی ہین لکھنی چاہیے ۔ دیوان بیم راے ۔ بنام ۔ بہادر خان وغیرہ ۔ مفصلہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع

دفعہ ۱۱ ذکر مقدمات انمامور یا تخفیف لگان موسومہ منجانب رعیت واحد یا متعدد

جسوقت کوئی دعوی ازدیاد یا تخفیف زر لگان کا بنام کسی رعیت یا متعدد رعایا کی یا اونکی طرف سے کسی حاکم مامورہ بندوبست یا ترمیم بندوبست کے روبرو جسکو بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ہذا کے اوس دعوی کے سننے کا اختیار ہو پیش کیا جاوے تو رعایا پر یا اونکی طرف سے مجموعًا نالش ہوسکتی ہے اور دعوی مذکور اس وجہ پر کہ رعایا مذکور بزمرہ مدعیان یا مدعا علیہ بغلطی سائل کیے گئے ہین ڈسمس یا نہ مسموع نہ ہوگا مگر اس شرط سے کہ وہ سب رعایا مزارع ایک ہی محال کے ہون لیکن بمقدمہ دعوی ازدیاد لگان کے تاوقتیکہ عہدہ دار مذکور کو اطمینان اس امر کا حاصل نہ ہو کہ ہر رعیت کو موقع حاضر ہونے اور دعوی پیش شدہ کی نسبت عذر داخل کرنیکا حاصل تھا ڈکری صادر نہ ہوگی اور یہ بھی واضح ہو کہ جو ڈکری ایسے مقدمہ مین صادر ہو تو اوسمین تصریح درج کی جاوے کہ ہر رعیت پر جسکا نام اوس ڈکری مین داخل ہے کس قدر ڈکری مذکور موثر ہوگی —

شرح — سرکلر تحت دفعہ ۸ — ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۲ فیصلجات عہدہ دار مامورہ بندوبست کا اپیل کس نہج پر ہوگا

بنا راضی اون تمام فیصلون کے جو حسب دفعات بالا عہدہ دار مامورہ بندوبست یا ترمیم بندوبست جسکو حسب مرقومہ الصدر اختیار مفوض ہو صادر کرے اسی نہج پر اپیل ہوسکے گا جسطرح کہ از روے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء بنا راضی فیصلہ جات مصدورہ صاحب کلکٹر کے اسی قسم کے مقدمات مین دائر کیا جاتا ہے مگر واضح ہو کہ جو ڈکری ایسی کسی مقدمہ مین عہدہ دار مامورہ بندوبست یا ترمیم بندوبست نے قبل نفاذ ایکٹ ہذا صادر کی ہو اسکی نسبت اعتراض صرف بوجہ عدم اختیار سماعت اوس عہدہ دار کے جسنے وہ ڈکری صادر کی ہو یا بربنا کسی ایسی غلطی یا سقم یا بی ضابطگی کے جو کسی فریق کے حق مین مضر نہ پائی جاوے وارد نہ ہوسکے گا لیکن بنا راضی اوس ڈکری کے اپیل اوسی طرح دائر ہوسکے گی گویا وہ مقدمہ بموجب ایکٹ ہذا فیصل کیا گیا تھا —

شرح — سرکلر تحت دفعہ ۸ — ملاحظہ طلب

دفعہ ۱۳ تقرر لگان نقدی عوض بٹائی

جن صورتون مین کہ لگان پیشتر سے بذریعہ جنس یا قیمت تخمینی کسی حصہ فصل کے ادا ہوتا رہا ہو اون تمام صورتون مین عہدہ دار مامورہ بندوبست یا ترمیم بندوبست مالگذاری اراضی کو جائز ہوگا کہ اگر ادا کنندہ یا گیرندۂ لگان درخواست گذرانے تو بجاے اوس طور کے لگان کی زر نقد مقرر کرے اور جو شرح یا تعداد لگان کی کہ اس نہج پر تعین کی جاوے وہ فریقین متعلقہ مقدمہ پر بر عایت احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے واجب التعمیل ہونگے اور جو فیصلے کہ کسی ایسے عہدہ دار نے بجاے ادا ے جنس یا مالیت تخمینی کے لگان زر نقد کے مقرر کرنے کے باب مین صادر کیے ہون وہ جائز اور واجب التعمیل ہون گے مگر اپیل اونکا اوسی نہج پر جیسا کہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کی رو سے صاحب کلکٹر کے فیصلون کے واسطے اون مقدمات مین جو بموجب ایکٹ مذکور ہون مقرر ہے دائر ہو سکے گا —

شرح — سرکار تحت دفعہ ۱۰ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب

۱۰۵۲ — کوئی کاشتکار غیر مستحق مقابضت دعوی نہین کر سکتا کہ ہمیشہ کے واسطے بجاے لگان بٹائی کے نقدی حسب ضمن ۱۳ — مقرر کرادی قابض اراضی سیر کا جسکا حق ملکیت بذریعہ تقسیم کے دوسرے قرعہ مین گیا ہو اوسکا حق مقابضت باقی نہین رہتا محض کاشتکار غیر مستحق مقابضت ہو جاتا ہے — ہوشیار وغیرہ — بنام — کانجی مل منفصلہ ۲۸ اگست سنہ ۱۸۶۵ء

۱۰۵۳ — جب کہ ایک عیسائی کے واسطے تبدیل لگان کے جو بٹائی کی رو سے دی جاتی تھی ساتھ شرح نقدی کے درخواست کے اور دو نمبردار علاقہ کے بشرح قبول رضامند ہو کے یہ بحق برقرار پائی کہ بہ نسبت استحقاق تیسرے نمبردار کے درباب مقرر کرنے مشرح جائز قانونی کے کچھ خلل واقع نہین ہوتا — روپا وغیرہ — بنام — صاحب سنگھ وغیرہ منفصلہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

۱۰۵۴ — کارروائی مہتمم بندوبست کے بموجب دفعہ ۱۳ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء کے داخل ایسی تجویز یا حکم کے نہین ہے جسکا اپیل محکمہ صاحب جج مین یا اپیل خاص محکمہ مالی کورٹ مین قابل سماعت ہو — احمد علیخان — بنام — نہا وغیرہ منفصلہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۶۶ء

۱۰۵۵ — نالش واسطے قائم رکھنے زر لگان اور ممانعت کرنے زمیندار کو تقرر لگان بٹائی سے بجاے نقدی جو سابق سے ادا ہوتی چلی آئی — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء مین نہین ہو سکتی — منی وغیرہ — بنام — محمد علیخان — منفصلہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

دفعہ ۱۴ تعلیق قواعد ثالثی مجاریہ دیوانی مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء سے

قواعد باب ششم متعلقہ ثالثی مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مقدمات حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اور ایکٹ ہذا سے بھی متعلق ہون گے۔

۱۰۵۶ — قواعد مندرجہ باب ششم مجموعہ ضابطہ دیوانی کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیے — دفعہ ۱ — سرکلر بورڈ نمبری ۱۰ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

باب ششم مجموعہ ضابطہ دیوانی

ذکر تفویض مقدمہ بہ ثالثی

۱۰۵۷ — بابت تفویض معاملہ بہ ثالثی

قبل فیصلہ مقدمہ کے ہر وقت فریقین درخواست اس بات کے بابت بیٹھ سکتے ہین کہ امور متنازعہ یا کوئی امر نزاعی فیصلہ کے لیے ایک یا چند ثالث کے سپرد کیا جاوے — دفعہ ۳۱۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱۰۵۸ — مقدمہ اپیل کے آخر کار روائی مین فریقین نے اقرارنامہ مشعر اسکے کہ جو پنچ کہدیوے وہ منظور ہے داخل کیا اور صدر الصدور نے اسکو قبول نہ کرکے تجویز مقدمہ کی خاص وجوہ پر کردی تجویز ہوئی کہ ایسی کارروائی خلاف قانون نہین ہے لیکن قبول کرلینا دل پر ہے — خلاوہ جعفر خان — بنام — دیبی دین — منفصلہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء

۱۰۵۹ — جب کہ مدعی نے رضامندی اپنی نسبت تقرر ثالثان واسطے تجویز اضافہ لگان کے ظاہر کی تو بعد اوسکے دعوی برتبت کا نہین کرسکتا — چھتر پال — بنام — رنجیت — منفصلہ یکم اپریل سنہ ۱۸۶۳ء

۱۰۶۰ — جب کہ ابتداے کارروائی حسب احکام مندرجہ دفعہ ۳۱۲ و ۳۱۳ — ایکٹ ۸ — سنہ ۱۸۵۹ء تعمیل نہین کی گئی تو تقرر ثالثان بلا حکم منصور ہے لہذا فیصلہ پنچایت باطل ہے — بلون جیو — بنام — شاد صدیق حسین — منفصلہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۳ء

۱۰۶۱ — درخواست بابت سپرد ہونے مقدمہ کے ثالثی مین

ایسی درخواست اصالتاً یا وکیل فریقین کی طرف سے جنکو اس باب مین اختیار خاص دیا گیا ہو مع اقرارنامہ اقبال ثالثی کے گذرنی چاہیے — دفعہ ۳۱۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱۰۶۲ — یہ درخواست بہمرتبہ تحریری داخل ہونا چاہیے — دفعہ ۴ — سرکلر نمبر ۱۹ مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۱ء

۱۰۶۳ — باعث نگذرنے سوال تقرر پنچایت کے موافق دفعہ ۳۱۳ — مقدمہ کو روبکار پر فیصل کرنا بجا ہے — کنور کرن سنگھ — بنام — مسماۃ رادھا کنور — منفصلہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۱ء

۱۰۶۴ — اون مقدمات مین جو سپرد ثالثی کیے جاوین اگر درخواست فریقین اصالتاً حاضر ہوکر نہ گذرانین تو اجازت نامہ تحریری بنام وکلا مشعر اختیار تقرر ثالثی ہونا ضرور ہے — تفضل حسین خان — بنام محمد حسین — منفصلہ ۹ اگست سنہ ۱۸۶۱ء

۱۰۶۵ — مقدمات لگان مین کارندۂ مجاز کو اختیار و رباب ثبت و تسطیح اقرار نامہ تقرر ثالثی پر حاصل ہے کیونکہ دفعہ ۳۱۳ صرف وکلا سے متعلق ہے — دیبی دین — بنام للوسنگھ — منفصلہ ۱۲ فروری ۱۸۶۲ء

۱۰۶۶ — ہرگاہ دو فریق جنہون نے درخواست تحریری حسب دفعہ ۳۱۳ نہین گذرانی نہ اقرار نامہ سپردگی پنچایت پر دستخط کیے پنچایت پر رضامند نہ تھا تو فیصلہ پنچایت ناجائز متصور ہوکر منسوخ ہونا چاہیے و رباب تقرر پنچایت کے درخواست تحریری ہونی ضرور ہے صرف العمد کرالینا و بکار پر کافی نہین اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ جہان کہین صرف لفظ درخواست ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین مستعمل ہوا ہے اوس سے درخواست تحریری مراد ہے — کشنا رام — بنام — سہودرا بی بی — منفصلہ ۶ فروری ۱۸۶۳ء

۱۰۶۷ — دعوی واسطے تنسیخ فیصلہ ثالثی جسکی تقرری بموجب دفعہ ۶ — قانون ۹ ۱۸۳۳ء عمل مین آئی تھی مگر اس بنا پر نہ تھا کہ فیصلہ مذکور خلاف قاعدہ معینہ دفعہ ۹ قانون مذکور کی تھا دائر ہوا یہ تجویز ہوئی کہ طریقہ آخر الذکر پر عمل کرنا چاہیے تھا — اشرف علی — بنام — رام سرن — منفصلہ ۹ مئی ۱۸۶۳ء

۱۰۶۸ — جو مقدمہ کہ بغرض تصفیہ تنازعہ سوانہ سپرد ثالثی ہوا اوس مین قائم مقامان جملہ ٹپیات کو شریک قرار نامہ پنچایت ہونا چاہیے — بھوپ دوبی — بنام — رکھوبر منفصلہ ۹ جولائی ۱۸۶۴ء

۱۰۶۹ — فریقین کے مختارون نے حسب بنشاء دفعہ ۳۱۳ — ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء اپنے اپنے موکلون سے اجازت خاص حاصل کیے بغیر مقدمہ ثالثی مین سپرد کیا تجویز ہوئی کہ چونکہ سپردگی ثالثی مذکور بلا اجازت و خلاف قانون تھی لہذا حسب نظائر عدالت صدر کی اوس سے حد سماعت رفع نہین ہوسکتی — شنکر — بنام — نراین ۱۲ دسمبر ۱۸۶۶ء

۱۰۷۰ — بہ تنسیخ فیصلہ ۲ فروری ۱۸۶۲ء بمقدمہ دیبی دین — بنام — بلوسنگھ تجویز ہوئی کہ مختاران محکمہ مال کو مثل وکلاے عدالت دیوانی سیلہ ایک نوشتہ کے اختیار تفویض تنازع ثالثی مین دینا ضرور ہے باب ششم مجموعہ ضابطہ دیوانی بموجب دفعہ ۱۴ — ایکٹ ۱۴ ۱۸۶۳ء متعلق مقدمات ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کے کیا گیا ہے — رام پرشاد — بنام — ناظر حسین — منفصلہ ۱۰ دسمبر ۱۸۶۶ء

۱۰۷۱ — باب نامزد اور مقرر کرنے ثالثون کے

فریقین ثالثون کو نامزد کرین گے اگر باہم اتفاق راے نہ ہو یا ثالث مقبولہ ثالثی سے انکار کرین تو بشرط خواہش فریقین حاکم عدالت ثالث مقرر کریگا — دفعہ ۳۱۴ — ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء

۱۰۷۲ - کسی قانون کو کو بلا رضامندی ثالث مقرر کرنا جائز نہین حاکم کو اس عمل سے گریز چاہیے ایسے تقرر کی اشد ضرورت مین صاحب کلکٹر کو بغرض بندوبست اوسکے کام کے اطلاع دینی ضرور ہے - کنسلٹیشن نمبر ۲۸۶ - مورخہ ۴ - فروری سنہ ۱۸۶۱ ع

۱۰۷۳ - حاکم خود سرپنچ یا اسیسر نہین ہوسکتا - تفضل حسین خان - بنام - شفیع محمد حسین - منفصلہ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۱ ع

۱۰۷۴ - کوئی عہدہ دار سرکار عمدہ ثالثی کا بلا حصول اجازت گورنمنٹ کسی مقدمہ دیوانی مین قبول نہ کرے اور جو درخواست کہ ایسی اجازت کے واسطے مرسل ہو اوس مین حالات مقدمہ اور نام فریقین اور وجوہ خاص جنکی نظر سے عہدہ دار مذکور نے اپنے ثالث ہونے کی درخواست کو لیا ہو لکھنی چاہیے اشتہار گورنمنٹ نمبر ۲۲۲ - (الف) مورخہ ۱۲ - ستمبر سنہ ۱۸۶۲ ع

۱۰۷۵ - حکم تفویض ثالثی | حکمنامہ مہری بنام ثالثان واسطے کرنے تصفیہ کے جاری ہوگا اور اوسمین امور تصفیہ طلب مندرج ہونگے اور میعاد مناسب دی جاویگی - دفعہ ۳۱۵ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۱۰۷۶ - یہ حکمنامہ ثالثان کے پاس پہنچانا چاہیے اور ثالث سے رسید حکم اور تاریخ رسید کی ایسی حکم پر تحریر ہوکر حکم مذکور عدالت مین واپس کیا جاویگا اور شامل مسل ہوگا - سرکلر صدر عدالت مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۶۱ ع - دفعہ ۳

۱۰۷۷ - عدالت کو چاہیے کہ ہر مقدمے مین وہ مراتب جن کی تجویز پنچون کو کرنی چاہیے بصراحت قلم بند کرے اس طریق سے کارروائی حسب دفعات ۳۲۲ و ۳۲۳ کی زیادہ آسان ہوجاوے گی - دفعہ ۱۰ سرکلر بورڈ نمبر ۱ - مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۶۳ ع

۱۰۷۸ - جب کہ توقف بسبب بداعمالی اور بددیانتی کے نہ ہوا تو صرف اس وجہ سے کہ یہ توقف ایکہفتہ کے تاریخ معینہ سے پہنچا فیصلہ ثالثی جو برضامندی فریقین ہوا تمتعا قابل منسوخی نہین - امین چند پنام سید وخان - منفصلہ ۲۴ - نومبر سنہ ۱۸۶۸ عیسوی

۱۰۷۹ - حکم مشورے کے کہ بصورت اختلاف آرائے ثالثان کیا جاویگا | اگر انفصال نزاع دو یا چند ثالثون کے سپرد ہووے تو حکم سپردگی مین یہ بھی لکھا جاویگا کہ بحالت اختلاف رائے ثالثان ایک سرپنچ مقرر کرنا ہوگا یا یہ کہ بلحاظ اکثریت رائے نزاع فیصل ہوگی یا ثالثان کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اپنی تجویز سے ایک سرپنچ مقرر کرلین یا اور جسطرح سے برتراضی طرفین قرار پاوے بحالت ناراضی فریقین حاکم خود اس امر کا تصفیہ کرے - دفعہ ۳۱۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۱۰۸۰ — جلسۂ ثالثی مین وکلا مقررہ عدالت کو اختیار سوال وجواب کا نہین — سید مہر علی — بنام — معصوم علی — منفصلۂ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۶۷ء

۱۰۸۱ — جب دو ثالث اور ایک سرپنچ کسی مقدمہ مین برضامی طرفین مقرر ہون اور ثالثان اپنی اپنی رائے علیحدہ یعنی ثالث مدعی بحق مدعی اور ثالث مدعا علیہ بحق مدعا علیہ تجویز کریں اور سرپنچ ثالث مدعی سے متفق الرائے ہو تو حسب شرائط مقررہ اقرارنامہ ثالثی فیصلہ بتجویز مقدمہ کی کرنی چاہیے نہ کہ صرف اختلاف رائے ثالثان کے سبب سے مقدمہ کی عدالت مین کیجاوے — شیودیان — بنام — ندیا منصفی ۲۰ مئی سنہ ۱۸۶۸ء

۱۰۸۲ — جب کہ اقرارنامہ ثالثی مین شرط ہو کہ اگر ثالثان کے رائے متفق نہ ہو تو سرپنچ کی رائے مقدمہ کی منظور ہے فقط اور سرپنچ نے ایک ثالث سے اتفاق رائے کیا اور دوسرے ثالث نے خلاف ثالث اول و سرپنچ کی رائے لکھی تو مصرف اس عذر سے کہ دونون ثالثون نے رائے اپنی لکھکر سرپنچ کو نہین دی منسوخی فیصلہ کی نہ چاہیے — بھگونت سنگھ — بنام — شیودان سنگھ — منفصلۂ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۸ء —

۱۰۸۳ — جب کہ دو ثالث مدعا علیہ نے باتفاق سرپنچ فیصلنامہ لکھدیا اور دو ثالث مدعی شریک جلسہ ثالثی نہ ہوے تو تجویز مقدمہ موافق فیصلنامہ ثالثان مدعا علیہ و سرپنچ کی کرنی چاہیے کیونکہ بحالت شریک ہونے ثالث مدعی اگر اختلاف کرتے تب بھی موافق شرط اقرارنامہ غلبہ رائے پر لحاظ ہوتا — چھکا — بنام — کلاب سنگھ — منفصلۂ ۵ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

۱۰۸۴ — اجلاس کامل سے بغلبۂ آرا یہ تجویز ہوئی کہ فیصلہ دو پنچون کا عدم موجودگی مین تیسرے پنچ کے اور بالعموم فیصلہ بیشتر کا ثالثان نامزد شدہ شے بحالت غیر حاضری کمتر کے جائز متصور ہوگا بشرطیکہ اطلاعنامجات معمولی پنچون کے نام جاری ہوے ہون اور سبب غیر حاضری کا بمجملہ اون سببون کے نہ ہو جنکی تفصیل دفعہ ۳۱۹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء مین مندرج ہے — کہ ارتھا — بنام — مسماۃ گنگا بائی منفصلۂ ۹ جولائی سنہ

۱۰۸۵ — فیصلہ کثرت رائے کا قابل نفاذ کے ہے ثالث مدعی اگر شریک ہو تو مضائقہ نہین — ہیرا لال — بنام — رام چند — منفصلۂ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء

۱۰۸۶ — درحالت مختلف الرائے ہونے ثالثان باضابطہ نامزد شدہ کے صاحب جج کو مطابق شرائط

اپنے حکم کے ایک سرپنچ مقرر کرنا چاہیے تھا بغیر اس کارروائی کے فیصلہ ناقص متصور ہے - مولچند - بنام - چوکے لال منصفہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

۱۰۸۷ - بلحاظ نظیر ۹ - جولائی سنہ ۶۱ء کے تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثان بشرکا جائز اور قابل نفاذ ہے کہ تیسرے ثالث نے جو ثالثی میں بشمول اور دونکی شریک کل تحقیقات رہا آخر روز اپنی رائے تحریر کرنیسے انکار کیا - گوکل - بنام - نبسی - منصفہ ۲۹ مئی سنہ ۶۳ء

۱۰۸۸ - اختیارات ثالثان

تو یقین وگواہان جنکے اظہار لینا ثالث ضروری سمجھیں بحکم عدالت اونکے پاس حاضر کرائی جائینگی بحالت غیر حاضری اونکی یا انکار کرنے ادائے شہادت مین یا کرنے گستاخی حالت تحقیقات مین ثالثون کی گذارش پر وہی عدالت سے اوسی طرح مورد تاوان یا تدارک یا سزا کے ہونگے جیسے کہ مقدمات عدالت مین حسب قانون تمسک کے اونہین قصورات کی عوض نمائندہ ہوتی ہے - دفعہ ۳۱۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء ع

شرح - دفعات ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۶ و ۹۷ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء ع ملاحظہ طلب

۱۰۸۹ - ثالثون کو میعاد مزید بھی واسطے تجویز فیصلہ کے مل سکتی ہے

اگر بوجہ معقول اندر میعاد مقررہ ثالث اپنا فیصلہ نہ کر سکین تو حاکم عدالت مجاز ہے کہ بصورت مناسب میعاد زیادہ کرنا جاوے جب سرپنچ مقرر ہوا اور ثالثون نے میعاد یا میعادونکو بلا صدور حکم گذر جانے دیا ہو یا حاکم عدالت یا سرپنچ کو اطلاع تحریری بابت اختلاف رائے کے نہ دی ہو تو سرپنچ مقدمے کو خود تجویز کردے (شرط) فیصلہ ثالثی اس وجہ سے قابل فسوخی نہ ہوگا کہ اندر میعاد معینہ عدالت کے تکمیل نہین پائی الا جبکہ توقف بسبب رشوت ستانی یا بداعمالی ثالثان کے ہوا ہو یا بعد صدور حکم عدالت مشتہر خامی ثالثی فیصلہ صادر کیا گیا ہو - دفعہ ۳۱۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء ع

۱۰۹۰ - جب کہ تکمیل فیصلہ ثالثی کی اندر میعاد کے ہوگی تو گو بعد میعاد کے وہ عدالت مین داخل ہوا تو بلا لحاظ اونکے مقدمہ فیصل کرنا چاہیے - مسترسول صاحب - بنام - شیوسہائے - منصفہ ۲۹ جولائی سنہ ۵۱ء ع

۱۰۹۱ - بعد گذرنے میعاد کے اختیار ثالثون کا درباب فیصلہ کے ساقط ہوتا جاتا ہے اور جب تک عدالت سے ثانیاً تفویض نہ ہو عمل اونکا باطل ہے - وہیرج وغیرہ - بنام - رام غلام منصفہ - ۵ اکتوبر سنہ ۵۲ء ع

۱۰۹۲ - ثالثون کے فوت ہونے کی صورت مین کیا کیا جاوے گا

اگر کوئی ثالث یا سرپنچ مرجاوے یا کسی سبب سے معذور ہوجاوے یا ثالثی سے انکار کرے تو حاکم عدالت بجاے اونکے اور لوگ مقرر کرنیکا مجاز ہے بموجب اختیار عطیہ عدالت کے اگر ثالث سرپنچ مقرر نہ کرین تو فریقین سے کوئی فریق اطلاع تحریری واسطے تقرر سرپنچ کے ثالثونکو پہنچاویگا اگر سات روز مین بعد پہونچنے

اطلاع کے سرپنچ مقرر نہ ہو تو بر طبق گذرنے درخواست اوس فریق کے جس نے اطلاع تحریری پونہچائی ہو حاکم عدالت بعد کر لینے اطمینان اس امر کے کہ اطلاع تحریری حسب ضابطہ پونہچائی گئی ایک سرپنچ مقرر کردیگا اور اوسکو وہی اختیارات حاصل ہونگے گویا نام اوسکا اصل حکم سپردگی مین تہا - دفعہ ۳۱۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۱۰۹۳ - منجملہ چار ثالثون کے ایک کے دست بردار ہوجانے سے باقی ماندہ تین کا فیصلہ جائز رہا کیونکہ ایسی دست برداری کے وقت مدعی نے کچھ اعتراض نہ کیا - نظیر صدر شرفی - منفصلہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۵۱ ع

۱۰۹۴ - جب کہ منجملہ ثالثان مقررہ فریقین کے ایک یا دو نی ثالثی سے انکار کیا تو حسب منشا دفعہ ۳۱۹ - حاکم کو عوض اونکا مقرر کرنا چاہیے ورنہ فیصلہ جائز نہ ہوگا تا وقتیکہ رضامندی صریحی یا معنوی نسبت فیصلہ ثالثان باقیماندہ کے نہ پائی جاے اور ہر گاہ ثالثان کو حکم واسطے فیصلہ یکطرفہ کے دیا گیا ہو اور منجملہ فریقین کی کوئی حاضری سے انکار کرے تو رضامندی اوسکے واسطے فیصلے کے نہین سمجہی جاتی فیصلہ بعض ثالثون کا بمنجملہ ثالثان نامزد شدہ کے نسبت فریق منکر فیصلہ پنچان باقیماندہ اور نسبت فریق منکر حاضری کے ناجائز متصور ہوکر منسوخ ہوا - گوکل چند - بنام - گردہاری لال - منفصلہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۶۶ ع - اجلاس کامل -

۱۰۹۵ - منجملہ چند ثالثون کے جنکے نام اقرارنامہ ثالثی مین درج تہے بعضون نے پنچ ہونے سے انکار کیا اور فریقین بجاے اون لوگون کے دوسرے ثالث مقرر کرنے پر راضی نہ ہوے پس ایسی صورت مین تجویز ہوئی کہ تا وقتیکہ فریقین راضی نہ ہون عدالت کو دوسرے ثالثون کا مقرر کرنا واجب نہین ہے اور احکام دفعہ ۳۱۹ کے تاکیدی نہین ہین بلکہ اختیاری ہین معہذا تجویز ہوئی کہ ایسی صورتون مین انکار ایک فریق نسبت تقرری ثالثون کے بمنزلہ دست برداری کے اقرارنامہ پنچایت سے نہین ہے - سداسکھ - بنام - شیو دیال و بہوانی - منفصلہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۶۶ ع

۱۰۹۶ - فیصلہ ثالثی کیونکر لکھا جاویگا

فیصلہ ثالثی بدستخط مجوزہ یا مجوزان مع کوائف تحقیقات داخل عدالت ہوگا - دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۱۰۹۷ - جب فیصلہ ثالثی مین تعداد یا مالیت جایداد متنازعہ حد سے زیادہ ہو تو مہ کے ہمراہ پر لکھا جاویگا اور اگر حد سے زیادہ یا کوئی تعداد یا قیمت اوسمین مندرج نہ ہو تو مہ پر مد ۲۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ ع

۱۰۹۸ — ثالثون کو اختیار ہے کہ اپنی رائے بطور مقدمہ خاص لکھکر استصواب کرین

ثالثان یا سرپنچ بشرط مناسب اپنی تجویز نسبت کل یا جزو نزاع کے بطور مقدمہ خاص واسطے لینے رائے حاکم عدالت کے استصواباً بھیج سکتے ہین بشرطیکہ یہ امر خلاف تفویضکی کی نہ ہو — دفعہ ۳۲۱ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱۰۹۹ — کس صورت مین عدالت کو فیصلہ ثالثی ترمیم اور خرچہ کے نسبت حکم دینیکا اختیار ہے

برطبق گذرنے درخواست کسی فریق کے فیصلۂ ثالثی کے اوس جزو کی ترمیم ہوسکتی ہے جو سپرد ثالثی نہ ہوا ہو اوس صورت مین کہ جزو مذکور فیصلۂ ثالثی سے علحدہ ہوسکتا ہو اور فیصلہ ثالثی مین موثر نہ ہو یا اوس حالت مین کہ ترتیب فیصلہ ثالثی کی نادرست ہو یا اوسمین ایسی صریح غلطی ہو کہ جسکی اصلاح بلا ستاثر ہونے نسبت فیصلہ مذکور کے ممکن ہو — اگر فیصلہ مین نسبت خرچہ فیصلہ ثالثی کے کچھ ذکر مندرج نہ ہو اور اوسکی بابت کوئی عذر پیش ہوا ہو تو حاکم عدالت حکم مناسب دیوے — دفعہ ۳۲۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

۱۱۰۰ — کس صورت مین عدالت کو فیصلہ ثالثی نظر ثانی کے واسطے واپس کرنیکا اختیار ہے

حاکم عدالت صورتہائے ذیل مین فیصلہ یا کوئی امر منجملہ فیصلہ واسطے تجویز ثانی کے ساتھہ شرائط مناسب کے واپس کر سکتا ہے اوّل منجملہ مراتب مفوضہ کے جب کسیکی تجویز نہ ہوئی ہو یا امر غیر مفوضہ کی تجویز کی گئی ہو — دوم — اگر فیصلہ ثالثی ایسا مہمل ہو کہ تعمیل اوسکی ناممکن ہو — سوم — اگر کوئی اعتراض نسبت جواز فیصلہ کے بادی النظر مین پایا جاتا ہو — دفعہ ۳۲۳ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء

۱۱۰۱ — فیصلہ ثالثی مین جو امور خلاف متنازعہ فیہ ہون تسلیم کرنا اونکا حاکم پر فرض نہین — شب لال — بنام — ٹیکم سنگھ — منفصلہ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء

۱۱۰۲ — جب شرائط مندرجہ فیصلہ ثالثی پر فریقین راضی ہو جائین اور تصفیہ مذکور مفید طرفین ہو تو ثالثون کو اختیار ہے کہ جایداد مدعا علیہ کی بالعوض قرضہ واجب الادا تجویز شدہ کی رہن کرائین گو ایسا عمل حسب فحوائے حکم سپردگی نہ ہو اور ایسا فیصلہ مدیون پر واجب التعمیل اور عدالت مین قابل نفاذ ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین تحریر رہنامہ جداگانہ کی اس وجہ سے ضرورت نہین ہے کہ شرائط متعلقہ جایداد مکفولہ خود فیصلہ ثالثی مین تحریر ہوے — دیبی داس — بنام — رکن الدین وغیرہ — منفصلہ ۹ فروری سنہ ۱۸۶۳ء

۱۱۰۳ — مقدمہ ہذا ثالثی بغرض تنقیح اس امر کے سپرد ہوا تھا کہ جملہ احکام مندرجہ فیصلہ ثالثی سابقہ جسمین ایک یہہ بھی شرط تھی کہ جو کچھ حصہ مدعیون کا بابت جائداد واقع ایک مقام مخصوص ہو وہ ایک مہینے کے اندر اور بقیہ جایداد کا حصہ چار مہینے کے عرصے مین اونکو دے دیا جاوے تعمیل ہوگی یا نہین چنانچہ ثالثون نے اپنے فیصلے مین عدم تعمیل اوسکی منجانب مدعا علیہم قرار دیکر ایک رقم خاص سے جسکے نامبردگان درصورت تعمیل کے مستحق ہوتے محروم تجویز کیا اور دو ثلث اوسکے مدعی کو دلایا بر طبق عذر مدعا علیہم درباب تجاوز حد اختیار سے یہ امر بغلبۂ آرا قرار پائی کہ یہ امر شرائط فیصلہ سابق کی تعمیل و عدم تعمیل پر منحصر تھا لہذا پنچون کو درباب غیر مستحق قرار دینے مدعا علیہم کے اختیار حاصل ہے — سروپ رام ساہو — بنام نے ولار چند — منفصلہ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۳ ع

۱۱۰۴ — فیصلہ ثالثی کو نسبت امر غیر مفوضہ کے واجبًا صاحب جج نے ترمیم کیا — مان داس — بنام — شیونجش — منفصلہ ۱۳ اگست سنہ ۱۸۶۳ ع

۱۱۰۵ — سپرد پنچایت ہونے کے بعد مقدمہ کو رویداد پر فیصل کرنا نہ چاہیے اگر کوئی نقص مستذکرۂ دفعہ ۳۲۲ پایا جاوے تو مقدمہ واپس کیا جاوے — درگ سنگھ — بنام — نیپال سنگھ — منفصلہ ۳ اگست سنہ ۱۸۶۴ ع

۱۱۰۶ — فیصلہ ثالثی صرف بر بنا رشوت ستانی یا بداعمالی پنچان یا سرپنچ کے منسوخ ہو سکتا ہے پس نقص تحقیقات منجملہ اون وجوہ کے نہین جن سے استرداد فیصلہ لازم آوے اگر مرافعہ اولی نے فیصلہ کو واسطے تجویز ثانی کے بر بنا احد الوجوہ مصرحۂ دفعہ ۳۲۳ نہ بھیجا ہو تو اوس سے کوئی وجہ اپیل کی پیدا نہین ہوتی — سدارام — بنام بہاری — منفصلہ ۹ اگست سنہ ۱۸۶۴ ع

۱۱۰۷ — استرداد فیصلہ ثالثی | بجز ثابت ہونے رشوت ستانی یا بداعمالی ثالثون کے فیصلہ ثالثی منسوخ نہ ہوگا درخواست تنسیخ فیصلہ بعد مرسل ہونے فیصلے کے عدالت مین دس روز کے اندر گذرنی چاہیے — دفعہ ۳۲۴ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع

۱۱۰۸ — یاد رکھنا چاہیے کہ فیصلہ پنچون کا صرف بوجہ رشوت ستانی یا بد معاملگی پنچون یا سرپنچ کے منسوخ ہو سکتا ہے — سرکلر بورڈ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۳ ع

۱۱۰۹ — بیضابطگی سے فیصلہ ثالثی منسوخ نہین ہوسکتا - شیخ لطف اللہ - بنام - شیخ غلام محمد منفصلہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ثالثان مقبولہ طرفین نے اگرچہ فیصلہ بلا تحقیقات و لینے اظہار گواہان و ملاحظہ کاغذات کے کیا تاہم بلا ثبوت جانبداری یا رشوت ستانی مسترد نہین ہوسکتا - پارس داس - بنام - چوبے وغیرہ منفصلہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء —

۱۱۱۰ — جہان کہین کارروائی متعلقہ ثالثی پر اشتباہ قوی جبر خواہ رغب نامناسب کا پایا جاے تو وہ ثالثی منسوخ ہوکر فریقین کو عدالت مین اپنے اپنے استحقاق کے ثابت کرنیکا اختیار ہوجاتا ہے - بھٹی دوبی - بنام - رگھوناتھ - منفصلہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء

۱۱۱۱ — ایک مقدمہ مین جو سپرد ثالثی ہوا تھا عدالت مرجع دعوی نے بداعمالی سرپنچ یا ثالث کی تجویز کرکے بربنا فیصلہ ثالثی الفصال مقدمہ کیا تجویز ہوئی کہ ایسا فیصلہ باطل اور مختتم ہے - اجودھیا ناتھ - بنام - مسماۃ بانو منفصلہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء

۱۱۱۲ — کوئی فیصلہ ثالثی بربنا طرفداری کے مسترد نہ ہونا چاہیے تا وقتیکہ طرفداری کا وقوع مین آنا ثابت نہ کیا جاے رشتہ داری فریقین سے تعصب مفہوم کرلینا کافی نہین - مہتاب سنگھ - بنام - طالع سنگھ - منفصلہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۶۳ء —

۱۱۱۳ — یہ عذر مدعیہ کہ ثالثان نے میرے پاس اس نہج سے پیغام بھیجا تھا کہ سود مع خرچہ معاف اور اقبال قسط بندی نہ کرنے کی حالت مین دعوی ڈسمس کرینگے بصورت بداعمالی ثالثان مقبول ہوکر تحقیقات اوسکی قبل از منظوری فیصلہ واجب ارپائی - مسماۃ بھکو بی بی - بنام - بہل داس - منفصلہ ۹ جولائی سنہ ۱۸۶۳ء

۱۱۱۴ — فیصلہ ثالثی حسب دفعہ ۳۲۴ - دس روز قبل ترسیل فیصلہ سے قانوناً بارضامندی خاص فریقین کے منظور نہین کیا جاسکتا - سنت لال - بنام - للوجی - منفصلہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۶۳ء - اجلاس کامل —

۱۱۱۵ — فیصلہ ثالثی ۲۹ نومبر کو جسکی نسبت فریقین نے اتہام بداعمالی لگایا اور اونکو جہات واہی ثبوت کے دی گئی عدالت مین ثالثون نے داخل کیا لیکن ۳۰ نومبر کو بوجہ اسکے کہ اونھون نے وجوہ تجویز نہین لکھی تھی فیصلہ مذکور واپس کیا چنانچہ بعد تحریر وجوہ ۷ دسمبر کو وصول ہوا ۸ دسمبر کو تعطیل ۹ کو

حسب ثالثی مقدمہ فیصل ہوا تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین چونکہ شخص معترض نے ۲۹- نومبر سے ۹- دسمبر تک کچھ ثبوت نسبت بداعمالی ثالثون کے پیش نہ کیا لہذا عدالت پر واجب تہا کہ ۹- دسمبر سے مہلت مزید دس روز کی عطا کرتی کیونکہ فیصلہ ثانی سے فیصلہ اول کے بذریعہ تحریر وجود صرف اصلاح ہوگئی کچھ تبدل واقع نہ ہوا — سروپ رام ساہو بنام — دولارچند — منفصلہ ۱۴- اگست سنہ ۱۸۶۳ء —

۱۱۱۶ — واسطے مختتم ہونے فیصلہ ثالثی کے ضرور ہے کہ کارروائی عدالت کی مطابق قانون کی ہو اور کوئی فیصلہ ثالثی بلا رضامندی فریقین دس یوم کی اندر ترسیل فیصلہ سے منظور نہین ہوسکتا — بابو گوکل داس — بنام — بابو بال مکند — منفصلہ ۵- مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

۱۱۱۷ — فیصلہ ثالثی جو بلا رضا و رغبت بجبر و تحکم کرایا گیا ہو منسوخ ہوسکتا ہے — دلجیت سنگہ وغیرہ — بنام — مسماۃ روکنا وغیرہ — منفصلہ ۳۱- اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء —

۱۱۱۸ — پنچون نے منجملہ بقایا رستد عویہ کے وہ بقایا بہی دلائی جو بباعث تمادی ایام ناقابل الوصول تہی تجویز ہوئی کہ ایسا فیصلہ جائز ہے کیونکہ جب مقدمہ کو متخاصمین سپرد پنچایت کرتے ہین تو یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اونہون نے جمیع عذرات ضابطہ سے دست برداری ظاہر کرکے رضامندی اپنی نسبت فیصلہ کے دیدار پر جلہے — مسماۃ تہینت النسا — بنام — ذاکر علی — منفصلہ ۱۵- مارچ سنہ ۱۸۶۵ء — وشیو کرن — بنام — ظالم — منفصلہ ۲۱- اگست سنہ ۱۸۶۵ء

۱۱۱۹ — جب فیصلہ ثالثی ہوچکا اور عدالت کو مطابق اوسکی فیصل کرنا چاہیے تو عذر اعتبار سماعت تمادی ایام کا پیش نہین ہوسکتا — امین چند — بنام مینڈو خان — منفصلہ ۲۴- نومبر سنہ ۱۸۶۶ء

۱۱۲۰ — تجویز عدالت کی مطابق فیصلہ ثالثی کی ہونی چاہیے

اگر فیصلہ ثالثی صحیح ہو اور اوسپر کوئی عذر نہ ہوا ہو یا عذر ہو کر نامنظور ہوا ہو تو حاکم عدالت بموجب فیصلہ ثالثان اگر فیصلہ بطور مقدمہ خاص استصواباً آیا ہو تو بموجب رائے اپنے کے فیصلہ و ڈکری صادر کرے ایسی ڈکری مثل دیگر ڈکریون کی جاری ہوسکتی ہے فیصلہ جو مطابق تجویز ثالثی صادر ہو ناطق ہوگا — دفعہ ۳۲۰ — ایکٹ ۸ — سنہ ۱۸۵۹ء

۱۱۲۱ — جس حال مین کہ فیصلہ عدالت کا موافق فیصلہ پنچون کے ہو تو ایسا فیصلہ قطعی ہوگا — سرکلر نمبر ۱- مورخہ ۱۲- مئی سنہ ۱۸۶۳ء — دفعہ ۱۰

۱۱۲۲ - جب مرافعہ اول مین فیصلہ بموجب تجویز ثالثی عمل مین آیا تو صاحب جج مجاز سماعت اپیل موافق دفعہ ۳۲۵ کے نہ تھی - چوبی رام جی - بنام - امراؤ سنگھ - منفصلہ ۲۶ - نومبر سنہ ۶۲ء

۱۱۲۳ - اگر عذر بیضابطگی پیش ہو تو اپیل اوس ڈگری کی ناراضی سے جو حسب فیصلہ ثالثی صادر ہوئی ہو بموجب فقرہ اخیر دفعہ ۳۲۵ ممنوع السماعت نہین - سروپ رام ساہو - بنام - دولا چند - منفصلہ ۱۲ - اگست سنہ ۶۳ء

۱۱۲۴ - تصفیہ سوانہ مابین دو مواضع جو کسی پنچ نے حسب قانون مفتہم سنہ ۲۲ء و قانون نہم سنہ ۳۳ء بروقت ترمیم بندوبست استمراری کسی حصہ ملک بنارس کا کیا ہو تو وہ ثبوت قبضہ جائز کا متصور ہوگا اور وہ حد صحیح تصور کیجائیگی تاوقتیکہ صریح قبضہ مخالفانہ خلاف از میعاد قانونی جو در باب ارجاع ایسی نالش کی عدالت دیوانی مین مقرر ہے پایا نہ جاوے - جبکہ خود شرائط فیصلہ ثالثی مشتبہ ہون تو اوسپر عمل نہ کرنا چاہیے درحالیکہ کاغذات بندوبست سے حد سوانہ کی دریافت ہوسکے کیونکہ کاغذات مذکور رواجا مطابق فیصلہ ثالثی تصور کیے جاتے ہین درصورتیکہ کوئی خلاف اوسکے اور ثبوت نہ ہو - مسماۃ رمنی دبی - بنام - اندرای - منفصلہ ۲۱ - ستمبر سنہ ۶۴ء

۱۱۲۵ - درصورت منسوخی فیصلہ ثالثی کے حاکم ناسخ کو لازم ہوگا کہ وجوہ نامنظوری فیصلہ اور وہ دفعہ باب ششم کی جسکی بموجب حکم منسوخی صادر ہوا بہ صراحت تحریر کرے اور درصورتیکہ منسوخی فیصلہ از روے دفعہ ۳۱۹ - یعنی اس باعث سے عمل مین آوے کہ پنچون مین کمتر از نصف وقت انفصال مقدمہ غیر حاضر تھے تو یہ بھی لکھی کہ منجملہ وجوہ مفصلہ دفعہ مذکور کی کس وجہ سے غیر حاضری ثالث وقوع مین آئی - دفعہ ۳۰ سرکلر صدر عدالت نمبر ۱۹ - مورخہ ۲۳ - سنہ ۶۱ء

دوم ثالثی بموجب اقرارنامہ فریقین جنکا مقدمہ دائر نہ ہو

۱۱۲۶ - اقرارنامہ فریقین بابت تفویض ثالثی عدالت مین داخل ہوسکتا ہے۔

جب باہم چند اشخاص کی بابت کسی امر کی نزاع ہو اور جملہ شخص متفق ہوکر اقرارنامہ ثالثی باندراج نام ثالثان کے بمراد تصفیہ نزاع کی تحریر کریں اور جملہ شخص اوسکو ہمراہ درخواست کی عدالتمین (اوپر کاغذ بقیمت اوس اسٹامپ کی جو عرائض نالشات دیوانی کی لیے معین ہین) گذرانین تو باہم سائل بطور مدعی اور دیگر اشخاص بطور مدعا علیہ

قرار دیکر ایک مقدمہ بنکر رجسٹر پر چڑھایا جاویگا اور اگر درخواست بعض شخص کی طرفسے ہو اور یہ استدعا کیجاوے کہ اقرارنامہ عدالت مین داخل کرایا جاوے تو حاکم عدالت اطلاعنامہ بمضمون مناسب بنام نویسندگان اقرارنامہ کہ جو شریک درخواست نہ ہوی ہون جاری کرے کہ وہ اندر میعاد معینہ کی وجہ کافی نسبت نہ داخل کرنے اقرارنامہ کے پیش کرین ایسی صورت مین ایک یا بعض نویسندگان جو دعوی نفع و نقصان کے مقدمہ مین رکھتی ہون مدعی یا دوسری نویسندگان بمنزلہ مدعا علیہم متصور رہونگی پس اگر نسبت ادخال اقرارنامہ کے وجہ کافی پیش نہ کی جاوی تو اقرارنامہ عدالت مین داخل کرایا جاویگا اور بر حایت قواعد ثالثی متذکرۂ بالا کے حکم تفویضگی ثالثی کا صادر ہوگا بشرطیکہ اقرارنامہ مین کوئی اور طریق قرار نہیا یا ہو۔ دفعہ ۳۲۶۔ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

۱۱۲۷ دفعہ ۳۲۶۔ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء مین قاعدہ واسطے ثالثی کے مندرج ہی جو بموجب اقرارنامہ ثالثی فیمابین ایسے شخصون کے جو پیشتر سے عدالت مین رجوع نہ لائی ہون عمل مین آوی ایسے فیصلہ کا اجرا ۸ر کے کاغذ اسٹامپ پر ہوگا۔ دفعہ ۱۰۔ سرکلر صدر بورڈ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۱۲۔ مئی سنہ ۱۸۶۳ء

سوم ثالثی جو بلا مداخلت عدالت پنچایت خانگی سی ہوئی ہو

۱۱۲۸۔ فیصلہ ثالثی جو بلا وساطت عدالت نہین داخل کیا جاوے گا۔

جب کوئی امر بلا توسط عدالت کے سپرد ثالثان ہوکر فیصلہ پایا ہو تو منجملہ متعلقین مقدمہ کے کوئی شخص مجاز ہوگا کہ اندر میعاد چھ ماہ کے تاریخ فیصلہ سی فیصلہ مذکور کے ہمراہ درخواست اسٹامی دکاغذ کامل القیمت پر تحریر ہوگی عدالت مین گذرانی چنانچہ بنام اشخاص مقبل ثالثی کے جو شریک درخواست نہ ہون اطلاعنامہ جاری کیا جاویگا کہ اندر میعاد معینہ کے وجہ کافی نسبت نہ داخل کرنے فیصلہ ثالثی کے پیش کرین ایسی صورت مین سائل بطور مدعی اور دیگر شخص بطور مدعا علیہم قرار پاکر مقدمہ رجسٹر بہی مین مندرج ہوگا اگر کوئی اعتراض کامل نسبت فیصلہ ثالثی کے پیش نہ ہو تو فیصلہ مذکور داخل کیا جاویگا۔ دفعہ ۳۲۷۔ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ء

۲۔ اجرای فیصلہ ثالثی

اور اجرا اوسکا مثل اوس فیصلہ کے عمل مین اویگا جو حسب قواعد مندرجہ اس باب کے صادر ہوا ہو۔ دفعہ ۔ ایضاً

۱۱۲۹۔ ثالثی خانگی باقرار زبانی و ہم بہ اقرار تحریری طرفین کی ہو سکتی ہی۔ نظیر صدر شرقی ۲۸۔ جون سنہ ۴۹ء

۱۱۳۰ - واسطے ثالثی خانگی کی اگر اقرارنامہ تحریر نہ ہو تو یہ امر موجب ابطال فیصلہ ثالثی نہین - ایضاً ۴ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء

۱۱۳۱ - نسبت اون درخواستونکی جو واسطے اجرای فیصلجات ثالثی ازروی دفعہ ۳۲۷ - گذرین مثل دیگر مقدمات اجرائیکری کے عمل درامد ہونا چاہیے - سرکلر صدر دیوانی نمبر ۲۰ - مورخہ ۱۹ - دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء

۱۱۳۲ - اگرچہ دفعہ ۳۲۷ - مین حکم نہین ہے کہ اپیل ایسی فیصلہ کی سماعت ہو یا نہین مگر نہ سماعت ہونی موجب قباحت ہے لہذا اپیل بنارا ضی دفعہ مذکور منسوخ ہونی چاہیے الا درخواست اپیل کاغذ اسٹامپ کامل پر مثل دوسری قسم کی اپیلون کی ہو - چنا سنگہ وغیرہ - بنام - بھگوسنگہ وغیرہ - منفصلہ ۴ مئی سنہ ۱۸۶۱ء

۱۱۳۳ - پنچایت خانگی متعلق دفعہ ۳۲۷ - مین کچہ احتیاج اقرارنامہ کی نہین ہے اور گو شرط اقرارنامہ مین نہ لکھی گئی ہو کہ فیصلہ کثرت رای کا نافذ ہوگا مگر فیصلہ غلبۃ الرای بہرحال قابل نفاذ ہے - محمد اسمعیل پنچایتی - بنام - قادربخش وغیرہ - منفصلہ ۳۰ - مئی سنہ ۱۸۶۱ء

۱۱۳۴ - فریقین کو اختیار ارجاع نالش نمبری بر بنا فیصلجات پنچایت خانگی باسٹامپ کامل القیمت معاینہ نالشات دیوانی پر بعد ختم چھ ماہ تاریخ فیصلہ سے بپابندی قواعد حد سماعت کی حاصل ہے - ماتا دین - بنام - بھوانی - منفصلہ ۲۰ - جنوری سنہ ۱۸۶۲ء - دنہومل - بنام - آر آر کیرو صاحب - منفصلہ ۲۷ - فروری سنہ ۱۸۶۲ء

۱۱۳۵ - جس حالت مین فیصلنامہ مناط دعوی پر ثالثان مندرجہ اقرارنامہ کا العبد نہین ہے غیر اشخاص کا ہے تو ایسا فیصلہ قابل نفاذ نہین نہ اوسکی بنا پر نالش ہوسکتی ہے - شیوسہای - بنام - شیونرن سنگہ - منفصلہ ۱۳ - مئی سنہ ۱۸۶۲ء

۱۱۳۶ - فیصلہ پنچان نسبت زمین متنازعہ جس کی تصفیہ کی وہی مجاز خواہ بطور ثالث مقرر نہین ہوئے ہین قابل نفاذ نہین اور ایسا فیصلہ کہ فی نفسہ باطل و کالعدم ہے اندر میعاد منسوخ نہ کرانے سے واجب التعمیل نہین ہوسکتا چیتی سنگہ وغیرہ - بنام - ماکھن سنگہ - منفصلہ ۳۱ - جنوری سنہ ۱۸۶۳ء

۱۱۳۷ - جبکہ یہ نالش فوجداری مین رجوع ہو کر یہ حکم مجسٹریٹ مقدمہ سپرد ثالثی ہوا اور فریقین اسبات پر رضامند ہو کر پیروکار ثالثی ہوے ایسی صورتمین یہ تجویز ہوئی کہ فیصلہ مذکور مثل فیصلہ دفعہ ۳۲۷ - کے قابل اجرا ہے - شیوتندرے - بنام - مہاتندرے وغیرہ - منفصلہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء

۱۱۳۸ - دفعہ ۳۲۷ - ایکٹ سنہ ۱۸۵۹ء مین وہ طریق مرقوم ہین جنکی بموجب فیصلہ ثالثی کا جو بلا مداخلت عدالت کے خانگی پنچایت سے

ہوا ہو جاری ہو سکتا ہے درخواست اجرا اوس فیصلہ کی کاغذ اسٹامپ قیمتی ۸ پر اور اگر دعوی ۵۰ سے کم ہو تو ایک آنہ پر حسب ضمیمہ ب ایکٹ ۲۶ سنہ ۶۰ تحریر ہوگی۔ سرکلر بورڈ نمبر ۱۔ مورخہ ۱۴۔ مئی سنہ ۶۳ء

دفعہ ۱۵۔ قواعد تحصیل محصول آبپاشی نہر

جس ضلع مین کہ کوئی نہر گذری اور اوسکی پانی کا محصول سرکار مین ادا ہوتا ہو لوکل گورنمنٹ کو جائز ہوگا کہ کسی مالک یا مستاجر محال کو جسکے اندر وہ نہر ضلع مذکور مین گذرتی ہو بشرط رضامندی اوس مالک یا مستاجر کی نمبردار واسطے تحصیل محصول مذکور کے اوس محال مین مقرر کری کہ اسکی بعد تعداد سالانہ جو بابت اوس محصول کی زمینداران تنکمی اور رعایا اور دیگر اسامیان تنکمی محال مذکور پر واجب الادا ہو (بمنہائی اوس قدر تخفیف کی جو بطور کمیشن یا دیگر نہج پر لوکل گورنمنٹ کری واسطے اوس نمبردار کی مقرر کیجاوی) مالک یا مستاجر مذکور کی محال سی واجب الاخذ متصور ہو کر اوس محال کی تشخیص واجب الادا پر جو سرکار مین داخل ہوتی ہو مستزاد کیجائیگی اور تعداد مذکور اوس محال کی جمع مشخصہ کی طور پر وصول ہو سکیگی اور درباب تحصیل اوس پانی کی محصول کی زمینداران تنکمی اور رعایا اور دیگر اسامیان محال مذکور سی نمبردار مسبوق الذکر کو وہی اختیارات حاصل ہونگے اور رعایت اونہین قواعد کی ملحوظ رکہنی پڑیگی جو کسی قانون مجاریہ وقت مین درباب تحصیل لگان اراضی مندرجہ ہون

۱۱۳۹۔ قواعد مندرجہ دفعہ ۱۵ تا وقت تقرری نمبردار عمل درآمد نہ ہونگی صاحبان کلکٹر کو اختیار ہے کہ کسیصورت مین تجویز اسکی پیش کرین۔ دفعہ ۱۱۔ سرکلر بورڈ نمبر ۱۔ مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۶۳ء

۱۱۴۰۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر فی حکام بورڈ کو اختیار منظوری و تقرری مالکان یا مستاجران محال عہدہ نمبرداری پر بغرض تحصیل محاصل پانی حسب منشا دفعہ مذکورۂ بالا بہان کہین کہ انتظام معقول واسطے اسکام کے ہو سکی بشرطیکہ تمام حق التحصیل جو واسطے نمبردار کی تجویز ہو دو روپیہ سیکڑا زر تحصیل شدہ سی تجاوز نکری عطا فرمایا ہے۔ سرکلر بورڈ نمبر ۴۔ مورخہ ۱۱۔ اپریل سنہ ۶۴ء

دفعہ ۱۶۔ ترمیم و اصلاح دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹

اگر کوئی شخص موجب دفعہ ۱۴۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ مذکور کی گرفتار کیا جاوے تو لازم ہے کہ حتی الامکان جلد صاحب کلکٹر کی روبرو لایا جاوی اور صاحب موصوف فوراً اوسکی مقدمہ کی تجویز کیطرف متوجہ ہوگا اگر سماعت و تجویز مقدمہ کی فوراً نہ ہو سکی تو کلکٹر کو

اختیار ہی کہ اگر مناسب جانی شخص گرفتار شدہ سی ضمانت اس بات کی طلب کری کہ جسوقت اوسکا حاضر ہونا ضرور ہو حاضر ہوگا درصورت نہ داخل ہونی ضمانت کی شخص گرفتار شدہ تا وقتیکہ مقدمہ کی تجویز ہو جیلخانہ دیوانی مین رکھا جائیگا۔

دفعہ ۱۷۔ درباب اپیل خاص مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء جو بصیغۂ اپیل عام صاحب جج کی حضور سے دائر ہون

جوکہ اس باب مین شبہی پیدا ہوئی ہین کہ آیا جو فیصلی صاحب جج ضلع کی حضور سی بصیغۂ اپیل عام بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء صادر ہون اونکا اپیل خاص ہوسکتا ہی یا نہین لہذا از روی دفعہ ہذا یہ قرار دیا جاتا ہی کہ منشا ایکٹ مذکور کا یہ ہی کہ ایسی فیصلجات کا اپیل خاص عدالت صدر مین اسیطرح اور برعایت اونہین قواعد کے ہوسکتا ہی جسطرح کہ صاحبان جج ضلع کی فیصلجات اپیل عام مصدورہ حسب مجموعہ ضابطۂ دیوانی کا اپیل خاص ہوسکتا ہی۔

دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ہذا بمنزلہ جزو ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء کی متصور ہوگا

ایکٹ ہذا علاقہ حکومت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی مین اور اون تمام مقامات مین جنسی کہ ایکٹ ہذا بموجب دفعہ ذیل متعلق کیا جاوی بمنزلہ جزو ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء مذکورۂ بالا کے پڑہا اور سمجھا جائیگا۔

دفعہ ۱۹۔ درباب اختیار متعلق ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء اون ممالک سے جہان کہ بالفعل جاری نہین ہے۔

احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء کو بحیثیت اس ترمیم کی جو ایکٹ ہذا کی رو سی کی گئی ہے نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل کسی ایسی ملک تحت حکومت خاص گورنمنٹ ہند سی اور نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی اور نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب اپنی اپنی گورنمنٹ کی تحت حکومت ملکون کی کسی ایسی جزو سی جہان کہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء بالفعل جاری نہین ہی متعلق کرنیکی مجاز ہونگی اور جسوقت کہ ایکٹ مذکور بحیثیت ترمیمی ہوئی الذکر کی حضور سے نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل یا نواب لفٹنٹ گورنر کی اس نہج پر متعلق کیا جاوی تو اونکو یہ قرار دینا لازم ہوگا کہ کونسی عہدہ دار ملک مذکور مین یا اوسکی کسی جزو مین جس سے کہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء بحیثیت ترمیمی متعلق کیا جاوی اختیارات مفوضہ ایکٹ مذکور مین لاوینگی اور اوسکی جا عہدہ داران مذکور اون اختیارات کو عمل مین لانیکی مجاز ہونگے۔

ضمیمہ

اول متذکرۂ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

(الف)

نمونہ سمن طلبی مدعا علیہ

مورخہ

نمبر مقدمہ

مرجوعہ محکمہ

زید مدعی (اس مقام پر نام اور مختصر احوال اور سکونت مدعی کی لکھنی چاہیے)

بکر مدعا علیہ (اسمقام پر نام اور مختصر احوال اور سکونت مدعا علیہ کی لکھنی چاہیے)

ازانجاکہ زید مذکور نے تمہارے نام نالش اس محکمہ مین بابت (تفصیل دعوی حسب مندرجہ بیان مدخلہ مدعی اس مقام پر لکھنی چاہیے) دائر کی ہے پس تمکو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ — ماہ — سنہ اس عدالت مین اصالتاً حاضر ہوکر (اگر منشار عدالت واسطے حاضری ذات مدعا علیہ کے نہ ہو تو لکھنا چاہیے کہ اصالتاً یا معرفت ایسے مختار کے جو بذات خاص مقدمہ سے واقف ہو یا جسکی ہمراہ ایسا شخص حاضر رہے جو حالات مقدمہ سے آگاہ ہو حاضر ہوی) مدعی کے بیان کا جواب دو اور فلان دستاویز کو (اسمقام پر کیفیت دستاویز جسکا پیش کرانا مدعی کو منظور ہے مندرج ہوگی) جس کا معاینہ مدعی کو منظور ہے بلکہ کل دستاویزات کو جو تمہاری جواب کی مدار اور اسکی تائید مین قابل استدلال ہون اپنے ساتھہ حاضر کرو یا معرفت مختار کی حاضر کراؤ اور اگر گواہ مقبولہ تمہاری بلا اجرای سفینہ کی حاضر ہونے پر راضی ہون تو انکو ساتھہ لیتے آؤ —

(ب)

نمونہ حکمنامہ گرفتاری

مورخہ

نمبر مقدمہ

مرجوعہ محکمہ

زید مدعی

بنام بکر مدعا علیہ

حکم اسمٰی ناظر عدالت کلکٹری ضلع

متعلق دفعہ ۴۸ ایکٹ ۱۸۵۹ء

ہرگاہ مدعی مقدمہ ہذا نے اس عدالت سے حکم واسطے گرفتاری مدعا علیہ کی حاصل کیا ہی لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کو تاریخ — ماہ و سنہ — تک یا اوس سے پہلے عدالت مین اس غرض سے حاضر کرو کہ اوسکی نسبت حسب ضابطہ عمل کیا جاے —

مورخہ ماہ سنہ ۱۸ء

(ج)

نمونۂ اطلاعنامہ جو ہمراہ حکمنامہ گرفتاری کے جاری ہوا کریگا

مرجوعہ محکمہ

زید مدعی (اسمقام پر نام اور مختصر احوال اور سکونت مدعی کی لکھنی چاہیے)

بکر مدعا علیہ (اسمقام پر نام اور مختصر احوال اور سکونت مدعا علیہ کی لکھنی چاہیے)

متعلق دفعہ ۴۸ ایکٹ ۱۸۵۹ء

ہرگاہ زید مذکور نے اس محکمہ مین تمہارے نام نالش بابت (تفصیل دعوی حسب مندرجہ بیان مدخلہ مدعی اس مقام پر لکھنی چاہیے) دائر کرکے حکمنامہ گرفتاری حاصل کیا ہی لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ اگر دعوی سے تمکو اقبال نہ ہو تو جس قدر دست آویزات پر تمکو تائید جواب اپنے استدلال کرنا منظور ہو اونکو اپنے ساتھہ عدالت مین حاضر کرو

(د)

نمونۂ ضمانت نامہ بابت حاضری مدعا علیہ

ہرگاہ زید مدعی نے محکمہ کلکٹری ضلع — مین نالش بنام بکر مدعا علیہ دائر کی ہے اور بکر مذکور کے نام حکم واسطے ادخال ضمانت بذیمضمون کہ دوران مقدمہ مین تا تاریخ اجرای ڈگری جب کبھی مدعا علیہ طلب ہوگا تو حاضر کیا جاویگا صدور پایا ہے لہذا مین عمرو اس تحریر کی

روسی اپنے تئین واسطے حاضر کرانے بکر مذکور کے اسکا ضامن قرار دیکر اقرار کرتا ہون کہ اگر بکر کسیوقت حاضر نہ ہوگا تو جس قدر روپیہ ڈکری کی رو سے بکر کے ذمہ برآمد ہوگا بلا عذر ادا کرونگا (اگر نالش واسطے دلا پانے کاغذات افراد حساب کی ہو تو جس قدر رقم صاحب کلکٹر کی تجویز سے قرار پاوے وہ اس مقام پر مندرج کی جائیگی —

(۵)

نمونۂ حکمنامہ گرفتاری صیغۂ اجرائے ڈکری

زید مدعی

بنام بکر مدعا علیہ

حکم اسمی ناظر عدالت کلکٹری ضلع

ہرگاہ از روے ڈکری عدالت ہذا مصدورہ تاریخ — ماہ — سنہ — ع بکر مذکور کو حکم ہوا تھا کہ مبلغ — مع — بابت خرچہ مقدمہ جملہ تعدادی زید مذکور کو ادا کرے اور ہرگاہ بکر مذکور نے تعداد مذکور ادا نہین کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ بکر موصوف کو گرفتار کرکے جسقدر جلد ممکن ہو عدالت مین اس غرض سے حاضر کرو کہ اوسکی نسبت حسب ضابطہ عمل کیا جاوے —

(۶)

نمونۂ حکمنامہ متعلقہ جائداد

زید مدعی

بنام بکر مدعا علیہ

حکم اسمی ناظر عدالت کلکٹری ضلع

ہرگاہ از روے ڈکری عدالت ہذا مصدورہ تاریخ — ماہ — سنہ — ع بکر موصوف کو حکم ہوا تھا کہ مبلغ — مع — بابت خرچہ مقدمہ جملہ تعادی زید موصوف کو ادا کرے

اور ہرگاہ یکرند کور نے تعداد مذبورہ ادا نہین کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہی کہ تعداد مذکورہ مع
بابت خرچہ اجرای حکمنامہ ہذا بذریعہ قرقی اور نیلام اس جائداد منقولہ ملکیتی بکر موصوف
کی جسکی تفصیل فہرست مسلکہ مین مندرج ہی (اگر فہرست شامل نہ ہو تو یہ الفاظ نہین لکھی جاوینگی)
جسپر ڈگری داریا اوسکا مختار نشان دیوی وصول کرو معہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ بکر کی جائداد مفصلہ
بالا کو کسی تاریخ مناسب پر جو تاریخ قرقی سے دس روز سے کم اور پندرہ روز سے زیادہ نہ ہو نیلام
کرو الا اوس صورت مین کہ کل مبلغ واجب الاخذ اس تاریخ سے پہلے ادا ہو جاوے یکر حکم یہ ہی کہ اس
حکمنامہ کی روسے تمہاری طرف سے جو کچھ عمل مین آوے کیفیت مصدقہ اوسکی عدالت مین داخل کرو۔

(ز)

نمونۂ اطلاعنامہ جو جایداد مقرونہ کی مالک کے نام جاری ہوا کریگا

دفتر مسمی — کمشنر نیلام جایداد مقرونہ

مسمی — قارق

نام اور مختصر احوال اور سکونت مالک جایداد کی اسمقام پر لکھی جائیگی

ہرگاہ مسمی مذکور نے درخواست واسطے نیلام جایداد مقرونہ مفصلہ ذیل بعلت بقایا تعداد
— جو حسب بیان اوسکے تم سے واجب الوصول ہی گذرانی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہی کہ مبلغ مذکور مسمی
— مذبور کو ادا کرو یا اس اطلاعنامہ کے پہونچنے سے پندرہ روز کی اندر نالش بجائیت مطالبہ و یحیی
مذکورہ بحضور صاحب کلکٹر دائر کرو اگر اوس عرصہ مین نہین دائر کروگے تو جائداد مذبورہ نیلام ہوجائیگی

مورخہ — ماہ — سنہ ۱۸ء

دوم متذکرۂ متعلقات ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء

ضمیمہ (الف)

عدالت — بنام عہدہ دار مہتمم — یہان نام جیلخانہ کا لکھا جائیگا

اس حکم کی روسے تمکو لکھا جاتا ہی کہ فلان شخص کو جو بالفعل ایک قیدی — کا ہی بحفاظت اور حراست

تمام روبروی — کی بمقام — بتاریخ — ماہ — سنہ — تاوقت — قبل دوپہر تاریخ مذکور کے بھیجدو تاکہ وہ ایک مقدمہ مین جو روبرو — کی بالفعل دائر ہی (یا ایک الزام یا نالش مین جو بالفعل روبرو — بنام — دائر ہی (یعنے جیسی کہ صورت ہو) ادای شہادت کری اور بعد ازان کہ — مذکور اُس وقت اور اوس مقام پر روبرو — مذکور کے ادای شہادت کر چکے یا — مذکور اوسکو زیادہ حاضر رکھنا نہ چاہی اوسکو جیلخانہ مذبور مین بحفاظت وحراست تمام واپس کرالو المرقوم تاریخ — ماہ — سنہ

(اب)

(دستخط) (ج د)

ضمیمہ (ب)

عدالت — بنام عہدہ دار مہتمم — (یہان نام جیلخانہ کا لکھا جاے گا)

اس حکم کی روسے تمکو لکھا جاتا ہی کہ فلان شخص کو جو بالفعل ایک قیدی — کا ہی بحفاظت اور حراست تمام روبروی — بمقام — بتاریخ — ماہ — سنہ — تاوقت — قبل دوپہر تاریخ مذکور کی بھیجدو تاکہ وہ ایک مقدمہ مین جو روبرو — کی بالفعل دائر ہی جوابدہی کری اور بعد ازان کہ مقدمہ مذکور طی ہو جاہی یا — مذکور قیدی مذکور کی زیادہ حاضر رہنے کی ضرورت نہ سمجھی — مذکور کو جیلخانہ مذبور مین بحراست وحفاظت تمام واپس کرالو المرقوم تاریخ — ماہ — سنہ

(اب)

(دستخط) (ج د)

نمونہ سارٹیفکٹ جو وکیل یا مختار کو ملیگی

ا (اسنامپ)

حسب احکام مندرجہ ایکٹ متعلقہ وکلا ر اور مختار و ایجنٹ مال مصدورہ ۱۸۶۰ء ہم تصدیق کرتے ہین کہ مسمی — وکیل (خواہ مختار) نی جو بمقام — یا مقامات اپنی پیشہ کا کام کرتا ہے آج قطعہ بیان تحریری دستخطی اپنا متضمن تفصیل اپنے نام اور مقام پیشہ (خواہ مقامات پیشہ) اور نام ہوس عدالت کی (یا عدالتونکی) جسمین وہ بطور وکیل

(یا مختار) بھرتی ہوا ہی بقید اوس سال کے جسمین وہ بھرتی ہوا تھا ہماری حوالہ کیا ہی اور ہم اسبات کو بھی تصدیق کرتی ہین کہ نام اوسکا عدالت ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگالہ مین (یا عدالت صدر ممالک مغربی و شمالی مین جیسا موقع ہو) حسب ضابطہ درج کتاب ہوا ہے اور وہ مستحق ہی کہ اس سارٹیفکٹ کی تاریخ سی ایک برس تک عدالت ہای ضلع اور عدالت ہای ماتحت اور عدالت ہای مطالبہ خفیفہ مین (خواہ ممالک مغربی و شمالی کی عدالت صدر اور کسی عدالت ماتحت یا عدالت ہای صدر امینی یا عدالت ہای منصفی مین جیسا موقع ہو) وکالت کری (خواہ مختاری کری) اور بحضور بورڈ مال ممالک مشرقی (خواہ بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی کے جیسا موقع ہو) ایجنٹ مال کا پیشہ کری فقط آج بتاریخ — سنہ — ہماری دستخط اور عدالت کی مہر سے عطا کی گئی —

(دستخط)

نمونہ سارٹیفکٹ کا جو ایجنٹ مال کو عطا ہوگی

(اسٹامپ)

حسب احکام مندرجہ ایکٹ متعلقہ وکلاء اور مختار و ایجنٹ مال مصدورہ سنہ ۱۸۶۵ء ہم تصدیق کرتی ہین کہ مسمی — ساکن — اس بات کا مستحق ہی کہ بحضور بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی (خواہ ممالک مشرقی جیسا موقع ہو) اور روبرو ہر محکمہ ماتحت بورڈ مال واقع ممالک مذکورہ کی اس سارٹیفکٹ کی تاریخ سی ایک برس کے لیے ایجنٹ مال کا پیشہ کری فقط آج بتاریخ — سنہ — ہماری دستخط اور عدالت کی مہر سی عطا کی گئی —

(دستخط)

ضمیمہ (الف)

مین فلان کا شتکار یا حصہ دار فلان از روی ایمان اقرار کرتا ہون کہ مین نے خود (یا بذریعہ کارندہ اپنے مسمی فلان کی) تاریخ — ماہ — سنہ — کو درخواست لینے مبلغ — کل تعداد (یا گذاری یا لگان) زمینداری اپنی من ابتدای ماہ — لغایت ماہ — کی تھی اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ فلان مذکور نے لینی مبلغ مذکور سے جواب دیا جاتا تھا (یا فوراً کل روپیہ کی رسید دینے سے) انکار کیا اور مین تاحد تعین اپنے اقرار کرتا ہون کہ کل روپیہ یا فلانی فلان میزنزدہ مبلغ — ہے جو مین دیتا تھا اور جو مین اب محکمہ مین جمع کیا چاہتا ہون —

ضمیمہ (ب)

محکمہ صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر ـــــ تاریخ ـــــ ماہ ـــــ سنہ

بنام فلان

بلحاظ اقرار تحریری تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ مبلغ ـــــ مذکورہ اسکا اب اسمحکمہ مین جمع ہے اور وہ روپیہ تمکو یا تمہاری کارندہ ذی اختیار کو حسب ضابطہ درخواست دینے سے مل سکتا ہے ـ

واضح ہو کہ یہ عبارت نقل اقرار مندرجہ ضمیمہ (الف) پر جو کہ وہ شخص کریگا جو محکمہ مین روپیہ ادا کرنا ثابت ہوگا

نمونہ (الف)

نمبر سال وار درست کرنیوالے کا نام و سکونت اور جلد و صفحہ رجسٹر جس مین اندراج ہوا ہو	نام فریقین مقدمہ اور کیفیت مقدمہ اور کس تاریخ تک مقدمہ ابتدائی یا اپیل	نام و سکونت شخص جسکے نام ڈگری ہوئی اور کیفیت ڈگری	نام و سکونت شخص جسکے نام ڈگری ہوئی اور کیفیت ڈگری	تاریخ صدور ڈگری یا حکم	نام اور سرکاری عہدہ افسر جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا	رسوم رجسٹری
نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۶۵ء یکم جنوری ۶۵ سنہ ع رجسٹر الہ آباد	مہیش سنگھ بنام گنگا رام مقدمہ ابتدائی نمبر ۱۶ بابت سنہ ۶۸ (یا اپیل نمبر ۱۲۰ بابت سنہ ۶۸		ناجائز قرار دی گئی	۱۰ جولائی سنہ ۱۸۶۵ء	جان اسمیتھ صاحب جج الہ آباد	

نمونہ (ب)

نام فریقین مقدمہ اور کیفیت مقدمہ اور کس تاریخ تک مقدمہ ابتدائی یا اپیل	کیفیت جایداد یا شخص جسکے نام ڈگری ہوئی	کیفیت ڈگری یا حکم جایداد مذکور کے	تاریخ صدور ڈگری یا حکم	نام اور سرکاری عہدہ افسر جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا	رسوم رجسٹری
ستیارام بنام تراب علی مقدمہ ابتدائی نمبر ۹ بابت سنہ ۶۸ ع (یا اپیل نمبر ۲۰۰) بابت سنہ ۱۸۶۸ء	زمینداری (الف) واقع ضلع الہ آباد	مدعی طلبی کرنا ناجائز قرار دیا گیا اور جایداد مذکور کو مدعا علیہ کو دلوانا یا کیا نیز اسوجہ سے قرار دیا گیا کہ وہ مالک سابق کا قانونی وارث قریب تر ہے	۱۵ مئی سنہ ۱۸۶۹ء	صدر الصدور	

نمونہ ڈگری

محکمہ صدر الصدوری ضلع چوبیس پرگنہ —

مورخہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۴۹ء

نمبر ۲۰۲ بابت سنہ ۱۸۵۹ء

بہادر ہاموہن مانرجی ولد راجکشن مانرجی ساکن موضع اندول پرگنہ میدہ مدعی.

بنام

راجکشن بھٹاچارج ولد دینا ناتھ بھٹاچارج ساکن موضع رام پور پرگنہ میدہ مدعا علیہ

دعوی بابت دلاپانی (بیان تفصیل دعوی حسب مندرجہ بہی رجسٹر مقدمات کہ مندرج ہوگی)

آج یہ مقدمہ بحضور بابو — راے بہادر صدر الصدور ضلع چوبیس پرگنہ اور بحاضری بابو گردراس بسیاکہ وکیل مدعی اور منشی عباس علی وکیل مدعا علیہ (یا اگر فریقین اصالتہ حاضر ہوں تو اونکا نام لکھا جاویگا) سماعت اور مباحثہ کی بعد پیش ہوا۔ تمام وجہ ثبوت تحریری اور تقریری گذرانیدہ مدعی اور مدعا علیہ پڑہی گئی چنانچہ بعد ہونے غور کامل اور بیانات وکلای جانبین (یا فریقین کی جیسا حال ہو) عدالت سے یہ حکم اوڈگری صادر ہوتی ہے (اس مقام پر حکم اخیر مطابق عبارت تجویز کی اور اگر خرچہ دلایا جاوی تو تفصیل تعداد خرچہ جو ہر فریق کی ذمہ کیا گیا ہو اور نیز باقی مراتب مسکوکہ دفعہ ۱۹۰ اور دفعات مابعد مجموعہ جدید کی لکھی جاوینگی)

(مہر عدالت) صدر الصدور

نمونہ سارٹیفکٹ نیلام موجب ایکٹ اول سنہ ۱۸۵۵ء

واضح ہو کہ محال فلان مسمی فلان فی نیلام عام حسب قانون یکم سنہ ۱۸۵۵ء مین خریدا ہی اور خریداوسکی تا تاریخ فلان سے

(یعنی روز اخیر میعاد منظوری زر باقی سے) محسوب ہوگی دستخط فلان صاحب کلکٹر

سارٹیفکٹ واپسی زر رسوم اسٹامپ درخواست مندرجہ نقشہ ذیل بموجب دفعہ ۱۲۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

نمبر مقدمہ یا نمبر درخواست و نام متحاصمین	قیمت کاغذ مہر	خلاصہ دعوی	روپیہ جو بابت فیصلہ یا ڈگری دیا گیا	تعداد اور قسم زر رسوم جو واپس ہوگی	دستخط حاکم یا منشی	حوالہ اوس قانون کا جسکے موجب روپیہ واپس دیا جاویگا بتعداد دفعہ
۱		۳	۴	۵	۶	۷

نقشہ جاب سہ ماہی جو صاحب کلکٹر کے محکمہ سے کمشنری کو روانہ ہوا کرینگی

نقشہ (الف)

نقشہ مقدمات متدائرہ و منفصلہ وزیر تجویز بموجب ایکٹ دہم ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء ضلع

بابت سہ ماہی

ناحاکم	قسم مقدمہ	مقدمات جو سہ ماہی گذشتہ میں زیر تجویز تھے	مقدمات متدائرہ سہ ماہی زیر رواں	منفصلہ		مقدمات جو سہ ماہی زیر تجویز رہے
				حسب ارادہ مقدمہ	بلالحاظ ارادہ مقدمہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

تعداد مقدمات جو سہ ماہی زیر تجویز رہے	زیادہ زیر تجویز رہنے کی وجہ	تاریخ اجراء کیفیت توقف اور مقدمات جو تین مہینہ یا زیادہ عرصہ سے زیر تجویز ہیں	فیصلہ کن مقدمات کے مقابلہ اون مقدمات کے جو فیصل ہوئے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	

نقشہ (ب)

نقشہ اپیل ہائے متدائرہ محکمہ صاحب کلکٹر مطابق ایکٹ دہم ۱۸۵۹ء و ایکٹ چہاردہم سنہ ۱۸۶۳ء

ضلع ——— بابت ——— سہ ماہی

تعداد مقدمات زیر تجویز اخیر سہ ماہی گذشتہ	تعداد مقدمات متدائرہ	تعداد مقدمات جو اپیل ہوئے	فرق تسلیم ہوئے	منسوخ ہوئے	عدم پیروی میں خارج ہوئے	بفرض تعمیل ڈگریات واپس ہوئے	تعلقات جو اس سہ ماہی میں زیر تجویز رہے	تعلقہ مقدمات جو تین مہینہ تک یا اون سے زیادہ عرصہ سے خواہ اندر سہ ماہی فیصل ہوئے یا نہ ہوئے ہوں	کیفیت جو اس سہ ماہی کے بعد اپیل ہوئے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

نقشہ جات سہ ماہی جو کمشنری سے محکمہ صدر بورڈ کو مرسل ہوا کرینگے

نقشہ (الف)

گوشوارۂ نقشہ سہ ماہی مقدمات ایکٹ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۸۶۳ء بابت سہ ماہی سنہ ۱۸ ع

ضلع	قسم مقدمہ	جو سہ ماہی گذشتہ میں زیر تجویز رہے	جو سہ ماہی حال میں دائر ہوئے	منفصلہ: حسب روئیداد مقدمہ	منفصلہ: بلا لحاظ روئیداد مقدمہ	جو تا آخر سہ ماہی زیر تجویز رہے	تعداد مقدمات جو تین مہینوں سے زیادہ عرصہ تک زیر تجویز رہے ہوں ذکر وجوہ التوا سہ ماہی فیصل ہوئے یا نہ ہوئے	تاریخ ارجاع و کیفیت توقف اول ان مقدمات کی جو تین مہینوں یا اس سے زیادہ عرصہ تک زیر تجویز رہے ہوں	فیصدی کتنے مقدمات بربناء رودادِ فیصل ہوئے اور کتنے مقدمات کو خرچ فیصل ہوئے	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

نقشہ (بی)

سہ ماہی گوشوارۂ اپیل متدائرہ محکمۂ صاحب کلکٹر بمطابق ایکٹ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۸۶۳ء بابت سہ ماہی سنہ ۱۸ ع

ضلع	جو آخر سہ ماہی گذشتہ میں زیر تجویز رہے	تعداد مقدمات جنمیں کہ ابتدائی فیصلے بحال رہے	منفصلہ: ترمیم ہوئے	منفصلہ: منسوخ ہوئے	عدم پیروی میں خارج ہوئے	بغرض تحقیقات ثانی واپس ہوئے	جو آخر سہ ماہی روبکار میں زیر تجویز رہے	تعداد مقدمات جو تین مہینے یا اس سے زیادہ عرصہ تک زیر تجویز رہے ہوں ذکر وجوہ التوا سہ ماہی فیصل ہوئے یا نہ ہوئے	کیفیت تاریخ سب سے پرانے مقدمہ کی جو زیر تجویز ہے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

کلکٹر نمبر ۱۸۶ متعلقہ نمبر ۹۱۲

کلکٹر نمبر ۱۸۶ متعلقہ نمبر ۹۱۲

نقشہ (ج)

مطابق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۳ء بابت سماعت

نقشہ سماعت ہائے مقدمہ جو کہ صاحب مجسٹریٹ صاحب ضلع

نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر	نام مدعی	نام مدعا علیہ	ولدیت	سکونت	تاریخ دائر ہونے مقدمہ	تاریخ سماعت	تاریخ فیصلہ	تاریخ اجرا ڈگری	تاریخ دائر ہونے درخواست اجرا ڈگری	تاریخ سماعت درخواست اجرا ڈگری	تعداد روپیہ جو ڈگری میں دلایا گیا	تاریخ ادائی روپیہ ڈگری

نقشہ سالانہ نمبر ۱

نقشہ سالانہ متضمن تعداد اور قسم مقدمات مرافع اولیٰ مرجوعہ عدالت ہای مالی ضلع — بابت

متعلقہ نمبر ۹۱۲ الف

قسم دعوی	تعداد مقدمات مرجوعہ عدالت ہای مختلفہ			میزان	کیفیت
	محکمہ تحصیل	محکمہ اسسٹنٹ اور ڈپٹی کلکٹر	محکمہ صاحب کلکٹر		
نالشات وصول بابی باقیات لگان					
نالش برا دابتات یا ترویج حق اضافہ یا تخفیف لگان نامزد و تعین تعداد لگان					
نالشات بابت اخذ بیجا یا گرفتاری یا قرقی بمطالبہ					
نالشات متعلقہ بیدخلی					
نالشات بابت حساب کتاب جو منجانب یا بنام کارکنان و غیرہ وجوہ ہوئیں					
نالشات ضبطی یا تشخیص جمع اراضیات معافی الگزاری یا لگان					
نالشات جو اقسام مذکورہ بالا میں داخل نہیں					
میزان					

متعلقہ نمبر ۹۱۲ الف

نقشہ سالانہ نمبر ۲

نقشہ متضمن مالیت مقدمات منفصلہ عدالت ہاے مالی ضلع — بابت

مالیت مقدمات	تعداد مقدمات منفصلہ عدالت ہائے مختلفہ				
	محکمہ تحصیلداران	محکمہ سب فنٹ اور ڈپٹی کلکٹر	محکمہ صاحب کلکٹر	میزان مالیت مقدمہ	کیفیت
تا تعداد ..... صہ					
ایضاً ..... عہ					
ایضاً ..... ماہ					
ایضاً ..... حاہ					
ایضاً ..... الہ					
ایضاً ..... صہ					
ایضاً ..... ایک لاکھ					
زائد از تعداد مبلغ بک لکھہ					
میزان					

نقشہ متضمن نتائج عام تجویز مقدمات مالی عدالت ہائے

نام حاکم اور نام عدالت	تعداد مقدمات داخل فہرست: باقی ماندہ	تعداد مقدمات داخل فہرست: مرجوعہ حال	تعداد مقدمات داخل فہرست: موصولہ بذریعہ انتقال	میزان	مقدمات جن میں ڈگری صادر کی گئی: بلا جوابدہی: بذریعہ اقبال دعوی	بلا جوابدہی: بذریعہ راضینامہ اور صلح نامہ: کل	بلا جوابدہی: بذریعہ راضینامہ اور صلح نامہ: بجز	بلا جوابدہی: بذریعہ ثالثی	بلا جوابدہی: میزان	تجویز اور فیصلہ عدالت بعد جوابدہی: بحق مدعیان: کل	تجویز اور فیصلہ عدالت بعد جوابدہی: بحق مدعیان: بجز	تجویز اور فیصلہ عدالت بعد جوابدہی: بحق مدعا علیہ	تجویز اور فیصلہ عدالت بعد جوابدہی: میزان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
عدالت اول — صاحب سیلدار — ڈپٹی کلکٹر صاحب کلکٹر															

نقشہ سہ ماہی اور سالانہ نمبر ۲

نقشہ متضمن کار عدالت ہائے اپیل صیغہ مالی

نام حاکم اور نام عدالت	مقدمات داخل فہرست: باقی ماندہ	مقدمات داخل فہرست: مرجوعہ حال	مقدمات داخل فہرست: موصولہ بذریعہ انتقال	مقدمات داخل فہرست: میزان	منفصلہ بحسب روئداد: مقدمات اپیل جن میں اپیل منظور ہوئی یا بالا بالا تجویز خارج ہوئی	منفصلہ بحسب روئداد: بخش اپیلانٹ: کل	منفصلہ بحسب روئداد: بخش اپیلانٹ: بجز	منفصلہ بحسب روئداد: بحق مدعا علیہ	منفصلہ بحسب روئداد: بذریعہ صلح نامہ	منفصلہ بحسب روئداد: میزان مقدمات منفصلہ	مقدمات متعدیہ زیر آخر	مقدمات آخری پیشی کے لیے تیار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳

نقشہ سہ ماہی اور سالانہ

نام حاکم اور نام عدالت	تعداد ڈگریات جاری ہونے سے اندر صادر ہوئیں	تعداد درخواستہائے اجرائے ڈگری: داخل فہرست: دفتر سے گذشتہ سے	داخل فہرست: مرجوعہ حال	داخل فہرست: باضافی داخل کی گئی	داخل فہرست: موصولہ بذریعہ انتقال	داخل فہرست: میزان	تعداد ڈگریات جنکا اجرا بطور کامل ہوا	تعداد مقدمات کی جنمیں اجرائے ڈگری کی عمل درآمد کی گئی	تعداد ڈگریات کی جنکا اجرا جزوی ہوا	متعدیہ زیر آخر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۱۰	۹	۱۱

مرافعہ اولی واقع ضلع بابت

۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
مقدمات متمدائرہ باخر	منجملہ اونکی پیشی کی ایسی مرتب	مقدمات متمدائرہ زائد از ۱۰ سال	جنمین جایداد پیش کی گئی	جنمین جایداد نہین پیش کی گئی	تعداد جنمین ہر ۲ فریق حاضر تھے	تعداد جنمین صرف ۱ فریق حاضر ہوا	تعداد جنمین صرف گواہان یا پیشہ ور اہل مقدمہ سے	تعداد اہل مقدمہ جو حاضر ہوئے	تعداد مقدمات منفصلہ	تعداد مقدمات اپیل شدہ	تعداد فیصلہ ہاے منسوخ یا ترمیمی	کیفیت
اوسط تعداد ایام دوران ہر مقدمہ		اوسط تعداد ایام										جو مقدمات کہ تین مہینے سے زیادہ صیغہ مال مین زیر تجویز ہون اونکی توقف کی وجہ اس خانہ مین لکھی جائیگی

واقع ضلع بابت

۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
تعداد مقدمات متمدائرہ زائد از ایک سال بصیغہ مال	بصیغہ دیوانی		اوسط تعداد ایام دوران ہر مقدمہ اپیل	اوسط تعداد ایام ہر مقدمہ	کیفیت
	چھ مہینہ سے	ایک سال سے	مجویز شدہ	اپیل مجویز شدہ	

نمبر ۳

۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
تعداد مقدمات متمدائرہ زائد از ایک سال	تعداد مقدمات کہ جنمین بعد خاتمہ تعمیل کرائی گئی	تعداد مقدمات کی جنمین احکام جبریہ باجرا ڈگریداری کی گئی				کیفیت
		نیلام جایداد غیر منقولہ	قرقی جایداد غیر منقولہ	نیلام جایداد منقولہ	دیگر	جو درخواستین ایک سال سے زیادہ عرصہ تک غیر منفصل رہی ہون اونمین توقف ہونیکی وجہ اس خانہ مین لکھی جائیگی

متعلقہ نمبر ۱۲ الف

کتاب نمبر ۱

نقشۂ سالانہ نمبر ۴

نقشۂ سالانہ خرچہ مقدمات مالی عدالت ہائے ضلع ـــــ بابت

نام عدالت اور حاکم	میزان تعداد مقدمات تحصیلدار (ابتدائی و اپیل)	میزان مالیت مقدمات بمنہا کسرت روپیہ	خرچہ: قیمت اسٹامپ واجب										
			بابت عرائض دعوی و سوالات آئین	بابت تقرر وکلاء	میزان خرچہ کاغذ اسٹامپ	رسوم وکلاء	طلبانہ	خوراک گواہان	رسوم آئین	مفرق	میزان	خرچہ بحساب فیصدی مالیت مقدمہ	اوسط تعداد خرچہ فی مقدمہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
تحصیلدار														
ایضاً														
ایضاً														
ایضاً														
ڈپٹی کلکٹر														
ایضاً														
ایضاً														
صاحب کلکٹر														
ایضاً														
ایضاً														
میزان														

فہرست سوم بہ ترتیب سنین و تواریخ

اول — قوانین و ایکٹ

نمبر شمار	سنہ	تاریخ	نمبر شمار	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	تاریخ	نمبر شمار	صفحہ
۱	۱۷۹۳	۱۶	۲	۱۸۰	۲۸	۱۸۵۴	۵۹	۸	۱۱۹
۲	۱۸۱۰	۱۴	۲	۹۳	۲۹	"	"	"	۲۲۳
۳	۱۸۲۵	۱	۲	۲۱۳	۳۰	"	"	"	۲۴۶
۴	"	۲	"	"	۳۱	"	"	"	۲۳۳
۵	۱۸۳۰	۱	۲	۱۵۳	۳۲	"	"	"	۲۴۶
۶	۱۸۳۵	۴	۲	۲۲۶	۳۳	"	"	"	۲۲۳
۷	"	۵	"	"	۳۴	"	"	"	۲۴۶
۸	"	۶	"	"	۳۵	"	"	"	۲۱۶
۹	"	۷	"	۲۲۷	۳۶	"	"	"	"
۱۰	"	۱۲	"	"	۳۷	"	"	"	۲۱۷
۱۱	"	۱۳	"	"	۳۸	"	"	"	"
۱۲	"	۱۴	"	"	۳۹	"	"	"	"
۱۳	"	۱۵	"	۲۲۰	۴۰	"	"	"	"
۱۴	"	۱۷	"	"	۴۱	"	"	"	"
۱۵	"	۱۸	"	۱۵۱	۴۲	"	"	"	"
۱۶	"	۱۹	"	۱۸۸	۴۳	"	"	"	۲۱۶
۱۷	"	۲۰	"	"	۴۴	"	"	"	"
۱۸	"	۲۲	"	"	۴۵	"	"	"	"
۱۹	"	۲۳	"	۲۲۹	۴۶	"	"	"	"
۲۰	"	۲۵	"	"	۴۷	"	"	"	"
۲۱	۱۸۴۵	۴	۲	۳۹	۴۸	"	"	"	"
۲۲	۱۸۵۲	۷	۲	۱۳۶	۴۹	"	"	"	"
۲۳	"	۸	۲	۱۳۷	۵۰	"	"	"	"
۲۴	"	۹	"	"	۵۱	"	"	"	"
۲۵	"	۱۰	"	"	۵۲	"	"	"	"
۲۶	"	۱۱	"	"	۵۳	"	"	"	"
۲۷	"	۱۲	"	"	۵۴	"	"	"	"
۲۸	"	۱۳	"	"	۵۵	"	"	"	"
۲۹	"	۱۴	"	"	۵۶	"	"	"	"
۳۰	"	۱۵	"	۱۵۳	۵۷	"	"	"	"
۳۱	"	۱۶	۸	۱۵۳	۵۹	۱۸۵۵	۲	"	"
۳۲	"	۱۷	"	"	"	"	"	"	"
۳۳	"	۱۸	"	۱۳۷	۱۰	"	"	"	"
۳۴	"	۱۹	"	"	۱۷	"	"	"	۱۶۵
۳۵	"	۲۰	"	"	۲۲	"	"	"	۹۴
۳۶	"	۲۱	"	"	۳۱	"	"	"	۱۱۰
۳۷	"	۲۲	"	۱۵۰	۳۳	"	"	"	"
۳۸	"	۲۳	"	۶	۳۶	"	"	"	"

نمبر شمار	نام	ولدیت	نمبر شمار	نام	ولدیت	نمبر شمار	نام	ولدیت	نمبر شمار	نام	ولدیت
۱			۱			۱			۱		
۲			۲			۲			۲		
۳			۳			۳			۳		
۴			۴			۴			۴		
۵			۵			۵			۵		
۶			۶			۶			۶		
۷			۷			۷			۷		
۸			۸			۸			۸		
۹			۹			۹			۹		
۱۰			۱۰			۱۰			۱۰		
۱۱			۱۱			۱۱			۱۱		
۱۲			۱۲			۱۲			۱۲		
۱۳			۱۳			۱۳			۱۳		
۱۴			۱۴			۱۴			۱۴		
۱۵			۱۵			۱۵			۱۵		
۱۶			۱۶			۱۶			۱۶		
۱۷			۱۷			۱۷			۱۷		
۱۸			۱۸			۱۸			۱۸		
۱۹			۱۹			۱۹			۱۹		
۲۰			۲۰			۲۰			۲۰		

نمبر شمار	سنہ	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	صفحہ	نمبر شمار	سنہ	صفحہ
۱	۵۹	۱۴۷	۴۵	۱۴۶۰	۲۴۶	۲۰	۱۳۶	۱۴۶	۱۳	۱۹۵	۱۴۶	۴۷	۱۸۵۰	اکتوبر	۲۶	۱۸۷۰	۱۹۵
۲	۶۰	۱۴۸	۴۶	۲۰۹	۱۴۷	۲۱	۹۲	۱۴۷	۱۴	۱۹۶	۱۴۷	۴۸	۱۸۵۰	جنوری	۲۷	۱۸۷۰	۲۵۰
۳	۶۱	۱۴۹	۴۷	۲۱۰	۱۴۷	۲۲	۱۲۱	۱۴۸	۱۵	۱۹۷	۱۴۸	۴۹	۱۸۵۱	جولائی	۲۸	۱۸۷۱	۲۶۱
۴	۶۲	۱۵۰	۴۸	۲۰۵	۲۵۸	۲۳	۱۰۲	۱۴۹	۱۶	۱۹۸	۱۴۹	۵۰	۱۸۵۱	جولائی	۲۹	۱۸۷۱	۱۴۷
۵	۶۳	۱۵۱	۴۹	۲۱۵	۲۴۹	۲۴	۱۰۷	۱۵۰	۱۷	۱۹۹	۱۵۰	۵۱	۱۸۵۱	نومبر	۳۰	۱۸۷۱	۱۴۸
۶	۶۴	۱۵۲	۵۰	۲۱۶	۲۵۲	۲۵	۱۷۰	۱۵۱	۱۸	۲۰۰	۱۵۱	۵۲	۱۸۵۱	نومبر	۳۱	۱۸۷۱	۱۴۹
۷	۶۵	۱۵۳	۵۱	۲۱۷	۲۵۳	۲۶	۱۰۷	۱۵۲	۱۹	۲۰۱	۱۵۲	۵۳	۱۸۵۱	اپریل	۱	۱۸۷۲	۱۵۰
۸	۶۶	۱۵۴	۵۲	۱۸۶۱	۲۳	۲۷	۲۶۰	۱۵۳	۲۰	۲۰۲	۱۵۳	۵۴	۱۸۵۱	مئی	۲	۱۸۷۲	۱۵۱
۹	۶۷	۱۵۵	۵۳	۲۱۸	۲۵۴	۲۸	۲۶۱	۱۵۴	۲۱	۲۰۳	۱۵۴	۵۵	۱۸۵۱	اکتوبر	۳	۱۸۷۲	۱۵۲
۱۰	۶۸	۱۵۶	۵۴	۲۱۹	۲۵۵	۲۹	۱۴۶	۱۵۵	۲۲	۲۰۴	۱۵۵	۵۶	۱۸۵۲	جنوری	۴	۱۸۷۲	۱۵۳
۱۱	۶۹	۱۵۷	۵۵	۲۲۰	۲۵۶	۳۰	۱۵۰	۱۵۶	۲۳	۲۰۵	۱۵۶	۵۷	۱۸۵۲	اپریل	۵	۱۸۷۲	۱۵۴
۱۲	۷۰	۱۵۸	۵۶	۲۲۱	۲۵۷	۳۱	۱۵۸	۱۵۷	۲۴	۲۰۶	۱۵۷	۵۸	۱۸۵۲	جون	۶	۱۸۷۲	۱۵۵
۱۳	۷۱	۱۵۹	۵۷	۲۲۲	۲۵۸	۳۲	۱۹۱	۱۵۸	۲۵	۲۰۷	۱۵۸	۵۹	۱۸۵۲	ستمبر	۷	۱۸۷۲	۱۵۶
۱۴	۷۲	۱۶۰	۵۸	۲۲۳	۲۵۹	۳۳	۲۰۰	۱۶۰	۲۶	۲۰۸	۱۵۹	۶۰	۱۸۵۳	جنوری	۸	۱۸۷۳	۱۵۷
۱۵	۷۳	۱۶۱	۵۹	۲۲۴	۲۶۰	۳۴	۲۶۰	۱۶۱	۲۷	۲۰۹	۱۶۰	۶۱	۱۸۵۳	فروری	۹	۱۸۷۳	۱۵۸
۱۶	۷۴	۱۶۲	۶۰	۲۲۵	۲۶۱	۳۵	۲۱۹	۱۶۲	۲۸	۲۱۰	۱۶۱	۶۲	۱۸۵۳	مارچ	۱۰	۱۸۷۳	۱۵۹
۱۷	۷۵	۱۶۳	۶۱	۲۲۶	۲۶۲	۳۶	۹۲	۱۶۳	۲۹	۲۱۱	۱۶۲	۶۳	۱۸۵۳	اپریل	۱۱	۱۸۷۳	۱۶۰
۱۸	۷۶	۱۶۴	۶۲	۲۲۷	۲۶۳	۳۷	۹۷	۱۶۴	۳۰	۲۱۲	۱۶۳	۶۴	۱۸۵۳	مئی	۱۲	۱۸۷۳	۱۶۱
۱۹	۷۷	۱۶۵	۶۳	۲۲۸	۲۶۴	۳۸	۱۰۲	۱۶۵	۳۱	۲۱۳	۱۶۴	۶۵	۱۸۵۳	جون	۱۳	۱۸۷۳	۱۶۲
۲۰	۷۸	۱۶۶	۶۴	۲۲۹	۲۶۵	۳۹	۱۰۷	۱۶۶	۳۲	۲۱۴	۱۶۵	۶۶	۱۸۵۳	جولائی	۱۴	۱۸۷۳	۱۶۳
۲۱	۷۹	۱۶۷	۶۵	۲۳۰	۲۶۶	۴۰	۹۷	۱۶۷	۳۳	۲۱۵	۱۶۶	۶۷	۱۸۵۳	اگست	۱۵	۱۸۷۳	۱۶۴
۲۲	۸۰	۱۶۸	۶۶	۲۳۱	۲۶۷	۴۱	۱۶۱	۱۶۸	۳۴	۲۱۶	۱۶۷	۶۸	۱۸۵۳	ستمبر	۱۶	۱۸۷۳	۱۶۵
۲۳	۸۱	۱۶۹	۶۷	۲۳۲	۲۶۸	۴۲	۲۵۷	۱۶۹	۳۵	۲۱۷	۱۶۸	۶۹	۱۸۵۳	اکتوبر	۱۷	۱۸۷۳	۱۶۶
۲۴	۸۲	۱۷۰	۶۸	۲۳۳	۲۶۹	۴۳	۲۲۸	۱۷۰	۳۶	۲۱۸	۱۶۹	۷۰	۱۸۵۳	نومبر	۱۸	۱۸۷۳	۱۶۷
۲۵	۸۳	۱۷۱	۶۹	۲۳۴	۲۷۰	۴۴	۲۵۲	۱۷۱	۳۷	۲۱۹	۱۷۰	۷۱	۱۸۵۳	دسمبر	۱۹	۱۸۷۳	۱۶۸
۲۶	۸۴	۱۷۲	۷۰	۲۳۵	۲۷۱	۴۵	۲۵۷	۱۷۲	۳۸	۲۲۰	۱۷۱	۷۲	۱۸۵۴	جنوری	۲۰	۱۸۷۴	۱۶۹
۲۷	۸۵	۱۷۳	۷۱	۲۳۶	۲۷۲	۴۶	۲۶۸	۱۷۳	۳۹	۲۲۱	۱۷۲	۷۳	۱۸۵۴	فروری	۲۱	۱۸۷۴	۱۷۰
۲۸	۸۶	۱۷۴	۷۲	۲۳۷	۲۷۳	۴۷	۲۷۹	۱۷۴	۴۰	۲۲۲	۱۷۳	۷۴	۱۸۵۴	مارچ	۲۲	۱۸۷۴	۱۷۱
۲۹	۸۷	۱۷۵	۷۳	۲۳۸	۲۷۴	۴۸	۲۹۰	۱۷۵	۴۱	۲۲۳	۱۷۴	۷۵	۱۸۵۴	اپریل	۲۳	۱۸۷۴	۱۷۲
۳۰	۸۸	۱۷۶	۷۴	۲۳۹	۲۷۵	۴۹	۲۹۱	۱۷۶	۴۲	۲۲۴	۱۷۵	۷۶	۱۸۵۴	مئی	۲۴	۱۸۷۴	۱۷۳
۳۱	۸۹	۱۷۷	۷۵	۲۴۰	۲۷۶	۵۰	۲۹۲	۱۷۷	۴۳	۲۲۵	۱۷۶	۷۷	۱۸۵۴	جون	۲۵	۱۸۷۴	۱۷۴
۳۲	۹۰	۱۷۸	۷۶	۲۴۱	۲۷۷	۵۱	۲۹۳	۱۷۸	۴۴	۲۲۶	۱۷۷	۷۸	۱۸۵۴	جولائی	۲۶	۱۸۷۴	۱۷۵
۳۳	۹۱	۱۷۹	۷۷	۲۴۲	۲۷۸	۵۲	۲۹۴	۱۷۹	۴۵	۲۲۷	۱۷۸	۷۹	۱۸۵۴	اگست	۲۷	۱۸۷۴	۱۷۶
۳۴	۹۲	۱۸۰	۷۸	۲۴۳	۲۷۹	۵۳	۲۹۵	۱۸۰	۴۶	۲۲۸	۱۷۹	۸۰	۱۸۵۴	ستمبر	۲۸	۱۸۷۴	۱۷۷
۳۵	۹۳	۱۸۱	۷۹	۲۴۴	۲۸۰	۵۴	۲۹۶	۱۸۱	۴۷	۲۲۹	۱۸۰	۸۱	۱۸۵۴	اکتوبر	۲۹	۱۸۷۴	۱۷۸
۳۶	۹۴	۱۸۲	۸۰	۲۴۵	۲۸۱	۵۵	۲۹۷	۱۸۲	۴۸	۲۳۰	۱۸۱	۸۲	۱۸۵۴	نومبر	۳۰	۱۸۷۴	۱۷۹
۳۷	۹۵	۱۸۳	۸۱	۲۴۶	۲۸۲	۵۶	۲۹۸	۱۸۳	۴۹	۲۳۱	۱۸۲	۸۳	۱۸۵۴	دسمبر	۳۱	۱۸۷۴	۱۸۰
۳۸	۹۶	۱۸۴	۸۲	۲۴۷	۲۸۳	۵۷	۲۹۹	۱۸۴	۵۰	۲۳۲	۱۸۳	۸۴	۱۸۵۵	جنوری	۱	۱۸۷۵	۱۸۱
۳۹	۹۷	۱۸۵	۸۳	۲۴۸	۲۸۴	۵۸	۳۰۰	۱۸۵	۵۱	۲۳۳	۱۸۴	۸۵	۱۸۵۵	فروری	۲	۱۸۷۵	۱۸۲
۴۰	۹۸	۱۸۶	۸۴	۲۴۹	۲۸۵	۵۹	۳۰۱	۱۸۶	۵۲	۲۳۴	۱۸۵	۸۶	۱۸۵۵	مارچ	۳	۱۸۷۵	۱۸۳
۴۱	۹۹	۱۸۷	۸۵	۲۵۰	۲۸۶	۶۰	۳۰۲	۱۸۷	۵۳	۲۳۵	۱۸۶	۸۷	۱۸۵۵	اپریل	۴	۱۸۷۵	۱۸۴
۴۲	۱۰۰	۱۸۸	۸۶	۲۵۱	۲۸۷	۶۱	۳۰۳	۱۸۸	۵۴	۲۳۶	۱۸۷	۸۸	۱۸۵۵	مئی	۵	۱۸۷۵	۱۸۵
۴۳	۱۰۱	۱۸۹	۸۷	۲۵۲	۲۸۸	۶۲	۳۰۴	۱۸۹	۵۵	۲۳۷	۱۸۸	۸۹	۱۸۵۵	جون	۶	۱۸۷۵	۱۸۶
۴۴	۱۰۲	۱۹۰	۸۸	۲۵۳	۲۸۹	۶۳	۳۰۵	۱۹۰	۵۶	۲۳۸	۱۸۹	۹۰	۱۸۵۵	جولائی	۷	۱۸۷۵	۱۸۷
۴۵	۱۰۳	۱۹۱	۸۹	۲۵۴	۲۹۰	۶۴	۳۰۶	۱۹۱	۵۷	۲۳۹	۱۹۰	۹۱	۱۸۵۵	اگست	۸	۱۸۷۵	۱۸۸
۴۶	۱۰۴	۱۹۲	۹۰	۲۵۵	۲۹۱	۶۵	۳۰۷	۱۹۲	۵۸	۲۴۰	۱۹۱	۹۲	۱۸۵۵	ستمبر	۹	۱۸۷۵	۱۸۹
۴۷	۱۰۵	۱۹۳	۹۱	۲۵۶	۲۹۲	۶۶	۳۰۸	۱۹۳	۵۹	۲۴۱	۱۹۲	۹۳	۱۸۵۵	اکتوبر	۱۰	۱۸۷۵	۱۹۰
۴۸	۱۰۶	۱۹۴	۹۲	۲۵۷	۲۹۳	۶۷	۳۰۹	۱۹۴	۶۰	۲۴۲	۱۹۳	۹۴	۱۸۵۵	نومبر	۱۱	۱۸۷۵	۱۹۱
۴۹	۱۰۷	۱۹۵	۹۳	۲۵۸	۲۹۴	۶۸	۳۱۰	۱۹۵	۶۱	۲۴۳	۱۹۴	۹۵	۱۸۵۵	دسمبر	۱۲	۱۸۷۵	۱۹۲
۵۰	۱۰۸	۱۹۶	۹۴	۲۵۹	۲۹۵	۶۹	۳۱۱	۱۹۶	۶۲	۲۴۴	۱۹۵	۹۶	۱۸۵۶	جنوری	۱۳	۱۸۷۶	۱۹۳
۵۱	۱۰۹	۱۹۷	۹۵	۲۶۰	۲۹۶	۷۰	۳۱۲	۱۹۷	۶۳	۲۴۵	۱۹۶	۹۷	۱۸۵۶	فروری	۱۴	۱۸۷۶	۱۹۴
۵۲	۱۱۰	۱۹۸	۹۶	۲۶۱	۲۹۷	۷۱	۳۱۳	۱۹۸	۶۴	۲۴۶	۱۹۷	۹۸	۱۸۵۶	مارچ	۱۵	۱۸۷۶	۱۹۵
۵۳	۱۱۱	۱۹۹	۹۷	۲۶۲	۲۹۸	۷۲	۳۱۴	۱۹۹	۶۵	۲۴۷	۱۹۸	۹۹	۱۸۵۶	اپریل	۱۶	۱۸۷۶	۱۹۶
۵۴	۱۱۲	۲۰۰	۹۸	۲۶۳	۲۹۹	۷۳	۳۱۵	۲۰۰	۶۶	۲۴۸	۱۹۹	۱۰۰	۱۸۵۶	مئی	۱۷	۱۸۷۶	۱۹۷
۵۵	۱۱۳	۲۰۱	۹۹	۲۶۴	۳۰۰	۷۴	۳۱۶	۲۰۱	۶۷	۲۴۹	۲۰۰	۱۰۱	۱۸۵۶	جون	۱۸	۱۸۷۶	۱۹۸
۵۶	۱۱۴	۲۰۲	۱۰۰	۲۶۵	۳۰۱	۷۵	۳۱۷	۲۰۲	۶۸	۲۵۰	۲۰۱	۱۰۲	۱۸۵۶	جولائی	۱۹	۱۸۷۶	۱۹۹
۵۷	۱۱۵	۲۰۳	۱۰۱	۲۶۶	۳۰۲	۷۶	۳۱۸	۲۰۳	۶۹	۲۵۱	۲۰۲	۱۰۳	۱۸۵۶	اگست	۲۰	۱۸۷۶	۲۰۰
۵۸	۱۱۶	۲۰۴	۱۰۲	۲۶۷	۳۰۳	۷۷	۳۱۹	۲۰۴	۷۰	۲۵۲	۲۰۳	۱۰۴	۱۸۵۶	ستمبر	۲۱	۱۸۷۶	۲۰۱
۵۹	۱۱۷	۲۰۵	۱۰۳	۲۶۸	۳۰۴	۷۸	۳۲۰	۲۰۵	۷۱	۲۵۳	۲۰۴	۱۰۵	۱۸۵۶	اکتوبر	۲۲	۱۸۷۶	۲۰۲
۶۰	۱۱۸	۲۰۶	۱۰۴	۲۶۹	۳۰۵	۷۹	۳۲۱	۲۰۶	۷۲	۲۵۴	۲۰۵	۱۰۶	۱۸۵۶	نومبر	۲۳	۱۸۷۶	۲۰۳
۶۱	۱۱۹	۲۰۷	۱۰۵	۲۷۰	۳۰۶	۸۰	۳۲۲	۲۰۷	۷۳	۲۵۵	۲۰۶	۱۰۷	۱۸۵۶	دسمبر	۲۴	۱۸۷۶	۲۰۴
۶۲	۱۲۰	۲۰۸	۱۰۶	۲۷۱	۳۰۷	۸۱	۳۲۳	۲۰۸	۷۴	۲۵۶	۲۰۷	۱۰۸	۱۸۵۷	جنوری	۲۵	۱۸۷۷	۲۰۵
۶۳	۱۲۱	۲۰۹	۱۰۷	۲۷۲	۳۰۸	۸۲	۳۲۴	۲۰۹	۷۵	۲۵۷	۲۰۸	۱۰۹	۱۸۵۷	فروری	۲۶	۱۸۷۷	۲۰۶
۶۴	۱۲۲	۲۱۰	۱۰۸	۲۷۳	۳۰۹	۸۳	۳۲۵	۲۱۰	۷۶	۲۵۸	۲۰۹	۱۱۰	۱۸۵۷	مارچ	۲۷	۱۸۷۷	۲۰۷
۶۵	۱۲۳	۲۱۱	۱۰۹	۲۷۴	۳۱۰	۸۴	۳۲۶	۲۱۱	۷۷	۲۵۹	۲۱۰	۱۱۱	۱۸۵۷	اپریل	۲۸	۱۸۷۷	۲۰۸
۶۶	۱۲۴	۲۱۲	۱۱۰	۲۷۵	۳۱۱	۸۵	۳۲۷	۲۱۲	۷۸	۲۶۰	۲۱۱	۱۱۲	۱۸۵۷	مئی	۲۹	۱۸۷۷	۲۰۹
۶۷	۱۲۵	۲۱۳	۱۱۱	۲۷۶	۳۱۲	۸۶	۳۲۸	۲۱۳	۷۹	۲۶۱	۲۱۲	۱۱۳	۱۸۵۷	جون	۳۰	۱۸۷۷	۲۱۰
۶۸	۱۲۶	۲۱۴	۱۱۲	۲۷۷	۳۱۳	۸۷	۳۲۹	۲۱۴	۸۰	۲۶۲	۲۱۳	۱۱۴	۱۸۵۷	جولائی	۳۱	۱۸۷۷	۲۱۱
۶۹	۱۲۷	۲۱۵	۱۱۳	۲۷۸	۳۱۴	۸۸	۳۳۰	۲۱۵	۸۱	۲۶۳	۲۱۴	۱۱۵	۱۸۵۷	اگست	۱	۱۸۷۷	۲۱۲
۷۰	۱۲۸	۲۱۶	۱۱۴	۲۷۹	۳۱۵	۸۹	۳۳۱	۲۱۶	۸۲	۲۶۴	۲۱۵	۱۱۶	۱۸۵۷	ستمبر	۲	۱۸۷۷	۲۱۳
۷۱	۱۲۹	۲۱۷	۱۱۵	۲۸۰	۳۱۶	۹۰	۳۳۲	۲۱۷	۸۳	۲۶۵	۲۱۶	۱۱۷	۱۸۵۷	اکتوبر	۳	۱۸۷۷	۲۱۴
۷۲	۱۳۰	۲۱۸	۱۱۶	۲۸۱	۳۱۷	۹۱	۳۳۳	۲۱۸	۸۴	۲۶۶	۲۱۷	۱۱۸	۱۸۵۷	نومبر	۴	۱۸۷۷	۲۱۵
۷۳	۱۳۱	۲۱۹	۱۱۷	۲۸۲	۳۱۸	۹۲	۳۳۴	۲۱۹	۸۵	۲۶۷	۲۱۸	۱۱۹	۱۸۵۷	دسمبر	۵	۱۸۷۷	۲۱۶
۷۴	۱۳۲	۲۲۰	۱۱۸	۲۸۳	۳۱۹	۹۳	۳۳۵	۲۲۰	۸۶	۲۶۸	۲۱۹	۱۲۰	۱۸۵۸	جنوری	۶	۱۸۷۸	۲۱۷
۷۵	۱۳۳	۲۲۱	۱۱۹	۲۸۴	۳۲۰	۹۴	۳۳۶	۲۲۱	۸۷	۲۶۹	۲۲۰	۱۲۱	۱۸۵۸	فروری	۷	۱۸۷۸	۲۱۸
۷۶	۱۳۴	۲۲۲	۱۲۰	۲۸۵	۳۲۱	۹۵	۳۳۷	۲۲۲	۸۸	۲۷۰	۲۲۱	۱۲۲	۱۸۵۸	مارچ	۸	۱۸۷۸	۲۱۹
۷۷	۱۳۵	۲۲۳	۱۲۱	۲۸۶	۳۲۲	۹۶	۳۳۸	۲۲۳	۸۹	۲۷۱	۲۲۲	۱۲۳	۱۸۵۸	اپریل	۹	۱۸۷۸	۲۲۰
۷۸	۱۳۶	۲۲۴	۱۲۲	۲۸۷	۳۲۳	۹۷	۳۳۹	۲۲۴	۹۰	۲۷۲	۲۲۳	۱۲۴	۱۸۵۸	مئی	۱۰	۱۸۷۸	۲۲۱
۷۹	۱۳۷	۲۲۵	۱۲۳	۲۸۸	۳۲۴	۹۸	۳۴۰	۲۲۵	۹۱	۲۷۳	۲۲۴	۱۲۵	۱۸۵۸	جون	۱۱	۱۸۷۸	۲۲۲
۸۰	۱۳۸	۲۲۶	۱۲۴	۲۸۹	۳۲۵	۹۹	۳۴۱	۲۲۶	۹۲	۲۷۴	۲۲۵	۱۲۶	۱۸۵۸	جولائی	۱۲	۱۸۷۸	۲۲۳
۸۱	۱۳۹	۲۲۷	۱۲۵	۲۹۰	۳۲۶	۱۰۰	۳۴۲	۲۲۷	۹۳	۲۷۵	۲۲۶	۱۲۷	۱۸۵۸	اگست	۱۳	۱۸۷۸	۲۲۴
۸۲	۱۴۰	۲۲۸	۱۲۶	۲۹۱	۳۲۷	۱۰۱	۳۴۳	۲۲۸	۹۴	۲۷۶	۲۲۷	۱۲۸	۱۸۵۸	ستمبر	۱۴	۱۸۷۸	۲۲۵
۸۳	۱۴۱	۲۲۹	۱۲۷	۲۹۲	۳۲۸	۱۰۲	۳۴۴	۲۲۹	۹۵	۲۷۷	۲۲۸	۱۲۹	۱۸۵۸	اکتوبر	۱۵	۱۸۷۸	۲۲۶
۸۴	۱۴۲	۲۳۰	۱۲۸	۲۹۳	۳۲۹	۱۰۳	۳۴۵	۲۳۰	۹۶	۲۷۸	۲۲۹	۱۳۰	۱۸۵۸	نومبر	۱۶	۱۸۷۸	۲۲۷
۸۵	۱۴۳	۲۳۱	۱۲۹	۲۹۴	۳۳۰	۱۰۴	۳۴۶	۲۳۱	۹۷	۲۷۹	۲۳۰	۱۳۱	۱۸۵۸	دسمبر	۱۷	۱۸۷۸	۲۲۸
۸۶	۱۴۴	۲۳۲	۱۳۰	۲۹۵	۳۳۱	۱۰۵	۳۴۷	۲۳۲	۹۸	۲۸۰	۲۳۱	۱۳۲	۱۸۵۹	جنوری	۱۸	۱۸۷۹	۲۲۹
۸۷	۱۴۵	۲۳۳	۱۳۱	۲۹۶	۳۳۲	۱۰۶	۳۴۸	۲۳۳	۹۹	۲۸۱	۲۳۲	۱۳۳	۱۸۵۹	فروری	۱۹	۱۸۷۹	۲۳۰
۸۸	۱۴۶	۲۳۴	۱۳۲	۲۹۷	۳۳۳	۱۰۷	۳۴۹	۲۳۴	۱۰۰	۲۸۲	۲۳۳	۱۳۴	۱۸۵۹	مارچ	۲۰	۱۸۷۹	۲۳۱
۸۹	۱۴۷	۲۳۵	۱۳۳	۲۹۸	۳۳۴	۱۰۸	۳۵۰	۲۳۵	۱۰۱	۲۸۳	۲۳۴	۱۳۵	۱۸۵۹	اپریل	۲۱	۱۸۷۹	۲۳۲
۹۰	۱۴۸	۲۳۶	۱۳۴	۲۹۹	۳۳۵	۱۰۹	۳۵۱	۲۳۶	۱۰۲	۲۸۴	۲۳۵	۱۳۶	۱۸۵۹	مئی	۲۲	۱۸۷۹	۲۳۳
۹۱	۱۴۹	۲۳۷	۱۳۵	۳۰۰	۳۳۶	۱۱۰	۳۵۲	۲۳۷	۱۰۳	۲۸۵	۲۳۶	۱۳۷	۱۸۵۹	جون	۲۳	۱۸۷۹	۲۳۴
۹۲	۱۵۰	۲۳۸	۱۳۶	۳۰۱	۳۳۷	۱۱۱	۳۵۳	۲۳۸	۱۰۴	۲۸۶	۲۳۷	۱۳۸	۱۸۵۹	جولائی	۲۴	۱۸۷۹	۲۳۵
۹۳	۱۵۱	۲۳۹	۱۳۷	۳۰۲	۳۳۸	۱۱۲	۳۵۴	۲۳۹	۱۰۵	۲۸۷	۲۳۸	۱۳۹	۱۸۵۹	اگست	۲۵	۱۸۷۹	۲۳۶
۹۴	۱۵۲	۲۴۰	۱۳۸	۳۰۳	۳۳۹	۱۱۳	۳۵۵	۲۴۰	۱۰۶	۲۸۸	۲۳۹	۱۴۰	۱۸۵۹	ستمبر	۲۶	۱۸۷۹	۲۳۷
۹۵	۱۵۳	۲۴۱	۱۳۹	۳۰۴	۳۴۰	۱۱۴	۳۵۶	۲۴۱	۱۰۷	۲۸۹	۲۴۰	۱۴۱	۱۸۵۹	اکتوبر	۲۷	۱۸۷۹	۲۳۸
۹۶	۱۵۴	۲۴۲	۱۴۰	۳۰۵	۳۴۱	۱۱۵	۳۵۷	۲۴۲	۱۰۸	۲۹۰	۲۴۱	۱۴۲	۱۸۵۹	نومبر	۲۸	۱۸۷۹	۲۳۹
۹۷	۱۵۵	۲۴۳	۱۴۱	۳۰۶	۳۴۲	۱۱۶	۳۵۸	۲۴۳	۱۰۹	۲۹۱	۲۴۲	۱۴۳	۱۸۵۹	دسمبر	۲۹	۱۸۷۹	۲۴۰
۹۸	۱۵۶	۲۴۴	۱۴۲	۳۰۷	۳۴۳	۱۱۷	۳۵۹	۲۴۴	۱۱۰	۲۹۲	۲۴۳	۱۴۴	۱۸۶۰	جنوری	۳۰	۱۸۸۰	۲۴۱
۹۹	۱۵۷	۲۴۵	۱۴۳	۳۰۸	۳۴۴	۱۱۸	۳۶۰	۲۴۵	۱۱۱	۲۹۳	۲۴۴	۱۴۵	۱۸۶۰	فروری	۳۱	۱۸۸۰	۲۴۲
۱۰۰	۱۵۸	۲۴۶	۱۴۴	۳۰۹	۳۴۵	۱۱۹	۳۶۱	۲۴۶	۱۱۲	۲۹۴	۲۴۵	۱۴۶	۱۸۶۰	مارچ	۱	۱۸۸۰	۲۴۳
۱۰۱	۱۵۹	۲۴۷	۱۴۵	۳۱۰	۳۴۶	۱۲۰	۳۶۲	۲۴۷	۱۱۳	۲۹۵	۲۴۶	۱۴۷	۱۸۶۰	اپریل	۲	۱۸۸۰	۲۴۴
۱۰۲	۱۶۰	۲۴۸	۱۴۶	۳۱۱	۳۴۷	۱۲۱	۳۶۳	۲۴۸	۱۱۴	۲۹۶	۲۴۷	۱۴۸	۱۸۶۰	مئی	۳	۱۸۸۰	۲۴۵
۱۰۳	۱۶۱	۲۴۹	۱۴۷	۳۱۲	۳۴۸	۱۲۲	۳۶۴	۲۴۹	۱۱۵	۲۹۷	۲۴۸	۱۴۹	۱۸۶۰	جون	۴	۱۸۸۰	۲۴۶
۱۰۴	۱۶۲	۲۵۰	۱۴۸	۳۱

تاریخ	ماہ	سنہ	نمبر	تاریخ	ماہ	سنہ	نمبر	تاریخ	ماہ	سنہ	نمبر	تاریخ	ماہ	سنہ	نمبر	تاریخ	ماہ	سنہ	نمبر
۳۰	جولائی	۱۹۶۱	۳۱	۱۵	مارچ	۱۹۶۲	۲۵۶	۱۶	نومبر	۱۹۶۲	۸۰	یکم	مارچ	=	۲۸۵	یکم	اگست	۱۹۶۳	۲۹۵
۱۰	اگست	=	۹	=	=	=	۲۵۷	=	=	=	۲۵۱	۸	=	=	۵۶	۱۸	=	=	۲۰
=	=	=	۲۱	=	=	=	۲۸۸	۲۶	=	=	۲۹۵	=	=	=	۶۴	=	=	=	۲۶۶
=	=	=	۸۶	۳۱	=	=	۹۹		=	=	۹۷	=	=	=	۱۴۴	۲۵	=	=	۶۵
=	=	=	۱۳۶	۳	مئی	=	۱۰	۸	دسمبر	=	۴۳	۱۳	=	=	۳۶	=	=	=	۲۰۱
۱۸	=	=	۲۸۵	۵	=	=	۲۲	=	=	=	۵۶	۱۴	=	=	۲۲	۲۹	=	=	۹۹
۱۹	اگست	۱۹۶۱	=	=	=	=	۷۳	۱۱	=	=	=	=	=	=	۳۲	۳۱	=	=	۷۴
=	=	=	۲۰۷	۱۰	=	=	۱۰	۲۲	=	=	۱۰۳	۱۵	=	=	۱۲۶	=	=	=	۲۵۲
۲۴	=	=	۵۶	=	=	=	۶۴	۲۳	=	=	۷۳	۲	مئی	=	۲۶۶	۹	ستمبر	=	۴۵
۲۸	ستمبر	=	۲۵۳	=	=	=	۲۵۰	۲۴	=	=	۲۲	۹	=	=	۵۷	=	=	=	۱۸۸
۳۰	=	=	۲۹۳	۱۳	=	=	۲۹۷	=	=	=	=	=	=	=	۴۴	۱۹	=	=	۱۴۵
۶	نومبر	=	۱۸	۱۴	=	=	۲۵۳	=	=	=	۲۲۹	=	=	=	۲۸۶	۱۰	اکتوبر	=	۱۴۴
=	=	=	۲۱	۱۷	=	=	۳۱	۳	جنوری	۱۹۶۳	۱۹۰	۱۱	=	=	۵۷	۱۴	=	=	۴۵
۷	=	=	۷۳	۲۷	=	=	۱۶	۷	=	=	۱۸	=	=	=	۱۱	=	=	=	۵۷
۲۵	=	=	۲۶۵	۲۱	=	=	۲۳۰	=	=	=	۴۳	=	=	=	۱۴	۱۶	نومبر	=	۱۴۵
۲۴	=	=	۲۸۸	=	=	=	۲۸۹	۱۳	=	=	۱۸	=	=	=	۶۵	۲۴	=	=	۱۴۶
۳۰	=	=	۳۱	۳۰	جون	=	۱	۱۴	=	=	۱۱۸	۱۲	=	=	۲۳	۲۹	=	=	۲۶۲
۲	جنوری	۱۹۶۲	۱۲۷	=	=	=	۱۸۶	۱۷	=	=	۱۰۳	=	=	=	۳۴	۳۰	=	=	۲۶۹
=	=	=	۲۶۶	۱۴	جولائی	=	۳۷	۲۱	=	=	۱۸	=	=	=	۲۳۱	۷	دسمبر	=	۲۰۱
۴	=	=	۳۳	۲۴	=	=	۵۲	=	=	=	۲۳۱	=	=	=	۲۹۲	۸	=	=	۴۵
=	=	=	۴۱	۲۸	=	=	۲۰۰	۲۶	=	=	۱۱۱	۱۶	مئی	[illegible]	۱۹۳	۱۲	=	=	۱۹۱
۱۳	=	=	۴۲	۳۱	=	=	۱۰	=	=	=	۱۴۴	۲۳	=	=	۹۸	=	=	=	۲۶۲
۲۲	=	=	۲۲	=	=	=	۱۱	۱۹	=	=	۴۳	=	=	=	۱۴۲	۱۴	=	=	۴۶
۲۹	=	=	۲۴۱	=	=	=	۱۸	۳۱	=	=	۱۳۱	۲۶	=	=	۴۵	=	=	=	۹۰
۳۰	=	=	۱۰	=	=	=	۴۲	=	=	=	۲۹۷	۲۷	=	=	۱۴۲	۱۹	=	=	۱۳۴
۱۱	فروری	=	۴۰	=	=	=	۶۴	۲	فروری	=	۲۸۶	۲۸	=	=	۱۴۴	=	=	=	۲۶۸
۱۲	=	=	=	=	=	=	۸۰	۹	=	=	۸۸	=	=	=	=	۲۲	=	=	۳۴
=	=	=	۲۸۶		=	=	۲۶۲	=	=	=	۲۹۱	۷	جون	=	۴۵	۲۳	=	=	۱۸
۱۴	=	=	۲۵۶	۷	اگست	=	۳۳	۱۱	=	=	۲۹۳	۸	=	=	۲۷۳	۹	جنوری	۱۹۶۴	۶۵
۱۴	=	=	۱۰	۱۱	=	=	۴۳	۲۰	=	=	۴۴	۲۰	=	=	۲۶۲	۱۱	=	=	۴۶
=	=	=	=	۱۷	=	=	۴۲	۲۱	=	=	۱۸	=	=	=	۲۷۳	۱۴	=	=	۹۵
۱۷	=	=	۱۵۴	۱۲	ستمبر	=	۲۸۷	=	=	=	۲۷۳	۹	=	=	۶۳	۱۶	=	=	۱۸
=	=	=	۲۹۷	یکم	نومبر	=	۱۶۲	۱۴	مارچ	=	۷۹	=	=	=	=	=	=	=	۹۵
۴	مارچ	=	۱۲۸	=	=	=	۱۸	=	=	=	۹۱	۱۱	=	=	=	۲۰	=	=	۲۶۲
۱۲	=	=	۱۰	=	=	=	۲۸	۱۶	=	=	۱	=	=	=	=	۲۵	=	=	۴۶
۱۹	=	=	=	=	=	=	۲۲	=	=	=	۴۴	=	=	=	=	۱۴	فروری	=	۷۴
=	=	=	۱۳	۱۰	نومبر	۱۹۶۲	۱۲۲	۲۱	=	=	۲۵۵	یکم	اگست	=	۲۷۴	۱۷	=	=	۴۶
=	=	=	۲۰	۱۸	=	=	۹۹	۳۰	=	=	۲۹۲	۱۲	=	=	۲۹۲	=	=	=	۳۰۱
=	=	=	۲۲	۲۵	=	=	۷۲	۳۱	=	=	۳۶	=	=	=	۲۹۴	۲۳	=	=	۴۷
=	=	=	۷۳		=	=	=	=	=	=	۱۳۲		=		=	۲۶	=	=	۷۴

تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ	تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ	تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ	تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ	تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ
۲	فروری	۱۸۶۴	۲۸۵	۹	جولائی	۱۸۶۴	۲۸۶	۱۳	فروری	۱۸۶۵	۱۴۵	۱۲	ستمبر	۱۸۶۵	۲۷۳	۱۲	جولائی	۱۸۶۶	۱۹۲
۲۹	=	=	۴۷	۱۲	=	=	۹۱	۱۷	=	=	۱۲۷	۱۴	=	=	۱۴۵	۱۸	=	=	۶۱
=	=	=	۱۶۶	=	=	=	۱۱۸	۲۰	=	=	۲۴	۱۵	=	=	۱۸۵	۱۹	=	=	۲۹۰
۴	مارچ	=	۳۷	۱۴	=	=	۹۱		=	=	۲۷۷	۲۷	اکتوبر	=	۵۸	۲۱	=	=	۲۱۹
=	=	=	=	=	=	=	=	[illegible]	مارچ	=	۱	۳۱	=	=	۲۹۴	۲۸	=	=	۱۴
=	=	=	۶۵	۲۴	=	=	۹۲	=	=	=	۴۹	۲	نومبر	=	۵۹	۳۰	=	=	۲۵۱
۴	=	=	۵۷	۲۷	=	=	۴۸	۸	=	=	۲۰۲	۲۵	=	=	۲۷۵	۳۱	=	=	۱۲
۹	=	=	۲۹۳	۳۰	=	=	۸۱	۱۵	=	=	۱۹	۲۷	=	=	=	یکم	اگست	=	۳۴
[illegible]	[illegible]	=	۴۹	۳	اگست	=	۲۸۶	۱۶	=	=	۳۴	۶	جنوری	۱۸۶۶	۲۷۳	۳	=	=	۵۰
[illegible]	=	=	۵۷	۹	=	=	=	۲۵	=	=	۲۴	۱۲	فروری	=	۹۰	۱۱	=	=	۲۰۲
۲۶	=	=	۸۷	۱۵	=	=	۱۵۰	۲۸	=	=	۲۴۵	۱۵	=	=	۵۹	[illegible]	=	=	۱۸۵
۸	اپریل	=	۶۴	۲۰	=	=	۸۱	۵	اپریل	=	۲۷۲	۲۴	=	=	۸	=	=	=	۲۲۱
=	=	=	۷۴	۲۲	=	=	۴۸	۱۲	=	=	۲۴	=	=	=	۳۰	=	=	=	۸۴
۱۶	=	=	۲۳	۲۶	=	=	۸	۱۸	=	=	۳۴	=	=	=	۳۷	۱۳	=	=	۲۶
=	=	=	۳۷	=	=	=	۱۱	=	=	=	۲۷۴	۱۶	مارچ	=	۶۰	۱۸	=	=	۱۴
=	=	=	۶۵	=	=	=	۲۳	۲۲	=	=	۶۶	۲۰	=	=	۲۹۰	۲۲	=	=	۷۴
=	=	=	۲۳	=	=	=	۲۴	۴	مئی	۱۸۶۵	۲۰۲	۲۴	=	=	۲۷۵		=	=	۲۴
[illegible]	=	=	۲۷۴	=	=	=	۸۱	۵	=	=	=	۲۵	=	=	=	۲۵	=	=	۳۲
۲۰	=	=	۴۸	=	=	=	۸۲	۱۲	=	=	۸۹	۱۵	مئی	=	۶۰	۳۱	=	=	۲۰
۳۱	=	=	۴۷	=	=	=	۲۵۱	۱۹	=	=	۹۵	۳	جون	=	۲۲۱	۱۲	ستمبر	=	۸۷
۱۲	مئی	=	۱۱	۳۰	=	=	۱۲۶	=	=	=	۲۷۸	۱۲	=	=	۹۵	=	=	=	۲۶۸
=	=	=	۱۸۸	۳	ستمبر	=	۱	۱۳	=	=	۱۰۰	۱۸	=	=	۱۱۷	=	=	=	۲۸۷
۱۳	=	=	۳۲	=	=	=	۴۸	۲۵	=	=	۲۷۵	۲۰	=	=	۳۷	۱۲	نومبر	=	۶۱
=	=	=	۱۳	۲۱	=	=	۲۹۵	۸	جون	=	۸۳	۲۱	=	=	۲۹۸	۲۴	=	=	۲۷۵
۱۴	=	=	۸	۲۶	=	=	۲	۱۵	=	=	۲۵	=	=	=	۲۶۲	=	=	=	۲۹۴
۲۰	=	=	۱۱	۲۲	نومبر	=	۵۸	۱۹	=	=	۸۳	۲۲	=	=	۶۱	۲۶	=	=	۲۶
=	=	=	۶۶	۳	دسمبر	=	=	۲۴	=	=	۳۶	۲۴	=	=	۲۵	=	=	=	۳۷
۲۸	=	=	۲۶۳	۱۳	=	=	۴۹	۲۹	=	=	۶۷	۲۶	=	=	۵۰	۶	دسمبر	=	۲۶
۴	جون	=	۲۳	۱۶	=	=	=	۳۰	=	=	۲۵	۲۷	=	=	۲۹۷	۷	=	=	۲۵۳
=	=	=	۴۸	=	=	=	۹۶	یکم	جولائی	=	۱۸۴	۲۹	=	=	۱۴۵	=	=	=	۸۸
۸	=	=	۱۸۸	۱۶	دسمبر	۱۸۶۴	۲۵۳	۲۲	=	=	۱۸۳	=	=	=	۲۶۴	=	=	=	۲۶۳
=	=	=	۲۰۱	۱۷	=	=	۴۹	۲۹	=	=	۱۸۵	۳	جولائی	=	۲۶۲	=	=	=	۲۸۴
۲۳	=	=	۳۴	۲۷	=	=	۲۵۸	۱۲	اگست	=	۲۵۰	۵	=	=	۱۸۳	۸	=	=	۲۲
۲۷	=	=	۱۴	۳	جنوری	۱۸۶۵	۱۳۲	=	=	=	۲۰۲	۶	=	=	۳۱	=	=	=	=
=	=	=	۱۹	۷	=	=	۲۰۲	۳	=	=	۱۹۲	=	=	=	۲۰۲	=	=	=	۵۰
۳۰	=	=	۱۸۶	۲۱	=	=	۸	=	=	=	۲۷۴	۹	=	=	۳۵	۱۰	=	=	۲۸۶
۴	جولائی	۱۸۶۴	۲۵۳	۲۵	=	=	۲۴	۲۸	=	=	۱۱	=	=	=	۱۶۶	۱۱	=	=	۲۶
۵	=	=	۱۵	۹	فروری	=	۲۷۵	=	=	=	۲۸۲	۱۲	=	=	۱۹	۱۳	=	=	۹
۸	=	=	۴۸	۱۰	=	=	۸۲	۲	ستمبر	=	۲۲۱	۱۴	=	=	۱۱۸	=	=	=	۵۰

سوم احکام گورنمنٹ

نمبر	تاریخ	ماہ	سنہ	صفحہ
۹	۴	دسمبر	۵۹	۲۷۰
۱۶۰	۲۸	فروری	۶۲	۲۳۹
۵۱۴۰	۲۱	اپریل	۶۳	۲۹۱
۱۱۰۸	۹	اگست	۶۶	۱۷۹
۱۳۹				۲۰۷

چہارم سرکلر

۱ صدر عدالت دیوانی کورٹ

تتمہ متعلقہ نمبر ۹۰۱

روسیہ جو بابت خرچہ اور اخراجات
جو اثنان متعینہ حراست کے دلایا جائیگا

۷ تنخواہ جو اثنان متعینہ حراست کی معہ جملہ
اخراجات ضروری کے جو آمد و رفت مین ہون
باضافہ ۵ فی صدی بابت پارچہ اور اہتمام
افسر اہل یورپ وغیرہ کی حراست کی اخراجات
اور خرچہ کے حساب مین دلائی جائیگی اور
وہ تنخواہ اور اخراجات اس جیلخانہ کے عہدہ دار
مہتمم کو جس مین کہ قیدی یا قیدیان
مذکور مقید ہون بعد ازان کہ اُس عہدہ دار
نے اُنکی تعداد مجموعی کی صحت کی بابت
تصدیق کی ہو ادا کیے جائینگے اور یہ
اخراجات حاکم عدالت ادا کریگا اور اپنی
عدالت کے اخراجات کنٹنجنٹ یعنی اتفاقیہ کے
حساب مین درج کریگا

حکم گورنمنٹ نمبری ۱۴۷ مورخہ ۲۵ اکتوبر
سنہ ۱۸۶۹ ع

نمبر	تاریخ	مہینہ	صفحہ	نمبر	تاریخ	مہینہ	صفحہ				صفحہ
۱		۱۸۶۸	۲۱۹	۱۳	۱۲	جولائی ۶۴	۱۰۷				۱۳۴
"	"	"	۲۲۰	"	"	"	۱۸۸				۱۳۵
"	"	"	۲۲۱	"	"	"	۱۹۱				۱۳۸
"	"	"	۲۲۲	۱۶	۲۹	"	۲۵۰				۱۴۴
۲ — بورڈ روینو				۵	۲	جنوری ۶۶	۲۴۲				۱۸۴
"	یکم	مارچ ۶۲	۲۲۲	۱	۲۱	مارچ ۶۶	۱۸۷				۱۸۵
"	۲۱	جولائی ۶۰	۲۲۷	۲	۱۸	اپریل ۶۶	۲۰۵				۲۲۰
"	۲	مئی سنہ ۵۰	"	۶	"	مئی ۶۶	۱۷۰				
"	۳	اگست سنہ ۵۱	۵	۱۱	۲۹	اگست ۶۶	۲۷۳				
"	"	"	۱۷۵	۹	۱۳	مارچ ۶۷	۲۳۸				
"	"	"	۲۱۳	۴۷	۱۶	اکتوبر ۶۷	۲۲۶				
"	"	"	۲۱۶	۵۵	۴	دسمبر ۶۷	۱۷۹				
"	"	"	۲۲۵	۳	۱۵	جنوری ۶۸	۱۰۴				
"	"	"	۲۴۸	۳	۱۷	فروری ۶۸	۵۵				
"	"	"	۲۵۱	۲	۵	جون ۶۸	۱۹۳				
"	"	"	۲۵	۱۰	۲۹	ستمبر ۶۹	۱۷۷				
۱۲	۸	مارچ سنہ ۵۹	۲۵۱	**۳ — صدر نظامت**							
۱۸	۱۱	جون سنہ ۶۱	۷۷	۱۰	۱۱	جولائی ۶۵	۱۰۸				
"	۱۷	فروری سنہ ۶۳	"	**۴ — کمشنر اسٹامپ**							
"	۷	اپریل ۶۳	۲۳۸	۱۲		۶۵	۱۲۴				
۱۰	۱۲	مئی سنہ ۶۳	۲۲۶	"	۳	اگست ۶۷	۱۰۴				
"	"	"	۱۲۵	۷	۲۰	ستمبر ۶۷	۱۱۶				
"	"	"	۲۷۱		۲۸	ستمبر ۶۹	۱۳۹				
"	"	"	۲۸۱	"	"	"	۱۹۵				
"	"	"	۲۸۵	**۵ — جیلخانہ جات**							
"	"	"	۲۸۷	۱۱۷	۶	مارچ ۶۰	۹۶				
"	"	"	۲۹۴	۴۵	۲۱	جنوری ۶۱	۳۸				
"	"	"	۲۹۵	۸	۵	جنوری ۶۳	۲۰۳				
"	"	"	۲۹۷	۳۷۲	۲۹	جون ۶۵	۲۰۰				
"	"	"	۲۹۸		۲۸	مئی ۶۷	۱۰۳				
۳۸	۱۴	اگست سنہ ۶۳	۲۴۷	**۶ — سپرنٹنڈنٹ کنسرکشن**							
۲۷	۲۷	اکتوبر سنہ ۶۳	۸۵	۲۸۶	۴	فروری ۶۶	۲۰۷				
۴		جون سنہ ۶۴	۷۷	۸۸۵	۸۰	مارچ ۶۷	۱۴۷				
۱۳	۱۲	جولائی سنہ ۶۴	۲۸	۸۹۳	یکم	اگست ۶۷	۱۴۷				
"	"	"	۳۲	۱۱۵۵	۲۴	جون ۶۸	۱۹۱				
"	"	"	۹۷	۱۰۶۹	۲۸	اپریل ۶۹	۱۴۷				
"	"	"	۱۱۱	**۷ — تالیفات**							
"	"	"	۱۲۸	نام کتاب		نمبر و تاریخ		صفحہ			
"	"	"	۳۳	قانون شہادت فارسی ایڈیشن				۱۳۲			
"	"	"	۷۷	"		"		۱۳۳			